دلائل الاعجاز

فی رد

المحرف الممتاز

تالیف لطیف:

علامہ صاحبزادہ محمد ارشد فریدی

جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

ناشر

مکتبہ چشتیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا

دلائل الاعجاز

فی رد

المحرف الممتاز

تالیف لطیف

علّامہ صاحبزادہ محمد راشد فریدی

جامعہ فریدیہ نظامیہ

بصیر پور (اوکاڑا)

ناشر

مکتبہ چشتیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا

Mob:03457491598 : Ph:No 044-471998

کمپوزرز: محمد اقبال فریدی چشتی ۔ محمد اشرف فریدی

فریدیہ نظامیہ کمپیوٹر کالج بصیر پور

Marfat.com

84348

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
انتساب	۱
تقدیم	۲
ممتاز محرف کی تحریفات پر ایک نظر	۱۸
مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظ میں تحریف کا الزام ممتاز محرف کی نظر کا فتور ہے	۲۵
آخری جنتی شخص کی مثال پر غالیوں کی چیخ و پکار	۲۷
باب اوّل	
اس بیان میں کہ حضرت شیخ قدس سرہ اپنے اس قول میں مامور (بامر الٰہی) نہیں تھے	۲۹
حضرت ابن عربیؒ کے نزدیک تعریف بالمقام بایں انداز کہ	
امثال واشکال پر فخر وزھو کا اظہار ہوتا ہوا نبیاء کے ساتھ خاص ہے	۲۹
اعلان مرتبت امر الٰہی وجوبی (وحی) پر موقوف ہے	۲۹
اظہار مرتبت پر صرف انبیاء ورسل مامور ہیں	۲۹
دعوی من حیث النطق اولیاء کے حق میں منسوخ ہے	۳۰
بلا امر دعوٰی ہی شطح ہے	۳۱
شطح کا اطلاق اعلان مرتبت پر مشتمل اُن کلمات پر ہوتا ہے جو بلا امر الٰہی ہوں	۳۲
تحقق بالحق کی وضاحت	۳۳
درست شطح قابل تعمیل ہوتی ہے	۳۴
غیر مامور لوگوں سے حالت فناء میں شطح کا صدور ہوتا ہے	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
اور وہ اس مقام سے گزر کر رجوع کرتے ہیں	۳۵
حضرت شیخ قدس سرہٗ کا یہ قول از قبیل شطحیات ہے	
حضرت میاں میر قادری لاہوری کا فرمان	۳۶
حضرت مجددؒ نے فرمایا عوارف میں قدمی الخ کا ہی ذکر ہے	۳۶
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا عوارف میں قدمی کا ہی تذکرہ ہے	۳۷
صاحب بھجتہ یا بھجۃ میں سے ناقلین کے علاوہ کسی نے قدمی کو الھامی نہیں لکھا	۳۸
صاحب بھجۃ نے لکھا ۶۶۶ھ تک کسی اور نے یہ قول نہیں کہا اس لیے	
عوارف میں تبصرہ حضرت شیخ قدس سرہ کے قول پر ہی ہے	۳۹
حضرت شیخ قدس سرہٗ مامور نہیں تھے لطائف المنن کا فیصلہ کن حوالہ	۳۹
بحث ادخار کی وضاحت	۴۱
باب دوم	
﴿مکتوبات مجدد کے متعلق وضاحت﴾	
حضرت مجدد کے آخری مکتوب کے متعلق ایک فیصلہ کن حوالہ،	۴۳
حضرات مشائخ عظام میں سے کئی راہ اوّل سے واصل ہوئے اور ہوں گے	۴۴
کیا آخری مکتوب فرمان غوثیہ کی شرح میں لکھا گیا	۴۷
حضرت خواجہ محمد معصوم کا قدمی کو اس وقت کے اولیاء سے خاص کرنا	
اس بات کا ثبوت ہے کہ مکتوب ۲۹۳ میں درج وضاحت ہی حضرت مجدد کی	
آخری رائے ہے	۴۸
کلام الاولیاء میں مدعیان خام کے پیش کردہ مفہوم کی تردید کی گئی	۴۹
مکتوب نمبر ۲۹۳ میں ممتاز تحریف	۵۱

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت شیخ قدس سرہ کی غوث وقت کی خدمت میں حاضری اور حصول برکات	۵۳
حضرت مجدد کے موقف سے ممتاز محرف کا انحراف	۵۴
اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی	۵۶
ذرا شرم ہو تو پانی میں جا کے ڈوب مرے	۵۶
حضرت شیخ کا نزول فقط مقام روح تک ہو سکا ،زبدۃ المقامات کا حوالہ	۵۷
ممتاز محرف کی صریح بد دیانتی	۵۸
روح المعانی کے حوالہ میں تحریف کا الزام ممتاز محرف کی نظر کا فتور ہے	۶۰
ممتاز محرُف نے مکتوب کے تردید شدہ مفہوم کو علامہ آلوسی کا موقف	
قرار دے دیا اور پوری تردید ہضم کر لی	۶۱
ممتاز محرف کی تلبیس بعد التحریف	۶۳
شعر غوثیہ کی تشریح محمودیہ میں ممتاز تحریف	۶۵
ممتاز محرف کو کلام الاولیاء میں دو صفحات پر	
مشتمل مکاشفات غیبیہ کی عبارت نظر نہ آئی	۶۹
باب سوم	
باب الفتوحات المکیہ	۷۲
لسان غوث پاکؒ حضرت ابن عربیؒ	۷۲
حضرت غوث پاکؒ کے حکمی فرزند	۷۳
اولیاء کے مرتبہ رجال ظاہر کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب	۷۴
شطح کی تعریف	۷۵
اِلاّ کا ماقبل لکھ دیا اور مابعد حذف کر دیا اور من گھڑت	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
مفہوم کو ابن عربیؒ کی طرف منسوب کر دیا	۷۶
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	۷۸
حضرت شیخ ابوالسعودؒ نے ایک شخص کو جھڑک دیا جس نے تعریف میں افراط سے کام لیا	۸۲
ممتاز محرف وملبس ممتاز گولڑوی کے اعتراضات اور ان کے جوابات	۸۲
پہلے اور دوسرے اعتراض کا جواب	۸۳
تیسرے اعتراض کا جواب	۸۶
چوتھے اعتراض کا جواب، افادہ اخبار کا حصر مخاطب کو جنوانے میں کر کے علمی خیانت کا ارتکاب کیا	۸۷
پانچویں اعتراض کا جواب، انتھار مدح میں افراط کی وجہ سے پایا گیا	۸۸
معرفت منزل ملامیہ میں ممتاز محرف کی تلبیس کا جواب	۹۱
حال ومقام کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب	۹۲
حال ومقام کی بحث میں بے مثال تحریف	
حضرت ابن عربی کے یہ الفاظ کہ سیدنا شیخ عبدالقادر صاحب مقام نہ تھے حذف کر دیے	۹۳
بے مثل تحریف حضرت شیخ عبدالقادرؒ صاحب مقام صدق نہ تھے یہ جملہ حذف کر دیا	۹۴
حال وتلوین اور مقام وتمکین کے متعلق کشف المحجوب سے ایک فیصلہ کن حوالہ	۹۷
مرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر	۹۸
نصیر شاہ کا اعتراض اور اس کا جواب	۹۹

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
نصیر شاہ نے غوث پاکؓ پر استغراق طاری ہونے کی نفی کی	۱۰۱
دوران وعظ حالتِ سکر وفنا کے ظہور کا ثبوت	۱۰۱
ممتاز محرف کا اعتراض اور اس کا جواب	۱۰۳
مقام مخدع	۱۰۴
احبار بنی اسرائیل سے بھی بڑی تحریفی مثال خود ممتاز محرف پر فٹ ہوگئی	۱۰۵
ترک الادب مع الحقیقۃ کو عظیم تحریف کر کے ترک الادب مع الحق لکھ دیا	۱۰۵
ممتاز محرف کی انوکھی تحقیق ادب حق اور ادب حقیقت میں امتیاز نہ کر سکے	۱۰۷
حضرت شیخؒ نے اپنی مشیت سے تحکم کیا	۱۰۸
حضرت ابن عربیؒ کا فیصلہ کن قول ترک تحکیم اعلیٰ مقام ہے۔	
عبارت کے آخر سے حذف کر دیا	۱۱۰
تحکیم کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب	۱۱۰
تعریف الٰہی سے تحکیم نقص کا موجب نہیں	۱۱۱
ابومدینؒ اور حضرت غوث پاکؓ کی برابری بیان کرنے والا "سواء" کا	
فیصلہ کن لفظ عین عبارت کے درمیان سے اڑا دیا	۱۱۲
انوکھی تحقیق کہ ترجمہ بھی الٹ کر دیا	۱۱۲
منھم من یقام فی مقام الا دلال کی وضاحت	۱۱۴
فن تلبیس کا حیرت انگیز مظاہرہ مقام عبدیت کے تذکرہ اور	
قدمی الخ کو ایک قسم قرار دے دیا	۱۱۸

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ ھوالقاھر فوق عبادہ کے مظہر تھے	۱۲۲
راکب دوش اولیاء کے متعلق وضاحت	۱۲۴
حضرت شیخ قدس سرہ کی تمام اولیاء پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی	۱۲۵
فتوحات کی عبارت سے اخذ کردہ نتائج کے جوابات	۱۲۶
امام العصر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قول کی وضاحت	۱۳۰
افضلیت شیخ قدس سرہ پر ممتاز محرف کی دلیل	۱۳۳
بقول ممتاز محرف حضرت خضر علیہ السلام بھی ناواقف تھے	۱۳۶
باب چہارم	
امام شعرانی کی کتب الدرر والجواھر وغیرھا کے متعلق وضاحت	۱۳۷
قدمی الخ کے بارے میں الجواہر والدرر کا اقتباس	۱۳۷
کسی بھی نبی نے وحی سے جو فرمایا اس پر کبھی اظہار ندامت نہیں کیا	۱۳۹
حضرت شیخ قدس سرہ نے رجوع فرمایا	۱۳۹
لطائف المنن سے الجواھر والدرر کی تصدیق ہوتی ہے	۱۴۰
فتوحات مکیہ سے منقول لطائف المنن کی عبارت کی وضاحت	۱۴۲
قطب وقت حضرت بایزید بسطامیؒ کا آخر عمر میں رجوع ثابت ہے تو	
حضرت شیخ قدس سرہ کا قدمی الخ سے آخر عمر میں رجوع کیونکر محال ہے	۱۴۴
قدمی الخ از قبیل شطحیات ہے کپتان واحد بخش سیال	
چشتی صابری کا بصیرت افروز تبصرہ	۱۴۵

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
قدمی الخ از قبیل شطحیات ہے اولیاء ایسے اقوال سے لازماً رجوع کرتے ہیں	۱۴۷
الجواھر والدرر کے حوالہ میں ندم کا لفظ صراحتاً موجود ہے	۱۴۷
لطائف المنن میں موجود تحدیث نعمت کے بیان سے	
الجواھر والدرر کو منسوخ کرنے کا انوکھا انداز	۱۴۸
ممتاز بددیانتی	۱۴۸
ممتاز محرف نے امام شعرانی پر تحریف کا الزام لگا دیا	۱۴۹
امام شعرانی نے فرمایا تعصب سے پاک شخص الجواھر والدرر کو تسلیم کرے گا	۱۵۶
لطائف المنن سے الجواھر والدرر منسوخ نہیں ہوتی بلکہ اسکی تصدیق وتائید ہوتی ہے	۱۵۷
الجواھر والدرر اور الکبریت الاحمر کو امام شعرانی نے اپنی تصنیفات میں شمار کیا	۱۵۸
حق عیاں ہو جائے گا باطل نہاں ہو جائے گا	
الجواھر والدرر کا جامع اقتباس منسوخ نہیں	۱۵۹
انوار قدسیہ کے حوالہ میں ممتاز تحریف	۱۶۲
فلا ینطق حتی ینطق کا مطلب	۱۶۴
الجواھر والیواقیت کے اقتباس کی تصدیق لطائف المنن سے	۱۶۸
باب پنجم	
عوارف المعارف شریف کے متعلق وضاحت اور مقام سکر وفناء کا بیان	۱۶۹
صاحب بھجۃ کی روایت کے ساتھ عوارف کی عبارت کو رد نہیں کیا جا سکتا	۱۷۰
بھجۃ الاسرار کی حیثیت	۱۷۱

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت سہروردیؒ کے کلام کی تصدیق حضرت مجددؒ کی زبانی '' بلکہ بیان واقع نمودہ است'' میں ممتاز تحریف	۱۷۲
ایک عبارت سے جان چھڑانے کے لئے تمام	
عوارف المعارف شریف کو سکریہ قرار دے دیا	۱۷۳
وقع فی العوارف کی وضاحت اور ممتاز تلبیس کا جواب	۱۷۵
کلمات دالہ برعلو حالت سکر میں صادر ہوتے ہیں شیخ الشیوخ سہروردی کے قول کی لطائف المنن سے تصدیق	۱۷۷
لطائف اشرفی سے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے قول کا ثبوت	۱۷۷
ممتاز محرف کو شکست فاش کا سامنا	۱۷۸
یہ اعلان ارشاد نبویؐ انا سید ولد آدم ولا فخر کے قبیل سے ہے ؟	۱۸۲
کشف المحجوب سے صحو وسکر کا بیان	۱۸۴
کشف المحجوب سے مقام فناء فی اللہ کی وضاحت	۱۸۶
اولیاء کرام باوجود غلبہ حال کے نماز اور دیگر معمولات کے لیے وقت نکال لیتے ہیں	۱۸۸
لطائف اشرفی سے حالت سکر وفنا کی وضاحت	۱۸۹
باب ششم	
قادری حضرات کے دلائل کا جائزہ	۱۹۰
قادری حضرات کی سب سے بڑی دلیل بھجۃ میں مذکور روایت قیلوی میں ممتاز تحریف	۱۹۰
ارواح کی مجلس قطب میں حاضری	۱۹۲

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرۃ خواجہ غلام فریدؒ کی زبانی روایت قیلوی کا صحیح مفہوم	۱۹۶
افضلیت غوث اعظم سے متعلق قادری حضرات کی سب سے بڑی دلیل	
بھجۃ میں منقول روایت خضر جس میں موجود وقت کی قید کو	
ہمارے مہربان اکثر حذف فرما دیتے ہیں	۱۹۷
حضرت شیخ عبدالحقؒ نے اکابر اولیاء تابعین کی تخصیص فرمائی	۲۰۱
باب ہفتم	
حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے ملفوظات	
پر ممتاز محرف کے اعتراضات اور ان کے جوابات	۲۰۳
حضرت سیالوی کا پہلا قول	۲۰۳
غوث زماں حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے فرمایا مجھے قدمی الخ کا مقام حاصل ہے	۲۰۵
عارف رومی فرماتے ہیں اقطاب کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا	۲۰۶
حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کا دوسرا قول ،	
میرے نزدیک تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں	۲۰۷
ملفوظات حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ	۲۰۹
اعلیٰ حضرت سیالویؒ کے متعلق غوث زماں کا فرمان	۲۱۰
حضرت سیالوی کا تیسرا قول اولیائے کرام اور خواص کے صحو میں آمیزش سکر کی وضاحت	۲۱۱
کامل ترین اصحاب صحو کا مطلب و مفہوم	۲۱۲
صحو کے متضمن سکر ہونے پر حضرۃ مجددؒ کی صراحت	۲۱۳
حضرت شیخ الاسلام کا چوتھا قول	۲۱۵
خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ اور حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے فرمایا	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
روایت بل علیٰ راسی وعینی درست نہیں	۲۱۷
اب افسوس کرتا ہے	۲۱۸
لطائف الغرائب	۲۱۸
حضرت شیخ الاسلام کا پانچواں قول	۲۱۹
قطب وحید خواجہ غلام فریدؒ کے فرمان کی وضاحت	۲۲۰
حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے جن کتابوں کا ذکر کیا ان سے ارشاد	
غوثیہ کا عموم ثابت نہیں ہوتا	۲۲۰
نفحات الانس میں درج روایت سے حضرت خواجہ غلام فریدؒ	
عموم سمجھنے والوں کا رد فرمارہے ہیں اور ممتاز محرف نے کہا	
حضرت خواجہ نے تحقیق نہیں فرمائی تھی	۲۲۱
تو وہیں ہار گیا تھا میرے بزدل دشمن ،مقابیس المجالس کی روایت سے دعوی عموم کی	
نفی اور بعض حضرات مشائخؒ کی حضور غوث الاعظمؒ سے مرتبہ میں برابری بھی ثابت ہوگئی	۲۲۷
پیر نصیر کی شان تحقیق روایت کا وہ حصہ جو پیر نصیر نے حذف کیا ملاحظہ فرمائیں	۲۲۹
باب ہشتم	
التحدث بالنعمۃ	
تفسیر ضیاء القرآن سے شیخ الاسلام سیالویؒ کے بیان کردہ مفہوم کی تصدیق	۲۳۰
پیش ہر انکار صد اقرار ہاست	۲۳۱
حضرت شیخ الاسلامؒ کی بیان کردہ تحدیث نعمت کی اقسام کا ثبوت تفسیر ابن عربی سے	۲۳۱
تحدیث نعمت سے متعلق حضرت سیالویؒ کے ارشادات کی وضاحت	۲۳۲

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت سیدنا غوث اعظمؓ کی عظمت شان کا بیان شاہ ابوالمعالیؒ کی زبانی	۲۳۴
کتب تفسیر سے تحدیث نعمت کی وضاحت	۲۳۶
حاشیۃ الجمل علی الجلالین میں ہے کہ ستر افضل ہے	۲۳۷
حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کا واقعہ	۲۳۹
امام شعرانیؒ نے حالت سکر وفنا میں صادر حضرت بایزید بسطامیؒ کے قول ''سبحانی ما اعظم شانی کو از قبیل تحدیث نعمت قرار دیا	۲۴۰
سیدنا فاروق اعظمؓ حضرت عثمان غنیؓ کی طرح بواسطہ رسول علیہ السلام مامور تھے	۲۴۵
حضرت امام شعرانیؒ نے لطائف المنن میں اولیاء پر اپنی برتری وفضیلت کا اظہار نہیں فرمایا	۲۴۷
اولیاء کیلئے اخلاق ومناقب کا بھی اخفاء ہی اولیٰ ہے الا بضرورت ومجبوری	۲۴۷
اعلیٰ ترین اولیاء بایں انداز تحدیث نعمت نہیں کرتے کہ دوسروں پر فخر کا اظہار ہو	۲۵۰
مراتب اولیاء کے متعلق حضور گنج بخشؒ کا ارشاد	۲۵۱
مراتب اولیاء کے متعلق حضرت ابن عربیؒ کے ارشادات	۲۵۲
بلا امر الٰہی (وحی) اظہار منزلت کے متعلق حضرت ابن عربیؒ کا موقف ترک تحکیم وشطح اعلیٰ مقام ہے	۲۵۵
اظہار شطح سے ارفع مقام عجز وانکساری کا اظہار ہے	۲۵۵
باب نہم	
لفظ کل۔قید وقت اور عرف کے متعلق وضاحت	۲۵۷
صحابیت کا منصب دائرہ ولایت کے اندر ہے	۲۵۹
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے فرمان میں استثناء کرنا پڑے گا	۲۶۲

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
تخصیص عقلی	۲۶۲
فرمان غوثیہ کے عموم میں عقلاً تخصیص ضروری ہے	۲۶۴
ممتاز محرف کے نزدیک کل کے عموم میں تخصیص کی کوئی دلیل یا قرینہ نہیں	۲۶۵
متعصبین نے لفظ کل کا غلط مطلب لیا اس خطا سے انکو توبہ کرنا ضروری ہے	۲۶۵
ممتاز محرف نے تسلیم کرلیا کہ کل افراد جو موجود ہوں وہ بھی مراد نہیں ہوتے	۲۶۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام دنیا کے پہاڑوں پر گوشت رکھنے میں پریشانی اور مشکل ہوتی	۲۶۸
شیخ عبدالحق اور نظریہ عموم وشمول	۲۶۹
قید زمانہ مزید فائدہ کی خاطر ہے عبث نہیں	۲۷۲
کلام کا اصل مقصد قید خاص ہوتی ہے	۲۷۳
وقت کی قید بے فائدہ نہیں	۲۷۳
مولانا احمد رضا بریلویؒ نے بھی تابعین میں سے اکابر اولیاء کو مستثنیٰ تسلیم کیا	۲۷۵
تابعین عظام کی فضیلت صحابہ کے علاوہ جملہ مسلمانوں پر	
مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کا فرمان	۲۷۶
امام شعرانی کا فرمان	۲۷۶
عرف میں لفظ ولی اللہ کا اطلاق	۲۷۷
عرف عام میں اس فرمان سے متقدمین ومتاخرین مراد نہیں	۲۸۰
عموم عرفی اور عرف متقدمین	۲۸۱
باب دہم (چند متفرق تحریفات کا جواب)	
قدمی کے سن صدور کے بارے میں بھجہ کی روایات میں تضاد	۲۸۲

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
تفریح الخاطر کی اصل مناقب غوثیہ کی روایت	۲۸۵
سکینۃ الاولیاء کی روایت میں ممتاز محرف کی کور چشمی	۲۸۶
لطائف المنن سے محمد البکریؒ کے قول کی تصدیق	۲۹۰
یہ روایت اصول درایت کے خلاف نہیں	۲۹۳
قول غوث کی نامناسب تاویل سے انبیاء کو محروم سعادت تسلیم کیا گیا	۲۹۴
ممتاز تلبیس کا جواب	۲۹۷
بھجۃ الاسرار کے حوالہ میں ممتاز تلبیس	۲۹۸
بھجۃ الاسرار کے حوالے میں نامناسب تفریع	۲۹۹
ممتاز محرف کی بد دیانتی کی انتہا	۲۹۹
مفسر لکھ دیا اور تفسیر حذف کر لی	۳۰۱
ہم عصر اولیاء مراد ہونے پر تمام ائمہ کا اجماع ہے	۳۰۲
عظیم تحریف مفسر لکھ دیا اور تفسیر حذف کر دی	۳۰۳
صاحب انوار الاقتباس خواجہ بزرگ سے غوث پاک کے مستفیض ہونے کا انکار نہیں کرتے	۳۰۵
قصہ شاہ نیاز احمد بریلوی	۳۰۸
لقب غوث اعظم	۳۰۹
نصیر دیابنہ کے نام علامہ مصطفوی کا مکتوب	۳۱۶
نصیر دیابنہ کی جانب سے حضرت صاحبزادہ محمد احمد فریدی چشتی صاحب پر گستاخیوں کے الزامات کا مختصر جائزہ	۳۲۱
ممتاز محرف کی کتاب کے متعلق پیر بے ضمیر کا اعتراف	۳۴۳

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
کیا گل کھلے گا دیکھئے ہے فصل گل تو دور	۳۴۴
بھنور میں ڈوبتی غلو کی نیا	۳۴۵
عموم وشمول کے نظریہ سے ممتاز محرف کی بے وفائی	۳۴۶
بعض اولیاء کبار سے منسوب اشعار سے افضلیت غوث پاک قدس سرہ پر استدلال	۳۵۳
شمس العارفین سیالویؒ نے تفریح الخاطر کی تصدیق نہیں فرمائی	۳۵۴
کہیں یہ حال کہ تنکوں کے بھی سہارے لیئے	۳۵۵
تفریح الخاطر کا رد مولانا احمد رضا بریلویؒ کی زبانی	۳۵۶
مناقب غوثیہ کا رد مولانا احمد رضا بریلویؒ کی زبانی	۳۵۷
ممتاز محرف کے جھوٹے دعاوی	۳۵۸
دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت	۳۶۰
باب یازدھم	
مشائخ چشت اہل بہشتؒ کی عظمت شان کے بیان میں	۳۶۱
فیضان میں خواجہ غریب نوازؒ کی رفعت شان کا بیان بزبان شاہ جیلانؒ	۳۶۴
خواجہ بزرگ سیدنا معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری غریب نوازؒ کی رفعت شان	۳۶۵
خواجہ غریب نواز کی عالمگیر محبوبیت ومقبولیت	۳۷۲
حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے ارشادات	۳۷۴
ارشاد حضرت خواجہ غریب نوازؒ	۳۷۸
شیخ المشرق والمغرب غوث الثقلین حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی	۳۸۰
ملفوظ سلیمانی کے بارے میں ممتاز محرف کی غلط بیانی	۳۸۱
ممتاز محرف کے لئے ملفوظ پیر پٹھان در آئینہ علم بیان	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
بھی سراسر باعث خسران وحرمان ثابت ہوا	۳۸۳
حضرت شمس العارفین سیالویؒ کے ملفوظات پر ممتاز محرف کے اعتراضات کا جواب	۳۸۷
مقام محبوبیت پر قیام کا وقت	۳۹۲
خواجہ شمس العارفین سیالویؒ کے ملفوظ میں ممتاز تحریف	۳۹۷
الٰہی منسوب الی اللہ ہے	۳۹۸
عالمگیر محبوبیت نظامیہ	۴۰۰
سامعین ملفوظات پر ممتاز محرف کا اعتراض	۴۰۵
مہروی تصریحات یا مجموعہ مسامحات	۴۰۶
کیا محبوبیت قطعات ارض سے ماپی جاتی ہے	۴۰۸
ممتاز محرف کے بیان سے انبیاء علیہم السلام پر غوث پاکؓ کی فضیلت لازم آ گئی	۴۰۹
انبیاء کرام کی تبلیغ کیلئے علاقہ متعین ہوا	۴۱۰
محبوب الٰہیؒ کی شان محبوبیت	۴۱۱
پیر مہر علی شاہؒ شمس العارفین کے حضور	۴۱۷
محبوب ذی العرش حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ سے پیر مہر علی شاہ کی ملاقات	۴۱۸
حبیب ذی العرش حضرۃ خواجہ اللہ بخش تونسویؒ قدمی الخ کے عموم کے قائل نہ تھے	۴۱۸
ممتاز محرف نے حضرت گنجشکرؒ کی ولایت تصرف کو محدود ثابت کرنے کی سعی کی	۴۲۲
مقام تسلیم ورضا	۴۲۳
تمام روئے زمین حضور گنجشکرؒ کی ملکیت ہے	۴۲۵
حضرت گنج شکرؒ کا مقام ومرتبہ بلند وبالا ہے	۴۲۶

Marfat.com

Marfat.com

☆انتساب☆

میں اپنی اس کاوش کو حضور سیدی شمس الفقہاء لازالت شمس فیضہ طالعۃ کی
وساطت سے سیدنا و مرشدنا و ملجانا و ماوٰ نا حضور محبوب سبحان غوث زمان خواجہ
میاں علی محمد خان چشتی نظامی فخری رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے حضور
بصد ادب واحترام پیش کرتا ہوں جنکی روحانی امداد اور باطنی توجہ ہر وقت
ہمارے شامل حال رہتی ہے

ہر حال میں رہا جو تیرا آسرا مجھے مایوس کر سکا نہ ہجوم بلا مجھے
کبھی تنہائی منزل سے جو گھبراتا ہوں انکی آواز یہ آتی ہے کہ میں آتا ہوں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

خاکپائے خواجگان چشتؒ محمد راشد فریدی غفرلہٗ

☆☆☆

تقدیم

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم وعلی آله و صحبه اجمعین

امابعد فاعوذبالله من الشیطن الرجیم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ العزیز اپنے وقت کے فرد الاحباب قطب الاصفیاء سلطان الاولیاء سید العارفین اور امام الصدیقین تھے مقام فناء فی الرسول میں آپ سے قول قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی اللّٰه صادر ہوا تو اس وقت کے اولیاء اللہ نے سر تسلیم خم کیا اور آپ کے فرد وقت اور یکتائے روزگار ہونے کی شہادت دی بقول شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اشارة منه فی ذلک الی تفرده فی وقته ۔ بے شمار اقطاب واغواث نے اس قول کے آپ کے زمانہ کے ساتھ خاص ہونے کی گواہی دی ۔ آپ کا دور اعلان قطبیت سے لیکر وقت وفات تک ہے۔ یہ بات انصاف سے کس قدر بعید ہے کہ چار یار اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا زمانہ قطبیت اور دور غوثیت تو وقت وصال تک ہو لیکن حضور غوث پاک کا دور قطبیت روز قیامت تک محیط ہو۔ قادری حضرات کی معتمد علیہ کتاب بھجۃ الاسرار سمیت دیگر کسی معتبر کتاب میں ایک روایت بھی ایسی نہیں جس میں آپ کے زمانہ کے قیامت تک جاری رہنے یا آپ کا قدم متقدمین و متاخرین پر ہونے کی صراحت موجود ہو ہر دور میں مسلم اولیاء اللہ نے اس قول کے آپ کے زمانہ تک محدود ہونے کی وضاحت فرمائی نیز یہ قول باجماع اہل اسلام

Marfat.com

مخصوص ٹھہرایا گیا اور اس کا عموم پر رکھنا روانہ جانا گیا۔ سب سے پہلے حضرت شیخ قدس سرہ کے بارے میں غلو کرنے والوں کی تردید حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمائی یہی وجہ ہے کہ حضرت مجدد بھی انکو ایک نظر نہیں بھائے۔ حضرت مجددؒ نے قدم برمتقدمین ومتاخرین کے قائلین کو غالی قرار دیا آپکے دور میں بعض غالی یہاں تک تجاوز کر چکے تھے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی کو مستثنیٰ کرنے پر تیار نہ تھے انہیں کے پیش کردہ نظریہ کو بعد میں آنے والے بعض حضرات نے تھوڑی سی ترمیم کے بعد اپنا لیا ان لوگوں نے صحابہ کرامؓ ائمہ اثنا عشرؒ کو مستثنیٰ کیا اور بعض نے اکابر تابعین کو بھی مستثنیٰ قرار دیا حالانکہ تبع تابعین کو بھی مستثنیٰ قرار دینا چاہیے تھا اس لئے کہ جس دلیل کی بناء پر اکابر تابعین مستثنیٰ ہیں اسی دلیل کی بناء پر اکابر تبع تابعین بھی مستثنیٰ ہونے چاہیے قدم بر اولیاء متقدمین ومتاخرین کے نظریہ کا پرچار کرنے والوں میں بعض گولڑویؒ حضرات بھی پیش پیش رہے۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی نے جن مشائخ عظام کے در اقدس سے ولایت کی خیرات حاصل کی اور انکی دہلیز کو اپنی پلکوں سے صاف کر کے ہی مقام ومرتبہ حاصل کیا ان عظیم مشائخ کے موقف کا لحاظ نہ کیا گیا۔ حضرت پیر صاحبؒ فرماتے ہیں

رحم فرما اے سلیمان زمان — الھدی اے تو نشان بے نشاں
المدد یا شمس دیں غوث جہاں — فضل کن یا فضل دیں کہف الاماں
چوں حدیث روئے شمس الدیں رسید — شمس چارم آسماں سر در کشید
نور روحانی دہد شمس سیال — کوست حقانی و باقی بے زوال
از افول آمد منزہ شمس دیں — غیرش آفل لا احب الآفلین

Marfat.com

گولڑوی نسبت کا یہ تقاضا تھا کہ اپنے عظیم مشائخ کے فرمانات کو آمنا وصدقنا کہہ کر سر آنکھوں پر رکھا جاتا اس لئے کہ حق کو تسلیم کرنا بھی عظمت کی دلیل ہے مگر افسوس کہ ضد وعناد کا مظاہرہ کیا گیا اور ہمیں برا بھلا کہہ کر دل خوش کر لیا گیا۔

؎ پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر مردِ ناداں پر کلام نرم ونازک بے اثر

اگر یہ لوگ حضرت غوث زماں سیدنا خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کے اس ایک فرمان کو ہی دل وجان سے تسلیم کر لیتے کہ آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے مجھے **قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله** کا مقام دیا ہوا ہے تو اتنے تکلفات میں نہ پڑتے اور کتابیں لکھ کر اتنے اوراق سیاہ نہ کرتے۔ ممتاز گولڑوی نے ۴۹۵ صفحات کی کتاب میں اعلیٰ حضرت تونسویؒ کے اس ارشاد کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں لکھا تو اس سکوت کو ہم دلیل رضا سمجھیں یا کچھ اور

؎ ہم اگر چپ ہوں تو کہلائیں سڑی　　آپ چپ ہوں تو تغافل ٹھہرے

حقیقت یہ ہے کہ اس جگہ پہنچ کر ممتاز محرف کی یہ حالت ہو گئی

؎ ماعاجز وحیران بماندیم بگرداب

اگر کوئی غالی یہ کہے کہ کلام الاولیاء الاکابر کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہیں گے کہ پہل آپکی طرف سے ہوئی چنانچہ مہر منیر مطبوعہ ۱۹۷۳ء اور نام ونسب میں غلو آمیز باتیں لکھی گئیں غلو کی تردید کرنا برا ہے یا اسکی تبلیغ وترویج اور اشاعت

؎ جو انہیں غرور جفا ملا تو ہمیں بھی ناز وفا ملا

Marfat.com

ہے برابری کا معاملہ نہ ہم ان سے کم نہ وہ ہم سے کم

حضرت شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پاکیزہ طریقہ پر چلتے ہوئے غلو کی تردید کا اعلیٰ مقصد ملحوظ رکھا۔ اور اس بلند مقصد کو ناصحانہ اور مخلصانہ طریقے سے اکابر اولیاء کے ارشادات پیش فرما کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق

یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

اس سے پہلے غالی اپنے غلو میں تمام حدود کو پھلانگ چکے تھے حتیٰ کہ حضرت سیدنا عیسیٰ و سیدنا خضر علیہما السلام بلکہ جمیع انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھی زیر قدم اور فیض یافتہ قرار دے دیا یہاں تک کہ خود سید الانبیاء کو غوث پاک سے فیض لینے والا لکھ دیا دیکھیئے تحقیق الاولیاء اور تفسیر غوثیہ مصنفات غلام محمد قادری جلوآنوی فیصل آباد رسالہ خدام الاولیاء شمارہ جنوری ۱۹۸۶ء مولوی ارشد قادری پناہ کے فیصل آباد تفریح الخاطر عبدالقادر اربلی مناقب غوثیہ مصنفہ صادق شہابی قادری ملک الغالین نصیر شاہ کی تصنیف نام ونسب میں یہاں تک لکھ دیا گیا کہ آپکی روح اطہر عین ذات کبریا ہے

نام ونسب ص ۲۸۷

کیا نام ہے تیرا نام خدایا عبدالقادر جیلانی (نام ونسب ص ۳۴۷)

نصیر شاہ نے نام ونسب ص ۱۶۷ پر یہ اشعار بھی لکھے

نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر وسیوں

کھتے روح فرشتیاں ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے

نام ونسب ص ۲۰۷ پر لکھا پہلے تمام اولیائے امت حضرت کے خدام تھے سب کے سب

Marfat.com

پیر آپ کے مراتب کے آگے مردہ اور آپ زندہ سر قدرت سبحان ہیں (نام ونسب ص ۲۹۶)

بخدا ملک ولایت میں رسالت کے بعد

حشر تک کا جو زمانہ ہے وہ تنہا تیرا

یہ غلو نصیر شاہ اور انکے پیرو کار ممتاز گولڑوی کو ہی مبارک ہو اہل سنت کے عقائد ونظریات سے اسکا کوئی تعلق نہیں ممتاز گولڑوی نے اپنی کتاب قدم الشیخ عبدالقادر کے اندر غلو کی تردید میں ایک لفظ تک لکھنا گوارا نہ کیا گویا یہ سب باتیں ان کے من کو بھاتی تھیں جبکہ نصیر شاہ صاحب تو اس غلو کو اپنی تصنیفات میں بطور حجت نقل کرتے ہیں۔ تردید تو بہت دور کی بات ہے

بآدمی نتواں ماند ایں حیواں مگر دراعہ ودستار ونقش بیرونش

نصیر شاہ نے نام ونسب ص ۶۵۵ پر یہ من گھڑت حکایت بھی لکھی کہ خواجہ سید نظام الدین اولیا محبوب الہیؒ نے غوث پاکؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین محمد عمر قادری کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اب ہمیں کہنے دیجئے

ابن زہرؒ سے تیرے دل میں ہیں یہ زہر بھرے

بل بے او منکر بے باک یہ زہرہ تیرا

نصیر شاہ نے یہی رویہ نام ونسب اور دیگر تصنیفات میں تمام مشائخ چشت کے بارے میں روا رکھا ہے ایک گندی اور بھدی مثال کے لئے مشائخ چشت کو منتخب کرتے ہوئے لکھتے ہیں جیسے حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الہی قدس سرہ کو سلطان المشائخ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اس میں مشائخ کا لفظ شیخ ہی کی جمع ہے اگر خود ساختہ عرفی معنی لیے جائیں تو اسکے معنی ہونگے کہ غیر مسلموں میں سے

مسلمان ہونے والوں کا سلطان تو کیا یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ تمام پیران چشت نعوذ باللہ پہلے غیر مسلم تھے (نام ونسب ص ۶۱۶) دوسری طرف یہ بلند بانگ دعوی کہ میں بحمد اللہ چشتی نظامی ہوں اور میرا پیر نظام الدین اولیاء محبوب الہی ہے مجھے

Marfat.com

بھی خسرو کی طرح انکی غلامی پر غیر معمولی ناز ہے۔

؎ منکر مے بودن وہمرنگ مستاں زیستن

؎ میدان وفا دربار نہیں یہاں نام ونسب کی پوچھ کہاں
عاشق تو کسی کا نام نہیں کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

کیا حضرت امیر خسرو نے بھی اپنے محبوب مرشد سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی کے متعلق ایسی باتیں کہی ہیں۔ یہ محبت ہے تو پھر عداوت کس بلا کا نام ہے۔

؎ وہ تو ہیں کھلے دشمن انکا تو خیر ذکر ہی کیا دوستی مگر حضرت آپکی قیامت ہے

حضرت امیر خسرو کا کلام ملاحظہ فرمائیں

؎ غوث عالم نظام ملت ودیں قطب ہفت آسمان وہفت زمیں
رہبر پیش بیں محمد نام زدہ پے بر پے محمد گام
درقدم راہش از ملائک بیش پائش از بوسہ ملائک ریش
شرف آدم از نکو خلقی نائب مصطفیٰ بوحی خفی
نے زابرار دیدہ کس عملش نے زابدال یافتہ بدلش

قدم بفتحتین بمعنی پائے وعمل سعدی فرماید ؎ اصلے ندارد دم بے قدم (ہشت بہشت ص ۱۱ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۹ھ) اب نصیر دیابنہ کی تحریر ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں محبوب سبحانی اور محبوب الٰہی ہر دو حضرات ایک ہی ذات کے محبوب ہیں لیکن حضرت محبوب سبحانیؒ کو تقدم زمانی کے ساتھ ساتھ تقدم مقام بھی حاصل ہے۔

(لطمہ بررخ اوص ۳۳۲)

؎ فاذا اتتک مذمة من ناقص فهی الشهادة لی بانی کامل

Marfat.com

(جب تجھ تک میری برائی کسی ناقص انسان کی طرف سے پہنچے تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں) حضرت شمس العارفین سیالویؒ اور شہباز چشت غوث زماں سیدنا خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کے ارشادات کے مقابلے میں نصیر شاہ کی کیا حیثیت ہے کہ اسکی بات مانی جائے۔ حضرت شمس العارفین فرماتے ہیں

حضرت غوث الاعظم چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی سترہ دن محبوبیت کے مقام میں رہے مرآت العاشقین ص ۱۵۳ حضرت غوث زمان فرماتے ہیں سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی جیسے بے شمار محبوب ہیں

(مناقب المحبوبین ص ۱۸۰ غذاء المحبین ص ۳۴۰) حق تعالیٰ نے مجھے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله کا مقام دیا ہوا ہے مناقب المحبوبین ص ۱۹۴ محبوب ذی العرش خواجہ کریم حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم زمان محبوب سبحان سیدنا خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ صراحت و وضاحت کے ساتھ اکابر مشائخ چشت اہل بہشت میں سے ایک ایک کا نام لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے اس کی شان بھی غوث پاکؓ سے بلند ہے اور اس کی شان بھی غوث پاک سے بلند ہے (غذاء المحبین ص ۳۴۰) اگر ہمارے خواجگان کو جنکی شان اللہ کے فضل سے بلند و بالا ہے کم تر قرار دینے کی کوشش کرو گے تو یہ بات ہم تسلیم نہیں کر سکتے اپنی جگہ پر وہ بھی بزرگ ہیں اور یہ بھی بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ نے جو مقامات اولیاء کرام کو عطا فرمائے ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔ نصیر شاہ صاحب اپنی بات بلا دلیل منوانا چاہتے ہیں ہم انکو چیلنج دیتے ہیں کوئی دلیل ہے تو لاؤ ورنہ چشتی نظامی کہلوانا چھوڑ دو

Marfat.com

؎ عادتیں اب بھی ہیں اسکی وہی پہلے جیسی
صرف کپڑے وہ شریفوں کے پہن آیا ہے

حضرت غوث اعظمؒ اکابر اولیاء میں سے ہیں ہمارے دل میں انکا بہت ادب واحترام ہے انکی بے ادبی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے نصیر شاہ صاحب نے تو اپنی طرف سے مقامات اولیاء کا تعین کیا ہے ہم نے اولیاء کے مقامات ومراتب کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی اکابر اولیاء کرام کے ارشادات بھی نصیر شاہ صاحب کی تسلی کے لئے پیش کئے ہیں تا کہ انکو سکون واطمینان ہو جائے۔ نصیر شاہ کا ایک طرف تو یہ دعوی ہے کہ ہم معاذ اللہ بزرگان چشت اہل بہشت کی شان گھٹانے اور انکا مرتبہ کم تر ثابت کرنے کی جسارت نہیں کر سکتے (لطمہ ص ۳۴۰) دوسری جانب حضرت پیران پیر کی آفاقی شہرت اور عالمگیر محبوبیت ومقبولیت کے تحت یہ لکھا کہ حضرت سید معین الدین حسن سنجری قدس سرہ اور دوسرے تمام مشائخ چشت گلشن توحید ورسالت کے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔ مگر بات صرف اتنی ہے ان سب میں جسے گل سرسبد (پھولوں سے بھری ہوئی ٹوکری میں سب سے اوپر رکھا ہوا بڑا پھول) ہونے کا درجہ عطا ہوا وہ پیران پیر پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی ذات ہے آپ سب اولیاء میں بلند ترین مقام پر جلوہ گر ہیں دنیا کے سارے اولیاء اقطاب افراد اتقیاء اور نجباء آپکے گرد حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ لطمہ بررخ او ص ۳۲۵ اگر چہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی کفرستان ہند میں آکر شمع توحید روشن کی لیکن حضرت خواجہ کا

Marfat.com

واسطہ اس قوم سے پڑا کہ نہ اس میں علم نہ قوت خصومت کہ خواجہ صاحب کو شدید قسم کی تنقید کا سامنا کرنا پڑتا جب کہ پیران پیر نے تبلیغ توحید اور رد شرک کی ذمہ داری نبھائی یہ آپ ہی کا کام تھا۔ احبار یہود جیسے کٹ حجت ذہن رکھنے والے اور علوم وفنون اور فقر وتصوف کے بڑے بڑے پہاڑ ہلا کر رکھ دیئے (لطمہ ص ۳۴۷)

تبصرہ

؎ مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم
تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا

اشاعت اسلام کے سلسلہ میں خواجہ غریب نوازؒ کی مساعی جمیلہ کو نصیر شاہ نے کم دکھانے کی کوشش کی حالانکہ خواجہ بزرگ اجمیریؒ ایک ایسے ماحول میں تشریف لائے جہاں جاہلیت ہی جاہلیت تھی جس طرح سرکار دوعالم ﷺ جاہلیت کے ماحول میں تشریف لائے اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی تبلیغ کس قدر موثر ثابت ہوئی زمانہ اس سے واقف ہے جبکہ حضرت غوث پاکؒ ایسے ماحول میں تھے جو پہلے ہی اکابر اولیاء کرام کی تبلیغ سے درست ہو چکا تھا مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے لے کر امام اعظم ابوحنیفہؒ اور سید الطائفہ جنید بغدادیؒ تک مشائخ کرام صحیح اسلامی ماحول بنا چکے تھے اور خواجہ ہندؒ کفرستان ہند میں وارد ہوئے اور اسے دار اسلام بنا دیا کہ ہر طرف اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں

؎ خزاں میں پھول کھلاؤ تو کوئی بات بھی ہے
بہار آئے تو کانٹے بھی مسکراتے ہیں

Marfat.com

آخری جنتی شخص کی مثال کو ناپسندیدہ و نامناسب اور گستاخی قرار دینے والے

نصیر شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ یا انکے شیخ حضرت حاجی شریف زندنیؒ ہی کو گردن جھکانے والوں میں تسلیم کرلیا جائے تو اردو ضرب المثل ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں کے مطابق بعد کے مشائخ خود بخود اصحاب رقبہ میں آجاتے ہیں (لطمہ ص ۱۹۳) پیر بے ضمیر نے خود اکابر اولیاء کو ہاتھی سے تشبیہ دی ہے اگر انکے نزدیک آخری جنتی شخص کی مثال وتشبیہ ناپسندیدہ و نامناسب اور گستاخی ہے تو اکابر اولیاء اللہ کو ہاتھی سے تشبیہ دینا تو اس سے بھی بڑی گستاخی ہے پھر انہیں ایسی مثال بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا۔

؎ غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے
گر حیا بھی اسکو آتی ہے تو شرما جائے ہے

نصیر شاہ کے پیش رو فیض احمد گولڑوی صدر مدرس گولڑہ شریف مہر منیر ص ۲۸ پر لکھتے ہیں حضرت غوث الاعظمؓ دنیا کے تمام اولیاء اللہ کے سردار اور نبوت کے بعد ولایت کے اس مقام اقصٰی پر فائز ہیں جہاں اور کسی کو رسائی نصیب نہیں ہوئی گولڑہ کے مفتی نے مہر منیر میں یہ فتوی بھی دیا کہ محبوب الٰہی کی محبوبیت کسی جگہ پر پہنچی ہے اور کسی جگہ پر نہیں پہنچی اسکا جواب مکھڈ شریف والے حضرت صاحب نے بڑا اچھا دیا ہے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے کچھ ایسے منحوس علاقے ہوتے ہیں جہاں محبوبوں کی محبوبیت نہیں پہنچتی مدینہ عالیہ کے اندر سرکار دو عالم ﷺ نے جہاں یہ فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں وہاں یہ بھی فرمایا کہ

Marfat.com

عیر ایک ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے بغض کرتا ہے ہم اسکو ناپسند کرتے ہیں تو وہ مدینے کے اندر ہی تھا حالانکہ اس محبوب کی محبوبیت کا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے وہ تو محبوب رب العالمین ہیں کائنات کے محبوب ہیں لیکن کوئی ایسی جگہ تھی جو ان سے بھی بغض رکھنے والی تھی تو کوئی نہ کوئی منحوس جگہ ایسی ہوسکتی ہے جہاں محبوب الہیؒ کی محبوبیت نہ پہنچے بابا فرید گنج شکرؒ کی محبوبیت نہ پہنچے قطب الاقطاب بختیار کاکیؒ کی محبوبیت نہ پہنچے خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کی محبوبیت نہ پہنچے۔ مہر منیر کے ص ۳۰۶ پر ایک پر از غلو جھوٹی روایت درج کردی کہ غوث زماں حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کا ارشاد ہے کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے فرمایا

؎ بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

مگر میں کہتا ہوں کہ ؎ بر پیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

بھلا اعلیٰ حضرت تونسویؒ سے اپنی عظیم مشائخ کی بے ادبی کیسے متصور ہوسکتی ہے یہ بے ادبی آپکو ہی نصیب رہے۔

؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

حضرت قبلہ شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ نے ان غالیوں کو آئینہ دکھایا کہ شاید یہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں اور اپنی اصلاح کرلیں مگر بجائے اس کے کہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کرتے یہ لوگ برا منانے لگے

؎ الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا

میرے پیش نظر بھی اصلاح کا مقصد رفیع ہے تاکہ احقاق حق اور ابطال

Marfat.com

باطل ہو جائے اور اہل حق اہلسنت ایسے لوگوں کے جال میں نہ آئیں

حلقے نہیں یہ زلف کے حلقے ہیں جال کے
ہاں اے نگاہ شوق ذرا دیکھ بھال کے

وباللہ التوفیق

قدم الشیخ عبد القادرؒ

کلام الاولیاء الاکابرؒ علی قول الشیخ عبدالقادرؒ اپنے نام کی طرح اولیاء کاملین کے ارشادات پر مشتمل تالیف ہے اسکے جواب میں ممتاز گولڑوی خطیب ومدرس انوارالعلوم ملتان نے قدم الشیخ عبدالقادر علی رقاب الاولیاء الاکابر کے نام سے تحریفات وتلبیسات کا ایک مجموعہ تحریر کیا کتاب کیا تھی فریب کاری چالاکی مغالطہ آفرینی اور بددیانتی سے حق کو چھپانے کی ایک حرکت بے برکت تھی یہ کتاب غیر متعلقہ ابحاث اور تطویل لاطائل کا عمدہ نمونہ تھی کتاب کا ایک حصہ تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے حالات زندگی پر مشتمل تھا۔ ممتاز محرف کے بلند بانگ دعاوی کو دیکھتے ہوئے امید یہ تھی کہ تحقیق کا جواب تحقیق وتدقیق سے ہی دیا ہوگا مگر کتاب کو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کھول کر دیکھا تو یہ امید بھی سراسر وہم وگماں ثابت ہوئی تحقیق کا نام لیکر تحریف و تبدیل کا کارنامہ سرانجام دیا گیا تھا صورت حال کچھ اسطرح ہے کہ ممتاز محرف کے پیش کردہ حوالہ جات کو جیسے ہی اصل کتاب سے تلاش کیا تو تحریف ایک نا قابل تردید حقیقت کی طرح سامنے آئی لفاظی زبان درازی اور شرارت آمیز لب ولہجہ سے لکھی گئی اس کتاب میں طنزیہ فقرات سے مغالطہ آفرینی کا جال جگہ جگہ بچھا نظر آیا تقریباً ہر حوالہ میں تحریف کر کے الٹا الزام کلام الاولیاء الاکابر کے مصنف علام پر چور مچائے شور چور چور کے مصداق بار بار دہرایا جاتا رہا دلائل کی کمزوری اور ناتوانی کو غلیظ زبان استعمال کر کے پورا کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی غرضیکہ الفاظ کے اینچ پینچ سے ہیرا پھیری اور بد دیانتی کی مثال قائم کر دی۔

ہوا کچھ اور ہی عالم میں چلتی جاتی ہے ہنر کی عیب کی صورت بدلتی جاتی ہے
عجب نہیں کہ رہے نیک و بد میں کچھ نہ تمیز کہ جو بدی ہے وہ سانچے میں ڈھلتی جاتی ہے

ممتاز محرف نے بڑی تحریفات کیں انہوں نے کتاب کے اندر یہ حال کیا کہ الّا سے پہلا حصہ لکھ دیا اور بعد والا حصہ چھوڑ دیا جیسے لا الٰہ الاّ اللہ میں لفظ الاّ ہے اب اگر کوئی الاّ کے مابعد کو چھوڑ دے تو پہلے کا کیا معنی بنے گا مفہوم سارا مسخ ہو کر رہ جائے گا کوئی شخص کہے لا تقربوا الصلوۃ اس سے آگے نہ پڑھے اور کہے کہ دیکھو جی قرآن پاک میں آ گیا نماز کے قریب نہ جاؤ یہ عالم اور یہ کیفیت ہے ان کی کتاب کی کسی مقام پر کسی بزرگ کسی غوث اور قطب نے حضرت شیخ قدس سرہ کا یہ قول لکھا اور آگے ای یا یعنی کے ساتھ تفسیر کی کہ اس قول سے مراد آپ کے زمانے والے اولیاء ہیں تو اگلا حصہ چھوڑ دیا اور پہلا لکھ دیا لطائف المنن میں بھی ایسے ہی کیا ہے۔ ہم تحریفات کے اس پلندے کو اس قابل

Marfat.com

نہیں سمجھتے تھے کہ اسکا جواب لکھا جائے مگر اس عدم التفات کا ایک نقصان یہ ہوا کہ اس مجموعہ تحریفات وتلبیسات کو کتاب لاجواب سمجھا جانے لگا یہاں تک کہ شہر یار اقلیم غلو نے اپنی بدنام زمانہ کتاب لطمہ میں اسے تصنیف لطیف علمی سرمایہ اور جامع تحقیق قرار دیا۔

؎ حادثہ کہیے اسے یا کہ تماشہ کہیے　　یارخ عدل پہ گستاخ طمانچہ کہیے

انکی تحریفی کاروائی اور تلبیسی کاوشوں کو فاضلانہ اور محققانہ انداز بیان ٹھہرایا کتب تصوف سے پیش کردہ محرفہ دلائل کو کتاب وسنت کے ناقابل تردید دلائل قرار دے کر فخر کا اظہار کیا تو ہم نے مناسب سمجھا کہ اس فخر وناز کو خاک میں ملا دیں اور لیبل چشتی کا پردہ چاک کر کے انکے غلو کو طشت از بام کر دیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہ حضرات بھی تو چشتی ہیں تو ہم کہیں گے کہ یہ چشتی اوپر اوپر سے ہیں جیسے کہ کوئی شخص کہہ رہا تھا داڑھی والوں نے چوری کرنا شروع کر دی ہے تو ایک سمجھ دار آدمی یہ بات سن رہا تھا اس نے کہا میاں داڑھی والوں نے چوری کرنا شروع نہیں کی بلکہ چوروں نے داڑھی رکھنا شروع کر دی ہے۔

؎ سیرت نہ ہو تو عارض ورخسار سب غلط
خوشبو اڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

لطمہ کتاب کیا ہے وہ تو بکواسات کا پلندہ ہے اس میں پرلے درجے کی بازاری زبان استعمال کی گئی ہے کوئی بھی مہذب اور شریف انسان ایسی زبان استعمال نہیں کر سکتا

Marfat.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبب تالیف

کلام الاولیاء الاکابر کی تالیف کے وقت حضرت قبلہ شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ نے مسودہ کی تحریر وترتیب اس ناچیز کے سپرد فرمائی۔ اس کتاب کے جواب میں تمام اخلاقی قدروں کو پامال کر دیا گیا تو میرا یہ فرض بنتا تھا کہ مشائخ عظام سے محبت وعقیدت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے افراط وغلو کی مدلل تردید کروں اور غالیوں کو منہ توڑ جواب دوں یہ مشائخ عظام کی کرم نوازی ہی تھی کہ مجھے کتاب ہذا کی تالیف وترتیب کی ہمت نصیب ہوئی۔

؎ منت منہ کہ خدمت سلطان مے کنی

منت از وشناس کہ بخدمت بداشتت

سرمایہ علم وہنر پر مجھے ناز نہیں مجھے اپنی کم مائیگی کا بھی اعتراف ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ مجھے شمس فقاہت کی نورانی کرنوں سے اقتباس نور کا موقع ملتا رہا ہے اور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرات مشائخ عظام خصوصاً خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باطنی توجہات اور فیوض و برکات میرے شامل حال رہیں اسی بات پر مجھے ناز ہے یہی میرا سرمایہ حیات ہے۔

؎ آپ کو جب بھی پکارا ہے سکوں پایا ہے آپ کی یاد میری زیست کا سرمایہ ہے

؎ میں غلام خواجہ چشت ہوں مجھے اس غلامی پہ ناز ہے
مجھے ناز خواجہ پہ کیوں نہ ہو میرا خواجہ بندہ نواز ہے

اس کتاب میں ممتاز محرف کی تحریفات وتلبیسات اور دجل وفریب کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے ممتاز محرف وملبس کے اعتراضات کے مدلل ومسکت جوابات ہدیہ قارئین کیئے گئے ہیں ۔ یہ صرف تردیدی کتاب ہی نہیں بلکہ اصل موضوع سے مناسبت کو ہر مقام پر مقدم رکھا گیا ہے قارئین کرام تحقیق وتدقیق سے محظوظ ہونے کے ساتھ ساتھ مدلل تردید سے بھی لطف اندوز ہوں گے ۔ممتاز محرف کے بخلاف غیر ضروری تفصیل اور موضوع سے غیر متعلق ابحاث سے اجتناب کیا ہے تاکہ اکتاہٹ کا باعث نہ بنے اور محبت والفت سے اختتام پذیر ہو۔

قارئین کرام کو اس کتاب کے آئینہ میں حق وانصاف آفتاب عالم تاب کی طرح ظاہر وآشکار نظر آئے گا اور یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ جو مطلب فرمان غوثیہ کا یہ لوگ بیان کرتے تھے وہ درست نہیں تھا اور خلاف تحقیق وتدقیق تھا جو حضرات تعصب سے پاک ہیں وہ ضرور ہماری ان گزارشات کو نظر انصاف سے دیکھیں گے لیکن جو لوگ یہ طے کیئے ہوئے ہیں کہ ہمارے مشائخ تو نسہ وسیال

Marfat.com

شریف جوفرماتے رہیں فرماتے رہیں ہم تو اپنی خواہش نفس کی ہی پیروی کریں گے انکے پیش کردہ تمام دلائل کے جوابات ہماری اس تحریر میں آچکے ہیں۔

والحمد للہ علی ذلک

؎ مراد ما نصیحت بود و کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ممتاز محرف کی تحریفات پر ایک نظر

ممتاز محرف صاحب آپ اپنی تحریفات وتلبیسات مغالطہ آفرینیوں فریب کاریوں چالاکیوں دسیسہ کاریوں میں لاجواب ہیں آپ کی پوری کتاب میں جوابات کا دارومدار گالی گلوچ اور الزام تراشی پر ہے اور ساتھ ساتھ پاکدامنی کے دعوے بھی

چمن میں چھیڑتی ہے کس مزے سے لالہ وگل کو
مگر باد صبا کی پاکدامانی نہیں جاتی

جوابات سے عاجز آکر دریدہ دہنی پر اتر آتے ہیں اور بازاری زبان سے اس کمی اور کوتاہی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی رویہ آپکے پیشوا نصیر شاہ نے بھی اختیار کیا ہے گالیاں دینا ہمارا شیوہ نہیں ہم اپنا معاملہ اللہ رب العزت کے حضور پیش کرتے ہیں۔

؎ ہر زخم جگر داور محشر سے ہمارا انصاف طلب ہے تیری بیدادگری کا

Marfat.com

جنگی بے ادبی و گستاخی کا الزام بہتان بازی اور سوء ظن سے کام لیتے ہوئے آپ نے ہم پر لگایا ہے انکی محبت تو ہمارا ایمان ہے ہم انکی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہم حضور غوث الاعظمؒ کو قطب اکبر اور عظیم اکابر اولیاء میں سے مانتے ہیں کلام الاولیاء میں یہ بات صراحتاً موجود ہے کہ حضرت غوث اعظمؒ مقام عجز و نیاز اور عبودیت محضہ کیطرف آخری حصہ عمر میں منتقل ہو گئے اور منزلت ملامیہ پر فائز ہو کر محبوبیت حق تعالیٰ سے سرفراز ہوئے۔ مگر آپ نے نیکی برباد گناہ لازم کر دیا۔

؎ دیکھنے سے پہلے دھو آنکھوں کی گندی پتلیاں
ورنہ چہرہ ڈھانپ لے گی تجھ سے اچھائی میری

کتاب کی ابتداء آپ کے القابات گرامیہ قطب ربانی محبوب سبحانی غوث اعظم اور قطب اعظم کے الفاظ سے ہوتی ہے مگر آپکا رویہ بقول سعدیؒ یہ تھا

واخو العداوۃ لایمر بصالح الاویلمزہ بکذاب اشر

آپ نے اپنی کم فہمی اور کم علمی کی طرف ذرا بھی توجہ نہ دی ورنہ **لو نظر الناس الی عیبھم ماعاب الناس بالناس** پر عمل کرتے ممتاز محرف صاحب آپ تصوف کے بڑے بڑے عظیم مسائل میں ٹانگ اڑانے لگے اور فتوحات جیسی ادق کتابوں سے اپنے خود ساختہ نظریہ کے مطابق مطالب کشید کرتے رہے۔ آپ نے حضرت علامہ سیالوی مدظلہ العالی جیسے محقق عالم دین اور حضرت شمس الفقہاء مدظلہ العالی پر کم فہمی اور بد دیانتی جیسے گھٹیا الزام لگائے مگر خود تصوف کے ابجد سے بھی واقف نہ تھے۔ آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ حق کو تسلیم اور بیان کرنیوالے جید علماء دین ہیں آپکی طرح

Marfat.com

نہیں کہ حق اور حقیقت کا فرق معلوم نہ ہو سکا اور فتوحات کے جملے لمایعطیہ الشرف میں فاعل ومفعول کا پتہ نہ چلا اور ترجمہ بھی الٹ کر دیا حال صدق اور مقام صدق میں فرق نہ کر سکے اور تارک ادب شرع کو صاحب ادب شرع سے افضل لکھدیا اور تحریفات ایسی بے مثال کہ علماء بنی اسرائیل بھی آپکے سامنے طفل مکتب نظر آئیں اور توبہ توبہ کہہ کر کانوں کو ہاتھ لگائیں القول المستحسن کے حوالہ میں مفسر لکھ دیا اور تفسیر ہضم کر لی تعریف شطح میں الا کا ما قبل لکھ دیا اور ما بعد حذف کر دیا لطائف المنن کے حوالہ میں قول قدمی الخ لکھ دیا اور یعنی من اھل عصرہ کے الفاظ حذف کر دیئے یعنی مفسر لکھ دیا اور تفسیر حذف کر دی علامہ آلوسی جس حوالہ کا رد کر رہے تھے اسکو انکا موقف قرار دے دیا اور انکی ذکر کردہ تردید ہضم کر لی روایت قیلوی میں لم یبق ولی فی الارض الا حنیٰ عنقہ کے الفاظ حذف کر دیئے کہ اپنے خود ساختہ نظریہ کے خلاف تھے ایک قول سے جان چھڑانے کے لئے تمام عوارف المعارف کو سکریہ قرار دے دیا۔ ماوقع فی العوارف کا ترجمہ یہ کیا کہ عبارت الحاقی ہے۔ الجواہر والدرر کی عبارت سے جان چھڑانے کے لئے کتاب کی تمام روایات کو منسوخ قرار دے دیا اور اسے امام شعرانی کی کتاب تسلیم کرنے سے انکار کر دیا حضرت ابوالسعودؒ نے ایک شخص کو ڈانٹا اور تعریف شیخ میں غلو سے روکا تو انکو عبودیت محضہ سے فارغ قرار دے دیا۔ حضرت شیخ ابو مدینؒ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی برابری کو بیان کرنے والا لفظ سواء عین عبارت کے درمیان سے اڑا دیا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بارے لکھا کہ آپ نے قدمی الخ کے بارے

Marfat.com

تحقیق نہیں فرمائی تھی قول غوث پاکؓ خضنا بحراًلم یقف علی ساحلہ الانبیاء کی تفصیل بیان کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ انبیاء اتباع نبوی کی سعادت سے مشرف نہ ہو سکے انکو محروم سعادت قرار دے کر اس قول کی ایسی توجیہ کی کہ انبیاء علیہم السلام پر امتیوں کی فضیلت لازم آ گئی العیاذ باللہ اور پھر اس قول کو حضرۃ پیر مہر علی شاہؒ سے منقول قرار دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام کو غوث پاک کے مقام سے نا واقف قرار دے دیا الجواھر والدرر کی عبارت سے تنگ آ کر امام شعرانی پر تحریف کا الزام لگا دیا۔ قدمی کا لطائف المنن کی عبارت کی رو سے تحدیث نعمت ہونا تو بیان کر دیا لیکن فی حجاب کا ترجمہ بھی نہ کیا اور اس سے آنکھیں چرا لیں حالانکہ ان الفاظ سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ تحدیث نعمت بایں الفاظ افضل تر مقام نہیں۔ اور کمال عجز و نیاز جس پر حضرت اس وقت تھے اس پر بندے کا دار دنیا میں ہونا حق اور درست ہے محبوبیت نظامیہ کے عالمگیر ہونے سے چڑ گئے حالانکہ قطب وقت کا یہ مقام ہوتا ہے کہ اسکے سپرد نظام عالم ہوتا ہے اور محبوب الٰہی تو عظیم الشان مقام محبوبیت پر فائز تھے۔ حضرت ابن عربیؒ کے عجز و نیاز پر مشتمل بیان لم اطلب لتفوق علی عبادہ کو از قسم فخریہ کلام قرار دے دیا تصوف سے اتنی ناواقفیت کہ مقام فنا میں سکر کے وجود کو رد کر دیا۔ تضاد بیانی یا نادانی اتنی کہ ایک طرف تو قدمی کے صحو میں صدور کے قائل ہیں دوسری طرف اسکے فنا فی الرسول میں سرزد ہونے کے قائل ہو گئے اور اس حالت میں سکر کو برا جانتے ہیں غرضیکہ اندھے پن سے اعتراض جڑتے گئے سکینۃ الاولیاء کے حوالہ کو بھجۃ کا حوالہ جان بیٹھے اور عوارف المعارف

Marfat.com

شریف کے اس حوالہ کو کہ خاموش رہنے والے افضل ہوتے ہیں بھجۃ کا حوالہ سمجھ کر علمی خیانت بددیانتی تحریف اور نہ جانے کیا کیا الزام تراشیاں کرتے رہے غلو نے اس قدر بے بصر کر دیا کہ کلام الاولیاء میں دو صفحات پر مشتمل مکاشفات غیبیہ کی عبارت نظر نہ آئی اور عروج کو ہی افضل مقام سمجھ بیٹھے حالانکہ نزول افضل مقام ہے اور حضرت مجددؒ نے صراحت فرمائی کہ آپکا نزول فقط مقام روح تک ہوسکا دو مقامات پر کلام الاولیاء میں چیلنج موجود ہے کہ آپ کے نزول تام ہونے کی دلیل دووہ بھی آپ کو نظر نہ آیا اور کتاب کا جواب لکھنے بیٹھ گئے حضرت شمس الاسلامؒ کے ملفوظات محبوبیت کے لئے خاص وقت پر اعتراض جڑ دیا یونہی انہوں نے سیر الی اللہ یا سیر فی اللہ کا ذکر کیا تو یہ غوث پاک کی تلاش قرار دے بیٹھے اعلیٰ حضرت تونسوی کے ملفوظ در سلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچوں محبوب سبحانی اند سے علم بیان کی رو سے غوث پاک کی افضلیت ثابت کرنے کی کوشش کی اور لکھا کہ مشبہ بہ وجہ شبہ کے بیان حال میں زیادہ مشہور ہو یا مشبہ بہ وجہ شبہ میں اتم واکمل ہو حالانکہ اتم واکمل ہونے کی تو اعلیحضرت تونسویؒ نے خود نفی کر دی جبکہ اعرف عند السائل والی صورت میں کلام نہیں حضرت گنج شکرؒ کی ولایت کی

حدود نصف راہ ملتان تک محدود کر دیں حالانکہ حضرت گنج شکرؒ مقام ترک تصرف کا بیان فرما رہے تھے کل کی بحث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ جہان کے تمام پہاڑوں پر گوشت رکھنا آپ کیلئے متعذر تھا آپ کو حکم ہوا جن پر ممکن ہے رکھ دیں۔ اور یہی مفہوم نکلتا ہے کہ ہم آپ کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے

84348

Marfat.com

جن پر آسان ہے رکھ دیں تمام پہاڑوں پر رکھنا پڑتا تو باعث اضطراب بن جاتا۔
ہاں بقول آپ کے حضرت غوث پاک کیلئے متقدمین ومتاخرین زندہ اور فوت شدہ پر قدم رکھنا آسان ہے مشکل نہیں اضطراب اور پریشانی کا تو نام ہی نہ لیا جائے حضرت مجددؒ کے بارے لکھا کہ آپ اس حکم کو اولیاء وقت کے ساتھ خاص قرار دیتے ہیں مگر یہ آپ کی آخری رائے نہیں یہ بات آخری مکتوب اور مکاشفات سے سمجھی جاتی ہے حالانکہ نہ تو آخری مکتوب میں آپنے قدمی کے اولیائے وقت کے ساتھ خاص ہونے کی نفی کی اور نہ ہی مکاشفات میں مکاشفات میں تو عروج کی بات ہے کہ آپ کا عروج تام تھا۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ممتاز محرف صاحب آپ کے استاذ زادہ فقیر قادری ارشد سعید چشتی نے آپکو سینئر مدرس انوار العلوم لکھا ہے یہ تو سینئر مدرس کا حال ہے کہ اردو میں لکھی ہوئی ایک کتاب نہ سمجھ پائے فتوحات مکیہ کیا خاک سمجھتے فتوحات مکیہ کا مطالعہ کیا تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے اور بھٹکتے رہے یہ تو سینئر مدرس کا حال ہے جونیئر مدرسین کا حال خود سمجھ لینا چاہیئے البتہ ان کو دعویٰ ہے کاظمی شاہ صاحب کی ترجمانی کا اور حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی غلامی کا ممتاز محرف صاحب آپکو فناؤ سکر میں التباس پیدا ہو جاتا ہے اور آپ الجھتے ہیں تصوف کے عظیم مسائل میں بہر حال اس سے ایک فائدہ ضرور ہوا کہ انوار العلوم کے شیخ الحدیث مولوی مشتاق گولڑوی اور جن سینئر یا جونیئر مدرسین نے اس کتاب کی تصنیف وترتیب اور تصحیح یا تائید میں حصہ لیا ہے انکی

Marfat.com

علمی قابلیت طشت از بام ہوگئی کہ یہ حضرات ماشاء اللہ علم وعقل دونوں سے فارغ ہیں افسوس اس بات پر ہے کہ انوار العلوم علامہ کاظمیؒ کے بعد علمی یتیم ہوگیا ہے ممتاز محرف صاحب آپ جیسے لوگوں کو حضرت مجددؒ نے غالی کہہ کر حق ادا کردیا آپ نے غلو فی الدین اور غلو فی العقیدہ کی انتہا کردی جو شخص آپکے من گھڑت اور خود ساختہ نظریہ کے خلاف بات کرے خواہ وہ کتنا عظیم ولی اللہ ہو اس پر آپ فتوی جڑ دیتے ہیں کہ یہ غوث پاک کی صحیح معرفت ہی حاصل نہیں کرسکا جیسا کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے بارے میں لکھا صحیح معرفت اولیائے کرام نے کیا حاصل کرنی تھی صحیح معرفت تو آپ جیسے یتامیٰ فی العلم ہی حاصل کرسکے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے کلام الاولیاء کے مصنف علاّم محقق العصر حضرت قبلہ شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ مخلص اور سچے پکے چشتی ہیں آپ جیسے نام نہاد چشتی نہیں جنکے بارے میں مشائخ چشت اہل بہشت کی ارواح طیبہ یہ کہہ رہی ہونگی۔

؎ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم کہ بامن ہر چہ کرد آں آشنا کرد

جن مشائخ کی مریدی اور غلامی کے دعوے دار ہی انہیں کم تر اور گھٹیا ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوں انکی مخالفت کرنے کی کسی دشمن کو کوئی ضرورت نہیں حضرت کے قول قدمی کو ہم تسلیم کرتے ہیں مگر انہیں معانی کے ساتھ جو اولیاء عظام نے بیان فرمائے ہیں نہ کہ غالی ملاؤں کے گھڑے معانی کے ساتھ ہم اکابر اولیاء کی پیروی کرتے ہیں اجلہ اعاظم مسلم اولیاء اللہ کی اور ہمارے پاس انکے اقوال بکثرت پہنچے ہیں آپ تو کسی ایک موقف پر جم ہی نہیں سکے۔ ہم نے

Marfat.com

سید المکاشفین ابن عربیؒ کے حوالے پیش کئے ہیں جن کے اقوال پر اعتماد ہے نہ کہ مناقب غوثیہ اور تفریح الخاطر جیسے سہل ماخذ سے ہم سعیدی حضرات اور جگر گوشگان کاظمی صاحب سے پوچھتے ہیں کیا کاظمی صاحب کا دل شیخ الشیوخ سہروردیؒ امام شعرانیؒ حضرت علی الخواصؒ حضرت شیخ العالم گنج شکرؒ حضرت خواجہ بزرگ اجمیریؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت ابن عربیؒ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ وغیرہم اولیاء عظام سے بھی بیزار تھا۔ جو قدمی اخ کو اس وقت کے اولیاء اللہ کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ یا کہیں آپ بدنام کنندہ نکو نامے چند تو نہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

علامہ سیالوی کی تحریر ممتاز محرف کے لئے باعث تکلیف

ممتاز محرف وملبس مولوی ممتاز گولڑوی صاحب حضرت علامہ سیالوی دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر سے آپکو سخت تکلیف ہوئی مگر یہ تو آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایک سچے محقق مدقق حق کو تسلیم اور بیان کرنے والے جید عالم دین ہیں آپ کی طرح نہیں کہ اردو میں لکھی ہوئی کتاب بھی نہیں سمجھ سکے اور فتوحات مکیہ کا مطالعہ کرنے بیٹھے تو بار بار بھٹکتے رہے اور ؎ خود کو گم کردۂ راہ کر کے چھوڑا

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظ میں تحریف

Marfat.com

کاالزام ممتازمحرف کی نظر کافتور ہے

ممتازمحرف صاحب! علامہ سیالوی نے ملفوظ کا ایک حصہ پیش کیا اس میں کون سی تحریف تھی حضرت سیالوی مدظلہ العالی کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی بعض حضرات کو مستثنی کیا ہے چنانچہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ سیدنا عثمان غنیؓ حضرت سیدنا علیؓ وائمہ اہل بیتؓ کوغوثیت کبری پر فائز تسلیم کیا ہے تو ان صحابہ وائمہ کے دور کے اولیاء ان ہی کے زیر قدم ہوں گے بلکہ مولانا نے اپنے فتاوی رضویہ میں اکابر اولیاء تابعین کو بھی جوو الـذیـن اتبـعو هم باحسان ہیں مستثنی تسلیم کیا ہے ۔حضرت بریلوی کے ملفوظ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین مستقل قطب اور غوث تھے اور حضرت امام مہدیؓ بھی مستقل قطب اور غوث ہونگے اور غوثیت کبری انکی طرف منتقل ہو جائیگی تو ائمہ اطہار اور امام مہدیؓ کو قدم غوث کے نیچے تسلیم کرنا مولانا بریلوی کی تحقیق کے خلاف ہے ۔ نیز جب یہ حضرات مستقل غوث وقطب ہیں تو انکے ادوار کے اولیاء ان حضرات عالی قدر کے زیر قدم ہونگے نہ کہ حضرت شیخ جیلی قدس سرہ کے نیز اگر حضرت امام مہدیؓ کی گردن بھی آپکے زیر قدم ہو تو پھر حضرت شیخ قدس سرہ سے حضرت امام مہدیؓ کی طرف غوثیت کبری کے منتقل ہو جانے کا کیا مطلب؟

حضرت علامہ سیالوی کا مقصد صرف یہ تھا کہ مولانا بریلوی کے کلام سے بھی عموم ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات واضح ہے ممتازمحرف صاحب اس ملفوظ میں حضرت علامہ

Marfat.com

سیالوی مدظلہ العالی نے کونسی تحریف کر ڈالی کہ سیخ پا ہو گئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ یعمی ویصم کی منزل پر ہوں۔ ؎ سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنی قصور تھا

آخری جنتی شخص کی مثال پر غالیوں کی چیخ وپکار

حضرت علامہ سیالوی مدظلہ العالی نے آخری جنتی شخص کی مثال پیش کی اس پر بھی ممتاز محرف اور اسکے پیر بے ضمیر نے اعتراض کیا اسی طرح کا اعتراض کفار نے قرآن پاک میں مچھر اور مکھی کی مثال پر کیا تھا جسکا اللہ جل وعلا نے رد فرمایا۔ان **اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا** الخ جناب والا مثال صرف وضاحت کیلئے ہوتی ہے جناب شیخؒ قدس سرہ نے بھی محویت وفنا میں ایک کلام فرمایا تھا اور اس آخری جنتی شخص نے بھی بطور فرح وسرور یہ قول ادا کیا تو اس اعتبار سے یہ مثال مسئلہ زیر بحث کو واضح کرتی ہے جس کے پیش کر دینے میں چنداں حرج نہ تھا۔خود پیر بے ضمیر نے تسلیم کیا کہ ممثل اور ممثل لہ میں من کل الوجوہ مناسبت ومماثلت ضروری نہیں دیکھئے لطمہ ص ۱۴

ممتاز محرف نے جنتی شخص کو فاسق وفاجر وبدکار کہا

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں غوث اعظمؒ کو ایک فاسق وفاجر پر قیاس کیا جارہا ہے کیا اولیائے کرام اہل اللہ کی فراست ایمانی اور نور بصیرت یا اپنے مقام ومرتبہ کا یقین اور پہچان ایک فاسق وفاجر کے زعم فاسد کیطرح ہوتی ہے۔(قدم الشیخ ص ۴۸۲) کیا ایک بخشے ہوئے جنتی شخص کو فاسق کہنا جائز ہے جس کے ساتھ محبوب

Marfat.com

حقیقی پیار اور محبت سے گفتگو فرما رہا ہے۔ آپکو کچھ تو خدا کا خوف کرنا چاہیے تھا۔

ظفر آدمی نہ اسکو جانیئے گا خواہ وہ کیسا ہو صاحب فہم وذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

ایک جنتی شخص کے علم کو گمان فاسد کہنا ممتاز محرف کا ہی کمال ہے

ممتاز محرف نے ایک جنتی شخص کے علم وادراک کو ایک فاسق وفاجر کا گمانَ فاسد قرار دیا حالانکہ علامہ علی قاریؒ نے بالصراحت بیان فرمایا کہ اہل جنت کا علم وادراک دنیا کے اندر ایک صاحب کرامت وعظمت ولی اللہ کیطرح ہوتا ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۰۰ ج ۱۰) اس علم کو زعم فاسد کہتے ہوئے ممتاز محرف کو حیا دامن گیر کیوں نہ ہوئی

جس کو کسی کی شرم نہ ہو اسکو کیا کہوں

ممتاز محرف نے تمثیل کو قیاس قرار دے کر ممتاز تلبیس کا مظاہرہ فرمایا

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں ایک فاسق و فاجر پر قیاس کیا جا رہا ہے مولانا آپ کا تمثیل کو قیاس قرار دینا سراسر ظلم ہے آپکی عقل شریف کہاں سیر کرنے چلی جاتی ہے۔ تمثیل اور قیاس میں فرق نہیں کر سکتے یا تلبیس کی عادت سے کام لیتے ہو۔

جل عقل گئی جس کی حیرت کے جہنم میں
وہ جانے تو کیا جانے وہ سمجھے تو کیا سمجھے

Marfat.com

باب اوّل

اس بیان میں کہ حضرت شیخ قدس سرہ اپنے اس قول میں مامور (بامر الھامی) نہیں تھے

حضرت ابن عربیؒ کے نزدیک تعریف بالمقام بایں انداز کہ امثال واشکال پر فخر وزھو کا اظہار ہوتا ہوا نبیاء کے ساتھ خاص ہے

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں ۔ فان الموطن الدنیا وی لا یقتضی الفتح ولا التعریف با لمقام الا بالانبیاء خاصة واما الاولیاء فحضرتهم العبودیة المحضة پس بلاشبہ موطن دنیاوی اپنے مقام ومرتبہ کی تعریف ووضاحت نہیں چاہتا مگر انبیاء کیلئے خاص طور پر بہر حال اولیاء تو ان کا مقام عبودیت محضہ ہے یعنی صرف عجز ونیاز فتوحات مکیہ ص ۲۲۶ ج ۲ کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۰۷

اعلان مرتبت امر اُلٰھی وجوبی (وحی) پر موقوف ہے

فان الوارث یجب علیه ستر الحال الظاهر فان اظهاره موقوف علی الامر الالٰهی الواجب بلاشبہ وارث پر ستر حال ظاھر واجب ہے پس بے شک اسکا اظہار امر الٰھی وجوبی (وحی) پر موقوف ہے فتوحات مکیہ ص ۴۸۵ ج ۳

اظہار مرتبت پر صرف انبیاء ورسل مامور ہیں

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں فا ذاظهر فی هذه الدار من رجل خلاف هذه المعاملة علم ان ثم نفسا ولا بد الا ان یکون مامورا بما ظهر منه وهم الرسل والا نبیاء علیهم السلام و قد یکون بعض الورثة لهم امر فی وقت بذلك و هو مکر خفی فانه انفصال عن مقا م العبودیة التی خلق الانسان

Marfat.com

لھا توجب اس دار دنیا میں کسی شخص سے اسکے خلاف ظاہر ہوتو معلوم ہوگیا کہ یہاں نفسانیت کا دخل ہے اور یہ بات ضروری ہے مگر یہ کہ وہ مامور ہو اور وہ صرف رسل وانبیاء ہی ہیں کبھی بعض ورثہ کو اسکا امر ہوتا ہے لیکن یہ مکر خفی ہے اسلئے کہ یہ اس مقام عبودیت سے انفصال ہے جس کیلئے انسان پیدا کیا گیا (فتوحات مکیہ ص ۱۸۷ ج ۱ کلام الاولیاء الاکابر ص ۹۱)

تبصرہ: اس مقام پر عبد کامل کے معاملہ میں نفس کے دخل کی کیا کیفیت ہے اسکے بارے میں اکابر اولیاء ہی بہتر جانتے ہیں جو ان مقامات سے گزرے ہیں لیکن چونکہ شیخ اکبرؒ خواجہ غلام فریدؒ اور دیگر اکابر اولیاء نے اس کو بیان کیا ہے لہذا تسلیم کیے بغیر چارہ بھی نہیں خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں

؎ توڑے جو دریا نوش ہن پر جوش تھیں خاموش ہن

دعوی من حیث النطق اولیاء کے حق میں منسوخ ہے

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں اما بالدعوی من حیث نطقه بذلك ولا يقع ذلك الا عن غفلة فانهم مامورون بستر هذه الآيات اعنى الاولياءفهى منسوخة فى الاولياء محكمة فى الانبياء والرسل فتوحات مکیہ ص ۱۷۳ ج ۳ یا بول کر (قرب الٰہی کا دعوی کرے گا) اور وہ نہ ہوگا مگر غفلت سے اس لئے کہ اولیاء ان آیات کے اخفاء پر مامور ہیں تو وہ (یعنی بزبان خود مقامات کا اظہار اور دعوی سے نشانیوں کو ظاہر کرنا) اولیاء کے حق میں منسوخ ہے اور انبیاء ورسل کے حق میں محکم

Marfat.com

ہے فتوحات مکیہ ص ۱۷۳ ج ۳

تبصرہ۔ قرب الٰہی کے دعوی اور امثال واشکال پر فخر کے اظہار میں بھی فرق ہے حضرت ابن عربیؒ قرب الٰہی کے دعوی کو بھی منسوخ بیان فرما رہے ہیں چہ جائیکہ امثال واشکال پر فخر کا اظہار فتامل حق التامل

ے ذھن صائب گر بہ کار آید تواں دریافتن

آپ کے تمام دعوے بلا الہام تھے

حضرت ابن عربی قدس سرہ نے آپ کے دعاویٰ کو شطح قرار دیا جس سے واضح ہوا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے دعاویٰ میں مامور بامر الہامی بھی نہ تھے اس لیئے کہ شطح بلا امر دعویٰ کو ہی کہتے ہیں یہی بات حضرت امام شعرانیؒ حضرت علی الخواصؒ حضرت شیخ الشیوخ سھروردیؒ نے بیان فرمائی کہ یہ دعاوی سکر و فنا میں

بلا الہام سرزد ہوئے یہی وجہ ہے کہ آپ نے رجوع فرمایا

بلا امر دعوٰی ہی شطح ہے

دعاویٰ بامر الٰہی کو شطحیات نہیں کہا جاتا شطح کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ بلا امر دعوٰی جو بوجہ رعونت نفس پایا جائے (۲) وہ بلا امر دعوٰی جو بوجہ فنا غلبہ حال وسکر پایا جائے حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دعاوی کو حضرت ابن عربی قدس سرہ نے شطح اسی دوسری قسم کے اعتبار سے قرار دیا ہے کہ وہ بوجہ فنا وعروج اور غلبہ حال وسکر سے پائے گئے حضرت ابن عربی تو صاف صاف فرما رہے ہیں کہ دعوٰی بامر الٰہی ہو تو شطح نہیں

Marfat.com

اور بلا امر ہوتو شطح ہے اور حضرت شیخ جیلانیؒ کے دعووں کو آپ شطح قرار دے رہے ہیں ورنہ آپ اسطرح فرماتے کہ حضرت شیخ جیلانیؒ کے یہ دعوے بلا امر الٰہی ہوتے تو شطح ہوتے جیسے کہ آپ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ارشادات گرامیہ انا سید ولد آدم الخ اور انی عبدالله آتانی الکتاب کے بارے فرمایا کہ اگر یہ بلا امر الٰہی ہوتے تو شطح ہوتے جب دعوٰی بامر الٰہی کو شطح کہا ہی نہیں جا سکتا تو حضرت ابن عربیؒ و دیگر اکابر نے آپ کے دعووں کو شطح کیوں کہا معلوم ہوا کہ شطح ایک ہی چیز کا نام ہے کہ کوئی شخص بلا امر الٰہی کوئی ایسا دعوٰی کرے جس میں وہ سچا بھی ہو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایک حوالہ پیش کرو جہاں حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا ہو کہ شطح کی دو قسمیں ہیں (۱) شطح بلا امر الٰہی (۲) شطح باامر الٰہی جب امر الٰہی ہو گیا تو وہ شطح ہے ہی نہیں۔

شطح کا اطلاق اعلان مرتبت پر مشتمل اُن کلمات پر ہوتا ہے جو بلا امر الٰہی ہوں

وکذا نطق عیسیٰ علیه السلام فبدأ با لعبو دیة وهو بمنز لة قوله علیه السلام و لا فخر (الی ان قال) فهذ ہ کلها لو لم تکن عن امر الهٰی لکانت من قائلها شطحات فانها کلمات تدل علی الرتبة عند الله علی طریق الفخر بذ الك علی الا مثال و الا شکال و حاشا اهل الله ان یتمیز وا عن الا مثال او یفتخروا فتوحات مکیہ ص ۳۸۷ ج ۲ کلام الاولیاء الاکابر ص ۹۶

ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام نے نطق فرمایا تو ابتداء عبودیت کے اظہار سے کی اور وہ

Marfat.com

بمرتبہ حضور علیہ السلام کے قول ولافخر کے ہے (الی ان قال) تو یہ سب اگر امر الٰہی سے نہ ہوتے تو یہ قائل کی شطحات ہوتے کہ وہ ایسے کلمات ہیں جو عنداللہ رتبہ پر دلالت کرتے ہیں امثال واشکال پر فخر کے طریق سے اور اہل اللہ اس بات سے بہت دور ہیں کہ امثال سے متمیز ہوں یا فخر کریں۔

تبصرہ: شطح ان کلمات کو کہا جاتا ہے جو عنداللہ رتبہ پر دال ہوں اور بلا امر الٰہی (وحی) ہوں جو کلمات بامر الٰہی ہوں انہیں شطح کہا ہی نہیں جاتا حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر شطحیات کا غلبہ تھا نیز یہ بھی کہ اظہار علو محفوظ فی الشطح کے لحاظ سے سوءادب ہے

تحقق بالحق کی وضاحت

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں **ومنهم من تغلب عليه الشطحات لتحققه بالحق كعبدالقادر فيظهر العلو على امثاله و اشكاله وعلى من هو اعلى منه** (فتوحات مکیہ ص ۵۶۰ ج ۳)

تبصرہ: تحقق بالحق سے مراد مقام فناء ہے اور اسی مقام میں حال اور سکر کا طریان ہوتا ہے لہذا اسے شطح کے مجازا اطلاق کی دلیل بنانا سراسر غلط اور سینہ زوری ہے حضرت سیدنا جیلانیؒ کا ادلال مقام فناء میں بوجہ سکر وحال تھا مقام فناء میں شطح کا ظہور ہوتا ہے اور فناء میں ہی سکر کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تحقق بالحق کا لفظ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کے دعاوی پر شطح کا اطلاق مجازا ہے اس لیے کہ حضرت ابن عربیؒ نے تحقق بالحق کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ

Marfat.com

آپ اپنے سے اعلیٰ لوگوں پر بھی اظہار شطح کرتے تھے تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کو برتر اولیاء حتیٰ کہ انبیاء ورسل پر بھی علو وبرتری کے اظہار کا امر ہوا ہو نیز حضرت ابن عربیؒ وضاحت فرماتے ہیں **فان الشطح نقص بالانسان لانه یلحق نفسه فیه بالرتبة الا لهٰیة ویخرج عن حقیقته** ۔پس بے شک شطح انسان میں ایک نقص ہے اس لئے کہ بیشک وہ ملاتا ہے اس میں اپنے آپ کو رتبہ الٰہیہ کے ساتھ اور اپنی حقیقت سے نکل جاتا ہے (فتوحات مکیہ ص۲۳۲ ج۲) نیز فرمایا

فلیس الرجل من تحقق بر به وانماالرجل من تحقق بعینه ۔مرد وہ نہیں جو اپنے رب کے ساتھ متحقق ہو مرد تو وہ ہے جو اپنی ذات کے ساتھ متحقق ہو (فتوحات مکیہ ص۷۴ ج۲) حضرت ابن عربیؒ نے یہ بھی صراحت فرمادی کہ شیخ ابوالسعود عبد محض تھے کیونکہ انکی عبودیت میں ربوبیت کی آمیزش نہ تھی (فتوحات مکیہ ص۸۰ ج۲)

درست شطح قابل تعمیل ہوتی ہے

محویت وسکر میں جو باتیں زبان سے نکلتی ہیں ان میں سے بعض برحق اور درست ہوتی ہیں اور بعض کا ظاہری معنی درست نہیں ہوتا جو درست ہو اس پر عمل کیا جا سکتا ہے اور جو درست اور صحیح نہیں اس پر عمل نہیں کیا جائے گا یا اس کی کوئی صحیح تعبیر وتاویل کی جائے گی لہذا یہ قاعدہ بنا دینا درست نہیں کہ سکریات وشطحیات قابل تعمیل اور قابل عمل نہیں ہوتیں حضرت ابن عربیؒ کا مسلک یہ ہے کہ حضور غوث پاکؓ کا قول قدمی هذه الخ اور دیگر اس قسم کے دعوے شطح یعنی بلا امر الٰہی الہامی صادر ہوئے مگر اس وقت کے اولیاء کے لیئے برحق تھے اس لیئے کہ آپ اس وقت کے قطب تھے اور دوسرے اولیاء (ماسوا افراد) آپکے ماتحت تھے یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابن عربیؒ کے شیخ

Marfat.com

اور دوسرے اولیاء نے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے سر جھکایا ان اولیاء کے لیئے یہ دعوٰی حق بھی تھا کیونکہ آپ انکے قطب تھے اس لیئے اس پر عملی پروگرام بھی ہو گیا اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ بامر الٰہی سرزد ہوا حضور غوث پاکؒ جب مقام فناء سے آگے گزرے تو آپ نے اس شطح کو اچھا نہ سمجھا اور اس سے رجوع فرمایا

غیر مامور لوگوں سے حالت فناء میں شطح کا صدور ہوتا ہے

اور وہ اس مقام سے گزر کر رجوع کرتے ہیں

فا خبر علیه السلام حین عم فقال و لا فخر ای ما قصدت الفخر ای هکذا امرت ان اعر فکم فان العارف کیف یفتخر و المعر فة تمنعه و مشا هدة الحق تشغله و لا یظهر مثل هذا ممن لیس بما مور به الا عن رعو نة نفس اوفنا ء لغلبة حال یستغفر الله من ذالك اذا فارقه ذالك الحال الذی افنا ه ۔ پس حضور علیہ السلام نے جب اپنی فضیلت کا اظہار کیا تو فرمایا ولا فخر یعنی میں نے فخر کا ارادہ نہیں کیا یعنی اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں بتادوں پس بے شک عارف کیسے فخر کر سکتا ہے حالانکہ معرفت اسکو روکتی ہے اور حق کا مشاہدہ اسے مشغول رکھتا ہے اور نہیں ظاہر ہوتا ایسا قول اس سے جو مامور بہ نہیں ہے مگر طبیعت کی رعونت سے یا غلبہ حال کے بسبب فنا میں استغفار کرتا ہے اللہ سے جب جدا ہوتا ہے اس سے وہ حال جس نے اسکو فنا کیا ہے

(فتوحات مکیہ شریفہ ص ۵۲۰ ج ۲ کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۰۰)

تبصرہ :۔ حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے بھی یہی ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ قدس سرہ مقام فناء سے گزر گئے تو آپ نے اس قول سے رجوع فرمایا

Marfat.com

حضرت شیخ قدس سرہٗ کا یہ قول از قبیل شطحیات ہے

حضرت میاں میر قادری لاہوریؒ فرماتے ہیں تحقیق جو فی الواقع اپنے مطالب اور مرادوں کی انتہاء کو پہنچے ہیں ان سے مختلف کلمات ظاھر ہوئے ہیں جیسا شیخ حسین منصور سے انا الحق اور شیخ بایزید سے سبحانی ما اعظم شانی اور ما فی جبتی سوی الله اور شیخ عبدالقادر گیلانی سے قدمی علی رقبة کل ولی الله ظاھر ہوا ان سب کے مجمل معنی یہ ہیں کہ میں خود بالذات حق ہوں ان سب کی نظر اس اصلی لامحدود وجود پر پڑی اور جب اس لامحدود میں اپنے محدود وجود کو کھو بیٹھے تو ایسی حالت میں اگر وہ انا الحق کہیں تو اس سے مراد وہی لامحدود وجود ہے ان کی نظروں میں وہی ذات پاک کا نقشہ ہے الحمد لله علی کل حال کہ ہمارے فقیروں کا مشرب اسی مطلب اعلیٰ کو پہنچنا ہے (سکینۃ الاولیاء ص ۱۴۱ مکتوب حضرت میاں میر لاہوری تصنیف شہزادہ محمد داراشکوہ قادری مرید وخلیفہ حضرت میاں میر قادریؒ)

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا ارشاد گرامی

اولیاء کرام کے سکر و مستی و شطحیات کے کلمات ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا میرا یہی قدم ھر ولی اللہ تعالیٰ کی گردن پر ہے

فوائد فریدیہ ص ۸۱

حضرت مجددؒ نے فرمایا عوارف میں قدمی الخ کا ہی ذکر ہے

عوارف المعارف شریف میں پہلے مریدین اور بعض مشائخ کی بات ہے لیکن آگے جا کر مبتدی مریدین کی بات نہیں اکابرین کی بات کی ہے اور اکابر مشائخ کی عبارات میں

Marfat.com

حضرت سیدنا شیخ جیلانی قدس سرہ کی عبارت کا بھی ذکر فرمایا ہے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے دو مکاتیب میں صراحتاً حضرت سیدنا شیخ جیلی قدس سرہ کا نام لیکر متعین فرمادیا کہ عوارف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قول کا ہی ذکر ہے صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله را کہ از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ صادر شدہ برخیات سکر محمول داشتہ است مکتوب ۱۲۳ ج ۳ ومکتوب ۲۹۳ ج ۱

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا

عوارف میں قدمی کا ہی تذکرہ ہے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے حضرت مجدد کی طرف اپنے مکتوب میں یہ ذکر کیا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے حضرت غوث پاک کے قول قدمی الخ کو ہی عوارف شریف میں ذکر کیا ہے اور اس کو بقیہ سکر پر محمول کیا ہے (حیات شیخ عبدالحق مصنفہ خلیق نظامی ص ۳۲۷) حضرت شیخ عبدالحقؒ نے اس بات کو اپنے رسالہ تنبیہ العارف میں بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت سہروردیؒ نے عوارف شریف میں حضرت غوث پاکؓ کے قول قدمی الخ کا ہی ذکر کیا ہے نیز یہاں ابتداء امر ھم سے ابتداء قطبیت مراد ہے اس لیئے کہ حتیٰ کے بعد اکابرین کی بات کی جارہی ہے نہ کہ سالکین کی حقیقت واضح ہے کہ عوارف شریف کی یہ بحث حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قول پر ہی ہے۔

Marfat.com

صاحب بھجتہ یا بھجۃ میں سے ناقلین کے علاوہ کسی نے قدمی کو الھامی نہیں لکھا

بہجۃ الاسرار میں قدمی کو الہامی لکھا گیا ہے صاحب بھجتہ نے مختلف اولیاء سے روایات امر بیان کی ہیں لیکن سب کا راوی تو صرف ایک صاحب بھجتہ ہی ہے بعد میں جس نے بھی نقل کی ہے بھجتہ سے ہی نقل کی ہے اس کے بالمقابل عالم اسلام کی انتہائی بلند پایہ مقدس ہستیوں نے اس قول کا بلا امر الٰہی ہونا بیان فرمایا ہے مثلاً صاحب عوارف سیدنا شیخ الشیوخ سھر وردیؒ سیدنا محی الدین ابن عربیؒ سیدنا علی الخواصؒ سیدنا امام شعرانیؒ سیدنا مجدد الف ثانیؒ صاحب بھجۃ نے تو حضرت شیخ الشیوخ سھر وردی قدس سرہ سے بھی ایک روایت بیان کر دی کہ آپ کا قول قدمی بامر الٰہی تھا جبکہ خود حضرت شیخ الشیوخ نے اپنی کتاب میں اسے سکریہ ٹھہرایا لیکن یار لوگوں کا انصاف ملاحظہ کیجئے کہ حضرت کی اپنی مشہور زمانہ معتبر و مستند تصنیف لطیف کو رد کر دیتے ہیں اور بھجۃ کی روایت کو دل و جان سے قبول فرماتے ہیں اسے کہتے ہیں سینہ زوری صاف صاف کہہ دیجئے کہ ہم نہ شیخ الشیوخ سھر وردی قدس سرہ کو مانتے ہیں نہ کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ کو مانتے ہیں ہم صرف اپنی خواہش کے بندے ہیں۔ حضرت سھر وردیؒ غوث پاکؓ کے فیض یافتہ ہم نشین و محرم راز ہیں وہ ایسا لکھ رہے ہیں تو اسے قبول کر وانہوں نے بقول شما قطبیت کی ابتداء بھی دیکھی اور آپکی وفات اور انتہا بھی دیکھی لہذا حضرت شیخ الشیوخ سھر وردی کا تجزیہ و تبصرہ ایک عینی شاہد کا مکمل و جامع تبصرہ ہے اگر بقول شما انہوں نے حضرت سیدنا شیخ جیلی قدس سرہ کو اعلان

Marfat.com

کرتے دیکھا اور تعمیل بھی کی تو استغفار ورجوع کرتے بھی دیکھا اور اسطرح انکا تجزیہ ایک مستند جامع ومکمل تجزیہ قرار پایا اب نری تاویلوں خیالی باتوں اور قیاس آرائیوں سے تو بات نہیں بنے گی ہمت ہے تو کوئی دلیل لاؤ۔

صاحب بھجۃ نے لکھا ۶۶۶ھ تک کسی اور نے یہ قول نہیں کہا

صاحب بھجہ لکھتے ہیں: قلت لعمی الشیخ عدی بن مسافر ان احدا من المشائخ المتقدمین قال قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله غیر الشیخ عبد القادر قال لا ۔ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر سے کہا کہ شیخ عبدالقادر کے علاوہ مشائخ متقدمین میں سے کسی نے قدمی هذه الخ کہا ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں یہ روایت ۶۶۶ھ کی ہے اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ۶۶۶ھ تک کسی اور نے یہ قول کہا ہی نہیں لہذا عوارف میں تبصرہ حضرت شیخ جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ کے قول پر ہی ہے اس لیے کہ عوارف ۵۶۰ھ میں تصنیف ہوئی اور حضرت شیخ الشیوخ سہروردیؒ کا وصال ۶۳۲ھ میں ہوا ہے۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ مامور نہیں تھے

لطائف المنن کا فیصلہ کن حوالہ

حضرت امام شعرانیؒ نے صراحت فرمادی کہ حضور غوث اعظمؒ مامور نہیں تھے۔

قال وقد کا ن الشیخ محی الدین بن العر بی رضی الله تبارك وتعالیٰ عنه یقول ان الشیخ ابا السعود بن الشبل اعلیٰ مقاماً من شیخه الشیخ

Marfat.com

عبـدالـقادر الجيلانی رضی الله تعالی عنه لانه عرض عليه مقام التصرف فـابـی وقـال قـد ترکناالحق تبارك وتعالیٰ يتصرف لنا والشيخ عبدالقادر عرض عليه مقام التصريف فتصرف وكان الاولی له ان يتركه حتی يئومر بـالتـصـرف فهـنـاك يتـصرف بامر ا نتهی ۔ضرورشیخ محی الدین ابن عربیؒ کہا کرتے تھے کہ شیخ ابوالسعود بن شبل اپنے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی سے اعلیٰ مقام پر ہیں اس لئے کہ ان پر مقام تصرف پیش کیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے حق تعالیٰ کے لئے تصرف چھوڑ دیا ہے کہ وہی ہمارے لئے تصرف کرے اور شیخ عبدالقادر جیلانی پر مقام تصرف پیش کیا گیا تو انہوں نے تصرف شروع کر دیا اور آپ کے لئے بہتر یہی تھا کہ تصرف ترک کر دیتے یہاں تک کہ آپ کو تصرف کا امر دیا جاتا تو امر سے تصرف کرتے (لطائف المنن ص۱۹۰ طبع بیروت)

تبصرہ۔ممتازمحرف نے امام شعرانی کی تصنیفات الجواھروالدرراوراليواقيت والجواھروغیرہ کوتولطائف المنن سے منسوخ کرنے کی بے ہودہ سعی کی لیکن وہ لطائف المنن کا کیا کرینگے اس بلاءناگہانی کے ٹالنے کا ان کے پاس فی الحال کوئی انتظام نہیں ہے۔سچ ہے

؎ لا يموت الحق مهما لطمت عارضيه جبهة المغتضب

Marfat.com

بحث ادخار کی وضاحت

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۸۷ پر لکھتے ہیں فتوحات مکیہ میں ہے اگر کسی بزرگ کا ادخار امر الٰہی سے ہو تو وہ عبد محض ہے ہم انکے ساتھ بحث نہیں کرتے کیونکہ وہ مامور ہیں جس طرح حضرت عبدالقادر الجیلیؒ کے بارے میں ہمارا گمان ہے۔

کیونکہ بے شک وہ اس مقام پر فائز تھے اس لیئے کہ ان پر عالم میں تصرف کی ذمہ داری تھی (الفتوحات المکیہ جلد اول ص ۵۸۸) امر الٰہی سے ادخار کرنے کے بارے میں حضرت ابن عربی قدس سرہ فرماتے ہیں ہم گمان کرتے ہیں کہ آپ اس بات میں عبد محض تھے کہ الھام سے ادخار (ذخیرہ) کرتے تھے ادخار سے مراد دعوٰی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ میں فلاں چیز رکھ لوں یا نہ رکھوں لہٰذا اس سے دعاوی کے اندر مامور ہونا ثابت نہیں ہوتا حضرت ابن عربیؒ کے اس ظنی بیان سے حضرت شیخ قدس سرہ کا صرف تصرف میں مامور ہونا ثابت ہوتا ہے جبکہ فتوحات کے باب ۱۹۲ میں آپ نے اپنے یقینی بیان سے حضرت شیخ قدس سرہٗ کے تصرف میں غیر مامور ہونے کی صراحت فرمادی۔

حضرت ابن عربیؒ نے صراحت فرمائی کہ حضرت شیخ قدس سرہ تصرف میں مامور نہیں تھے

حضرت امام شعرانیؒ نے الیواقیت والجواھر اور لطائف المنن میں حضرت ابن عربیؒ کے اس قول کو نقل فرمایا ہے۔ الیواقیت والجواھر کے ص ۱۰۴ پر ہے واعطی الشیخ ابو السعود ابن الشبل مقام التصریف فی الوجود فترکہٗ وقال نحن قوم ترکنا

Marfat.com

الحق تعالیٰ یتصرف لنا فکان اکمل من الشیخ عبد القادرالکیلانی مع انه تلمیذہٗ ھکذا ذکر الشیخ فی الباب الثانی و التسعین ومائة من الفتوحات شیخ ابوالسعود بن شبل کو مقام تصریف فی الوجود عطا فرمایا گیا تو آپ نے اسے ترک کردیا اور فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ ہم نے حق تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے کہ ہمارے لیئے تصرف فرمائے لہذا آپ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے باوجود آپکے تلمیذ ہونے کے افضل تھے۔لطائف المنن سے حضرت شیخ قدس سرہ کے غیر مامور ہونے کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ **تبصرہ**

ممتاز محرف کو بحث ادخار میں عبد محض کا لفظ نظر آیا تو پھولے نہیں سمائے انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ عبد محض ہونے کا دارومدار تصرف میں مامور ہونے پر تھا۔حضرت ابن عربی نے بعد میں صراحت فرمادی کہ آپ تصرف میں مامور نہیں تھے۔نیز یہ بھی بیان فرمایا کہ آپ عبدیت محضہ اور تفویض محض کی طرف انتقال سے تھوڑا عرصہ قبل منتقل ہوئے۔حضرت شیخ قدس سرہٗ عبدیت محضہ کے مقام پر فائز ہونے سے قبل اپنی مرضی سے تصرف فرماتے تھے پھر آپ نے تصرف ترک فرمادیا اور عبدیت کے بلندو بالا مقام پر فائز ہو گئے۔

اعتبار آخری قول کا ہوتا ہے

بقول ممتاز محرف ادخار کی بحث سے جو کہ فتوحات مکیہ کے ص ۵۸۸ ج اول پر ہے حضرت شیخ قدس سرہٗ کا اپنے اس قول میں مامور ہونا بھی ثابت ہوا تو حضرت ابن عربیؒ نے اپنے اس ظنی بیان کو جلد ۳ کے یقینی بیان سے منسوخ فرمادیا جبکہ آپکے اقوال کو شطحیات قرار دے کر آپ کا اس قول میں غیر مامور ہونا بیان فرمادیا۔

الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

(فان قلت) ان بعضهم يقول : اذا اعتر ضو اعليه فى فعله امرامن الامور ما فعلت ذلك الا بامر من الله تعالىٰ كما نقل عن سيدى عبدالقادر الجيلى رضى الله عنه انه ما قال قد مى هذه على عنق كل ولى لله تعالىٰ الا بعد امر الحق له بذلك فهل ذلك صحيح (فالجواب):الا مر بذلك غير صحيح و لعل النا قل لذلك اشتبه عليه الا ذن بالامر اذالاذن يطلق على المباح شرعابخلاف الا مر فانه تشريع جديد يقتضى عصيان من خا لفه فا فهم وقد قال الشيخ محى الدين فى الباب الثانى و العشرين من الفتوحات" من قال من الاولياء

Marfat.com

ان اللّٰہ تعالیٰ امرہ بشیءٍ فھو تلبیس لا ن الا مر من قسم الکلام و صفتہٖ وھذا باب مسدود دون الا ولیاء من جھة التشریع (الیواقیت والجواھرللشعرانی۔ص ۴۵۹)

جب کسی معاملہ میں اس کے فعل پر اعتراض کرتے ہیں پس اگر تو کہے کہ بلاشبہ ان میں سے بعض کہہ دیتے ہیں کہ میں نے یہ نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ کے امر کے ساتھ جیسے کہ سیدی عبدالقادر جیلیؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے قدمی ھذہٖ الخ نہیں کہا مگر حق تعالیٰ کے امر کے بعد تو کیا یہ بات درست ہے تو جواب یہ ہے کہ اس کا امر صحیح نہیں ہے اور شاید کہ اس کے ناقل پر اشتباہ ہو گیا ہے کہ وہ اذن کو امر سمجھ بیٹھا ہے اس لیے کہ اذن شرعاً مباح پر بولا جاتا ہے جبکہ امر ایک نئی شریعت کا جاری کرنا ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو اس کی مخالفت کرے گا عاصی ہوگا شیخ محی الدین نے فتوحات کے باب بائیس میں کہا کہ'' اولیاء میں سے جو بھی کہے کہ اللہ نے اسے کسی شے کا امر دیا ہے تو یہ اشتباہ پیدا کرتا ہے اس لیئے کہ امر کلام کی قسم اور اس کی صفت ہے اور یہ باب اولیاء کے سامنے بند ہے کہ اس سے نئی شریعت کا اجراء ہوگا

تبصرہ

امام شعرانیؒ نے اکابر اولیا کے عقائد بیان کرتے ہوئے یہ تبصرہ تحریر فرمایا ہے، تو ثابت ہوا کہ جملہ اکابرین اولیاء کا قول اور عقیدہ یہی ہے کہ حضرت غوث پاکؓ کا یہ قول بامر الٰہی نہیں ہے، الا مر بذلک غیر صحیح کے اظہر من الشمس الفاظ موجود ہیں، اولوالالباب غیر معاندین کے لیے یہ ایک حوالہ ہی کافی ہے رہے وہ لوگ جن کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہیں وہ حق واضح ہو جانے پر بھی قبول نہیں کرتے ﴿وما علینا الاالبلاغ﴾

باب دوم

﴿مکتوبات مجددکے متعلق وضاحت﴾

حضرت مجدد کے آخری مکتوب کے متعلق ایک فیصلہ کن حوالہ

حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ السرھندی الخاروقی ابن شاہ غلام نبیؒ فرماتے ہیں مخفی نماند کہ جناب حضرت مجدد الف ثانیؒ راہ ھائے وصول را کہ بجناب قدس خداوندی جل شانہ موصلند دو راہ فرمودہ اند را ہے فرمودہ اند کہ بقرب نبوت تعلق دارد و را ہے دیگر ے را اثبات نمودہ اند کہ بقرب ولایت تعلق دارد اول مخصوص

Marfat.com

با نبیاؤ صحابہ واز سائر مومنین اقل قلیل را ازاں راہ بارفرمودہ اندوھر کہ راازاں راہ بردند بے توسل وواسطہ خواہد بود کہ حیلولیت یکے دیگرے رانخواہد بود وراہ دوم را کہ بقرب ولایت متعلق گفتہ اند آنجا حیلولیت را اصل عظیم داشتہ اندوآن راہ رابعد از سرور عالم ﷺ مخصوص بجناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم داشتہ و بعد از ایشاں ائمہ اثناعشر راوارث آنراہ فرمودہ بعد از ایشاں ھرکرا فیض وصول رسیدہ تبوسط ایشانان بود یعنی دیگر یرا تسلیم آنراہ بالا صالۃ نشدہ وچوں نوبت بجناب شیخ الجن والانس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ رسید آنراہ مفوض بایشاں شد تامادام قیام ساعت آنراہ رامفوض بایشاں فرمودہ اندوخودرادرآن راہ نائب ایشاں قرارداده اندوراہ وصول حضرات نقشبندیہ وغیرہ خال خالی راحتی کہ حضرت مہدی موعودرا ازراہ اولیٰ فرمودہ اندخودرا باصالت وبالذات نیز قابل آن راہ اول قرارداده اندکہ بالا صالت است وتبعیت راآنجا احتیاج نیست عمدۃ المقامات (مطبوعہ افغانستان) ص ۱۴۰

حضرات مشائخ عظام میں سے کئی راہ اوّل سے واصل ہوئے اور ہوں گے

یہ بات مخفی نہ رہے کہ جناب حضرت مجدد الف ثانی نے اللہ رب العزت کی بارگاہ تک پہنچانے والے دو راستے بیان فرمائے ہیں۔ایک وہ راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور ایک دوسرے کا اثبات فرمایا ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے پہلا راستہ انبیاء وصحابہ کے لئے مخصوص ہے اور تمام مومنین میں سے جو بہت ہی

Marfat.com

تھوڑے ہوتے ہیں ان کا اس راستے سے واصل ہونا بیان فرمایا اور جس کو اس راستے سے لے جاتے ہیں۔ بغیر توسل وتوسط کے ہوگا کہ کسی دوسرے کی حیلولیت نہیں ہوگی اور دوسرا راستہ جسے قرب ولایت سے متعلق فرمایا اس جگہ حیلولیت اصل عظیم رکھتی ہے۔ اور اس راہ کو سرور عالم ﷺ کے بعد جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ مخصوص رکھا اور انکے بعد ائمہ اثناعشر کو اس راہ کا وارث بیان فرمایا ہے۔ ان کے بعد جس کو فیض وصول ہوا انکے توسط سے ہے یعنی دوسرے کو وہ راستہ بالا صالہ سپرد نہیں ہوا اور جب نوبت جناب شیخ الجن والانس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی تک پہنچی وہ راستہ ان کو سپرد ہوا اور فرمایا قیام قیامت تک وہ راستہ انکے سپرد ہے اور خود کو اس راستے میں ان کا نائب قرار دیا ہے اور فرمایا حضرات نقشبندیہ اور انکے علاوہ کوئی کوئی حتّٰی کہ حضرت مہدی موعود کے لئے راہ وصول پہلا راستہ ہے خود کو بھی بالا صالہ اور بالذات اس راہ اول کے قابل قرار دیا ہے جو بالا صالہ ہے اور تبعیت کی اس جگہ حاجت نہیں ہے انتھٰی

تبصرہ۔ مندرجہ بالا بیان سے ثابت ہوا کہ حضرات مشائخ نقشبندیہ راہ اول سے واصل ہیں نیز جب مشائخ نقشبندیہ راہ اول سے واصل ہیں اور انکے علاوہ دیگر مشائخ کرام میں سے بھی راہ اول سے واصل ہیں تو حضرات مشائخ چشتیہ راہ اول سے واصل کیوں نہیں ہوسکتے جب یہ حضرات راہ اول سے واصل ہیں تو زیر قدم اور ماتحت ہونے سے بھی خارج ہیں متاخرین اولیاء عظام پر قدم ثابت نہ ہوسکا نیز متاخرین اقطاب کا نائب غوث جیلانی ہونا بھی ثابت نہ ہوا الغرض مکتوب حضرت

Marfat.com

مجددؒ سے قدم غوث بر جمیع اولیاء متقدمین ومتاخرین ثابت نہ ہوسکا ۔

آخری مکتوب میں بالخصوص اولیائے متقدمین کے زیر قدم ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں

اس مکتوب میں اولیائے متقدمین سے حضرت شیخ کے افضل ہونے پر کوئی صراحت نہیں ہے صرف اولیائے متاخرین سے افضل ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ بھی صرف دوسری راہ کے واصلین سے لہذا یہ مکتوب جلد دوم کے مکتوب (۲۹۳) کا ناسخ نہیں ہوسکتا جسمیں حضرت مجدد قدس سرہ صراحتا ارشاد فرماتے ہیں باید دانست کہ ایں حکم مخصوص بہ اولیائے آں وقت است اولیائے ماتقدم وماتاخر ازیں حکم خارج اند چنانکہ از کلام شیخ حماد مفہوم مے شود کہ قدم اودر وقت وے برگردن ہمہ اولیاء خواہد بود

حضرت شیخؒ کے بعد بھی اولیاء اللہ پہلی راہ سے واصل ہوئے

حضرت ابوالحسن شاذلیؒ آپ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے پیر کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا پہلے میں اپنے آپ کو شیخ عبدالسلام بن مشیش کی طرف منسوب کیا کرتا تھا مگر اب کسی کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ دس دریاؤں سے فیض حاصل کرتا ہوں حضرت محمد ﷺ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ جبرائیلؑ میکائیلؑ عزرائیلؑ اسرافیلؑ اور روح اکبر (طبقات الکبری ص ۳۹۴ اردو مطبوعہ کراچی)

Marfat.com

حضرت شاذلیؒ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے فیض حاصل کرنے کا ذکر نہیں کیا اگر ان سے فیض یاب ہوتے تو ضرور ذکر کرتے۔

حضرت سیدی امام احمد ابوالعباس مرسیؒ

آپ اکابر عارفین میں سے تھے اور لوگ کہا کرتے تھے کہ شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کے علم کا انکے سوا کوئی وارث نہیں حضرت ابوالعباس فرمایا کرتے تھے لی اربعون سنة ما حجبت عن رسو ل الله ﷺ ولو حجبت طرفة عين ماعدت نفسی من جملة المسلمين کہ مجھے چالیس سال ہو گئے کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان حجاب نہیں کیا گیا اگر آنکھ جھپکنے کی مقدار حجاب کر دیا جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہ کروں۔ (طبقات الکبری عربی)

کیا آخری مکتوب فرمان غوثیہ کی شرح میں لکھا گیا

ممتاز محرف صاحب قدم شیخ کے ص ۲۲۴ پر لکھتے ہیں حضرت مجددؒ نے فرمان غوثیہ اور مشہور شعر کی شرح حضور غوث پاکؓ کے حکم سے فرمائی

مصنف روضہ القیومیہ کا بیان

مرض موت میں آں حضرت نے قیوم ثانی معصوم زبانی کو وصیت فرمائی کہ مذکورہ شعر کا حل ضرور لکھنا اور خود زبان مبارک سے اس کی تشریح کر دی حضرت قیوم ثانی نے آں جناب کی اس وصیت کو آپ کی عزاداری کے دنوں میں پورا کیا اور مکتوبات کی تیسری جلد میں داخل کیا (روضۃ القیومیہ)

Marfat.com

خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ کا بیان کہ حضرت مجددؒ فرمان غوثیہ اور شعر کی شرح نہ لکھ سکے

شرح ایں بیت وآں کلام قطب الآفاق نیامد (زبدۃ المقامات ص ۲۸۷)

حضرت مجدد الف ثانیؒ شوق دیدار خداوندی کی شدت کی وجہ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے حکم پر وہ شرح نہ لکھ سکے (زبدۃ المقامات اردو ص ۳۸۵ مطبوعہ سیالکوٹ)

مکتوبات خواجہ محمد معصوم سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت مجدد نے شرح بیان فرمائی یا آپکو وصیت فرمائی ہو

خواجہ محمد معصومؒ فرماتے ہیں وقدرے از کمالات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ را ہم بیان کردند (مکتوب ۱۹۳ ص ۳۷۷) حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت شیخ عبدلقادر جیلانیؒ کے کمالات بھی کسی قدر بیان فرمائے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم کا قدمی کو اس وقت کے اولیاء سے خاص کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مکتوب ۲۹۳ میں درج وضاحت ہی حضرت مجدد کی آخری رائے ہے

روضہ القیومیہ کے مطابق آخری مکتوب حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے تیسری جلد میں داخل کیا اگر یہ مکتوب مکتوب ۲۹۳ کا ناسخ ہوتا جیسا کہ ممتاز محرف کا خیال ہے تو خواجہ محمد معصوم اپنے مکتوبات میں یہ نہ فرماتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا یہ ارشاد اس وقت کے اولیاء کے ساتھ خاص ہے۔ مکتوبات خواجہ محمد معصوم کے مکتوب نمبر ۲۴ میں ہے۔ وازیں قبیل است قطب ارشاد وغوث وقطب مدار کہ در ہر وقت میبا شد کہ قطبیت وسائر مناصب مخصوص باز منہ ایشاں است ہمچنیں **قدمی هذه علیٰ**

Marfat.com

رقبۃ کل ولی اللہ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرمودہ است مخصوص باولیاء آں وقت است علی ماحقق (مکتوبات معصومیہ ص ۲۵۶ مطبوعہ ترکی)

ترجمہ: قطب ارشاد اور غوث اور قطب مدار اسی قبیل سے ہیں کہ یہ حضرات ہر وقت میں ہوتے ہیں اس لئے کہ قطبیت اور تمام مناصب انکے زمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور اسی طرح قدمی ھذہ الخ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا اس وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے جیسے کہ تحقیق کر دی گئی ہے۔

تبصرہ:۔ خواجہ محمد معصوم حضرت مجددؒ کے مکتوب ۲۹۳ جلد ۱ کا حوالہ دے رہے ہیں۔ کہ اس میں قول قدمی الخ کی تحقیق کر دی گئی اس لئے کہ مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ میں قدمی کا مسئلہ زیر بحث نہیں آیا بلکہ اسمیں اللہ تعالیٰ تک پہچانے والے دو راستوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

کلام الاولیاء میں مدعیان خام کے پیش کردہ مفہوم کی تردید کی گئی

حضرت محقق العصر مدظلہ العالی نے کلام الاولیاء الاکابر کے ص ۱۴۹ پر مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ سے مدعیان خام کے پیش کردہ مفہوم کے سولہ مدلل ومبرھن ناقابل تردید جوابات تحریر فرمائے جن کا ممتاز محرف تو کیا کوئی بھی غالی تا قیامت جواب پیش نہیں کرسکتا ممتاز محرف تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق الزام تراشیوں اور دشنام طرازیوں پر اتر آئے اور **اذا یئس الانسان طال لسانہ** کی عملی تصویر بن گئے دلائل کا جواب دلائل سے دیا جانا چاہئے تھا نہ کہ گستاخ و بے باک جیسے الفاظ استعمال کر کے اپنا باطنی غبار نکالنے کی بھونڈی کوشش کرنا اور یترشح مافی الاناء کا ثبوت

Marfat.com

فراہم کرنا حقیقت یہ ہے کہ ممتاز محرف وادی تحقیق سے آنکھیں چرا کر گزر گئے اور چند سطحی اعتراضات اور حسب عادت مغلظات کے ساتھ دل خوش کرنے کے بعد سر

گشتہ وحیران آگے گزر گئے ؎ مہ فشاند نور سگ عو عو کند

ناظرین کرام حضرت قبلہ شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ کلام الاولیاء کے ص ۱۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں اگر اس مکتوب کو من وعن اسی مفہوم کے ساتھ تسلیم کر لیا جائے جو یہ مدعیان خام پیش کرتے ہیں کہ قطبیت عظمیٰ وغوثیت کبریٰ ان حضرات (ائمہ اثنا عشر وحضرت غوث پاکؒ) کے ساتھ مختص ومنحصر ہے نیز یہ قطبیت عظمیٰ دلیل افضلیت بھی ہے تو اہل سنت کے عقیدہ مسلمہ افضلیت شیخین وخلفائے اربعہ وصحابہ کرام بر جمیع امت کا بطلان لازم آئے گا اور یہ مکتوب بایں مفہوم ادلہ اہل سنت کے معارض ہونے کی بناء پر نا قابل قبول ہوگا۔ ص ۱۵۱ پر تحریر فرماتے ہیں نیز یہ مکتوب بایں مفہوم (مدعیان خام کے پیش کردہ مفہوم کے مطابق) مذہب روافض کے عین مطابق اور اسکا مؤید ہے ان کا عقیدہ یہی ہے کہ امامت (جو کہ درحقیقت غوثیت عظمیٰ وقطبیت کبریٰ ہی سے عبارت ہے) ائمہ اثنا عشر میں محصور ومخصوص ہے اور یہ دلیل افضلیت بھی ہے۔

تبصرہ : ناظرین کرام حضرت محقق العصر مدظلہ العالی نے مدعیان خام کے پیش کردہ اس مفہوم کی تردید کی کہ قطبیت عظمیٰ وغوثیت کبریٰ ائمہ اثنا عشر اور حضرت غوث پاک میں منحصر ہے۔ اور یہ وجہ افضلیت بھی ہے۔ ممتاز محرف سوء ظن سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی سے اظہار ناراضگی کیا۔ العیاذ باللہ اور

Marfat.com

انکی عبارات کے لئے نا قابل قبول اور مسترد جیسے بے باکانہ اور گستاخانہ کلمات استعمال کئے۔ ناظرین غور فرمائیں یہ ہیں ممتاز محرف کی بدگمانیاں اور کارستانیاں

؎ ان ہمدموں کی کارگزاری نہ پوچھئے دل سے بنا بنا کے ادھر کی ادھر کہیں

حضرات ائمہ اہل بیت اور حضور غوث پاکؓ کی عظمت شان کا انکار نہیں لیکن غوثیت کبرٰی ان حضرات میں منحصر بھی تو نہیں۔ اگر قطبیت کبرٰی کو ان حضرات میں منحصر کر دیا جائے نیز یہ قطبیت کبرٰی دلیل افضلیت بھی ہو تو یہ بات قرآن وحدیث اور اجماع امت کے مخالف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہوگی اور مسترد کی جائے گی نیز ائمہ اثنا عشر کے اندر اس موجب افضلیت قطبیت کبرٰی کو منحصر کر دیا جائے تو یہ بات روافض کے مذہب کے عین مطابق ہے حضرت مصنف علام مدظلہ العالی نے حضرت مجدد کے مکتوبات کو نا قابل قبول مسترد یا قرآن وحدیث واجماع امت کے مخالف نہیں فرمایا بلکہ غالیوں کے پیش کردہ مفہوم کے بارے میں یہ تبصرہ فرمایا ہے۔ ممتاز محرف کو آیۃ قرآنی **ان بعض الظن اثم** پر نظر کرنی چاہیے اور بدگمانی سے بچنے کی مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے اس لیے کہ اہل دل ان کی باتوں میں نہیں آنے والے اور وہ جانتے ہیں کہ

؎ تواضع ہائے دشمن مکر صیادی بود بیدل
کہ میل آہنی را خم شدن قلاب می سازد

مکتوب نمبر ۲۹۳ میں ممتاز تحریف

قدم الشیخ کے ص ۲۳۳ پر ممتاز محرف لکھتے ہیں ہم نے مکتوب اس حد تک نقل کیا ہے

Marfat.com

جس سے قدم شریف کی بحث متعلق ہے۔ ہم نے مکتوب کے الفاظ اور معنی کسی چیز میں قطع و برید نہیں کی۔ ناظرین گرامی جو حصہ مکتوب کا ممتاز محرف نے چھوڑ دیا ہم وہ پیش کرتے ہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ قدم کی بحث سے متعلق ہے یا نہیں۔

ممتاز تحریف لفظی حضرت مجددؒ فرماتے ہیں اس وقت بھی حق سبحانہ کسی کو چشم بینا عطا فرمائے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ جسطرح اس غوث نے دیکھا کہ اس وقت کے اولیاء کی گردنیں آپکے قدم کے نیچے ہیں اور یہ حکم اس وقت کے اولیاء کے علاوہ کسی اور کی طرف تجاوز نہیں کرتا پہلے اولیائے کرام میں یہ حکم کیسے جائز ہو جبکہ پہلے اولیاء میں صحابہ کرام بھی داخل ہیں جو حضرۃ شیخؒ سے یقیناً افضل ہیں اور بعد کے اولیاء میں بھی یہ حکم کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ بعد کے اولیاء میں حضرت امام مہدی بھی شامل ہیں جنکے تشریف لانے کی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے بشارت دی اور امت کو آپکی بشارت سے نوازا ہے اور انہیں خلیفۃ اللہ فرمایا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہ حضرت عیسیٰؑ اولوالعزم سابقین انبیاء میں سے ہیں اور اس شریعت کی متابعت کے واسطہ سے اصحاب خاتم الرسل علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ ملحق ہیں متاخرین کی بزرگی کے باعث ہی شاید آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''کہ نہیں معلوم کہ اس امت کے پہلے بہتر ہیں یا پچھلے (ترمذی) مکتوب ۲۹۳ جلد ۱

تبصرہ : ناظرین گرامی قدر مکتوب ۲۹۳ کا مذکورہ بالا حصہ ہضم کر کے ممتاز محرف صاحب نے ڈکار بھی نہ لیا تھا کہ فوراً یہ دعوی بھی کر دیا کہ اس مکتوب سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ارشاد گرامی کے بارے میں اپنی کوئی

Marfat.com

رائے قائم نہیں فرمائی بلکہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ حماد دباس اور ایک غوث وقت کے اقوال نقل فرمائے ۔ ملاحظہ کیجئے قدم الشیخ ص۲۹۳ ناظرین گرامی قدر حضرت مجدد کی رائے کو حذف کرنے کے بعد ممتاز محرف نے خود ہی یہ دعویٰ کر دیا کہ قدمی کے بارے میں حضرت مجدد نے اپنی کوئی رائے قائم نہیں فرمائی نیز اسی مکتوب نمبر۲۹۳ جلد ا کی ابتداء میں بھی حضرت مجدد نے اپنی رائے بایں الفاظ بیان فرمادی لیکن باید دانست کہ ایں حکم مخصوص با اولیائے آں وقت است اولیاء ماتقدم وماتاخراز یں حکم خارج اند لیکن جان لینا چاہیے کہ یہ حکم اس وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے پہلے اور پچھلے اولیاء اس حکم سے خارج ہیں اب اگر غالی لوگ چشم بینا نہیں رکھتے جاننا یا ماننا نہیں چاہتے تو نہ سہی مگر حضرت مجدد تو اس حقیقت کو منوانا چاہتے ہیں

ممتاز تحریف معنوی۔ ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص۲۳۳ پر مکتوب ۲۹۳ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا جس طرح کہ حضرت حماد کے کلام سے سمجھا جاتا ہے ممتاز محرف نے جو الفاظ حذف کیے وہ یہ ہیں کہ اس کا قدم اس کے وقت میں تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا۔ زکوزہ ہماں بروں تراود کہ در دست

حضرت شیخ قدس سرہ کی غوث وقت کی خدمت میں حاضری

اور حصول برکات

بعد ازاں نظر بسوئے شیخ عبدالقادرؒ کردو نزدیک خود طلبید و تعظیم کردو گفت اے

Marfat.com

عبدالقادر خدائے تعالیٰ ورسول خدارا خوشنود گردانیدی بریں حسن ادب کہ ترا می بینم در بغداد بر منبر برآئی و برملا میگوئی قدمی هذه علی رقبه کل ولی الله ومی بینم کہ جمیع اولیاء آں وقت برائے تعظیم تو رقاب خود منحنی کنند اس کے بعد شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور اپنے قریب بلایا تعظیم کی اور کہا اے عبدالقادر تو نے خدا تعالی اور رسول اللہ کو خوش کر دیا تیرے اس حسن ادب کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ بغداد میں تو منبر پر بیٹھ کر برملا کہتا ہے قدمی هذه الخ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت کے تمام اولیاء تیری تعظیم کی خاطر اپنی گردنیں جھکا دیں گے (لطائف اشرفی ص ۱۰۱ حصہ اول) حضرت قدوۃ الکبریٰ می فرمود رواست کہ بدعا غوث دیگر را نصیب منصب غوثی می شود چنانکہ غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادرؒ از دعا غوث بشرف ایں منصب مشرف شد حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے ہیں جائز ہے کہ ایک غوث کی دعا سے دوسرے کو منصب غوثیت نصیب ہو جائے جس طرح غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث کی دعا سے اس منصب کے شرف سے مشرف ہوئے (لطائف اشرفی ص ۱۰۱ حصہ اول)

حضرت مجددؒ کے موقف سے ممتاز محرف کا انحراف

ممتاز گولڑوی لکھتے ہیں اس مکتوب سے جہاں تک شیخ حماد اور غوث وقت کی روایت سے آپ کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے قبل از وقت پیش گوئی فرمائی تھی کہ آپ مامور ہو کر یہ اعلان کریں گے۔

تبصرہ۔ ناظرین گرامی قدر حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حمادؒ اور بغداد

Marfat.com

کے غوث کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور ممتاز محرف ان بزرگوں کے کلام کا ایک حصہ جو من پسند ہے اسے تسلیم کرتے ہوئے مامور من اللہ ہونے کی رٹ لگا رہے ہیں لیکن دوسرا حصہ جو انکی طبیعت شریف کے موافق نہیں اسے ماننے کیلئے تیار نہیں اور افتئومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا مصداق بنے ہوئے ہیں حالانکہ حضرت مجددؒ ان روایات کے ذکر سے اس قول کا اولیائے آں وقت کے ساتھ خاص ہونا بیان کرنا چاہتے ہیں اس طرح ممتاز محرف کا نظریہ حضرت مجددؒ کے نظریہ سے متصادم ہوکر سامنے آجاتا ہے اب حضرت مجددؒ کی بات مانی جائے یا ممتاز محرف کی حضرت مجدد کے کلام کے سامنے انکے بے سند موقف کی کیا اہمیت وحیثیت ہے نیز اس مکتوب کی تحریر تک حضرت مجدد نے مامور ہونے کے بارے اپنا کوئی ذاتی نظریہ قائم نہیں فرمایا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں بہر تقدیر حضرت شیخ دریں کلام محق اندایں کلام خواہ از بقایائے سکر از ایشاں سر برزدہ باشد وخواہ مامور باشند اگر آپکا نکتہ نظریہ ہوتا کہ آپ مامور ہیں تو صرف یہی شق ہی تحریر فرما دیتے اور دوسری شق نہ لکھتے حالانکہ یہاں بھی آپ نے شق سکر کو مقدم رکھا۔ مکتوب نمبر ۱۲۱ جلد ۳ میں سکر سے سرزد ہونے کا قطعی فیصلہ بھی فرما دیا آپ فرماتے ہیں بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدور ایں قسم سخن کہ مبنی از مباہات وافتخار است بے بقیہ سکر کائن نیست کہ درصحو خالص بہ امثال ایں سخناں تکلم نمودن دشوار است یعنی شیخ الشیوخ سہروردیؒ قدس سرہ نے اسے بقیہ سکر کہہ کر حقیقت بیان فرمائی کہ افتخار ومباہات پر مبنی باتوں کا صدور بغیر بقیہ سکر کے

Marfat.com

نہیں ہوسکتا کہ صحو خالص میں ایسی باتوں کا تکلم دشوار ہے

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

ممتاز محرف صاحب کے نزدیک مکتوب نمبر ۲۹۳ غیر معتبر ہے وہ اس پر مطمئن نہیں ہیں اسلئے کہ یہ مکتوب انکے مفید مطلب نہیں وہ آخری مکتوب کے ساتھ حضرت مجددؒ کے باقی تمام مکاتیب کو غیر معتبر اور منسوخ کرنے کی سعی نامسعود کر رہے ہیں گویا نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری انہوں نے یہی رویہ ہر بزرگ اور ہر کتاب کے ساتھ روا رکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں اس مکتوب کے مطابق حضرت مجددؒ اس حکم کو اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص قرار دیتے ہیں مگر یہ آپ کی آخری رائے نہیں اور یہ بات آپ کے آخری مکتوبات اور مکاشفات کی عبارات سے سمجھی جا سکتی ہے ۔

بسمل تو ہوئے سینکڑوں ہی سر دتڑپ کر
ٹھنڈا مگر جگر میرے قاتل کا نہ ہوا

ذرا شرم ہو تو پانی میں جا کے ڈوب مرے

ممتاز محرف کو دو جھوٹ اکٹھے بولتے ہوئے ذرا بھی شرم دامن گیر نہیں ہوئی کیونکہ نہ تو آخری مکتوبات اور نہ ہی مکاشفات کی عبارات سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ حضرت مجددؒ اس حکم کو اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص نہیں فرماتے آخری مکتوب کو من پسند مطلب پہنا کر ممتاز محرف اور اسکے ہم خیال حضرات افضلیت غوث پر استدلال کرتے ہیں اور باقی تمام مکتوبات کو منسوخ سمجھتے ہیں جب کہ اس مکتوب میں بھی

Marfat.com

کہیں یہ بات نہیں کہ حضرت مجددؒ نے قدم غوثیہ کے اولیائے اولین وآخرین پر ہونے کوتسلیم کرلیا تھا حضرت مجددؒ کے آخری مکتوب پر تبصرہ ہم کر چکے ہیں رہی مکاشفات کی عبارت اس میں حضرت مجددؒ نے حضرت شیخؒ کے عروج تام کی بات کی حضرت مجددؒ کے نزدیک حضرت شیخؒ کا نزول فقط مقام روح تک ہوسکا۔ (مکتوب ۲۱۶ ج ۱) دلیل افضلیت نزول کا تام ہونا ہے لہذا مکاشفات کی عبارت پر ممتاز محرف کا خوشیاں منانا بلا جواز ہے۔ حضرت مجددؒ حضرت شیخؒ کے عروج کی بات کر رہے ہیں۔ مقام فناء اور عروج وحال میں ہی حالت سکر طاری ہوتی ہے اور شطحیات کا ظہور ہوتا ہے۔

زبدۃ المقامات

تا مدتہا بخاطر می خلید کہ وجہ چیست کہ اولیاء کمل ایں امت بسیار گزشتہ اند اما آں قدر کہ خوارق از حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ ظاہر گشتہ است از ہیچکدام آنہا ظہور نیافتہ آخر الامر حضرت حق سبحانہ ایں معمہ را ظاہر ساخت ومعلوم فرمود کہ عروج ایشاں از اکثر اولیاء بلند تر واقع شدہ است ودر جانب نزول در مقام روح فرود آمدہ اند کہ از عالم اسباب بلند تر است (زبدۃ المقامات از محمد ہاشم کشمی منقول از حضرت مجدد الف ثانی ص ۲۵۹) مدتوں تک یہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہی کہ وجہ کیا ہے کہ اس امت کے بہت سے کامل اولیاء گزرے ہیں مگر جس قدر خوارق حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے ظاہر ہوئے ہیں ان میں سے کسی سے ظاہر نہیں ہوئے آخر کار حضرت حق سبحانہ نے اس معمہ کو ظاہر کر دیا اور معلوم ہوا کہ ان کا عروج اکثر اولیاء سے بہت بلند واقع ہوا ہے

Marfat.com

اور جانب نزول میں مقام روح تک نیچے آئے ہیں جو عالم اسباب سے بہت بلند ہے

ممتاز محرف کی صریح بددیانتی

حضرت مجددؒ کے مکتوب نمبر۲۹۳ جلد ۱ کا کچھ حصہ درج کرنے کے بعد ممتاز محرف اپنی کم فہمی کی بناء پر یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس مکتوب سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مجددؒ آپکے فرمان کو سکر پر محمول کرتے ہیں۔ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ نیز ممتاز محرف حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بارے میں غلط بیانی کے تحت لکھتے ہیں کہ ''حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ،، کے ص ۱۲۰ پر یہ کیوں تحریر کیا گیا کہ حضرت امام ربانی کے نزدیک یہ قول بوجہ بقیہ سکر ہی صادر ہوا ہے اور جانب سکر ہی آپکے خیال شریف میں راجح ہے۔ یہ تحریف و تبدیل ماہرانہ کارستانی اور حضرت مجددؒ پر الزام ہے۔

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ ص ۱۲۰ کی عبارت

واضح رہے کہ حضرت امام ربانی کے نزدیک یہ قول بوجہ بقیہ سکر ہی صادر ہوا ہے۔ اور جانب سکر ہی آپ کے خیال شریف میں راجح ہے جیسا کہ دفتر سوم حصہ دوم ص ۱۴۵ کے مکتوب نمبر ۱۲۱ سے واضح ہے جو ملخصاً ص ۴۷ پر تحریر ہو چکا ہے خیال رہے کہ یہ مکتوب شریف بھی مکتوبات میں سے بالکل آخری ایام کا ہے اس کے بعد صرف تین مکتوبات تحریر ہوئے ہیں انتھٰی

تبصرہ۔ ناظرین کرام حضرت شمس الفقہاء مدظلہ العالی نے مکتوب نمبر۲۹۳ جلد ۱ سے یہ استدلال نہیں کیا کہ جانب سکر حضرت مجددؒ کے نزدیک راجح ہے بلکہ آپ

Marfat.com

نے مکتوب نمبر ۱۲۱ سے یہ استدلال کیا ہے۔ ممتاز محرف صاحب بات کو سمجھ نہیں سکے

؎ اقبال کے ساتھ اے خرد تو بھی گئی

غیرت کے ساتھ مذہبی بو بھی گئی

ممتاز محرف کے ہاتھوں انصاف اور دیانت کا خون

قدم الشیخ کے ص ۲۰۶ پر ممتاز محرف صاحب علمی خیانت ملاحظہ فرمائیں کے تحت لکھتے ہیں۔ کلام الاولیاء الاکابر کے ص ۱۶۱ پر اپنی تحقیق کو صاحب روح المعانی کی تائید سے مزین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ آلوسی حضرت مجدد کے مکتوب پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں **هذا مما لاسبيل الى معرفته** الخ ممتاز محرف گل افشانی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں عبارت کی اس درج کردہ سطر سے پہلے پانچ سطروں پر مشتمل پورا پیرا گراف کاٹ ڈالا علمی خیانت دیکھیں دیدہ دلیری دیکھیں اور نقل عبارت میں انصاف و دیانت کا اندازہ لگائیں۔ یہ ساری کارستانی کس لئے ہوئی محض اسلئے کہ صاحب روح المعانی نے حذف کردہ عبارت میں انکے موقف کو باطل قرار دیا تھا۔ آیئے ہم وہ عبارت نقل کرتے ہیں میں نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات میں دیکھا ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مقام قطبیت بالاصالہ حضرات ائمہ اہل بیت مشہور و معروف کے سوا کسی کو حاصل نہ ہوا ان حضرات کے علاوہ لوگوں کو انکی نیابت کے طور پر یہ مقام حاصل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی باری آئی تو آپ نے مرتبہ قطبیت ائمہ اہل بیت کی طرح بالاصالۃ مستقل طور پر پایا جب آپ اس جہان سے تشریف

Marfat.com

لے گئے تو پھر جس نے مرتبہ قطبیت حاصل کیا آں جناب کی نیابت کے طور پر حاصل کیا پھر جب امام مہدیؑ تشریف لائیں گے تو اس مرتبہ قطبیت کو بالاصالۃ حاصل کریں گے۔ جس طرح کہ باقی ائمہ اہل بیتؑ نے بالاصالۃ پایا تھا پھر صاحب روح المعانی نے لکھا ہے یہ وہ بات ہے جس کی معرفت اور حقیقت سے واقفیت کشف کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور میں کشف سے مشرف نہیں ہوں۔

(قدم الشیخ ص ۲۰۷)

روح المعانی کے حوالہ میں تحریف کا نظر آنا

ممتاز محرف کی نظر کا فتور ہے

روح المعانی کے حوالہ پر ممتاز محرف بڑے سیخ پا اور غیظ وغضب کا شکار ہوئے ناظرین اس حوالہ کی حقیقت اور اصلیت آپ پر واضح ہوتی ہے حضرت محقق العصر نے اپنی تالیف کے ص ۱۴۳ پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مکتوب شریف از اول تا آخر لفظ بلفظ من وعن اسی اصل زبان میں درج فرمایا جس زبان میں یہ مکتوب پہلی بار لکھا گیا تھا اسکے بعد اسکا از اول تا آخر لفظ بلفظ ترجمہ لکھا گویا اصل مکتوب دوبار لکھ دیا گیا اسکے بعد ص ۱۴۹ پر وہ مفہوم تحریر فرمایا جو غالی لوگ اس مکتوب کا پیش کرتے ہیں اگر چہ وہ خود ساختہ اور غلط ہے اسکے بعد حضرت نے سولہ جوابات تحریر فرمائے پھر ص ۱۴۰ پر فرماتے ہیں حضرت علامہ محمود آلوسی حضرت مجدد کے مکتوب پر تبصرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں یہاں مکتوب کا چوتھی بار تذکرہ ہوگیا اس کے بعد علامہ

Marfat.com

آلوسی کے تبصرہ والی عربی عبارت درج فرمائی پھر روح المعانی کے حوالے کے تحت ہی ترجمہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مکتوبات میں یہ ہے حضرت شیخ عبدالقادر بالاصالہ قطب تھے اور آپکے بعد جس نے یہ مقام پایا بطور نائب پایا جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بالاصالہ یہ مرتبہ پائیں گے ناظرین کرام غور فرمائیں کیا تحریف اسی کا نام ہے بلکہ تحریف تو یہ ہے کہ جس مفہوم کا علامہ آلوسی رد فرما رہے ہیں اس مفہوم کو علامہ آلوسی کی نسبت سے بطور حجت و دلیل پیش کیا جائے مگر تمام کی تمام تردید ہضم کر لی جائے جیسا کی گولڑوی حضرات نے کیا ہے مولانا فیض احمد مرحوم صدر مدرس گولڑہ شریف لکھتے ہیں روح المعانی میں حضرت مجددؒ سے نقل ہے کہ قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدیؑ تک جناب غوث الاعظم کی ذات بابرکت کے ساتھ مختص ہے مہر منیر ص ۴۳ نیز زبدۃ الآثار اردو کے پیش لفظ بعنوان غوث الثقلین میں بھی مولانا فیض احمد مرحوم نے علامہ آلوسی کے حوالہ سے مفہوم مذکور لکھا لیکن علامہ آلوسی کی ذکر کردہ تردید حذف کر دی ممتاز احمد گولڑوی نے بھی قدم الشیخ کے ص ۲۰۷ پر اسی روایت کو دہرایا ہے۔ لیکن جھوٹ آخر جھوٹ ہے کب تک چھپتا آخر ظاہر ہو کر رہا اس لئے کہ

؎ چراغ کذب را نبود فروغے

ممتاز محرف نے مکتوب کے تردید شدہ مفہوم کو علامہ آلوسی کا موقف قرار دے دیا اور پوری تردید ہضم کر لی

Marfat.com

اب ہم صاحب روح المعانی کی ذکر کردہ تردید بحوالہ کلام الاولیاء الاکابر پیش کرتے ہیں۔ حضرت علامہ محمود آلوسی حضرت مجددؒ کے مکتوب نمبر ۱۲۳ پر تبصرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں مکتوبات میں یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر بالاصالہ قطب تھے اور آپکے بعد جس نے بھی یہ مقام پایا بطور نائب پایا جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بالاصالہ یہ مرتبہ پائیں گے اور اسکی معرفت اور حقیقت پر وقوف کا بغیر کشف کے کوئی سبیل نہیں اور میرے لئے وہ کہاں اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ قطب کبھی اہل بیت کے غیر سے ہوتا ہے مگر قطب الاقطاب ان میں سے ہی ہوتا ہے اسلئے کہ یہ اصل کے اعتبار سے سب سے ازکی اور فضل کے اعتبار سے اکمل ہیں۔ اور ان میں سے جو بھی یہ رتبہ پائیگا نیابت و وکالت کے بغیر بالاصالتہ ہی پائیگا اور میں اس مقام میں نیا بت نہیں جانتا اگر سمجھوں بھی تو میں کہوں گا کہ ہر قطب ہر زمانہ میں ہمارے نبی ﷺ کا نائب ہے اور آپ ﷺ کے بعد اقطاب کی نیابت کوئی عجیب بات نہیں جیسے کہ آپ سے قبل انبیاء آپ کے نائب ہوئے ہیں تو آپ ہی مخلوق کو کامل اور مکمل کرنے والے اور در حقیقت افاضہ کا واسطہ ہیں اور جو زمانہ میں آپ سے مقدم ہوئے ہیں یعنی انبیاء اور جو مؤخر ہوئے ہیں یعنی اولیاء آپ ہی کے نوّاب اور آپ ہی سے مستمد ہیں (الی ان قال) اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ کا قول افلت شموس الاولین الی آخرہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اہل بیت کرام جنکا اصل اور شیخ جیلانی کا اصل ایک ہے میں سے جو بھی قطبیت پائے گا آپ کا نائب ہوگا زیادہ سے زیادہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی شہرت اور آپکا سلسلہ قائم و جاری رہے گا (

Marfat.com

روح المعانی ص ۲۰ جلد ۱۲ کلا م اولیاء الاکابرص۱۶۲)

تبصرہ۔ممتازمحرف صاحب اب بتائیں کہ صاحب روح المعانی نے ہمارے موقف کو کہاں باطل قرار دیا انہوں نے تو آپ کے من پسند مفہوم ومطلب کو باطل قرار دیا اسی وجہ سے تو آپکو تردید حذف کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔

انصاف کیجئے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم

اصل مکتوب میں یہ مفہوم موجود نہیں

ظن غالب یہ ہے کہ علامہ آلوسی نے اصل فارسی مکتوب کا براہ راست مطالعہ نہ فرمایا ہوگا کسی غالی شخص کے معرب مکتوبات کا مطالعہ فرمایا ہوگا اور کسی کا بیان کردہ مفہوم ہی آپکے پیش نظر ہوگا اگر اصل مکتوب فارسی کا مطالعہ فرماتے تو آپ بھی اس مفہوم کو جعلی قرار دیتے اور حضرت مجدد کو بری الذمہ ٹھہراتے اس لئے کہ اصل مکتوب فارسی میں قطبیت بالاصالۃ کی بحث سرے سے موجود ہی نہیں صرف وصول الی اللہ کہ دو راہیں بتائی گئی ہیں ان میں سے بھی پہلی راہ میں نیابت کا معاملہ نہیں جب کہ دوسری راہ میں توسط ونیابت ہے

ممتازمحرف کی تلبیس بعدالتحریف

ممتاز گولڑوی صاحب الزام تراشی اور بہتان بازی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اپنے قلم تلبیس رقم سے قدم الشیخ کے ص ۲۲۷ پر مزید تحریف کے تحت لکھتے ہیں علامی آلوسی نے یہ فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے جدامجدؒ کے واسطے سے

Marfat.com

مقام قطبیت اتم وجہ اور کامل ترین حال کے ساتھ حاصل کیا ممتاز محرف سوءظن اور بد گمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قطبیت غوث اعظم اتم درجے پر ثابت ہوتی تھی اس لئے حذف کر گئے۔ ؎جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ہم نے حضرت غوث پاک کی اتمیت واکملیت درشان قطبیت کا انکار نہ کبھی پہلے کیا نہ اب کرتے ہیں ہمیں اس بات کو چھپانے کی کیا ضرورت ہم مانتے ہیں کہ وہ قطب وقت اور محبوب سبحانی ہیں لیکن آپ کا اتم وجہ واکمل حال سے **کلمة حق ارید بها الباطل** والا معاملہ ہے۔

اتمیت.....

اور اکملیت ایک اضافی چیز ہے اگر حضرت شیخ قدس سرہ اتم واکمل حال پر تھے تو ان سے بھی اتم اور اکمل حضرات ہوئے ہیں۔**قال الله تعالی وفوق کل ذی علم علیم** آپ کو کہیں اسم تفضیل نظر آجائے تو پھولے نہیں سماتے ہو۔ مثل مشہور ہے ساون کے اندھے کو ہر جگہ ہرا ہرا نظر آتا ہے۔ کیا حضرت شیخ قدس سرہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدنا عمر فاروقؓ سے بھی اتم واکمل تھے؟ یہ حضرات بھی تو اپنے اپنے دور کے قطب تھے۔

؎تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی تھا

اکابر مشائخ چشت میں سے بہت سے بزرگ اہل بیت سے تھے انکا اور حضرت جیلانیؒ کا اصل ایک ہے ان میں سے کوئی حضرت شیخ قدس سرہ سے افضل ہوسکتا ہے حضرت مجدد فرماتے ہیں۔کوئی یہ وہم نہ کرے کہ جب شیخ قدس سرہ ولایت محمدیہ کے

Marfat.com

سر حلقہ ہیں تو سب اولیاء سے افضل ہونگے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی دوسرا بطریق تبعیت وراثت کمالات نبوت میں پیش قدم ہو اور ان کمالات کی وجہ سے افضلیت اسے حاصل ہو ملخصا (مکتوب ۲۹۳ جلد ا کلام الاولیاء ص ۱۱۵) حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ نے فرمایا گاہے گاہے حضرت صاحب (خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ) بعضے را از مشائخ خویش نام مبارک گرفتہ میفرمودند کہ فلاں وفلاں از مشائخ ما رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کئی درجے پیر صاحبؒ سے بڑے ہیں بڑھ کر ہیں (غذا المحبین ص ۳۴۰)

تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس
ہر کہ واصل شد بجاناں بایزیدے دیگر است

شعر غوثیہ کی تشریح محمودیہ میں ممتاز تحریف

ممتاز محرف نے حضرت علامہ آلوسی کے مندرجہ ذیل الفاظ حذف کر دیئے اس لئے کہ انکے خودساختہ نظریہ کے خلاف تھے حضرت علامہ محمود آلوسی روح المعانی جلد ۱۲ پارہ ۲۲ ص ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں وارٰی ان قولہ رضی اللہ عنہ افلت شموس الاولین الخ لا یدل علی ان من ینال القطبیۃ بعدہ من اھل البیت الذین عنصرھم و عنصرہ واحد نائب عنہ لیس لہ فیض الامنہ اور میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخؒ کا قول افلت شموس الاولین الیٰ آخرہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اہل بیت کرام جنکا اصل اور شیخ جیلانیؒ کا اصل ایک ہے میں سے جو بھی قطبیت پائے گا آپ کا نائب ہوگا اور آپکے سوا اس کے لئے فیض نہ ہو ۔

Marfat.com

ممتازمحرف کی درج کردہ عبارت

حضرت علامہ آلوسی کے ابتدائی الفاظ حذف کرنے کے بعد مابعد کی عبارت درج کرتے ہوئے ممتازمحرف صاحب یوں خامہ فرسا ہوتے ہیں صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ کا مشہور شعر جس چیز پر دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ آپکے امر ولایت کے ظہور میں استمرارو دوام رہے گا آپکی شہرت ومقبولیت پھیل جائے گی آپکا سلسلہ طریقت مشہور ہوگا اور معروف طریقے کے مطابق استفاضہ کرنے والوں کے لئے آپکا فیض عام جاری رہے گا۔

تبصرہ۔ ناظرین کرام ممتازمحرف ایک شعر کی تشریح میں بھی ایمانداری سے کام نہیں لے سکے اور اپنی عادت کے مطابق من پسند حصہ کو درج کر دیا اور جو حصہ طبیعت شریف کے موافق نہیں تھا اسے حذف کر دیا یہ ہے انکی شان تحقیق جس کے جوہر وہ جابجا دکھاتے نظر آتے ہیں ممتازمحرف نے اپنے بقول الضرورات تبیح المحظورات والے فارمولے پر عمل کیا اگر وہ مکمل عبارت درج کرتے تو خاتم المفسرین علامہ آلوسی بھی ان کے لئے مشکلات پیدا کر سکتے تھے اور اس طرح انکے عموم وشمول اور وسعت فرمان غوثیہ والے نظریہ کے خلاف ایک اور نامور ہستی کا اضافہ ہو جاتا جو انکے لئے نقصان دہ ہوتا لیکن

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

Marfat.com

یہاں الٹی گنگا بہتی ہے

ممتاز محرف صاحب مزید گل افشانی کرتے ہوئے اپنے قلم فریب رقم سے لکھتے ہیں کہ شعر غوثیہ کی تشریح محمودیہ کے آخری الفاظ کاٹ دیئے جو یہ ہیں ذلک مما لا یکاد ینکر واظھر من الشمس والقمر کہ شعر کا یہ مفہوم شمس وقمر سے زیادہ روشن ہے اور اس کا

انکار نہیں کیا جا سکتا ممتاز محرف صاحب ہم نے تشریح محمودیہ کا انکار نہیں کیا انکار تو آپ کر رہے ہیں کہ بار بار تحریف وتبدیل کر کے علامہ آلوسی کے درج کردہ مفہوم کو بگاڑنے کی سعی مذموم کر رہے ہیں پہلے وسعت فرمان غوثیہ کے نظریہ کے خلاف علامہ آلوسی کی ذکر کردہ مکمل تردید حذف کی اس کے بعد شعر غوثیہ کی تشریح محمودیہ میں عموم وشمول کے نظریہ کے خلاف کی جانے والی بات کو کاٹ دیا۔

مشکلے دارم زدانش مند محفل باز پرس توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

کلام الاولیاء میں درج تشریح محمودیہ کے آخری الفاظ

آپکا یہ شعر زیادہ سے زیادہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپکی شہرت اور آپکا سلسلہ قائم و جاری رہے گا کلام الاولیاء ص ۱۶۲

ممتاز محرف کی اُلجھن اور بے بسی

ممتاز محرف لکھتے ہیں آخری جملہ کا ترجمہ نامکمل ہے اور عمداً چھوڑ گئے وہ یہ طے کر چکے ہیں کہ حضرت غوث پاک کے فیض کو جاری وساری کہنے سے باقی اولیاء

Marfat.com

کرام کا فیض بند ہو جاتا ہے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر بزرگ اپنی زندگی میں فیض جاری کر سکتا ہے۔

تبصرہ :ممتاز محرف نے مایوسی الجھن اور بے بسی کے عالم میں کئی جھوٹ اکٹھے بولے اب میرا جی چاہتا ہے کہ آیت معلومہ و مشہورہ پڑھ دوں ہمارا موقف یہ ہے کہ قطبیت عظمیٰ ائمہ اثنا عشر اور حضرت شیخ قدس سرہ میں منحصر نہیں ہے ہم نے حضرت شیخ قدس سرہ کے فیض کے تا قیامت جاری رہنے کا انکار نہیں کیا کلام قائل کو اسکی مراد کے برخلاف کسی معنی پر محمول کرنا سراسر بد دیانتی اور بے انصافی ہے۔ ممتاز محرف اپنے پراز غلو نظریات کو بیان کرتے ہوئے انصاف و دیانت کے تمام تقاضوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اندھے پن سے اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔

ممتاز محرف گولڑوی کی عیاری و مکاری کا پردہ چاک ہو گیا

مولوی ممتاز گولڑوی صاحب اپنی کتاب قدم الشیخ کے ص ۲۲۵ پر بعنوان عظمت وجلالت غوثیہ کا امتیازی بیان مکاشفات غیبیہ کی عبارت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں مکاشفات کی عبارت پر منصفانہ تبصرہ حضور غوث اعظمؓ کے فرمان پر حضرت مجدد الف ثانیؒ نے عظمت وارشاد غوثیہ کی وضاحت فرمائی اور حضور غوث پاکؓ کی کرامت دیکھیں کہ یہ عبارت انکی قطع و برید اور ترمیم سے محفوظ رہ گئی انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ جس مفہوم کو وہ مکتوبات کے حوالے سے مشکوک اور مخدوش بنانے کی کوشش کرتے رہے وہ صحیح و سالم پوری آب و تاب اور عظمت و جلالت کے ساتھ حضرت مجددؒ کی تصنیف لطیف مکاشفات غیبیہ میں جلوہ افروز ہے اب انکے لئے سر دست

Marfat.com

اس آفت ناگہانی کے ٹالنے کا کوئی انتظام مشکل ہے اور تسلیم ورضا کے سوا کوئی چارہ نہیں ہاں یہ متوقع ہے کہ وہ بیک جنبش قلم فرما سکتے ہیں کہ اس نام کی کوئی کتاب نہیں اور اس پر وہ کسی کی وضاحت طلبی سے کچھ متفکر بھی نہیں ہو سکتے اور نہیں تو فورا یہ برہان پیش کر دیں گے ؎ مستند ہے میرا فرمایا ہوا

ممتاز محرف کو کلام الاولیاء میں دو صفحات پر مشتمل مکاشفات غیبیہ کی عبارت نظر نہ آئی

کلام الاولیاء الا کابر ص ۲۸۰ پر مذکورہ عبارت بمع وضاحت موجود ہے مکاشفات غیبیہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکاشفہ ۱۶ میں ہے اگرچہ دیگر ان را ہم فضائل وکرامات بسیار است اما قرب ایشاں بآں خصوصیت از ہمہ زیادہ تر است درعروج بآں کیفیت کسے بایشاں نمے رسد باصحاب وائمہ اثنا عشر دریں باب مشارک اند۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اسی امتیازِ خصوصی کے باعث آپ نے قدمی ہذہ الخ فرمایا۔ یہاں حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ کے عروج کی بات کر رہے ہیں نزول کی نہیں یہ بات آپ نے اپنے مکتوب ۲۱۶ جلد ا میں بھی ذکر فرمائی ہے کہ عروج ایشاں از اکثر بلند تر واقع شدہ است ودر جانب نزول تا مقام روح فرود آمدہ اند یعنی حضرت شیخ قدس سرہ کا عروج تام تھا لیکن نزول فقط مقام روح تک ہو سکا یہاں بھی حضرت مجددؒ نے اسی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے کہ حضرت شیخ عروج میں ائمہ اثنا عشر وغیرہم

Marfat.com

کے ساتھ مشارک تھے نہ کہ نزول میں جبکہ ائمہ کرام وصحابہ کا نزول بھی تام تھا مگر حضرت شیخ کا نزول صرف مقام روح تک ہوسکا اسی کیفیت عروج (جسے حال وفناء وسکر وغیرہ بھی کہا جاتا ہے) کے بسبب آپ سے یہ قول سرزد ہوا جو حضرات اس کیفیت عروج سے تیزی کے ساتھ گزر کر مقام نزول میں مستحکم ہو جاتے ہیں ان حضرات سے ایسے کلمات کا یا تو صدور ہوتا ہی نہیں یا بہت کم مقدار میں ہوتا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ نزول عروج سے افضل ہے لہذا افضلیت اسی کو حاصل ہوگی جسکا نزول تام ہوگا ہم غالی قادریوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ حضرت مجددؒ کا کوئی ایک مکتوب یا ارشاد ایسا پیش کر دکھائیں جسمیں آپ نے یہ فرمایا ہو کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نزول تام تھا یا آپ نزول میں سب سے ممتاز تھے اما قرب ایشاں بآں خصوصیت از ہمہ زیادہ است درعروج بآں کیفیت کسے بہ ایشاں نمے رسد باصحاب وائمہ اثناعشر دریں باب مشارک اند یعنی آپ باب عروج میں صحابہ وائمہ اثناعشر کے مشارک ہیں نہ کہ باب نزول میں جسکی حضرت مجدد الف ثانیؒ وشیخ اکبر ابن عربی وعارف باللہ امام عبدالوہاب الشعرانی وشیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہم الرحمۃ نے صراحت فرمائی ہے اسی مقام عروج کیوجہ سے آپ سے یہ کلام سرزد ہوئی اسی مقام کو فنا یا زہو وادلال وسکر کہا جاتا ہے اسی کو لفظ حال سے بھی تعبیر کر لیتے ہیں یہ مقام بجائے خود ایک رفیع مقام ہے مگر اس سے ارفع تر مقامات بھی موجود ہیں ان مقامات میں سے آخری مقام مقام عبودیۃ محضہ ہے (کلام الاولیاء الاکابر ص ۲۸۰) کلام الاولیاء الاکابر میں دو مقام پر چیلنج دیا گیا کہ

Marfat.com

حضرت مجدد ؒ کا کوئی ارشاد پیش کرو جس میں آپ نے غوث پاک کا نزول تام بتایا ہو یہ بھی انکو نظر نہ آیا ممتاز محرف کی بینائی کی بھی داد دینی پڑتی ہے قصور عقل وفہم کا تو بیان ہی کیا کرنا

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

ناظرین گرامی قدر آپ نے دیکھا ممتاز محرف نے جو الزامات حضرت شمس الفقہاء مدظلہ العالی پر لگائے وہ خود ان پر سچے آئے اور ہم نے انکے تعصب اور تحقیق کے نام پر تحریف کا بھانڈا عین چوراہے میں پھوڑ دیا۔

جن کو اپنی نہیں خبر اب تک وہ میرے دل کا حال کیا جانیں

Marfat.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب سوم

باب الفتوحات المکیہ

لسان غوث پاکؒ حضرت ابن عربیؒ

سب سے پہلے تفریح الخاطر کی اصل وبنیاد وماخذ کتاب مناقب غوثیہ کی روایت ملاحظہ کیجئے۔

نیز گویند کہ چوں ابن عربی متولد شد پدرش بخدمت حضرت غوثیہ محبوبیہؒ برد بروے نظر فیض اثر کردہ فرمودند سبحان اللہ طرفہ مردے پیدا شدہ کہ دروقت خود زبان ما خواہد بود ہراسرارے کہ اولیاء اللہ تعالےٰ تازمان ما پنہاں کردہ بودند ہمہ راظاہر وآشکار خواہد کرد۔

؎ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند　　آیا بود کہ گوشۂ چشم بما کنند

(مناقب غوثیہ مصنفہ محمد صادق شہابی قادری ص ۶۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت غوث پاکؓ کے حکمی فرزند

پھر حضور انور (پیر مہر علی شاہؒ) نے فرمایا کہ حضرت الشیخ (ابن عربیؒ) کا کشف اس قسم کا تھا کہ جب کسی شخص پر تین بار نظر ڈالتے تھے اسکا مفصل حال میثاق سے حشر تک مشاہدہ فرما لیتے تھے جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت الشیخؒ گویا حکمی فرزند حضرت غوث پاکؓ کے ہیں کیونکہ حضرت الشیخؒ کے والد علی عرب کی کوئی اولاد نہ تھی وہ ہر ولی اللہ کے پاس جا کر اولاد کے لئے استدعا کرتے تھے اور یہی جواب ملتا تھا کہ تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں ہے آخر الامر حضرت غوث پاکؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر بھی عرض کیا حضور غوث پاکؓ نے فرمایا کہ میں نے لوح محفوظ پر نظر کی مگر تمہارے نصیب میں اولاد نہیں ہے انہوں نے عرض کیا کہ اگر تقدیر ہی میں نہیں ہے تو پھر حضور میں حاضر ہونے سے کیا فائدہ حاصل ہوا حضور غوث پاکؓ نے مہربانی سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ اور اپنی پشت میری پشت سے ملاؤ میری صلب میں ایک فرزند باقی ہے وہ میں نے تم کو بخشا اس ذریعہ سے حضرت الشیخؒ کا علی عرب صاحب کے گھر میں تولد ہوا (ملفوظات مہریہ ص ۹)

تبصرہ۔ ہم نے جو دلائل پیش کئے وہ قادریوں اور گولڑویوں کے مسلمہ حضرات مشائخ سے منقول ہیں گویا ہم انکے گھر کی بات ہی انکے سامنے پیش کرتے ہیں خود اپنے مشائخ کی بات تو تسلیم کرنی چاہیے مگر

آئینہ انکو دکھایا تو برا مان گئے

حضرت ابن عربیؒ غوث پاکؓ کی زبان ہیں اس بات کو تفریح الخاطر کے اصل ماخذ مناقب غوثیہ سے ہم نے بیان کیا گولڑوی حضرات کا آستانہ عالیہ سیال شریف سے

Marfat.com

تعلق غلامی ہے حضرت شمس الاسلام خواجہ شمس الحق والدینؒ اور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالویؒ کی تصریحات کے خلاف موقف رکھنا گولڑوی حضرات کے لئے زیبا نہیں نیز حضرت غوث زماں خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ اور محبوب ذی العرش حضرت ثانی خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے واضح فرمانات کے خلاف اڑے رہنا حق وانصاف بلکہ اپنے مشائخ کے ادب و احترام سے دانستہ رو گردانی ہے

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از لطف رب

اولیاء کے مرتبہ رجال ظاہر کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب

ممتاز محرف اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کلام الاولیاء الاکابر میں یہ لکھا گیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رجال ظاہر میں سے ہیں حضرت شیخ اکبر یہ نہیں فرماتے ممتاز محرف کو معلوم ہونا چاہیے کہ کلام الاولیاء الاکابر میں مردان خدا کی چار اقسام سے لیکر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رجال ظاہر سے ہیں تک ایک عنوان ہے ص ۸۹ سے ص ۹۳ تک اسی عنوان کے تحت حوالہ جات درج کئے گئے ہیں چنانچہ شیخ عبدالقادرؒ رجال ظاہر سے ہیں سابقہ حوالہ جات کے علاوہ زیر عنوان ہذا دیئے گئے حوالہ سے بھی واضح ہے ابن عربیؒ فرماتے ہیں ۔ فرجال الظاهر لهم التصرف فی عالم الملك و الشهادة(الی)وهو المقام الذی ترکه الشیخ العاقل ابو السعود بن شبل البغدادی ادبامع الله (فتوحات مکیہ ص ۱۸۷ ج ۱ بحوالہ کلام الاولیاء ص ۸۹) حضرت ابن عربی فرماتے ہیں رجال مطلع جو کہ ملامیہ ہیں اور رجال اللہ میں سب سے افضل ہیں رجال ثلاثہ حد و باطن وظاہر کی تصریف میں جو

Marfat.com

کچھ ہوتا ہے اسے بھی نازل کر لیتے ہیں فتوحات ص ۱۸۷ ج ۱ کلام الاولیاء ص ۹۱ تا ۹۲ پر یہ حوالہ بھی موجود ہے وقال فی الباب السابع و التسعین و ثلاثمائة انما ظهر الشيخ عبدالقادر الجيلی بالتصريف فی الوجود و التاثير و الدعوی العريضة لان مشهده من الحق تعالیٰ كان حضرت الاسم الظاهر فاعطاه مقام الصولة و الهمة و الشطح و اظهار العلو علی امثاله و اشكاله بل علی من هو اعلی منه فی مقامه الخ مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت غوث پاک کا مشہد حق تعالیٰ سے حضرت اسم ظاہر تھا اولیاء اللہ مختلف مقامات و مراتب طے کرتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت شیخ مرتبہ رجال ظاہر پر فائز رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے اگر چہ عمر کے آخری حصہ میں منزل ملامیہ جو کہ افضل و اعلی مقام ہے اس کی طرف منتقل ہوئے پھر ممتاز محرف کیوں سیخ پا ہو گئے اور اس حوالہ سے کیوں پیچ و تاب کھانے لگے۔

شطح کی تعریف

:ان الشطح كلمة دعوی بحق تفصح عن مرتبته التی اعطاه الله من المكانة عنده افصح بها عن غير امر الهٰی لكن علیٰ طريق الفخر ۔ شطح ایسا حق دعوٰی ہے جس سے بغیر امر الٰہی کے اپنے اس مرتبہ و مقام کو بطور فخر بیان کرے جو اسے اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ فتوحات مکیہ ص ۳۸۷ ج ۲

اِلاّ کا ماقبل لکھ دیا اور مابعد حذف کر دیا اور من گھڑت مفہوم

Marfat.com

کو ابن عربیؒ کی طرف منسوب کر دیا

ملاحظہ کیجئے زبردست لفظی و معنوی تحریف کا کتاب کے مختلف مقامات پر تکرار

مارائینا ولا سمعنا عن ولی ظهر منه شطح لرعونة نفس وهو ولی عند الله

تحریف معنوی۔ ہم نے کوئی ایسا ولی دیکھا نہ سنا جس سے رعونت نفس کی وجہ سے شطح کا صدور ہوا اور پھر وہ عنداللہ ولی بھی ہو۔ قدم الشیخ عبدالقادر ص ۳۶۳ یہاں تک لکھ کر اگلا حصہ حذف کر دیا۔

زبردست تحریف لفظی۔ الا ولا بد ان یفتقر ویذل ویعود علی اصله ویزول عنه ذالك الزهو الذی كان یصول به **اول الذکر عبارت** کا اگر یہ حصہ بھی ممتاز محرف درج کر دیتے تو سارا کام خراب ہو جاتا اور انکے منصوبے کا بیڑا غرق ہو جاتا۔

مکمل عبارت کا صحیح مفہوم۔ ہم نے کوئی ولی دیکھا نہ سنا جس سے بوجہ رعونت نفس شطح (یعنی بطریق فخر اظہار مرتبہ) کا صدور ہوا ہو اور پھر وہ عنداللہ ولی بھی ہو مگر اس نے ضرور فقر و ذلت کی طرف رجوع کیا توبہ و استغفار کی عجز و نیاز کی طرف لوٹ آیا اور یہ فخر و زھو اس سے زائل ہو گیا۔

ص ۳۶۴ پر دوبارہ یہی تحریف۔ ممتاز محرف لکھتے ہیں صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا ولی دیکھا نہ سنا جس سے رعونت نفس کی بناء پر شطح کا

Marfat.com

صدور ہوا ہو اور وہ عنداللہ ولی ہو حضرت شیخ کے یہ الفاظ تو اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ ولی اللہ رعونت نفس کی بناء پر شطح سے تکلم نہیں کرتا

ص ۳۶۴ پر تیسری بار یہی تحریف

لکھتے ہیں اہل اللہ ہرگز ہرگز بطریق فخر اپنے امثال پر اظہار و اعلان مرتبہ نہیں کرتے

ص ۳۶۴ پر چوتھی بار یہی تحریف

لکھتے ہیں نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ حضرت شیخ نے کوئی ایسا ولی اللہ دیکھا نہ سنا جس سے رعونت نفس کی بناء پر شطح کا صدور ہوا ہو اور وہ عنداللہ ولی بھی ہو۔

ص ۳۶۵ پر پانچویں بار تحریف کی: ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرت شیخ رعونت نفس پر مبنی شطحات کے صدور کی ہر ولی اللہ سے نفی کر رہے ہیں۔

ص ۳۸۱ پر چھٹی بار یہی تحریف: ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرت شیخ ابن عربیؒ شطح کی بحث میں واضح کر چکے کہ ہم نے ایسا کوئی ولی اللہ دیکھا نہ سنا جس نے رعونت نفس کی بناء پر شطح کا اظہار کیا ہو جب کوئی بھی ولی اللہ رعونت نفس کی بناء پر شطح کا اظہار نہیں کرتا تو رعونت نفس کی وجہ سے تحکیم کس طرح کر سکتا ہے (قدم الشیخ ص ۳۸۱) ناظرین حذف کردہ عبارت سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کسی ولی اللہ نے بطریق فخر اظہار مرتبہ کیا تو ضرور اس نے عاجزی و انکساری کی طرف رجوع کیا اور توبہ استغفار کی اور اس سے یہ فخر زائل ہو گیا جب کہ تحکیم بھی شطح کی ہی ایک قسم ہے تو جب ممتاز محرف گولڑوی صاحب کا شطح کے بارے میں

Marfat.com

میں نظریہ غلط ثابت ہوگیا تو تحکیم جوانہوں نے نظریہ شطح پر مرتب کی اسکی عمارت بھی زمین بوس ہوگئی۔

غلط نظریہ کو ابن عربی کی طرف منسوب کردیا

لکھتے ہیں صاحب فتوحات نے وضاحت کردی کہ اہل اللہ بطریق فخر دوسروں پر فوقیت کا اظہار نہیں کرتے اور یہ بات انکی شان سے بعید ہے۔(ص ۳۶۵ قدم الشیخ) حضرت ابن عربی کا نظریہ یہ ہے کہ اہل اللہ بطریق فخر دوسروں پر فوقیت کا اظہار کرلیں تو وہ ضرور رجوع کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں تو ان سے یہ فخر و زہوزائل ہوجاتا ہے۔

☆مقصد تحریف☆

ممتاز گولڑوی صاحب نے اتنے پاپڑ اس لئے بیلے کہ یہ ثابت کردیا جائے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے شطحیات پر ابن عربیؒ نے مجازاً شطح کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر یادرہے کہ شطح کی شطح حقیقی اور مجازی کی طرف تقسیم ابن عربیؒ نے ذکر نہیں فرمائی بلکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے اولیاء سے جب فناء کی حالت دور ہوجاتی ہے تو وہ ان فخریہ کلمات وشطحیات سے رجوع واستغفار کرتے ہیں جس سے یہ فخر انسے زائل ہوجاتا ہے۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں کیا آپ کے نزدیک سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اہل اللہ نہ تھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سیدنا غوث اعظمؒ کی ولایت پر یقین نہیں

Marfat.com

رکھتے اگر ایسی بات ہے تو اس پر قائم رہیں مگر صاحب فتوحات کو اس فاسد مہم میں ملوث نہ کریں (قدم الشیخ ص ۳۶۵) اب ہم ممتاز محرف صاحب سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اپنے قصور فہم کا اعتراف اس شعر کی روشنی میں کیجئے

؎ زبان یار من ترکی و من ترکی نمے دانم

ممتاز محرف صاحب اب بتائیں کیا وہ ان عظیم اولیاء کی ولایت پر یقین نہیں رکھتے جن حضرات نے اظہار شطح کے بعد عجز و انکساری کے اظہار سے فخر و زہو کو خود سے زائل کر دیا نیز انصاف سے بتائیں کہ آپ جیسے لوگوں کو فتوحات مکیہ کے مطالعہ کا حق ہونا چاہیے یا نہیں۔

؎ قابلیت ہو تو دیدار جمال اچھا ہے ورنہ اس کوچے کا پھر ترک خیال اچھا ہے

انتہار مدح میں افراط کی وجہ سے پایا گیا

حضرت ابن عربیؒ فتوحات مکیہ ص ۶۲۴ ج ۲ پر تحریر فرماتے ہیں واما الشیخ ابو السعود ابن الشبل شیخ ابی البدر المذکور فالموصوف من احواله انه کان علی بینة من ربه الا انه کان اعقل اهل زمانه ولو لا ما حکی عنه ابوالبدر المذکور انه انتهر شخصا فی ذکر عبد القادر بغیظ لا بسکون و هدو وعرفه انه یعرف عبدالقادر کیف کان حاله فی اهله و حاله فی قبره لکان عبدا محضا ولکن عاش بعد هذا فقد یمکن انه صار عبدا محضا لانه لم ینتهر هذا الشخص لکونه اتی امرا محرما فی الشرع وانما وصف احوال عبدالقادر وعظم منزلته فلو انه وقع فی محظور

Marfat.com

شرعی وانتهر ہ وغضب علیه لم یخرجه ذالك عن ان یکون عبدا محضا فسبحان من اعطی ابا السعود ما ا عطاه فلقد کان واحد زمانه فی شانه نعم لو کان هذا الذاکر تلمیذا له لتعین علیه انتهار ہ ایاه لان انتهاره من تر بیته فان کان من تلامذته فذلك الانتهار لایخرجه عن عبودیته فان کان ذلك الانتهارمن ابی السعودعن امرالهی خوطب به فی نفسه لمصلحة الوقت فی حق من کان او لغیرة من الله علی مقام قداساء هذاالمتکلم فیه الادب فانتهاره ذللك مما یحقق عبودیته لا یخرجه عنهاوهذا هوالظن بحال ابی السعود لاالذی ذکرناه اولاً وانما ذکرنا ذلك و هذا ومابینهما لنستو فی الکلام علی المقام بمایقتضیه من الوجوه علی کمالها فلابدان یکون هذا الشیخ علی واحد منها ولم یحکم علیه بواحد منها فا فدناالواقف علی هذاالکتاب معرفة هذاالمقام واحواله وان الله مااخبرنی بحال من احوال ابی السعود حتی نلحقه بمنزلته والله اعلم الاانی اقطع ان میزانه بین الشیوخ کان راجحاً

نفعناالله بمحبته و بمحبة اهل الله اور بہرحال شیخ ابوالسعود بن شبل ابوالبدر مذکور کے شیخ انکے احوال سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر تھے۔ بلاشبہ آپ اپنے زمانے کے نہایت عقل مند تھے اور اگر وہ چیز نہ ہوتی جو ابوالبدر مذکور نے حکایت کی کہ انہوں نے شیخ عبدالقادر کے ذکر میں ایک شخص کو غصے کے ساتھ ڈانٹا نہ کہ سکون اور آرام کے ساتھ اور اسے بتایا کہ بے شک وہ

Marfat.com

عبدالقادر کو جانتے ہیں کہ ان کا حال اپنے گھر میں کیسا تھا اور ان کی قبر میں ان کا کیا حال ہے۔تو ضرور عبد محض ہوتے لیکن اسکے بعد زندہ رہے تو ممکن ہے کہ عبد محض ہو گئے ہوں۔اس لیئے کہ آپ نے اس شخص کو اس وجہ سے نہیں ڈانٹا کہ اس نے کوئی شرعاً حرام کام کیا تھا۔اس نے شیخ عبدالقادر کے احوال کا ذکر کیا اور ان کے مرتبے کا بڑا ہونا بتایا اور اگر وہ کسی ممنوع شرعی میں واقع ہوا تو اس کو ڈانٹا اور اس پر ناراض ہوئے تو یہ چیز ان کو عبد محض ہونے سے نہیں نکالتی پس وہ ذات پاک ہے جس نے ابوالسعود کو دیا جو دیا وہ اپنی شان میں اپنے زمانے کے یکتا تھے۔ہاں اگر یہ ذکر کرنے والا آپ کا شاگرد تھا تو آپ کا ڈانٹنا ضروری تھا اس لیے کہ اس کو ڈانٹنا اس کی تربیت ہے۔پس اگر آپ کے تلامذہ میں سے تھا تو یہ ڈانٹنا آپ کو عبدیت سے نہیں نکالتا پس اگر یہ ڈانٹنا امرِ الٰہی کی وجہ سے تھا جس کے ساتھ آپکو کسی وقتی مصلحت کے تحت خطاب کیا گیا یا اللہ کی غیرت کی وجہ سے آپ کو حکم دیا گیا کہ اس متکلم نے ادب کے خلاف کیا تھا تو آپ کا وہ ڈانٹنا آپ کی عبدیت کو ثابت کرتا ہے نہ کہ اس سے نکالتا ہے یہی گمان ہے ابوالسعود کے حال کے بارے میں وہ نہیں جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ہم نے وہ اور یہ اور درمیانی حالت اسوجہ سے ذکر کی ہے تا کہ ہم اس مقام پر کامل کلام کریں ان تمام وجوہ کے اعتبار سے جسکا یہ مقام تقاضا کرتا ہے تو ضروری ہے کہ یہ شیخ ان میں سے کسی ایک پر ہوں لیکن کسی ایک کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا گیا پس ہم نے اس مقام کے قاری کو اس مقام اور اسکے احوال کی معرفت کا افادہ کیا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے ابوالسعود کے احوال میں سے کسی کے

Marfat.com

بارے میں خبر نہیں دی حتّٰی کہ ہم اس کو اس کی منزل کے ساتھ ملائیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے مگر بے شک میں قطعی بات کرتا ہوں کہ آپ کا میزان شیوخ کے درمیان راجح تھا ہمیں اللہ تعالیٰ آپ کی محبت اور اہل اللہ کی محبت سے نفع دے۔

حضرت شیخ ابوالسعودؒ نے ایک شخص کو جھڑک دیا جس نے تعریف میں افراط سے کام لیا

ممتاز محرف وملبس ممتاز گولڑوی کے اعتراضات

(۱) آپ نے ماقبل اور مابعد حذف کر دیا اور یہ روایت ص ۶۲۴ ج ۲ پر ہے جس سے غوث پاکؒ کی انتہائی شان ظاہر ہوتی ہے

(۲) حضرت ابوالسعودؒ کی اس روایت پر حضرت ابن عربی نے فرمایا کہ اگر ان سے یہ روایت نہ ہوتی تو وہ عبد محض ہوتے لیکن بعد میں زندہ رہے ممکن ہے عبد محض بنے ہوں۔

(۳) حضرت ابن عربی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابوالسعود کے کسی حال کی مجھے خبر نہیں دی۔

(۴) ص ۶۲۷ ج ۲ کی جو عبارت کلام الاولیاء میں نقل کی گئی اس میں آپ نے تحریف کی حضرت شیخ ابن عربیؒ نے تو یہ فرمایا ہے کہ اس شخص نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا طویل ذکر خیر کر کے ابوالسعودؒ کو آپ کی پہچان کرانے کی کوشش کی تو انہوں نے فرمایا میں تو حضرت شیخ جیلانیؒ کو زیادہ جاننے والا ہوں۔

(۵) ابوالسعود کے یہ الفاظ جھڑک نہ تھی بلکہ جھڑک کے مشابہ تھی

Marfat.com

اعتراضات کے جوابات

پہلے اعتراض کا جواب: کلام الاولیاء الاکابر میں (فتوحات مکیہ ص ۶۲۷ ج ۲) کی عبارت من وعن نقل کی گئی اس میں تحریف کا الزام لگانا ممتاز محرف کی نظر کا فتور ہے اس عبارت کا ماقبل و مابعد کچھ بھی حذف نہیں کیا گیا (ص ۶۲۴ ج ۲) کی عبارت نقل ہی نہیں کی گئی تو ممتاز محرف کیسے ماقبل اور مابعد کے حذف کا الزام لگاتے ہیں ۔

دوسرے اعتراض کا جواب: ممتاز محرف نے بے سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیا حالانکہ حضرت ابن عربیؒ نے (ص ۶۲۴ ج ۲) پر مختلف احتمالات بیان فرمائے تھے آپ فرماتے ہیں انما ذکرنا ذلك و هذا وما بينهما لنستوفی الكلام على المقام بما يقتضيه من الوجوه على كمالها الخ

ہم نے وہ اور یہ اور درمیانی حالت اسوجہ سے ذکر کی ہے تا کہ ہم اس مقام پر کامل کلام کریں ان تمام وجوہ کے اعتبار سے جسکا یہ مقام تقاضا کرتا ہے تو ضروری ہے کہ یہ شیخ ان میں سے کسی ایک پر ہوں لیکن کسی ایک کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا گیا پس ہم نے اس مقام کے قاری کو اس مقام اور اسکے احوال کی معرفت کا افادہ کیا ہے ممتاز محرف کو یہ عبارت بھی نظر نہ آئی فسبحان من اعطى ابا السعود ما اعطاه فلقد كان واحد زمانه فی شانه

پس وہ ذات پاک ہے جس نے ابوالسعود کو دیا جو دیا وہ اپنی شان میں اپنے زمانے کے یکتا تھے

فذالك الانتهار لا يخرجه عن عبوديته تو یہ ڈانٹنا ابوالسعود کو عبدیت سے نہیں

Marfat.com

نکالتا. فانتهاره ذلك مما يحقق عبوديته لا يخرجه عنها وهذاهو الظن بحال ابی السعود لاالذی ذکرناه اولا تو آپ کا وہ ڈانٹنا آپ کی عبدیت کو ثابت کرتا ہے نہ کہ اس سے نکالتا ہے یہی گمان ہے ابوالسعود کے حال کے بارے میں وہ نہیں جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے حضرت ابن عربیؒ نے لاالذی ذکرناہ اولا لکھ کر پہلی شق خروج عن العبدیت کی صراحتاً نفی فرمادی۔ اس طرح ممتاز محرف کی یہ تلبیسی وتحریفی کاوش بھی ناکام ہوگئی

یوں نہ نکلو سب پہ برچھا تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

وعرفه انه يعرف عبدالقادر كيف كان حاله فی اهله وحاله فی قبره۔

حضرت شیخ قدس سرہ کی مدح میں افراط کرنے والے شخص کو شیخ ابوالسعودؒ نے جنوایا کہ بے شک وہ جانتے ہیں عبدالقادر کو وہ اپنے اہل کے ساتھ کیسے تھے اور اب اپنی قبر میں کیسے ہیں۔ صرف اس قدر دعوی پر کہ میں عبدالقادر کی قبر اور گھر کا حال جانتا ہوں سے اگر عبودیت محضہ سے خروج کا احتمال پیدا ہوسکتا ہے تو پھر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے کیا خیال ہے کہ جنہوں نے شطحیات کثیرہ وکبیرہ کا اظہار کیا ممتاز محرف نے فتوحات کی ایک ہی روایت میں تحریفات کا ریکارڈ قائم کردیا

درج ذیل عبارات ممتاز محرف نے حذف کیں

عبارت نمبر۱۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ابوالسعود کو عطا فرمایا جو مقام عطا فرمایا پس ضرور وہ اپنی شان میں اپنے زمانے کے یکتا تھے۔

عبارت نمبر۲۔ مگر بے شک میں یقین رکھتا ہوں کہ تحقیق مشائخ کے درمیان آپکا ترازو

Marfat.com

بھاری تھا۔

عبارت نمبر۳۔ بے شک ابوالسعود اپنے رب کیطرف سے واضح بصیرت پر تھے
عبارت نمبر۴۔ مگر بے شک ابوالسعود اپنے زمانے والوں میں سے بڑے عاقل تھے
عبارت نمبر۵۔ بے شک ابوالسعود نے جھڑک دیا ایک شخص کو عبدالقادرؓ کے ذکر میں غصے کے ساتھ نہ کہ سکون سے۔

تبصرہ۔ ممتازمحرف صاحب حضرت شیخ ابوالسعود کی عبدیت محضہ کا مقام غیر یقینی بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں اس لئے وہ اتنا تکلف کر رہے ہیں مگر افسوس ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوسکا اور حضرت ابن عربیؒ قدس سرہ نے انہیں برح طرح جھڑک کر اپنے دروازے سے بھگا دیا اور صاف صاف فرمادیا۔ **وھذا ھو الظن بحال ابی السعود لاالذی ذکرناہ اولا** ۔یعنی حضرت ابوالسعود کے بارے میرا یہی خیال ہے (یعنی اس انتہار نے آپکی عبودیت محضہ کو یقینی بنادیا ہے) میرا وہ خیال نہیں جو میں نے پہلے ذکر کیا وہ تو صرف اس مقام کی توضیح کے لئے میں نے مختلف شقیں بیان کردی ہیں۔

دروغ گورا حافظہ نباشد

ممتازمحرف صاحب قدم الشیخ کے (ص ۳۴۵) پر لکھتے ہیں شیخ ابوالسعود مامور نہ ہونے کی وجہ سے تصرف چھوڑ کر عبدیت محضہ کے مقام پر فائز تھے جبکہ قدم الشیخ کے (۳۴۹) پر لکھتے ہیں شیخ ابوالسعود کی عبدیت محضہ کا مقام غیر یقینی ہوگیا

Marfat.com

تیسرے اعتراض کا جواب: حضرت ابن عربیؒ نے (فتوحات مکیہ ص۵۶۰ج ۳) پر واضح فرمادیا کہ اکمل رویت حضرت ابوالسعودکو حاصل تھی اور صاحب شطحیات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تھے۔ و ھی اکمل روية یری فیها الحق و بها فیرفعه بها منزلا لاینالہ الا المحمدیون وھومنزل الھویةفلا یزال فی الغیب مشھدہ فلا یری له اثر فی الحس اور یہ اکمل رویت ہے جس میں اور جس کے ساتھ وہ حق کو دیکھتا ہے پس اسکو حق بلند فرماتا ہے اس رویت کے بسبب ایسی منزل تک جس کو محمدیین کے علاوہ کوئی نہیں پا سکتا پس اسکا مقام ہمیشہ عالم غیب میں رہتا ہے اور اس کا نشان واثر عالم حس میں ظاہر نہیں ہوسکتا۔ وھذا کان مشھد ابی السعود بن شبل ببغداد اور یہ بلند و بالا مقام ابوالسعود بن شبل بغدادی کو حاصل تھا (الی ان قا ل)و منھم من تغلب علیه الشطحات لتحققه بالحق کعبدالقادر۔ (فتوحات مکیہ ص۵۶۰ ج۳) اور ان میں سے وہ ہیں جن پر شطحات غالب آجاتی ہیں کیونکہ وہ حق کے ساتھ (صفت ملیک کے مظہر کے طور پر) متحقق ہوتے ہیں مثل شیخ عبدالقادرالجیلانیؒ کی ہیں نیز ہوسکتا ہے کہ اس تحریر کے وقت حضرت ابن عربیؒ ایسے شہباز کی نظر بھی حضرت ابوالسعودؒ کے مقامات عالیہ کا پوری طرح ادراک نہ کرسکی ہو اس وجہ سے آپ نے ان عبارات کے علاوہ یہ بھی کہہ دیا و ان الله ما اخبرنی بحال من احوال ابی السعود حتی نلحقه بمنزلته و الله اعلم ای ذالك کان الا انی اقطع ان میزانه بین الشیوخ کان راجحا اور اللہ تعالی نے مجھے ابوالسعود کے احوال میں سے کسی کے بارے میں خبر

Marfat.com

نہیں دی حتّٰی کہ ہم اس کواس کی منزل کے ساتھ ملائیں۔اوراللہ خوب جانتا ہے مگر بے شک میں قطعی بات کرتا ہوں کہ آپ کا میزان شیوخ کے درمیان راجح تھا ترجیح تو آپ نے یہاں بھی واضح طور پر بیان فرمادی مگر بعد میں جب آپکے مقامات عالیہ کی خبر پائی تو واضح فرمادیا کہ حضرت ابوالسعود صاحب ہویت تھے اوروہ حق کی اکمل ترین رویت ہے اوراس کے بعد وہ حضرات جو محفوظ فی الشطح ہیں مثلاً حضرت بایزید بسطامیؒ اور سلیمان الدنیلیؒ اوراس کے بعد وہ حضرات جو غیر محفوظ فی الشطح ہیں اورازاں بعد وہ جن پر شطحیات کا تغلب تھا اوروہ غیر معصوم اللسان تھے حضرت ابن عربیؒ کی اصطلاح میں یہ طریقت میں سوءادب ہے

چوتھے اعتراض کا جواب

افادہ اخبار کا حصر مخاطب کو جنوانے میں کر کے علمی خیانت کا ارتکاب کیا:

ممتاز محرف صاحب فتوحات مکیہ کی عبارت درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔قصد بہ تعریف الشیخ ابی السعود والحاضرین بمنزلة عبدالقادر وافرط۔ (الفتوحات المکیہ جلد۲ص ۶۲۷)اس گفتگو کرنے والے شخص کا مقصد یہ تھا کہ وہ شیخ ابوالسعودؒ اورحاضرین مجلس کو شیخ عبدالقادرؒ کی پہچان کرائے اس نے کلام کو طویل کردیا(قدم الشیخ ص۳۵۶)ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں حضرت ابوالسعودؒ نے اس شخص کو فرمایا تم ہمیں اس طرح تفصیل وتطویل سے حالات سنا رہے ہو جس طرح کہ ہم آپکے احوال سے بے خبر اور ناواقف ہیں آپکا یہ فرمانا

Marfat.com

جھڑک نہیں تھی جھڑک کی طرح تھی۔

تبصرہ ممتاز محرف نے مخاطب کو جنوانے میں افادہ خبر کا حصر کر دیا حالانکہ یہ بات درست نہیں اخبار سے مقصود کبھی مخاطب کو اپنے عالم ہونے سے مطلع کرنا بھی ہوتا ہے نیز افرط کا ترجمہ کلام کو طویل کر دیا کے الفاظ سے کرنا بھی بدترین تحریف ہے۔

پانچویں اعتراض کا جواب

انتھار مدح میں افراط کی وجہ سے پایا گیا

کلام الاولیاء الا کابر ص ۱۱۳ پر فتوحات مکیہ ص ۲۶۷ ج ۲ سے یہ روایت درج کی گئی

انتھر الشیخ ابو السعود شخصا ذکر عبدالقادر وعظم منزلة عبدالقادر وافرط۔ حضرت شیخ ابوالسعود نے ایک ایسے شخص کو جھڑک دیا جس نے شیخ عبدالقادر کا ذکر کیا اور حضرت شیخ عبدالقادر کا مرتبہ بہت بڑھایا اور افراط سے کام لیا

یہاں افرط کا لفظ بھی ممتاز محرف کو نظر نہ آیا یا انہیں افراط کا معنی ہی معلوم نہیں۔ مندرجہ بالا عبارت میں افراط فی المدح کا ذکر ہے کہ یہ ڈانٹ تعریف میں حد سے تجاوز کرنے کی وجہ سے پائی گئی نیز فتوحات مکیہ ص ۶۲۴ ج ۲ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جو ممتاز محرف نے حذف کر دیئے کہ۔ انه انتهر شخصاً فی ذکر عبدالقادر بغیظ لا بسکون۔ بیشک ابوالسعود نے شیخ عبدالقادرؒ کے ذکر کرنے میں ایک شخص کو غصے سے ڈانٹ دیا نہ کہ سکون سے نیز اگر یہ جھڑک نہیں تھی تو ممتاز محرف صاحب کا یہ قول کہ اس بات سے چونکہ شان غوثیت میں تنقیص کا شائبہ پایا جاتا تھا حضرت ابن عربیؒ کے نزدیک شیخ ابوالسعودؒ کی عبدیت محضہ کا مقام غیر یقینی ہو گیا کوئی وزن نہیں رکھتا ظاہر ہے کہ یہ جھڑک تھی ورنہ بقول

Marfat.com

آپکے شیخ اکبر کی عقیدت درحق ابوالسعود متزلزل نہ ہوتی اگر حضرت شیخ ابوالسعودؒ کا مقصد اس مقام ولایت پر متحقق ہونے کا بیان تھا جس میں لوگوں کے احوال وواقعات کا تفصیلی علم ہوتا ہے تو پھر بقول شما ابن عربیؒ کو بے یقینی اور تذبذب پیدا ہوا تو وہ کیوں ہوا؟

ذکرالحبیب زبیب

محبوب کا ذکر مرغوب ہوتا ہے غذاء روح وسرور جان ہوتا ہے اور اس سے روکنا محب کی شان کے لائق نہیں

؎ اعدذکر نعمان لنا ان ذکرہ هو المسك ما كررته يتضوع

تو حضرت شیخ ابوالسعودؒ نے محبوب سبحانی کی تعریف وتوصیف سے کیوں روکا ظاہر ہے کہ انتھار مدح میں افراط کی وجہ سے پایا گیا اور یہ واقعی انتھار ہی تھا

دیکھئے بخاری شریف باب من صلیٰ فی فروج حریر ثم نزعه

عن عقبة بن عامر قال اهدى النبى ﷺ فروج حرير فلبسه فصلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له وقال لا ينبغى هذا للمتقين (بخاری ص۵۴ ج اول)

باب جو شخص ریشمی قبا میں نماز شروع کرے پھر اسکو اتار دے عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو کسی نے ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ دی آپ نے اسکو زیب تن فرما کر نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو جلدی سے اسکو اتار دیا جیسے کوئی برا جان کر اتارتا ہے اور فرمایا یہ متقیوں کے لائق نہیں ہے (فیوض الباری شرح بخاری شریف ص۱۲۶ ج اول شارح علامہ محمود احمد رضویؒ) علامہ نووی نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اولین

Marfat.com

نہی اسوقت وارد ہوئی جب کہ حضور اقدس نے اس قبا کو اتار دیا جیسا کہ حدیث جابر میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ریشمی قبا پہن کر نماز پڑھی پھر اسکو اتار دیا اور فرمایا نهانی عنه جبریل علیه السلام (مسلم شریف) جبریل امینؑ نے اسکے پہننے سے منع کیا ہے چنانچہ ممانعت کا حکم آتے ہی حضور علیہ السلام نے ریشمی قبا اتار دی (فیوض الباری ص ۱۲۷) نیز دیکھئے فتح الباری ص ۴۸۵ ج اول عمدۃ القاری ص ۹۷ ج ۴ فیض الباری ص ۱۶ ج ۲

تبصرہ: صرف ایک مقام پر کا لمنتھر کا لفظ نظر آیا تو ملا جی کو باقی سب تصریحات بھول گئیں ملا جی یہ کاف اسی طرح کا ہے جیسے فنزعه نز عاشدید اکالکاره له میں ہے کہ ریشمی لباس کو سرور دو عالم ﷺ نے کراہت کیساتھ اتار پھینکا اسکا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا کہ کراہت نہ تھی کراہت کیساتھ مشابہت تھی نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ حضرت شیخ ابوالسعود حضرت غوث الاعظم کے لئے فضلیت کلی کے قائل نہیں تھے ورنہ آپ منع نہ فرماتے۔

ممتاز تلبیس در معرفت ملامیہ

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے نزدیک اولیائے کرام میں جماعت ملامیہ افضل واعلی ہے چنانچہ انکی عظمت وجلالت کا بیان کرتے ہوئے یہ عنوان قائم کرتے ہیں۔ معرفة منزل الملامية من الحضرة المحمدية ۔ انکے اعلیٰ ترین مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے

Marfat.com

ہیں۔وھـذامقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکرالصدیق رضی الـلـه عـنـه و مـن تـحـقـق بـه مـن الشیـوخ حمدون القصار وابوالسعید الـخرازوابـویـزیـد البسـطـامـی وکـان فـی زمـاننـا هـذا ابوالسعود بن شبل وعبـدالقادرالجیلی فتوحات مکیه جلد۳ص ۳٤۔ ممتازمحرف مندرجہ بالاعبارت پرتبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اب فرمائیں کہ حضرت شیخ اکبر نے حضرت غوث اعظم کوصاحب مقام تسلیم کیایانہیں اور مقام بھی وہ جو رسول پاک علیہ السلام اور حضرت صدیق اکبرؓ کے لئے ثابت ہے مگرآپ فتوحات کا مطالعہ کرتے تو دیکھتے۔

معرفت منزل ملامیہ میں ممتازمحرف کی تلبیس کا جواب

ممتازمحرف صاحب فرمائیں کیا ملامیہ میں تفاضل وتفاوت درجات نہیں ہے نیزحضرت سیدناغوث اعظمؓ ملامیہ میں شامل تو ہوگئے لیکن کب شامل ہوئے عمر کے آخری حصہ میں ادلال سے منتقل ہوکر جیسا کہ فتوحات مکیہ ص۳۳۳ جلد۱اورص ۸۰جلد۲پرحضرت ابن عربی نے حال وادلال اورعروج سے نزول وعبدیت محضہ کیطرف منتقل ہونے کے بارے میں صراحت فرمائی نیز ملامیہ کے اعلیٰ درجات و مراتب میں آپکانزول فقط مقام روح تک ہوسکا۔(کمافی مکتوبات المجدد) ملامیہ کا طریق کاراورصفات حضرت ابن عربیؒ نے جابجابیان فرمائی ہیں یعنی انکا کام اظہار ذل وعجزاورمسکنتہ ہے حضرت ابن عربیؒ نے صراحت فرمائی کہ حضرت شیخؒ پرتغلب شطحیات تھااورحضرت شیخ جب منزل ملامیہ پرفائز ہوئے تو اظہار عجز ومسکنتہ کوبھی اختیارکیاحضرت بایزید بسطامیؒ ملامیہ سے تھےاسکے باوجودآپ سے سبحانی ما

Marfat.com

اعظم شانی اور انی انا اللہ اور لوائی ارفع من لواء محمد ﷺ جیسے کلمات حالت سکر وفنا حال وعروج میں صادر ہوئے اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادرؒ کا قول بھی سکر وفنا عروج وحال کی حالت میں سرزد ہوسکتا ہے اگر چہ وقت وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ ملامیہ میں شامل ہو گئے حضرت ابن عربیؒ نے صراحتاً ذکر فرمایا آپؒ صاحب حال وشطح تھے اور تحقق بالحق یعنی ذات حق میں فنا کی وجہ سے انبیاء اور اولیاء پر شطح کا اظہار کرتے تھے نیز آپکے ملامیہ میں سے ہونے یا نہ ہونے کا سوال نہیں اصل بحث اس بات میں ہے کہ کیا آپ تمام اولیاء سے افضل ہیں یا نہیں اور اس حوالہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ان تمام سے افضل تھے بلکہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان میں سے ایک تھے حضرت ابن عربیؒ نے ذکر فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ حضرت ابوالسعو داور حضرت سلیمان الدیلی بھی ملامیہ میں سے تھے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ حضرت شیخ قدس سرہ سے بلند وبالا اور ارفع واعلی تھے نیز یہ بات بھی ارباب عقول پر مخفی نہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ بھی ملامیہ میں سے تھے اور کہاں حضور ﷺ کا مقام اور کہاں اولیاء امت کا مقام۔

حال ومقام کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب

آپکے امام العصر سید وقتہ یا قطب وقتہ المرجوع الی قولہ فی الرجال ہونے میں ہمیں کوئی اختلاف نہیں آپ مبحث سے فرار کیوں اختیار کرتے ہیں اختلاف تو صرف اس بات میں ہے کہ کیا آپ سب اولیاء متقدمین ومتاخرین سے افضل ہیں رہا آپ کا صاحب حال ہونا اور صاحب مقام نہ ہونا تو اسکی صراحت خود حضرت ابن

Marfat.com

عربی نے فرمادی ہے پتہ نہیں آپ دیکھتے نہیں یا سوچتے نہیں حضرت ابن عربی تصریح وتنصیص فرماتے ہیں فانه کا ن صاحب حال موثره ربانية مدة حياته لم يكن صاحب مقام و ما انتقل الى حال ابى السعود و ان كا ن تلميذه الاعند مو ته وهى حال الكبرى و كانت هذه الحال مستصحبة لابى السعود طول حياته فكان عبدا محصا لم يشب عبوديته ربوبية۔ (فتوحات ص۸۰ ج۲)

حال ومقام کی بحث میں بے مثال تحریف

<u>حضرت ابن عربی کے یہ الفاظ کہ سیدنا شیخ عبدالقادر صاحب مقام نہ تھے حذف کردیئے</u>

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں غلط استدلال کر کے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب حال تھے صاحب فتوحات کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ صاحب مقام نہ تھے ممتاز محرف صاحب مزید لکھتے ہیں حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات میں متعدد مقامات پر شیخ ابوالسعود کی تعریف کی اگرچہ ان کی شان میں اس قدر بلند تعریفی کلمات نہیں لکھے جس قدر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شان میں لکھے ہیں مگر آپ کے بعد ان کا تذکرہ حضرت شیخ نے بہت اچھے الفاظ میں کیا ممتاز محرف صاحب حال اور مقام کی بحث میں التباس کا شکار ہوگئے اور حضرت ابن عربی کی عبارت سے غلط استدلال کیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ حال ہی مقام ہوتا ہے یہی بات حضرت ابن عربی نے سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں کہی ہے فرمایا كا ن ذا حال موثرة

Marfat.com

ربانية مدة حياته۔ آپ پوری زندگی موثر حال ربانی کے ساتھ موصوف رہے (قدم الشیخ ص ۳۹۴)

لم یکن صاحب مقام کے الفاظ حذف کر دیے

فتوحات مکیہ ص ۸۰ جلد ۲ کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ کان صاحب حال موثرہ ربانیة مدة حیاته لم یکن صاحب مقام بلاشبہ آپ اپنی مدت حیات تک صاحب حال موثر ربانی تھے صاحب مقام نہ تھے۔

بے مثل تحریف حضرت شیخ عبدالقادرؒ صاحب مقام صدق نہ تھے یہ جملہ حذف کر دیا

ممتاز محرف صاحب ص ۳۴۹ پر حال و مقام کی بحث کے دوران حال اور مقام میں التباس پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حال ہی مقام ہوتا ہے چنانچہ گل افشانی کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں حضرت ابن عربی ایک اور مقام پر آپؒ کے حال کی عظمت و شرف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کان محققاً متمکنا فی حال الصدق فما سمعنا فی زماننا من کان مثل عبد القادر الجیلی فی حال الصدق ۔ (فتوحات جلد دوم ص ۲۲۳) حضرت شیخ عبدالقادرؒ حال صدق میں محقق اور متمکن تھے اور ہم نے اپنے زمانے میں کسی بزرگ کے متعلق نہیں سنا کہ وہ حال صدق میں آپ کی مثل ہو۔

فتوحات کی مکمل عبارت

Marfat.com

فحال الصدق ينا قض مقامه ومقامه اعلیٰ من حا له فی الخصوص و حاله اشهر واعلیٰ فی العموم وکا ن للامام عبدالقادر علی ما ینقل الینا من احواله حال الصدق لامقامه و صاحب الحال له الشطح و کذلك کان رضی الله عنه وکان للامام ابی السعود بن الشبل تلمیذ عبدالقادر مقام الصدق لا حاله فکان فی العالم مجهولا لایعرف و نکرة لا تتعرف نقیض عبدالقادر عجزاً محققا لتمکنه فی مقام الصدق مع الله کما کان عبدالقادر محققاً متمکنا فی حال الصدق رضی الله عنهما فما سمعنا فی زما ننا من کا ن مثل عبدالقادر فی حال الصدق ولا مثل ابی السعود فی مقام الصدق۔ پس حال صدق مختلف ہے مقام صدق سے اور مقام صدق اعلیٰ ہے حال صدق سے خاص لوگوں میں حال صدق اشہر واعلیٰ ہے عام لوگوں میں امام عبدالقادر کے لئے جیسے کہ ہمارے پاس نقل پہنچی ہے حال صدق تھا نہ کہ مقام صدق اور صاحب حال کے لئے شطح ہوتی ہے اور ایسے ہی آپ تھے رضی اللہ عنہ اور امام ابوالسعود بن شبل تلمیذ عبدالقادر کے لئے مقام صدق تھا نہ کہ حال صدق وہ عالم میں نامعلوم وغیر معروف تھے عبدالقادرؒ کے برعکس عجز محقق کے ساتھ کیونکہ آپ مقام صدق مع اللہ میں متمکن ومحقق تھے ہم نے اپنے زمانے میں نہیں سنا کہ جو حال صدق میں عبدالقادر کی طرح ہو اور نہ کوئی ایسا سنا ہے جو مقام صدق میں ابوالسعود کی طرح ہو (فتوحات مکیہ ص ۲۲۳ ج ۲)

عبارت کو سیاق وسباق سے کاٹ دیا تا کہ حضرت ابن عربیؒ کا

Marfat.com

موقف واضح نہ ہو

ممتازمحرف صاحب قدم الشیخ کے (ص ۳۴۹) پر لکھتے ہیں شیخ ابوالسعود عبد محض نہ تھے حالانکہ حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں ہم ابوالسعود کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں کہ وہ عبد محض تھے (فتوحات مکیہ ص ۶۲۴ جلد دوم) ممتازمحرف قدم الشیخ کے ص ۳۹۴ پر لکھتے ہیں حال ان کا مقام ہوتا ہے یہی بات حضرت ابن عربیؒ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کان ذاحال موثرة ربانیةمدةحیاته ۔ یہاں بھی ممتازمحرف نے ابوالسعود کی امتیازی شان پر مبنی عبارت سیاق وسباق سے کاٹ دی تا کہ مقصد برآری کریں اور چلتے بنیں۔

مکمل عبارت۔فان الرجال فی ذلك كانوا تحت قهرعبدالقادر فيما يحكى لنا من احواله واحوالهم فكان يقول هذا عن نفسه فيسلم له حاله فان شاهده يشهد له بصدق دعواه فانه كا ن صاحب حال موثرة ربانيةمد ة حياته لم يكن صاحب مقام وما انتقل الى حال ابى السعود وانكا ن تلميذه الاعندموته وهي الحال الكبرى وكانت هذه الحال مستصحبةلابى السعودطول حياته فكان عبداً محضالم يشب عبوديته ربوبيةفا علم ذلك(فتوحات ص ۸۰ جلد ۲)

بلا شبہ اس وقت مردان حق قہر عبدالقادر کے تحت تھے جیسا کہ ہمیں آپکے اور مردوں کے احوال بتائے گئے ہیں تو آپ ایسی بات اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے

Marfat.com

مگر آپ کا حال سلامت رہتا بلاشبہ آپکا شاہد آپکے صدق دعویٰ کی شہادت دیتا ہے بلاشبہ آپ اپنی مدت حیات تک صاحب حال موثر ربانی تھے صاحب مقام نہ تھے اور ابوالسعود کے حال کی جانب منتقل نہ ہوئے اگر چہ وہ آپ کے تلمیذ تھے مگر بوقت موت حالانکہ یہی (ابوالسعود کا حال) حال کبریٰ ہے اور ابوالسعود کا ساری زندگی یہی حال تھا (ابوالسعود) عبد محض تھے آپ کی عبودیت میں ربوبیت کی آمیزش نہ تھی اس بات کو جان لو حضرت ابوالسعود کے بارے میں فتوحات مکیہ کے (ص ۶۲۴ جلد ۲) پر یہ الفاظ بھی ہیں انی اقطع ان میزانہ بین الشیوخ کان راجحاً ۔ اور یہ الفاظ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادرؒ اور حضرت ابوالسعودؒ کے ذکر کے بعد حضرت ابوالسعودؒ کے بارے میں فرمائے نیز یاد رہے کہ حضرت ابن عربیؒ نے اس مقام کی نفی فرمائی ہے جو حال کے بالمقابل ہے نہ کہ مطقا ہر مرتبہ و مقام کی

فافهم ولاتكن من الغافلين

حال وتلوین اور مقام وتمکین کے متعلق کشف المحجوب سے ایک فیصلہ کن حوالہ

تلوین۔ مشائخ میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ التمکین رفع التلوین (تمکین کیا ہے تلوین کا خاتمہ ہونا ہے) تلوین بھی مشائخ کی ایک اصطلاح ہے جس طرح تلوین اور حال ہم معنی ہیں اسی طرح تمکین اور مقام بھی ہم معنی ہیں لیکن دونوں میں لطیف فرق ہے تلوین کا مطلب ہے رنگ بدلنا (یعنی روحانی حالت کا تبدیل ہونا) اور

Marfat.com

ایک حال سے دوسرے حال میں جانا اور تمکین یا صاحب تمکین سے یہ مراد ہے کہ تغیر پذیر نہ ہو مکمل طور پر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں قرار پکڑے اور غیر اللہ کو دل سے نکال دے تا کہ نہ کوئی چیز اس کو تبدیل کر سکے اور نہ حال اسکے باطن کو دگرگوں کر سکے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت حالت تلوین میں تھے جب کہ حق تعالیٰ نے کوہ طور پر تجلی فرمائی حق تعالیٰ نے فرمایا۔

و خر موسیٰ صعقا (اور موسیٰ علیہ السلام تجلی ذات میں محو ہو گئے) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام تمکین پر تھے کہ مکہ مکرمہ سے لے کر قاب قوسین تک تجلیوں کی کثرت کے باوجود بھی متغیر نہ ہوئے یہ وہ درجہ اعلیٰ تھا جسے خدا بہتر جانتا ہے۔

(کشف المحجوب اردو ص ۸۷۴ ترجمہ کیپٹن واحد بخش سیال چشتی صابری)

مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صاحب حال تھے صاحب مقام نہ تھے

حضرت ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب حال صدق تھے صاحبِ مقام صدق نہ تھے آپ ہی کے تلمیذ شیخ عاقل ابوالسعود صاحب مقام صدق تھے مقام صدق حال صدق سے اعلیٰ ہے (فتوحات ص ۲۲۳ ج ۲)

فتوحات مکیہ ص ۱۷۷ ج ۳ پر فرماتے ہیں

وصاحب الحال له الشطح و كذالک كان رضی الله عنه

صاحب حال کے لیے شطح ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایسے ہی تھے۔

Marfat.com

تبصرہ:

مذکورہ بالا عبارات اس بات کی وضاحت میں پیش کی گئیں کہ حضرت شیخ قدس سرہ پر سکر وفناء واستغراق کی حالت طاری ہوتی تھی۔اور آپ سے شطحیات کا صدور ہوتا تھا۔اسی حالت میں ہی آپ نے زبان گوہر فشاں سے قصیدہ غوثیہ اور قصیدہ روحی فرمایا کیونکہ آپ اس وقت صاحب حال تھے صاحب مقام نہ تھے۔ان عبارات کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اصحاب احوال اولیاء اللہ کے حالات کی وضاحت ہو جائے لیکن افسوس کہ بعض حضرات نے بدگمانی سے کام لیتے ہوئے غلط مطلب لیا۔

نصیر شاہ کا اعتراض

حضرت شیخ صاحب حال تھے اور صاحب حال مغلوب العقل ہوتا ہے جو مجنوں کی طرح ہے ان سے قلم اٹھالیا جاتا ہے نہ ان کے گناہ لکھے جاتے ہیں اور نہ نیکیاں۔

اعتراض کا جواب: فتوحات کی عبارت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ صاحب حال مجنون ہے بلکہ یہ فرمایا گیا صاحب حال حکم مجنون میں ہے جس سے قلم اٹھالیا جاتا ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی محبت کی مستی محویت واستغراق ہے جیسے کہ علامہ اقبال نے کہا ہے

؎ مرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر

اور اس وقت عبد کامل اللہ تعالیٰ کی محبت کی مستی محویت واستغراق میں بولتا ہے اس کو

Marfat.com

پتہ نہیں ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ورنہ داؤدؑ کو میٹھی آواز میں نے دی عیسیٰؑ کے ساتھ میں بول رہا تھا یعقوبؑ کی آنکھیں میری تھوک سے ٹھیک ہوئیں وغیرھا من الدعاوی اوراس سے بڑھ کر یہ کہ بالذات واحد فرد کبیر ہونے کا دعوٰی صحو پر مبنی ہونے کی صورت میں شرعی لحاظ سے یہ دعاوی کیسے درست ہو سکتے ہیں نیز سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی کے بارے میں کیا کہو گے جو اس حالت استغراق محویت میں فرماتے ہیں سبحانی ما اعظم شانی المغلوب علی عقولھم کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ حالت جذب واستغراق میں ہوتے ہیں اور اسوقت انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ نصیر صاحب وہ مجنوں کی طرح نہیں ہیں وہ اولیاء اللہ ہیں لیکن محبتِ خداوندی میں صاحب استغراق ومحویت ہوتے ہیں جس کا آپ نے اقبال کا یہ شعر لکھ کر خود اقرار کیا ہے ؎ میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

نیز اصحابِ احوال کے حکم مجنون میں ہونے کی بات بھی ہم نے تو نہیں کی یہ بھی تمہارے ہی گھر کی بات ہے اگر یہ گستاخی ہے تو یہ گستاخی ہمارے کھاتے میں نہ ڈالئے حوالہ فتوحات مکیہ کا ہے اور فرمان حضرت ابنِ عربیؒ کا اب بسم اللہ کیجیئے اور ان پر فتوٰی لگا یئے ہم بھی تو دیکھیں کہ آپ لوگ کتنے پانی میں ہیں۔ آپ لوگوں نے صاحب حال کو حکم مجنوں دینے بلکہ مجنون ثابت کرنے کی جو نسبت ہماری طرف کی ہے اس پر آپ کو وہی تمغہ ملنا چاہیے۔ جو جھوٹوں کو قرآن پاک نے دیا ہے۔ ہم بجانِ ودل حضور غوثِ اعظم محبوب سبحانیؒ کی خداداد عظمت کو تسلیم کرتے ہیں اور انکی محبت ہمارا ایمان ہے ہم حضور غوث الاعظمؒ کو مجنون نہیں

Marfat.com

کہتے نہ کبھی یہ ہمارا مقصد تھا ایسی گھٹیا سوچ آپ ہی کو مبارک رہے۔

؎ اے کہ خود را در دل ما زشت منظر دیدہ ای

روئے خود را چارہ کن آئینہ ما زرد نیست

جب یہ بات ثابت ہے کہ ہم نے سیدنا غوث الاعظمؓ کو مجنون نہیں کہا تو نصیر شاہ کو چاہیئے کہ اپنے ذکر کردہ تمام القاب فضیحہ کو اب اپنے اوپر جاری کر لیں۔

؎ تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی

کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا

نصیر شاہ نے غوث پاکؓ پر استغراق طاری ہونے کی نفی کی

اپنی بدنام زمانہ کتاب لطمہ میں لکھتے ہیں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر غوث پاک پر حالتِ استغراق طاری بھی ہوتی تھی تو وہ آپ کے اختیار میں تھی آپ وعظ فرمانے کے لیے صحو و تمکین میں تشریف لاتے تھے ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ پیران پیرؒ پر استغراق بھی طاری ہوتا تھا مگر کم از کم وعظ کے دوران تو آپ صحو میں ہوتے تھے اور ہم مقابیس المجالس ہی کے حوالے سے ثابت کر آئے ہیں کہ آپ نے قدمی ھذہ کا فرمان دوران مجلس وعظ بامر الٰہی فرمایا تھا (لطمہ ص ۱۷۲)

دوران وعظ حالتِ سکر و فنا کے ظہور کا ثبوت

قال ابو سعید المهینی لیس فی جبتی سوی اللّٰه فانه کان یعظ الناس فظهرت حالته فی تلک الوعظ فقال لیس فی جبتی سوی اللّٰه ووضع اصبعه المسبحة علی الجبة حذاء صدره فظهر اثر اصبعه علیها (لطائف اشرفی ص ۱۱ حصہ دوئم)

Marfat.com

(الی ان قال) احرق منها مقدار موضعها وسوخت ازاں بقدر موضع انگشت حضرۃ قدوۃ الکبری میفرمودند وقتیکہ ایں فقیر در نیشاپور رفت باحفاد واولاد ایشاں رسید آں خرقہ ہنوز در خاندان ایشاں ہست یزار و یتبرک زیارت کردہ میشود و باو برکت حسبتہ میشود (لطائف اشرفی حصہ دوئم ص ۱۳)

ابوسعید المھینی نے کہا میرے جبہ میں اللہ کے سوا نہیں آپ لوگوں کو وعظ کر رہے تھے تو اسی وعظ میں آپ پر حالت طاری ہوگئی تو آپ نے کہا میرے جبے میں اللہ کے سوا نہیں ہے اور اپنی مسبحہ انگلی سینے کے سامنے جبے پر رکھی تو جبہ پر انگلی کا اثر ظاہر ہوا انگلی کی مقدار وہ جبہ جل گیا حضرت قدوۃ الکبری فرماتے ہیں کہ جب یہ فقیر نیشاپور میں گیا اور انکے احفاد واولاد کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خرقہ ابھی تک اس خاندان میں موجود ہے اسکی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

نوٹ: حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر دوران خطبہ حالت استغراق طاری ہونے کے بارے میں مفصل بیان باب چہارم میں ملاحظہ فرمائیں

تبصرہ: نصیر شاہ نے غوث پاک پر حالتِ استغراق طاری ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ پیرانِ پیرؒ پر استغراق بھی طاری ہوتا تھا پیر بے ضمیر کا یہ اعتراف بھی انکار کے مترادف ہے۔ ہم حضور غوث پاکؒ پر حالت استغراق کے ورود پر چند دلائل پیش کرتے ہیں۔ حاشیہ بہجۃ الاسرار ص ۲۲۹ میں ہے عوام کے نزدیک اسکا مشہور نام قصیدہ غوثیہ اور خواص کے نزدیک خمریہ ہے حضرت شیخ قدس سرہ نے اسے حالت جذب واستغراق میں پڑھا۔ اسکے علاوہ

Marfat.com

قصیدہ روحی میں حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا

وکنت مع عیسیٰ فی المھد ناطقاً واعطیت داوٗد حلاوۃ نغمتی

میں عیسیٰؑ کے ساتھ مھد میں بولنے والا تھا داوٗدؑ کو میں نے اپنے نغمہ کی حلاوت عطاء کی۔

انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہ انا الواصف الموصوف علم الطریقۃ

میں ہی واحد فرد کبیر با لذات ہوں میں علم طریقت کا واصف وموصوف ہوں۔اب پیر بے ضمیر بتائیں کہ حضرت شیخ کے یہ دعاوی صحو پر مبنی ہونے کی صورت میں شرعی لحاظ سے کیسے درست ہو سکتے ہیں خاص طور پر واحد فرد کبیر ہونے کا دعویٰ اب ماننا پڑے گا کہ یہ کلمات حضور غوث پاکؒ سے حالتِ استغراق میں ہی صادر ہوئے ہیں اور حضور غوث پاکؒ پر استغراقی حالت طاری ہوتی تھی۔حضرت شیخ قدس سرہ خود فرماتے ہیں ؎ **شربتم فضلتی من بعد سکری** (قصیدہ غوثیہ)

ممتاز محرف کا اعتراض: عام اصحاب احوال کے حالات پر مترتب احکام و ضوابط کو سیدنا شیخ عبدالقادرؒ کے احوال مبارکہ پر نافذ کرنے کی کوشش کی انہوں نے صاحب حال کو مجنون کا حکم دے کر عظمت غوثیہ پر کیچڑ اچھالا (قدم الشیخ ص ۳۸۵)

اعتراض کا جواب: ممتاز محرف مولوی ممتاز گولڑوی اپنے پیشوا نصیر شاہ کی رسوائے زمانہ کتاب لطمہ کے ص ۱۸۷ کا بغور مطالعہ فرمائیں امید ہے کہ انہیں کچھ سکون نصیب ہو جائے گا۔نصیر شاہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں فان

Marfat.com

حکم صاحب الحال حکم المجنون ارتفع عنه القلم بلاشبہ صاحب حال حکم مجنون میں ہے جو کہ مرفوع القلم ہے یہاں عقل وخرد کے معنی اور تقاضے کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ بقول علامہ اقبال لاہوریؒ

؎ عطا اسلاف کا جذب دروں کر　　شریک زمرۂ لا یحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں　　مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

تبصرہ: لیجئے نصیر شاہ کے بیان سے ہی یہ بات واضح ہوگئی کہ جنون سے مراد یہاں وہ حالت ہے جسکے حاصل کرنے کی اہل اللہ تمنّا اور آرزو کرتے ہیں ہمارا نظریہ بھی یہی ہے کہ یہ دراصل حبّ الٰہی میں استغراق مستی ومحویت کی حالت ہے۔

؎ سرشک شوق کی موجوں سے کیوں گھبرا گئی دنیا
ابھی تو میں نے اک قطرہ سمندر سے نکالا ہے

مقام مخدع۔ مقام مخدع ہر قطب وقت کا مقام ہے اور قطب ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے یہ مقام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ خاص نہیں یہ مقام ہر قطب وقت کا ہوتا ہے جہاں وہ اس دور کے دیگر افراد واصلین سے چھپتا ہے چنانچہ صاحب فتوحات مکیہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قادری ص ۱۳۰ جلد ۲ میں فرماتے ہیں

فان قلت ما المخدع قلنا موضع ستر القطب عن الافراد الواصلین عندما یخلع علیهم وهو خزانة الخلع والخازن هو القطب۔

اگر تو کہے کہ مخدع کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ افراد واصلین سے قطب کے چھپنے کا مقام جب انکو خلعت دی جاتی ہے یہ خلعتوں کا خزانہ ہے اور خازن قطب ہے

Marfat.com

احبار بنی اسرائیل سے بھی بڑی تحریفی مثال خود ممتاز محرف پر فٹ ہوگئی

قدم الشیخ عبدالقادرؒ ص ۱۷ پر لکھتے ہیں فان مقام ترك الا دب مع الحق هوا لو اقع المشروع الخ بہرحال جمہور اھل طریق اور خاص اہل طریق کی اکثریت کے نزدیک ترک ادب مع الحق فی العموم والخصوص واقع اور مشروع ہے۔ اور یہ (ترک ادب) وہ جلیل القدر مقام ہے کہ یہاں اصحاب مقامات اور اہل اللہ میں سے مردان باکمال کے سوا کوئی نہیں ٹھہر سکتا جو لوگ صرف اصحاب احوال ہوں وہ اس مقام پر فائز نہیں ہو سکتے۔

ترک الادب مع الحقیقۃ کو عظیم تحریف کر کے ترک الادب مع الحق لکھ دیا

دیکھئے فتوحات مکیہ۔ فان مقام ترك الادب مع الحقيقة هو الواقع المشروع پس بے شک مقام ترک ادب مع الحقیقت (یعنی تقدیر کے ترک ادب کا مقام) واقع اور مشروع ہے۔ حضرت ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں کہ جو لوگ صرف اصحاب احوال ہوں وہ اس مقام پر فائز نہیں ہو سکتے اور یہ وہ جلیل القدر مقام ہے کہ یہاں اصحاب مقامات اور اہل اللہ میں سے مردان باکمال کے سوا کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

مقصد تحریف: ممتاز محرف صاحب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مقام ترک ادب شریعت اور ادلال پر فائز ہونا پہلے بیان کر چکے ہیں اور یہاں ادب شریعت کو ترک ادب شریعت لکھ کر اصحاب مقامات اولیاء کے اعلیٰ ترین مقام کو انکے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں ولنعم ما قيل حبك الشئيى يعمى ويصم ۔

Marfat.com

؎ بے خودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ادب شریعت ترک ادب شریعت سے اعلیٰ مقام ہے

(فتوحات مکیہ ص ۲۸۶ جلد۲ میں حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں عام اہل طریق شریعت اور اکثر خواص کے نزدیک حقیقت یعنی تقدیر کے ترک ادب کا مقام ہی واقع مشروع ہے عموم وخصوص میں کہ جلیل القدر مقام ہے جس پر اہل اللہ میں سے مردان کامل ٹھہرتے ہیں اور اصحاب مقامات میں سے بہادر لوگ نہ کہ اصحاب احوال قرآن سارے کا سارا اسی مقام کے اعتبار سے نازل ہوا ہے مگر کچھ آیات جن کا ہم نے اول باب میں ذکر کیا ہے اس مقام میں دو آدمی حیرت زدہ رہ جاتے ہیں جسے کشف دیا گیا ہے اور جسے مشاہدہ کرایا گیا ہے حقیقت یعنی تقدیر بھی ادب طلب کرتی ہے اور حق جو مقرر کیا گیا ہے یعنی شرع بھی طلب ادب کرتا ہے ان میں سے ایک کا ادب دوسرے کا ترک ادب ہوگا اور تو مقام ترجیح میں آ گیا ہے حالانکہ وہ تیرے لئے نہیں تو بعض مردان حق شرع کا ترک ادب اپنے اعتقاد اور باطن سے کرتے ہیں اور ظاہر کے اعتبار سے ترک ادب حقیقت یعنی تقدیر کرتے ہیں وہ اپنے ظاہر میں حق یعنی شرع کا ادب کرنے والے ہوتے ہیں اور ظاہر کے اعتبار سے حقیقت یعنی تقدیر کا ادب کرنے والے نہیں ہوتے اور اپنے باطن کے اعتبار سے حقیقت یعنی تقدیر کا ادب کرنے والے اور شرع کا ادب کرنے والے نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ نجات اور سعادت اسی میں ہے اور اسکے برعکس شقاوت ہے پس وہ سیدھا چلتے ہیں اور الٹ نہیں کرتے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ حق یعنی شرع کا ادب ہی حقیقت یعنی تقدیر کا ادب ہے۔ جس نے شرع کا ادب چھوڑ دیا اس نے تقدیر کا ادب بھی چھوڑ دیا اور وہ اسکی وجہ نہیں جانتے اور وہ اس لئے کہ شرع نے اس بات کو واضح کر دیا

Marfat.com

ہے جس کی وجہ سے منع کا حکم لگایا گیا ہے تو فرمایا اپنی غیرت کی وجہ سے حرام کیا ہے فواحش کو نہ یہ کہ ان کو تحریم کے ساتھ فواحش بنایا۔ اس مذہب کا حکمت میں زیادہ دخل ہے اور مخالف کے مذہب کا احدیت العین میں زیادہ دخل ہے اس مقام کے بھی رجال ہیں اور مخالف مقام کے لئے بھی کچھ رجال ہیں بالجملہ یہ حیرت کا مقام ہے نہ من جمیع الوجوہ ایک گروہ کے لئے ہے اور نہ دوسرے کے لئے اخبارات الہیہ اکثر ادلہ عقلیہ کے معارض ہیں اس حیرت سے بڑی کونسی حیرت ہوگی یہ متشابہ ہے جس کے بارے میں لائق یہ ہے کہ جو علم نہیں رکھتا وہ یہ کہے کہ ہم اسپر ایمان لائے سب ہمارے رب کی طرف سے لیکن نہیں نصیحت پکڑتے مگر عقلوں والے اور وہی پکڑنے والے ہیں مغز کو چھلکے کو چھوڑ کر

واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

ممتاز محرف کی انوکھی تحقیق ادب حق اور ادب حقیقت میں امتیاز نہ کر سکے

ممتاز محرف صاحب حق اور حقیقت کا فرق معلوم نہیں کر سکے حق نام ہے شرع کے مقتضی کا اور حقیقت نام ہے کشف و باطن کے مقتضی کا مثلاً تقدیر الٰہی یہ ہے کہ فلاں بندہ سے یہ جرم سرزد ہوگا مگر شرع کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کام نہ کیا جائے یہ جرم ہے اب بندہ کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا کہ اس کام کا صدور میرے مقدر میں ہے تو وہ شخص ارادہ الٰہیہ کا تقاضا پورا کرنے کے لئے وہ کام بسرعت کر گزرتا ہے تو یہ ادب حقیقت ہے ادب حق نہیں اس شخص نے ادب حقیقت تو کیا مگر ادب حق کو موطن کے اعتبار سے یعنی دار تکلیف میں ترک کیا اگرچہ یہ بھی باطن کے اعتبار سے ادب حق ہے اس لئے کہ شریعت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو تقدیر الٰہی میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ جف القلم بما انت لا ق دوسرا شخص وہ ہے جو حق کا ادب کرتا ہے اور ادب حقیقت کو ترک کرتا ہے یعنی تقاضا شرع کے مطابق اس

Marfat.com

جرم سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اگر چہ اسے بذریعہ کشف معلوم ہے کہ یہ کام میرے مقدر میں ہے اور تقدیر الٰہی پوری ہو کر رہے گی حضرت ابن عربیؒ نے اس دوسرے شخص کے بارے میں فرمایا ہے کہ مقام ترک ادب مع الحقیقۃ ہی مشروع ہے۔ خواہ کوئی حالت عموم یعنی سکر و فنا میں ہو یا حالت خصوص یعنی صحو و بقا میں اور یہ جلیل القدر مقام ہے جس پر اہل اللہ میں سے صرف مردان کامل ہی ہوتے ہیں یہ اصحاب احوال کی منزل نہیں اور یہ بھی آپکو معلوم ہے کہ حضرت ابن عربیؒ صراحتاً غوث الاعظم حضرت شیخ جیلی قدس سرہ کو صاحب حال قرار دیتے ہیں اس لئے کہ ملامیہ کیطرف انتقال تو انتقال سے تھوڑے دن قبل حاصل ہوا اور نزول بھی صرف مقام روح تک ہو سکا۔ اب ظاہر ہے کہ اس موطن دار تکلیف میں جو ظاہر شرع کی مطابقت کرتا ہے وہی افضل ہے نہ وہ جو کشف کی اتباع کرتا ہوا شریعت کی مخالفت کرتا ہے۔ تو صاحب ادب شرع تارک ادب شرع سے افضل ہے لہٰذا تارک ادب شرع کی تمام اولیاء پر افضلیت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ صاحب مقام کا مرتبہ صاحب حال سے ارفع ہوتا ہے (دیکھئے فتوحات مکیہ ص ۳۰۸ جلد ۲)۔

حضرت شیخ نے اپنی مشیت سے تحکم کیا

فاذا اعطی التحکم فی العالم فهی الخلافة فان شاء تحکم و ظهر کعبد القادر الجیلی وان شاء سلم و ترك التصرف لربه فی عباده مع التمکن من ذالك لا بد منه کابی سعود بن الشبل الا ان یقترن به امر الهی کداود علیه السلام فلا سبیل الی رد امر الله فانه الهوی الذی نهی عن اتباعه و کعثمانؓ الذی لم یخلع ثوب الخلافة عن عنقه حتی قتل لعلمه بما للحق فیه فان رسول الله ﷺ نهاه ان یخلع عنه ثوب الخلافة فکل من اقترن بتحکمه امر

Marfat.com

الهی وجب علیه الظهور به ولا یزال مویداً ومن لم یقترن به امر الهی فهو مخیر ان شاء ظهر به ظهر بحق وان شاء لم یظهر فاستتر بحق و ترك الظهور اولیٰ۔ (فتوحات ص ۳۰۸ جلد دوم)

جب ان کو جہان میں تحکم دیا جائے تو یہ خلافت ہے اگر چاہتا ہے تو اپنا حکم جاری اور نافذ کرتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے جس طرح کہ عبدالقادر الجیلیؒ اور اگر چاہے تو مقام تسلیم پر رہتا ہے اور قدرت تصرف کے باجود رب تعالیٰ کے اپنے بندوں میں تصرف کیلئے خود ترک تصرف کرتا ہے اسپر قادر ہونے کے باوجود یہ اسکے لئے ضروری ہے جس طرح کہ ابوالسعود بن شبل مگر یہ کہ اسکے ساتھ امر الٰہی مقترن ہو جس طرح کہ داؤد علیہ السلام تو پھر اللہ تعالیٰ کے امر کو رد کرنے کا کوئی رستہ نہیں کیونکہ یہ تو وہی خواہش بن جائے گی جس کی اتباع سے منع کیا گیا ہے اور جیسے کہ حضرت عثمانؓ جنہوں نے اپنے آپ سے خلافت کے کپڑے نہ اتارے حتیٰ کہ قتل کئے گئے اس لئے کہ آپ جانتے تھے جو حق تعالیٰ کا حکم ہے آپ میں اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے آپ کو منع کیا کہ ثوب خلافت کو اتاریں تو جس کے ساتھ امر الٰہی کا اقتران ہوا ہے اس پر واجب ہے ظہور کرنا ساتھ اس کے اور ہمیشہ رہے گا وہ موید اور جس کے ساتھ امر الٰہی مقترن نہیں ہے تو اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے تو اس کے ساتھ ظہور کرے تو حق کے ساتھ ظہور کرے گا اور اگر چاہے تو نہ ظہور کرے تو پوشیدگی حق کے ساتھ کرے گا اور ترک کرنا ظہور کا اولیٰ ہے۔

فتوحات کے اس اہم حوالہ پر مرتب نتائج

حضرت ابن عربیؒ کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ تصرف کرنے پر مامور نہ تھے کیونکہ انہوں نے حضرت شیخ عبدالقادرؒ کا ذکر مامور لوگوں کے مقابلہ میں کیا

Marfat.com

حضرت داؤد علیہ السلام بلاواسطہ مامور تھے اور حضرت عثمانؓ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے واسطہ سے حضرت شیخ ابوالسعود مامور نہیں تھے اور آپ نے ترک تصرف کیا جبکہ حضرت سیدنا غوث اعظمؓ مامور نہیں تھے آپ ظاہر بھی ہوئے اور اپنی مشیت سے تحکم وتصرف کیا اور تحکم شطح کی ہی ایک قسم ہے۔

حضرت ابن عربیؒ کا فیصلہ کن قول ترک تحکیم اعلیٰ مقام ہے

عبارت کے آخر سے حذف کر دیا: ملاحظہ فرمائیں (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۳۸۳) ممتاز محرف نے طویل عربی عبارت اور اسکا ترجمہ ذکر کیا لیکن آخری اور فیصلہ کن جملہ ''وترکہ اعلیٰ'' **حذف کر دیا**

اصل عبارت:۔ اذالم یوثر عین التحکیم فی المقام فلا باس بہ وترکہ اعلیٰ۔ جب عین تحکیم مقام کی تنقیص میں موثر نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ترک تحکیم اعلیٰ ہے (الفتوحات المکیہ ص ۵۲۰ جلد دوم)۔

تحکیم کے بارے میں ممتاز تلبیس کا جواب

حضرت ابو مدینؒ کا مذہب یہ نہیں کہ بعض لوگ ماسوا انبیاء اور رسل کے تحکیم پر مامور ہوتے ہیں فرماؤ یہ کہاں لکھا ہے آپ نے مقام غیرۃ کے بارے میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول کی تکذیب کی جارہی ہو تو ولی اپنی کرامت دکھا کر رسول کا سچا ہونا ثابت کر دے یہ عبدیت کے خلاف نہیں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ بوجہ تعریف الٰہی کے ادلال کرتے ہیں انہیں جو مقام ومرتبہ حاصل ہے کم نہیں ہوتا البتہ اس حال میں آگے ترقی بھی نہیں ہوتی فرشتے امر الٰہی سے ہی بیان کرتے ہیں **یفعلون مایؤ مرون** نیز انبیاء بھی امر

Marfat.com

الٰہی سے ایسا کرتے ہیں۔آگے لکھتے ہیں۔اذ لم یو ثر عین التحکیم فی المقام فلاباس به وترکه اعلی لانه علی کل حال فراغ جب عین تحکیم مقام پر اثر انداز نہ ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں اور اس کا ترک کر دینا اعلیٰ ہے اس لئے کہ یہ ہر حال میں فراغ ہے اور ہم اعلیٰ کی بحث میں ہی ہیں

حاصل کلام ☆ دعوت رسول علیہ السلام کو رد کیا جارہا ہو یا رسول کو جھٹلایا جارہا ہو تو ولی کا اظہار کرامت عین عبدیت ہے نیز ضرورت کے تحت بتانا جائز ہے مثلاً شاگرد کو کہے کہ میاں میرے پاس یہ علم واستعداد ہے حاصل کرلے قدمی الخ کے وقت صدور میں نہ تو دعوت رسول علیہ السلام کو رد کیا جارہا تھا اور نہ رسولؑ کو جھٹلایا جارہا تھا لہذا یہ قول عین تحکیم و شطح سے خارج نہ ہوا

تعریف الٰہی سے تحکیم نقص کا موجب نہیں

جس وقت تحکیم تعریف الٰہی سے ہو تو اصل مقام سے ناقص نہیں کرے گی لیکن جو مقام ہے اس پر وہ رہے گا اس سے اعلیٰ بھی نہیں ہوگا اعلیٰ مقام اور ہے اب سوال یہ ہے کہ اعلیٰ وافضل مقام کون سا ہے کیا اپنی ثنا بیان کرنا یہ اعلیٰ مقام ہے یا نہ بیان کرنا یہ اعلیٰ مقام ہے اسکا فیصلہ حضرت ابن عربی نے فرمادیا کہ ترک تحکیم اعلیٰ مقام ہے بے شک تحکیم بھی اپنی جگہ ایک مقام ہے لیکن بمطابق فرمان باری تعالی **وفوق کل ذی علم علیم** ہر شان کے اوپر ایک شان ہے تحکیم سے اعلیٰ مقام ترک تحکیم ہے نیز متعدد اولیاء کرام نے یہ وضاحت بھی فرمادی ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ سے یہ قول امر الٰہی سے صادر نہیں ہوا جیسا کہ کلام الاولیاء الاکابر میں ذکر کیا گیا ہے حضرت ابن عربیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ پر شطحیات کا تغلب تھا اور شطح کی تعریف بھی آپ نے خود فرمادی دیکھئے کلام الاولیاء

Marfat.com

الاکابر۔ جب شطح ایسا دعوی ہے جو بلا امر الٰہی سرزد ہوا تو ثابت ہو گیا کہ آپ سے اقوال ودعاوی بلا امر الٰہی صادر ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے رجوع فرمایا حضرت ابن عربیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اپنے مرتبہ کا بیان واظہار امر حقیقی یعنی وحی کے بغیر اعلیٰ تر مقام نہیں اگر حالت سکر ہے تو معذور ہے ورنہ عذر بھی باقی نہ رہے گا حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں اولیاء میں سے کسی کو امر محسوس بھی ہو تو وہ مکر خفی ہے

ابو مدینؒ اور حضرت غوث پاکؒ کی برابری بیان کرنے والا ''سواء'' کا فیصلہ کن لفظ عین عبارت کے درمیان سے اڑا دیا

ملاحظہ فرمائیں قدم الشیخ عبدالقادر ص ۳۵۵ ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں شیخ ابو مدین مغربی سے شیخ عبدالقادر کا امتیاز۔ غیر ان عبدالقادر کان انهض فی الظاهر لما یعطیه الشرف۔ مگر شیخ عبدالقادر ظاہر میں کسی چیز کو شرف عطا کرنے میں زیادہ مستعد و سابق تھے مذکورہ بالا عبارت کے شروع سے سواء کا فیصلہ کن لفظ حذف کر لیا پہلے اور بعد والی طویل عبارت نقل کر دی لیکن درمیان میں سے لفظ سواء چھوڑ دیا پھر فی الظاہر کی قید بھی ملحوظ نہ رکھی اور امتیاز وافضلیت ثابت کر دی

انوکھی تحقیق کہ ترجمہ بھی الٹ کر دیا

یعطیه الشرف میں ضمیر منصوب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف راجع ہے اور شرف فاعل ہے جبکہ اس محقق کو پتہ نہ چلا کہ فاعل کونسا ہے اور مفعول کونسا ہے اور دعویٰ ہے غزالئ زماں کی ترجمانی کا یقیناً ایسے لوگوں کو فتوحات ایسی کتب کے مطالعہ کا کوئی حق نہیں۔

اصل عبارت مع ترجمہ وتشریح: سواء غیر ان عبدالقادر کان انهض

Marfat.com

فی الظاهر لمایعطیه الشرف (حضرت ابومدینؒ اور حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ) برابر برابر تھے سوائے اسکے کہ بے شک عبدالقادر ظاہر میں اٹھ کھڑے ہوئے (تیار ہو گئے) اس چیز کے لئے جو آپ کو آپکے مقام و مرتبہ اور شرف نے عطا کی

مندرجہ بالا عبارت سے ماخوذ نتائج:

﴿۱﴾ فی الظاہر کے الفاظ سے دونوں کے درمیان مقام و مرتبہ کے اعتبار سے امتیاز و فرق ختم ہو کر رہ گیا صرف ظہور و بطون کا فرق باقی رہا حضرت ابومدینؒ جو کہ حضرت شیخ کے زیر قدم تھے کے ساتھ صرف اسی قدر فرق رہا کہ حضرت شیخ جیلیؒ نے جو کچھ ان کو ملا اسے ظاہر کرنے میں سرعت اور تیزی دکھائی جبکہ ابومدین نے عجلت سے کام نہیں لیا بلکہ حوصلہ اور تحمل سے روحانی واردات کو برداشت کیا نیز لفظ انهض اور اسکے حضرت شیخ جیلیؒ کی طرف اسناد سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ اظہار وہ بلا امر الٰہی اپنی مرضی سے کرتے رہے

﴿۲﴾ یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ حضرت ابن عربی اپنے شیخ حضرۃ ابومدینؒ کے زیر قدم ہونے کے باوجود بھی ان پر حضرت شیخ قدس سرہ کی افضلیت مطلقہ ثابت نہیں کرتے۔

عبارت کا حاصل مطلب

حضرت ابن عربیؒ نے اس عبارت میں بیان فرمایا کہ حضرت ابومدینؒ اور حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جلوس مع اللہ میں برابر برابر تھے سوائے اسکے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ عالم ظاہر میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اس چیز کے لئے جو آپ کو مقام و مرتبہ اور شرف نے عطا کی یعنی جو مقام و مرتبہ آپکو ملا اسے خوب ظاہر کیا مگر حضرۃ ابومدینؒ نے مقام و مرتبہ کو ظاہر نہ فرمایا بس یہی فرق تھا ورنہ جلوس مع اللہ اور مقام و مرتبہ میں برابر برابر تھے

Marfat.com

منھم من یقام فی مقام الادلال کی وضاحت

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۳۷۲ پر لکھتے ہیں۔انہ کان فی اوقاتِ صاحب ادلال لما کان الحق یعرفه به من حوادث الاکوان (فتوحات جلد اول ص ۲۳۳) آپ بعض اوقات صاحب ادلال ہوتے اور اس کی یہ وجہ تھی کہ حق تعالیٰ ادلال میں کائنات کے حوادث وواقعات کے ذریعے آپ کی پہچان کروا رہے تھے آگے لکھتے ہیں فی اوقات کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے یہ بات درست نہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مقام ادلال میں رکے رہے گزارش یہ ہے کہ آپؒ سے اظہار ادلال بعض اوقات میں ہوتا تھا لیکن مقام ادلال سے عبودیۃ محضہ کی طرف انتقال آخری حصہ عمر میں ہوا روح المعانی فتوحات مکیہ الجواہر والدرر لطائف المنن کی عبارات اس پر شاہد ہیں۔

ممتاز محرف صاحب مزید لکھتے ہیں۔اقام یقیم کا معنی روک دینا اپنی طرف سے گھڑ لیا حالانکہ اقامۃ الشئی کسی چیز کا صحیح حق ادا کرنے کو کہتے ہیں جب کہ روکنے کے معنی کے لئے عربی زبان میں وقف یقف استعمال ہوتے ہیں جس طرح وقفوھم انھم مسئولون

فتوحات مکیہ کی عبارت بحوالہ کلام الاولیاء الاکابر

منھم من یقام فی مقام الادلال کعبد القادر الجیلی ببغداد سید وقته

ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو مقام ادلال میں روک دیئے جاتے ہیں۔جیسے بغداد میں عبدالقادر جیلیؒ جو اپنے وقت کے سردار تھے (فتوحات مکیہ ص ۲۸۶ جلد ۲۔کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۱۳)

یقام کا مطلب روک دیئے جاتے ہیں درست ہے

تفسیر بیضاوی۔ومعنیٰ قاموا وقفوا ومنه قامت السوق اذا رکبت وقام

Marfat.com

الماء اذا جمدت تفسیر بیضاوی ص۴۰

تفسیر کبیر۔ومعنی قاموا وقفوا وثبتوافی مکانهم ومنه قامت السوق وقام الماء جمد تفسیر کبیر ص۸۰ج۱

تفسیر روح المعانی۔قاموا ای وقفوا عن المشی ویتجوز به روح المعانی ص۱۷۶ج۱

تفسیر روح البیان۔قاموا ای وقفوا فی اماکنهم روح البیان۲۷ج۱

کنزالایمان ترجمہ مولٰنا احمد رضا خان بریلویؒ

واذااظلم علیهم قاموا سورۃ بقرہ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے یوم ظعنکم ویوم اقامتکم تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن سورۃ النحل

تبصرہ: ممتاز محرف نے تسلیم کیا کہ عربی زبان میں روکنے کے معنی کے لئے وقف یقف استعمال ہوتے ہیں جب جلیل القدر مفسرین نے قاموا کی تفسیر وقفوا سے کردی تو ثابت ہوگیا کہ ہمارا ترجمہ درست تھا اور یہ فقط ممتاز محرف کی نظر کا فتور تھا کہ انہوں نے بے سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیا۔ ؎ سخن شناس نئی دلبرا خطا ایں جا است

لفظ یقام کی وضاحت لغت کی کتب سے

منتھی الارب ص ۴۳۱ جلد سوم ۔ قام الماء : بستہ شد آب

قامت الدابة : ایستادہ شد ستور از سستی۔اقام بالمکان اقامة وقا مة ایضاً آرام کرد در آن جائے ودوام ورزید

عربی منجد فی اللغة ص۶۶۳ قوم قام یقوم قوماًوقو مة وقیا ماً وقامة ۔ انتصب وقف تقول للما شی قم لی ای قف لی اقاماقا مةو

Marfat.com

قامة الشئی ادامه و بالمکان دام فیه و اتخذه وطنا

منجد اردو ص۸۵۰قام یقوم قوماً وقومة وقیاماً وقامة : کھڑا ہونا قیام کرنا چلنے سے رکنا چلتے ہوئے کو کہا جاتا ہے قم لی میرے لئے ذرا ٹھہرو۔الماء یانی کا کسی راستہ کے نہ ملنے سے ٹھہرنا۔ قامت به دابته سواری کا تھک جانا اور رک جانا۔

صراح ج۲ص۳۰۶ : قیام بالکسر بر خاستن قام بامر کذاو قام الماء ای جمد و قامت الدابة ای وقفت من الکلال نیز مقیم اسے کہتے ہیں جو اپنے شہر میں رکا ہوا ہوتا ہے

جامع التعلیلات ص۱۶۰: الاقامة ایستادن واستادہ کردن

مصدر فیوض ص۶۔ایستادن کھڑے ہونا ٹھہرنا

کریم اللغات ص۹ استادن کھڑا ہونا

تبصرہ : ۔لغت کی رو سے ثابت ہوگیا کہ یقام کا معنی روک دیا جانا درست ہے۔اور یقام فی مقام الا دلال کا مطلب ادلال میں روک دیئے جاتے ہیں برحق اور درست ہے اور فتوحات وغیرہ میں **ما انتقل الی حال ابی السعود الا عند موته** اس مفہوم پر صریح نص ہے نیز ہم آپ کا کیا ہوا معنی ہی تسلیم کر لیتے ہیں اگر آپکو وہی پسند ہے کہ یقام فی الا دلال کا مفہوم یہ ہے آپ سے ادلال پوری طرح ادا کروایا گیا مکمل طور پر کروایا گیا مگر یہ بھی یاد رہے کہ ادلال ایک نقص ہے ابن عربی لکھتے ہیں **فکل صاحب ادلال فی هذه فقد نقص من المعرفة بالله علی قدر ادلاله** فتوحات ص۲۳۳ ج۱ص۲۳۲ ج۲ پر فرمایا **لانه صفة نقص** مگر آپکو تو صرف لفظ کامل کا

Marfat.com

ہی شوق ہے خواہ کمال نقص میں ہی ہو مثلا کہا جائے کہ ممتاز محرف کامل گدھا ہے تو آپ پھولے نہ سمائیں گے کہ چلو لفظ کامل تو آ ہی گیا خواہ گدھا پن کند ذہنی اور بلادت میں ہی سہی

☆مقام ادلال☆

ممتاز محرف اعتراض قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہاں مقام کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے تا کہ انکے خود ساختہ معنی کی مناسبت ثابت ہو حالانکہ فتوحات میں صرف ادلال کا لفظ ہے مقام ساتھ نہیں (قدم الشیخ ص ۳۷۳)

تبصرہ: اگر چہ فتوحات کے اس حوالہ میں مقام کا لفظ نہیں لیکن یہ لفظ معنی و مفہوم میں کسی فساد کا سبب نہیں اس لئے کہ فتوحات مکیہ میں کئی جگہ ادلال کے ساتھ مقام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے الغرض ممتاز محرف کا یہ اعتراض بھی بچگانہ ہے ادنیٰ سے ادنیٰ دانش وفہم والا شخص بھی اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ ادلال بھی روحانی مقامات میں سے ایک مقام ہے یوں تو ہر مومن ولایت کے کسی نہ کسی مقام پر ہوتا ہے مگر حضرت ابن عربیؒ نے جس مقام کی حضرت شیخ قدس سرہ سے نفی کی ہے اس کا اطلاق حال وادلال کے مقابلے میں ہوتا ہے اب فتوحات مکیہ وغیرھا کتب کے وہ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں جن میں ادلال کو مقام ادلال کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے ''بندوں کے لئے اوامر واحکامات سید میں مشغولی باقی نہ رہی تو قاموافی مقام

Marfat.com

الا دلال وہ مقام ادلال میں قائم ہوں گے جس کا عبودیۃ تقاضا کرتی ہے اور وہ دار آخرت میں ہی ہوگا فتوحات مکیہ ص ۲۳۳ ج ا کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۸۲ الکبریت الاحمر ص ۸۴ میں حضرت امام شعرانی شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فتوحات مکیہ کے باب نمبر ۳۹۷ میں فرمایا **وھذا المقام وان کان رفیعا فثم ما ھو ارفع منه وھو مقام الادب والمسکنة** مقام صولت وہمت شطح اور امثال واشکال پر اظہار فخر کا مقام اگرچہ رفیع ہے مگر یہاں اس سے بھی ارفع مقام ہے اور وہ مقام ادب واظہار ذل ومسکنت ہے (کلام الاولیاء الاکابر ص ۹۲)

صاحب روح المعانی ص ۵۵ ج ۶ پر لکھتے ہیں اور یہی (تواضع وعجز ونیاز) وہ ہے جس کا مقام عبودیۃ محضہ تقاضا کرتا ہے جو کہ تمام مقامات سے اعلی مقام ہے **ودون ذلک مقام الادلال** اور اس سے نیچے مقام ادلال ہے اور حضرت مولانا قطب ربانی شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ اس مقام میں تھے اور آپ کے کچھ ایسے کلمات ہیں جو اس کی خبر دیتے ہیں لیکن آپ یہاں متوقف نہ رہے بلکہ یہاں سے مقام عبودیۃ محضہ کی طرف منتقل ہوگئے جیسا کہ مولانا عبدالوھاب الشعرانی نے الدرر والیواقیت میں نقل فرمایا ہے (کلام الاولیاء الاکابر ص ۹۴)

فن تلبیس کا حیرت انگیز مظاہرہ مقام عبدیت کے تذکرہ اور قدمی الخ کو ایک قسم قرار دے دیا

ملاحظہ کیجئے قدم الشیخ ص ۳۷۳ ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں۔ صاحب فتوحات کے اظہار واعلان مقام کے بارے کیا خیال ہے جو اپنے متعلق لکھتے ہیں اپنے سے زیادہ

Marfat.com

مقام عبدیت کے ساتھ متحقق میں کسی کو نہیں جانتا اگر کوئی ہوا بھی تو مجھ جیسا ہوگا کیونکہ میں عبودیت کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں پس میں عبد خالص ہوں میں ربوبیت کے طمع سے ناواقف ہوں (الفتوحات المکیہ جلد۳ص۴۱) ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں

حضرۃ شیخ عبدالقادر قدس سرہ اگر اس قسم کا اعلان فرمائیں تو وہ شطح قرار پائے؟

تحقیق وتبصرہ: حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کا قول قدمی الخ اس قسم کا اعلان نہیں کیونکہ وہ عبدیت کا اعلان تو نہیں کر رہے وہ تو فرما رہے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے عبدیت کی بات کرنا اور چیز ہے اور اظہار شطح کرنا اور چیز ہے اعلان عبدیت اس قسم کا اعلان کس طرح ہوا یہ اعلان کجا اور وہ اعلان کجا

؎ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اللہ کے بندے حضرت ابن عربیؒ تو فرما رہے ہیں مجھ سے زیادہ عجز و نیاز میں کوئی نہیں میں عجز و نیاز میں انتہا کو پہنچا ہوا ہوں اگر ہوا بھی تو عجز و نیاز میں میرے برابر کا ہی کوئی ہوگا کیونکہ میرے دل میں ربوبیت کا کوئی دخل نہیں میں خدا تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں اظہار عبدیت سے مراد یہی ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو کم تر سمجھنا کوئی یہ کہے کہ میں تو اپنے آپ کو سب سے کم سمجھتا ہوں شاید ہی کوئی اسطرح اپنے آپ کو کم سمجھتا ہو یہ برتری کی بات تو نہ ہوئی یہ تو عجز و نیاز کا اظہار ہے

؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

حضرت ابن عربیؒ فرما رہے ہیں کہ میں عاجزی میں پکا ہو چکا ہوں میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ عاجز اور سب سے کم تر سمجھتا ہوں حضرت ابن عربیؒ نے کہیں یہ نہیں

Marfat.com

فرمایا کہ میں سب اولیاء سے بلند وبالا ہوں **فاتو بر ھا نکم ان کنتم صدقین** بات شطحیات کی ہو رہی ہے اور ممتاز محرف صاحب کسی اور طرف چل پڑے مثل مشہور ہے کہ بھوکے کو سورج کی ٹکیا بھی لٹکی ہوئی روٹی نظر آتی ہے۔

؎ مریض عشق پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

حضرت ابن عربیؒ نے بیان مشاہدہ کو تحدیث نعمت قرار دیا نہ کہ اعلان کمال واظہار تفوق کو۔

حضرت ابن عربیؒ اپنے مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور قیامت تک آنے والے تمام مومنین عوام وخواص سب کو دیکھا اور سب لوگوں کے مراتب کا مشاہدہ بھی کیا ، پھر لکھتے ہیں **فانی عبد محض لا اطلب التفو ق علی عبادہ** الخ پس بے شک میں عبد محض ہوں اللہ کے بندوں پر تفوق نہیں طلب کرتا اور جو کچھ میں نے ذکر کیا خدا کی قسم فخر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کا ذکر دو باتوں کی وجہ سے کیا ایک تو یہ امر خداوندی کہ نعمت کو بیان کرو اور اس سے بڑھ کر نعمت کیا ہوگی اور دوسری بات یہ کہ کوئی صاحب ہمت میرا یہ حال سن لے اور اس میں ہمت پیدا ہو جائے اور وہ اپنے آپکو اسی مقصد کیلئے استعمال کرے جس کے لئے میں نے کیا ہے پس وہ اسی قسم کی نعمت حاصل کرے اور میرے ساتھ ہو۔ (الفتوحات المکیہ جلد سوم ص ۳۲۳ بحوالہ قدم الشیخ ص ۳۷۴)

فن تلبیس کا مظاہرہ: ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں حضرت ابن عربیؒ تو تحدیث نعمت اور مصلحت کی وجہ سے اعلان کمال فرمائیں اور اس میں فخر کا شائبہ نہ ہو لیکن

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ اگر اس قسم کا اعلان فرمائیں تو وہ شطح قرار پائے؟

تحقیق وتبصرہ: حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا کہ میں نے انبیاء کرام اور دوسرے لوگوں کے حالات ومراتب کے متعلق اپنے باطنی مشاہدہ کا جو ذکر کیا ہے اللہ کی قسم فخر کیوجہ سے نہیں کیا حضرت ابن عربیؒ اس مشاہدہ کے بیان کو تحدیث نعمت قرار دے رہے ہیں فخریہ گفتگو کو نہیں۔قدمی کے قول میں تفوق کا بیان ہو رہا ہے جبکہ حضرت ابن عربیؒ تفوق کی نفی کر رہے ہیں۔آپ تو عبدیت کی بات کر رہے ہیں کہ بے شک میں عبد محض ہوں لا اطلب التفوق علیٰ عبادہ جبکہ حضرت شیخ فرما رہے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔کیا ان دو اقوال میں کوئی فرق ہی نہیں؟ کیا حضرت شیخ قدس سرہ نے تحدیث نعمت اس انداز میں فرمائی کہ میں تو محض بندہ ہوں اللہ کے کسی بندے پر بلندی وبرتری کا اظہار نہیں کرتا ممتاز محرف صاحب کچھ تو ہوش کریں۔بیان مشاہدہ اور اعلان قدمی ایک قسم کیسے ہو گئے۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

نیز حضرت ابن عربیؒ نے اپنے مشاہدات کا ذکر اس وجہ سے کیا تا کہ کوئی صاحب ہمت سن لے اور اس عظیم مقصد کے لئے خود کو استعمال کرے جبکہ اعلان قدمی میں تو اس قسم کی مصلحت وضرورت بھی نہیں اس لئے کہ قادری حضرات تو قدم کا مقام حضرت شیخ سے مختص سمجھتے ہیں فتامل۔نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے دعاوی کو شطح حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا ہے لہذا ممتاز محرف کا یہ اعتراض بھی انکی ذات گرامی پر ہے کہ انہوں نے اپنے بیان کو تحدیث نعمت اور حضرت شیخ

Marfat.com

قدس سرہ کے دعاوی کو شطح قرار دیا اب ممتاز محرف حضرت ابن عربیؒ کے بلند کلام کو نہیں سمجھتے تو اسمیں قصور انکی اپنی اہلیت ولیاقت کا ہے نہ کہ حضرت ابن عربیؒ کا

حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ ھوالقاھر فوق عبادہ کے مظہر تھے

بیشک آپ ھوالقاھر کے مظہر تھے مگر ہمارے مشائخ کرام اسماء گرامیہ الرحمٰن اور الرحیم اور ماارسلنک الا رحمة للعالمین کے مظہر تام تھے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ سراپا رحمت ومحبت ومودت تھے انکی عبدیت ونزول تام تھا اسی وجہ سے انکی دعوت وتبلیغ موثر ترین ثابت ہوئی کامل ترین اولیاء مظہر رحمت ہوتے ہیں نہ کہ مظہر قہر بلکہ اکمل ترین اولیاء اس اسم کا مظہر نہ ہونے پر اللہ کا حمد اور شکر ادا کرتے ہیں۔ لسان القوم حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قادری علیہ الرحمۃ کے ہی ارشادات پیش خدمت ہیں و واللّٰہ ماانابحمد اللّٰہ من یحب التشفی والا نتقام من عباد اللّٰہ بل خلقنی اللّٰہ رحمة و جعلنی وارث رحمة لمن قیل له وما ارسلنك الا رحمة للعالمین و ماخص مو منامن غیره (فتوحات ص۱۲۳ جلد ۴ مطبوعہ بیروت) نیز حضرت القہر کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں یدعی صاحبها عبدالقهار و عبدالقاهر فاکبر العلماء من لا یکو ن له هذا الاسم اعنی عبدالقهار ولا عبدالقاهر و هو العارف المکمل المعتنی به بل هوا لممصوم وما تجلی لی الحق بحمد اللّٰہ من نفسی فی هذاالاسم و المارایته من مرا ةٌ غیری لان اللّٰہ عصمنی منه فی حال الاختیار والاضطرار فلم انازع قط و کل مخا لفة تبدو منی لمنازع فهی تعلیم لا نزاع

Marfat.com

فانی مازقت فی نفسی القهر الا لهی قط ولا کان له من هذه الحضرت فی حکم قال تعالیٰ و هوالقاهر فوق عباده (فتوحات ص۲۱۵ جلد۴ طبع بیروت)

(۱) اللہ کی قسم میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اللہ کے بندوں سے بدلہ اور انتقام لیتے ہیں بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنایا ہے اور مجھے انکی رحمت کا وارث بنایا ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا **وما ارسلناک الا رحمة للعالمین** ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ مومن کی غیر مومن سے تخصیص نہیں کی

(۲) اسکے صاحب کو عبدالقاھر اور عبدالقہار کہا جاتا ہے علماء میں سے بڑا وہ ہے جس کے لئے یہ اسم نہ ہو یعنی عبدالقہار اور نہ عبدالقاھر یہی عارف مکمل ہے جسکا اعتبار کیا جائے گا بلکہ وہ محفوظ ہے اور میرے لئے حق تعالیٰ نے بحمد اللہ تعالیٰ اس اسم کے ساتھ تجلی نہیں فرمائی میں نے اسکو غیر کے آئینے سے دیکھا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار واضطرار میں اس سے محفوظ رکھا ہے میں نے کبھی منازعت نہیں کی اور ہر مخالفت جو مجھ سے کسی منازعت کرنیوالے کے سامنے ظاہر ہوتی ہے تو وہ تعلیم ہے نہ کہ نزاع اس لئے کہ میں نے اپنے آپ میں قہر الٰہی کا ذوق نہیں پایا کبھی بھی اور اس مقام میں اس کیطرف سے مجھ میں کوئی حکم نہ تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھوالقاھر فوق عبادہ

ہر دور میں ھوالقاہر فوق عبادہ کا مظہر ولی اللہ ہوتا ہے

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں۔ پھر انہوں نے تازہ ترین انکشاف فرمایا کہ یہ ارشاد صرف حضرت غوث پاک ؒ نے نہیں فرمایا بلکہ اس قسم کا اعلان تو حضرت شیخ محمد البکری ؒ نے بھی فرمایا تھا اگر زمانے کے اولیائے کرام حضرت غوث پاک ؒ کے زیر

Marfat.com

قدم تھے تو آپ بھی اپنے سے پہلے اقطاب کے زیر قدم تھے (قدم الشیخ ص ۶۹)

تحقیق وتبصرہ: ہر دور میں ایک ولی ایسا ہوتا ہے جس کو تصرف کامل نصیب ہوتا ہے تو پھر تعجب کیسا؟ حضرت ابن عربی ؒ نے فرمایا ایسا ایک شخص جو ھوالقاہر فوق عبادہ کا مظہر ہوتا ہے ہر زمانہ میں ہوتا ہے اور کسی زمانہ میں مرد کی بجائے کوئی عورت ھوالقاہر فوق عبادہ کا مظہر ہوتی ہے۔ فتوحات مکیہ۔ زیر قدم ہونے سے مراد بھی زیر تصرف ہونا ہے۔ حضرت غوث پاک ؒ سے قبل جو ولی اللہ اس آیت کا مظہر تھا اور جس کا دور قطبیت تھا یقیناً آپ اسکے زیر قدم رہے کیونکہ زیر قدم کا ظاہری معنی ومفہوم تو مراد نہیں بلکہ زیر تصرف ہونا ہی مراد ہے تو حضرت شیخ کے اپنے سے پہلے قطب کے زیر قدم وزیر تصرف وحکومت ہونے پر لہ الا ستطالۃ علی کل شیی سوی اللہ کی واضح دلیل وبرھان موجود ہے۔

راکب دوش اولیاء کے متعلق وضاحت

راکب دوش اولیاء سے مراد یہ ہے کہ دوسرے اولیاء قطب وقت کے زیر تصرف ہیں پھر دوسرے اقطاب کو یہ مقام کیوں نہ حاصل ہوا جبکہ ہر قطب وقت کو تصرف ملتا ہے اور زیر قدم ہونے سے مراد بھی زیر تصرف ہونا ہی ہے اور کیا ہے تو ہر قطب وقت کے باقی اولیاء ماتحت اور زیر تصرف وزیر قدم ہوتے ہیں۔ غوث زماں حضرت خواجہ تونسوی ؒ نے فرمایا مجھے بھی قدمی الخ کا مرتبہ حاصل ہے قطب وقت اعلان کرے یا نہ کرے اس وقت کے تمام ماتحت اولیاء بلکہ کل عالم ماسوائے ملائکہ عالین کے بیعت بھی کرتے ہیں اور زیر تصرف بھی ہوتے ہیں۔ (فتوحات ص ۱۳۶ وص ۱۳۷ جلد ۳)

بعض اقطاب نے اظہار فرمایا بعض خاموش رہے لیکن عملاً تو حکومت قائم ہو چکی حضرت

Marfat.com

ابن عربیؒ نے اعلیٰ ترین اقطاب رکبان کے بارے میں یہ فرمایا کہ کوئی بہترین ہمتوں پر سوار ہوتے ہیں اور کوئی بہترین اعمال پر سوار ہوتے ہیں۔ اصحاب رکبان کے دو درجے ہیں۔ ان میں سے جو پہلا درجہ ہے یہ اعلیٰ ترین رتبہ کے حامل اقطاب ہیں اور یہ دوسرے درجہ کے اقطاب سے افضل ہیں۔ حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ طائفہ رکبان کے طبقہ اولیٰ میں وہ اقطاب آتے ہیں جو اخفیا ابریاء عبودیۃ اور عجز و نیاز کو لازم پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ و کان ابو السعود منهم فرماتے ہیں فنطق ابو السعود بلسان الطبقة الاولی من طائفة الرکبان (فتوحات مکیه الباب الثلاثون فی معرفة الرکبان) اگر ماتحت درجہ کا ولی اس شان کا حامل ہے تو اعلیٰ درجہ کے اولیاء بطریق اولیٰ اس شان کے حامل ہونگے۔

حضرت شیخ قدس سرہ کی تمام اولیاء پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۳۷۶ پر فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۹۰ کے حوالہ سے یہ روایت درج کرتے ہیں کہ امام العصر شیخ عبدالقادر الجیلیؒ نے فرمایا معا شر الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا ما لم تؤتوا اے انبیاء کرام کی جماعت آپ کو لقب عطا کیا گیا اور ہمیں وہ عطا کیا گیا جو آپکو عطا نہیں کیا گیا (الی ان قال) وان اراد رضی اللہ عنہ بالانبیاء ھنا انبیاء الاولیاء اہل النبوۃ العامۃ فیکون قد صرح بھذا القول ان اللہ قد اعطاہ مالم یعطھم فان اللہ قد جعلھم فاضلا ومفضولا فمثل ھذا لاینکر اور اگر اس فرمان میں انبیاء سے حضرت کی مراد اولیاء انبیاء اہل نبوت عامہ ہیں تو پھر آپ نے تصریح فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو وہ عطا فرمایا ہے جو دوسرے اولیاء کو نہیں دیا گیا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام میں فاضل ومفضول بنائے ہیں پس ایسی بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا

Marfat.com

ممتاز محرف کے اخذ کردہ نتائج

(۱) حضرت شیخ قدس سرہ ہی وہ عظیم ولی اللہ ہیں جن میں نبوت عامہ کا فیض جاری ہے

(۲) حضرت شیخ قدس سرہ کو وہ علوم عطا کیے گے جن کی تحصیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے استدعا کی تھی

(۳) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام آپکی مجلس میں تشریف آوری سے آپکو مشرف فرمایا کرتے تھے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فضیلت نبوت کے باوجود حضرت خضر علیہ السلام کو ملاقات سے مشرف فرمایا

(۴) اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث پاکؓ کو وہ فضائل وکمالات عطا فرمائے جو دوسرے اولیاء کاملین کو عطا نہیں کیے گئے

(۵) حضرت ابن عربیؒ نے تصدیق فرمادی کہ خصوصی اسرار وعلوم کی بنا پر حضرت شیخ عبدالقادرؓ تمام اولیاء کرام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اس میں انکار کی گنجائش نہیں

(۶) صاحب فتوحات اس قدر بلند دعوی کو شطح قرار نہیں دیتے بلکہ اس کی تشریح فرماتے ہیں تو انکے نزدیک باقی ارشادات کیسے شطح قرار پا سکتے ہیں

ممتاز محرف کے اخذ کردہ نتائج کے جوابات

﴿۱﴾ نبوت عامہ کا فیضان دیگر اکابر اولیاء میں بھی جاری ہے

حضرت ابن عربیؒ نے یہ بیان فرمایا کہ النبوة العامة سارية فی اکابر الرجال نبوت عامہ اکابر اولیاء میں جاری ہے لہذا ممتاز محرف کے اس نتیجہ سے کہ سیدنا شیخ عبدالقادرؓ وہ عظیم الشان ولی اللہ ہیں کہ آپ میں نبوت عامہ کا فیض جاری وساری

Marfat.com

ہے تمام اکابر اولیاء پر افضلیت شیخ قدس سرہ ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ نبوت عامہ کا فیضان صرف حضرت غوث پاک کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اکابر اولیاء میں جاری ہے

﴿۲﴾ غوث پاک کو عطا کردہ علوم کا تعین ابن عربیؒ نے نہیں فرمایا

حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا کہ حضرت غوث پاک کے قول اوتینا مالم تؤتوا اے انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت ہمیں وہ عطا کیا گیا جو آپ کو عطا نہیں کیا گیا کا وہی مطلب ہے جو حضرت خضر علیہ السلام کے قول کا ہے کہ انہوں نے فرمایا اے موسیٰ میں اس علم پر ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ وہ نہیں جانتے انتھی شیخ اکبر کے اس بیان سے ممتاز محرف نے جو نتیجہ نکالا وہ درست نہیں اس لئے کہ آپ نے یہ تعین نہیں فرمایا کہ جن علوم و معارف کی تعلیم و تحصیل کے لیئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے استدعا فرمائی تھی ان علوم سے غوث پاکؒ کو مشرف فرمایا گیا یہ تعین ممتاز محرف نے اپنی طرف سے کیا قول کی قول کے ساتھ معنی و مطلب میں مماثلت ہے علم کی علم کے ساتھ مماثلت و برابری مراد نہیں

﴿۳﴾ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فیض عطا کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں

۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مجالس اولیاء میں فیض دینے کے لئے تشریف لاتے ہیں نہ کہ فیض لینے کے لئے لہذا ممتاز محرف کا یہ کہنا درست نہیں کہ حضرات انبیاء کرام کا آپکی مجلس میں تشریف لانا اسطرح تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کو ملاقات سے مشرف فرمانا حضرت خضر علیہ السلام تو خود نبی ہیں پھر ان کے پاس سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا تحصیل علم کے لئے آنا ثابت و مسلم ہے باقی رہا

Marfat.com

انبیاء کرام کا ملاقات سے مشرف فرمانا تو وہ صرف آپ کے ساتھ ہی خاص نہیں حضرات انبیاء کرام دیگر اولیاء کرام کو بھی ملاقات سے مشرف فرماتے رہے سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی کی مجلس میں اکثر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے تھے

(مرآت العاشقین ص ۱۵۳)

﴿۴﴾ اس قول سے حضرت شیخ قدس سرہ کی جزوی فضیلت ثابت ہوتی ہے

: اس روایت کی ابتدا میں امام العصر شیخ عبدالقادر کے الفاظ درج فرما کر حضرت ابن عربیؒ نے جمیع متقدمین ومتاخرین اولیاء کرام پر افضلیت شیخ کے نظریہ کا قلع قمع کر دیا (۱) معاشر الانبیاء سے مراد حقیقی انبیاء نہ ہوں بلکہ نبوت عامہ والے حضرات یعنی ملہمین مراد ہوں تو حضرت شیخ قدس سرہ کے ہم زمانہ لوگ مراد ہوں گے اس لئے کہ وہی مخاطبین ہیں اور جماعت سے مراد بھی آپ کے زمانہ کی جماعت ملہمین ہے

(۲) آپ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اے جماعت ملہمین بعض اسرار وعلوم جو مجھے عطا کیے گئے ہیں وہ تمہیں نہیں دیے گئے جس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام انا علی علم علمنیه الله لا تعلمه انت میں اس علم پر ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور وہ آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا فرمایا ہے وہ میں نہیں جانتا (۳) یہ واقعہ سامنے رکھا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں بھی جزوی علوم مراد ہیں جزوی علوم خواص اولیاء کو عطا ہو سکتے ہیں جو ممکن ہے عام اولیاء کو حاصل نہ ہوں ہر دور کے اقطاب واغواث کو بعض خصوصی علوم ومعارف عطا ہوتے ہیں جو دیگر اولیاء کو عطا نہیں کیے جاتے

(۴) حضرت ابن عربیؒ نے بعض اولیاء کاملین کو صراحتاً حضرت شیخ قدس سرہ سے افضل

Marfat.com

قرار دیا تو یقیناً انہیں وہ علوم حاصل ہوں گے جو ان کے ساتھ خاص ہوں گے

(۵) بعض خصوصی اسرار وعلوم کے عطا کئے جانے سے جمیع متقدمین ومتاخرین اولیاء پر حضرت شیخ قدس سرہ کی افضلیت مطلقہ ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ یہاں جزوی فضائل وکمالات مراد ہیں یہ مراد نہیں کہ تمام کمالات آپ کو عطا کئے گئے معلوم نہیں ممتاز محرف کو کلی علوم اور فضیلت کلی بر جمیع ملہمین متقدمین ومتاخرین اس قول سے کیسے سمجھ آ گئی

﴿۵﴾ یہاں جزوی فضیلت مراد ہے فضیلت کلی مراد نہیں

حضرت ابن عربیؒ نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ حضرت شیخ قدس سرہ خصوصی اسرار وعلوم کی بناء پر جزوی فضیلت رکھتے ہیں اور اسمیں انکار کی گنجائش نہیں یہاں جزوی فضیلت مراد ہے فضیلت کلی مراد نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ میں بعض اولیاء عظام کو صراحتاً آپ سے افضل قرار دیا نیز اس فرمان کے مخاطب حضرت شیخ قدس سرہ کے ہم زمانہ اولیاء کرام ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر تمام ملہمین مراد ہوں تو ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور مولائے کائنات سیدنا علیؓ ودیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی یقیناً شامل ہوں گے اب صحابہ پر بھی افضلیت شیخؒ تسلیم کرلو یا اس قول کو آپ کے زمانہ کے اولیاء کے ساتھ مخصوص رکھو

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنوں را

﴿۶﴾ دعاوی غوثیہ پر اطلاق شطح ۔ ممتاز محرف نے حضرت غوث پاکؓ

کے دعوی معاشر الانبیاء اوتیتم اللقب الخ اور قدمی ھذہ الخ کے بارے میں علامہ آلوسی کی روح المعانی اور الطراز المذہب میں مذکور یہ تحقیق بھی قدم الشیخ کے ص ۳۸۰ پر

Marfat.com

نقل کی کہ آپ سے یہ اقوال مقام فناء فی الرسول میں صادر ہوئے اس تحقیق کو ذکر کرنے کے باوجود وہ مطمئن نہیں ہیں انکو کسی طرح تسلی نہیں ہو رہی وہ ان اقوال کے از قبیل شطحیات ہونے سے انکاری ہیں حالانکہ جب یہ اقوال مقام فناء میں صادر ہوئے ہیں تو انکو شطح سے تعبیر کرنا بھی درست ہے علامہ آلوسی تو واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ آپ نے حقیقت محمدیہ کی زبان پر اسطرح فرمایا جب کہ حضرت ابن عربیؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ ''نہیں ظاہر ہوتا ایسا قول مگر غلبہ حال کے بسبب فنا میں (فتوحات ص ۵۲۰ ج ۲)

معاشر الانبیاء الخ کی تاویل ہو سکتی تھی جو حضرت ابن عربیؒ نے بیان فرما دی یہ کیسے ثابت ہوا کہ جس قول کی تاویل وتشریح کر دی جائے وہ شطح ہی نہیں رہتا ممتاز محرف صاحب کچھ اپنی عقل کا علاج کراؤ حضرت ابن عربیؒ نے اس قول کی تشریح وتوضیح کر دی تو باقی اقوال جن کو انہوں نے صراحتاً شطح قرار دیا وہ بھی ان کے نزدیک شطح نہیں رہے۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں **منهم من تغلب عليه الشطحات لتحققه بالحق كعبد القادر فيظهر العلو على امثاله واشكاله وعلى من هو اعلى منه**

(فتوحات ص ۵۶۰ ج ۳)

امام العصر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قول کی وضاحت

آپ نے فرمایا **معاشر الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا مالم تؤتوا** اے انبیاء کرام کی جماعت آپکو لقب عطا کیا گیا اور ہمیں وہ عطا کیا گیا جو آپکو عطا نہیں کیا گیا حضرت ابن عربیؒ نے اگرچہ دونوں پہلو بیان کئے ہیں کہ حضرت شیخ کے قول میں انبیاء سے مراد حقیقی انبیاء ہیں یا انبیاء اولیاء یعنی ملہمین لیکن ترجیح بہر حال اس پہلو کو ملے گی کہ

Marfat.com

انبیاء سے حقیقی انبیاء مراد ہیں اس لئے کہ آپکے قول کا مطلب یہ ہے اے انبیاء کی جماعت آپ کو جو لقب دیا گیا ہے مجھے وہ لقب نہیں ملا جو لقب حضرت غوث پاک کو نہیں ملا اس کی بات ہو رہی ہے ورنہ اگر جماعت ملہمین مراد ہو تو جو لقب انکو ملا ہے وہ آپکو بھی ملا ہے باقی اولیاء ملہم ہوں اور آپ ملہم نہ ہوں یہ کیسے مراد ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ حقیقی انبیاء ہی مراد ہیں اسی لئے تو غوث پاکؒ نبی کے لقب کی اپنے آپ سے نفی کر رہے ہیں۔

☆علامہ آلوسی کی تحقیق ☆ ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۳۸۰ پر لکھتے

ہیں خاتم المفسرین علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی جلد دوم تیسرے پارے میں اس فرمان کو نقل کرنے کے بعد لکھا ''ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے حقیقت محمدیہ اور ذات احمدیہ میں فناء ہو کر حقیقت محمدیہ اور ذات احمدیہ کی زبان سے اس طرح فرمایا (تا) صاحب روح المعانی نے آپ کے ارشاد قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے متعلق بھی اپنی کتاب الطراز المذہب میں یہی موقف اختیار کیا تھا کہ اس کا صدور حقیقت محمدیہ کی زبان سے ہوا ہے۔ **نوٹ:** جب یہ دونوں اقوال مقام فناء میں صادر ہوئے ہیں ان کو شطح سے تعبیر کرنا بھی درست ہوا ممتاز محرف کو چاہیئے کہ اپنے قصور فہم کا اعتراف اس شعر کی روشنی میں کریں ؎ ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بقول ممتاز گولڑوی علامہ آلوسی کو شرح صدر بعد میں ہوئی

ممتاز محرف لکھتے ہیں بہر حال صاحب روح المعانی کو اس فرمان کے بارے میں شرح صدر بعد میں ہوئی وہ اس کے مفہوم و مطلب اور رموز و اسرار پر مطلع ہو گئے اور انہیں اس کی نقل صحیح بھی دستیاب ہو گئی انہوں نے اعتراف کیا کہ پہلے بیان کردہ توجیہ کے علاوہ اس

Marfat.com

فرمان کی ایک توجیہ یہ ہے صاحب روح المعانی لکھتے ہیں رواہ ابو البدر التماشکی البغدادی عن الشیخ بشیر عن القطب عبدالقادر الجیلی قدس سرہ انہ قال معاشر الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا مالم تؤتوا فان معنی قولہ اوتیتم اللقب انہ حجر علینا اطلاق لفظ النبی وان کانت النبوۃ العامۃ ابدیۃ وقولہ اوتینا مالم تؤتوا علی حد قول الخضر لموسیٰ علیہ السلام وھو افضل منہ یا موسیٰ انی علی علم علمنیہ اللہ تعالیٰ لا تعلمہ انت وھذا وجہ آخر غیر ما اسلفنا من قبل فی توجیہ ھذا الکلام (روح المعانی جلد سوم پارہ پنجم ص ۷۶)

تبصرہ: علامہ آلوسی نے اس قول کی جو توجیہ ممتاز محرف کے بقول شرح صدر کے بعد نقل کی اس میں بھی معاشر الانبیاء سے حقیقی انبیاء مراد لیئے گئے ہیں اور یہی مطلب بیان کیا گیا کہ اے انبیاء کرام کی جماعت آپکو لقب عطا کیا گیا اور ہم پر لفظ نبی کا اطلاق ممنوع ہے کاش ممتاز گولڑوی صاحب روح المعانی کی بات کو سمجھ لیتے اور شرح صدر کے بعد ذکر کردہ نقل کو ہی تسلیم کر کے انکی روش اپنا لیتے

امام شعرانی اور شیخ علی الخواص نے بھی انبیاء سے حقیقی انبیاء مراد لئے ہیں۔

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۳۷۹ پر امام شعرانی اور انکے شیخ علی الخواص کے حوالے سے غوث پاکؓ کے اس قول کی جو توجیہ ذکر کی وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا معاشر الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا مالم تؤتوا یعنی حجر علینا اسم النبی مع اطلاعنا علی علمہ من طریق کشفنا (الجواھر والدرر للشعرانی

Marfat.com

بھامش الابریز ص ۲۵۹ طبع مصر) اے جماعت انبیاء آپ کو لقب دیا گیا اور ہمیں وہ دیا گیا جو آپ کو نہیں دیا گیا یعنی ہم پر لفظ نبی کا اطلاق ممنوع ہے اگر چہ کشف کے ذریعے ہم علوم

نبوت پر اطلاع رکھتے ہیں

تبصرہ: امام شعرانی نے اپنے شیخ سیدنا علی الخواصؒ سے اس قول کی جو توجیہ ذکر کی اس میں بھی حقیقی انبیاء مراد ہیں اور حضرت شیخ قدس سرہ کے قول کا یہ مطلب بیان کیا گیا کہ آپ نے فرمایا انبیاء کو نبی کا لقب عطا کیا گیا اور ہم پر اس لقب کا اطلاق ممنوع ہے کاش ممتاز محرف اولیاء کرام کی ذکر کردہ راجح توجیہ کے مطابق اس قول کا مطلب بیان کرتے اور تحریف و تلبیس کی عادت ترک کر دیتے

افضلیت شیخ قدس سرہ پر ممتاز محرف کی دلیل

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۳۴۶ میں جمیع اولیاء کرام پر بالعموم اور شیخ ابوالسعود پر بالخصوص افضلیت غوث پاک ثابت کرنے کے لئے یہ روایت درج کی کہ شیخ ابوالسعودؒ نے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف توجہ نہ کی اور غوث پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خضر علیہ السلام کو یہ جواب دیا **لم یترک فی هذا الشیخ فضیلة لغیره** انتھٰی ممتاز محرف لکھتے ہیں آپ نے فرمایا اس شیخ وقت میں غیر کے لئے کوئی فضیلت نہیں چھوڑی گئی یعنی آپ سب فضائل و کمالات کے جامع ہیں اس لئے مجھے کسی کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پیش نہیں آتی

ممتاز محرف کا بیان کردہ مفہوم درست نہیں

Marfat.com

ممتاز محرف صاحب آپکا بیان کردہ مفہوم صریح نصوص کے خلاف ہے تم لوگ غلو کی بنیاد رکھتے ہو اس بنیاد پر ہی غالی کہتے ہیں کہ حضرت شیخ قدس سرہ انبیاء ورسل پر بھی فضیلت رکھتے ہیں کسی اور کے لئے کوئی فضیلت نہیں چھوڑی گئی پھر تو نبوت ورسالت بھی باقی نہ رہی کیونکہ نبی کے مقابلہ میں بات ہو رہی ہے

(۱) اگر فضیلت سے مراد تمام فضائل وکمالات لے لیں اور غیر سے مراد حضرت شیخ قدس سرہ کے علاوہ تمام ہوں تو انبیاء ورسل علیہم السلام بھی اس میں شامل ہو جائیں گے اس لئے کہ بات تو خضر علیہ السلام سے ہو رہی ہے جو نبی ہیں حضرت ابو السعودؒ کے قول کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی فضیلت بھی حضرت غوث پاکؒ کو حاصل ہے اور آپ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی افضل ہیں

(۲) اگر حضرت ابو السعودؒ کا یہ قول اولیاء اللہ کے اعتبار سے ہے اور فضیلت سے مراد اولیاء کرام پر حضرت شیخ قدس سرہ کی فضیلت ہے تو پھر یہ بات بھی آپ کے زمانہ کے ساتھ خاص ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے ہم زمانہ اولیاء کرام مراد ہیں اور ہم زمانہ اولیاء سے حضرت شیخ قدس سرہ یقیناً افضل تھے ماسوائے اولیاء افراد کے کہ یہ حضرات دائرہ قطب سے خارج ہوتے ہیں ہم زمانہ اولیاء مراد ہونے پر دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عربی نے حضرت بایزید بسطامیؒ حضرت شیخ ابو السعودؒ اور دیگر اکابر اولیاء کو صراحتاً حضرت شیخ قدس سرہ سے افضل قرار دیا دیکھئے فتوحات مکیہ نیز حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے مشائخ چشت میں سے کئی حضرات کو افضل قرار دیا اسکا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں حضرت ابو السعود کی افضلیت کے بارے میں پیش کردہ فتوحات کے حوالہ جات کو مصنوعی کہنے پر ممتاز محرف کو حیا دامن گیر کیوں نہ ہوئی اب میرا دل چاہتا ہے کہ ان کے سامنے جھوٹ کی

Marfat.com

مذمت میں وارد آیت پڑھ دوں۔

ایک مثالی واقعہ سے حضرت ابوالسعودؒ کے قول کی وضاحت

ایک دفعہ حضرت غوث زماں خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ حضرت زہدالانبیاء بابا فرید گنج شکرؒ کے عرس مبارک کے لئے پاکپتن شریف کی طرف جارہے تھے اور سید مستان شاہ افغانی بھی آپ کے ہمراہ تھے مستان شاہ حضرت صاحبؒ کے خلفاء میں سے تھے صاحب حال وجذبہ تھے اور اکثر وقت ان پر مستی کا غلبہ رہتا تھا راستے میں ایک بزرگ ملے اور حضرت صاحب سے باتوں میں مشغول ہوگئے حضرت صاحبؒ نے مستان شاہ سے فرمایا کہ میاں یہ خضر علیہ السلام ہیں اگر ان سے کچھ چاہتے ہو تو پوچھ لو انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں خضر کی حاجت نہیں ہمارے خضر آپ ہیں اور ہماری ہر مراد اور ہمارا ہر مقصود آپ کے دروازے سے حاصل ہو جاتا ہے (مناقب المحبوبین اردو ص ۱۷۰)

حضرت شیخ ابوالسعودؒ کے قول کا صحیح مطلب

آپ نے فرمایا لم یترک فی هذا الشیخ فضیلة لغیره میرے خواجہ میرے خضر ورہنما میرے آقا ومولیٰ تو حضرت شیخ قدس سرہ ہیں اور میری ہر مراد اور ہر مقصود آپ کے دروازے سے حاصل ہو جاتا ہے مجھے میرے شیخ کا دروازہ ہی کافی ہے کسی اور کی طرف جانے کی مجھے حاجت ہی نہیں

؎ مینوں منگنا پیا نہیں در در توں ایسا خیر سخی نے پا چھڈ یا

آپ نے فرمایا جو فضیلت بھی میرے لئے مقدر کی گئی ہے اس کے لئے مجھے کسی اور کی حاجت نہیں وہ کسی اور کے لئے نہیں چھوڑی گئی وہ مجھے اس شیخ کامل گر کی ذات اقدس

Marfat.com

میں ہی ملے گی جیسے مستان شاہ نے حضرت غوث زماںؓ سے عرض کیا کہ ہمیں خضر کی حاجت نہیں ہمارا ہر مقصود تو آپ کے دروازے سے حاصل ہو جاتا ہے یعنی جو فضیلت بھی میرے مقدر میں ہے وہ کسی اور جگہ سے حاصل نہ ہوگی وہ مجھے میرے شیخ کے در اقدس سے ملے گی اور مجھے میرے شیخ کا دروازہ ہی کافی ہے اس لئے کہ شیخ کامل ہی مرید کے لئے فیض الٰہی کا دروازہ ہوتا ہے

حضرت امیر خسروؒ کا واقعہ

حضرت امیر خسروؒ دہلوی کی فصاحت وزبان دانی کا ذکر ہوا فرمایا کہ حضرت امیر محض شاعر نہ تھے بلکہ ان کی شاعری بھی کسی خاص مقام سے ہے ایک دن وہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقی ہوئے خضر علیہ السلام نے کہا کہ اے خسرو مجھ سے کچھ مانگو خسرو صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ طلب کرتا ہوں اپنے پیر سے طلب کرتا ہوں میرے شیخ کی بارگاہ ہی میری حاجت گاہ ہے ہاں شعر گوئی کا شوق ہے مگر اسکے متعلق شیخ کی خدمت میں عرض کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ یہ ایک ادنیٰ کام ہے حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ یہ فیض مجھ سے قبل ازیں سعدیؒ نے لے لیا ہے اور میں نے سب اسی کو دے دیا ہے کوئی اور چیز طلب کرو کہا بس اور کوئی چیز طلب نہیں کرتا یہ ماجرا حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے خود امیر خسرو کو شعر گوئی کی اجازت فرمائی بس اس دن سے ان کے اشعار علم سلوک میں بہت مقبول ہوئے اور بہت ہی حلاوت ولطافت رکھتے ہیں

(ملفوظات مہریہ ملفوظ نمبر ۹۸)

بقول ممتاز محرف حضرت خضر علیہ السلام بھی ناواقف تھے

Marfat.com

ممتاز محرف قدم الشیخ عبدالقادرؒ کے ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں صاحب فتوحات نے غوث اعظمؒ کو ولایت کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز تسلیم کیا نیز آپکو ایسے بلند مقام کا حامل قرار دیا ہے جس کی پہچان اولیاء افراد کو بھی نہ ہوسکی حالانکہ اولیاء افراد حسب تصریح شیخ دائرہ قطب سے خارج ہوتے ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام بھی ان میں سے ہیں انتھٰی

تبصرہ: ممتاز محرف نے حضرت خضر علیہ السلام کو مقام غوث پاک سے ناواقف قرار دے دیا بقول ممتاز محرف اولیاء افراد کو آپ کے مقام کی پہچان نہ ہوسکی اور خضر علیہ السلام بھی اولیاء افراد میں سے تھے نتیجہ بالکل واضح ہے کہ خضر علیہ السلام کو بھی آپ کے مقام کی پہچان نہ ہوسکی یعنی حضرت خضر علیہ السلام بھی ان میں سے تھے تو وہ بھی آپ کے مقام سے ناواقف ٹھہرے یہ ہے ان کا غلو جس کا مظاہرہ وہ اپنی کتاب میں جابجا کرتے نظر آتے ہیں گویا۔ ؎ خوف خدا شرم نبی یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

باب چہارم

امام شعرانی کی کتب الدرر والجواھر وغیرھا کے متعلق وضاحت

قدمی الخ کے بارے میں الجواہر والدرر کا اقتباس

حضرت امام شعرانی اپنے شیخ قطب وقت علی الخواصؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا

کان الشیخ محی الدینؒ یقول الشیخ ابوالسعود عندی اکمل من الشیخ عبدالقادر وقد اطلعت الی مقامات کثیر من الرجال فما عرفت لھذا الرجل قرارافقلت لشیخنا انی رایت فی بھجة الشیخ عبدالقادر انه لم یقل قدمی ھذه علی رقبة کل ولی الله تعالیٰ الا باذن الله فقال رضی الله عنه لو کان ذالک بامر من الله ماوقع منه ندم حین وفاته فقد بلغنا انه

Marfat.com

وضع خده علی الارض وقال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی غفلة وندم واستغفر الخ الجواهر والدرر علی الابریز ص۱۴۲ کلام الاولیاء الاکابر ص۶۱

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ ابوالسعود میرے نزدیک شیخ عبدالقادر سے اکمل ہیں میں نے کثیر اولیاء کے مقامات پر اطلاع پائی تو اس آدمی کے لیے (کہیں) قرار نہ پایا تو میں نے اپنے شیخ کو کہا کہ میں نے بھجہ شیخ عبدالقادر میں دیکھا ہے کہ آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله باذن الله کہا ہے تو شیخؒ نے کہا اگر یہ قول بامر الٰہی ہوتا تو آپ سے وقت وفات میں ندامت واقع نہ ہوتی ہمیں یہ امر متحقق پہنچا کہ بلاشبہ آپ نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ یہ ہی حق ہے جس سے ہم غفلت میں تھے اور ندامت کا اظہار کیا اور استغفار کیا۔

تبصرہ: حضرت شیخ قدس سرہ کے رجوع کے بیان پر مشتمل الجواہر والدرر کی مذکورہ بالا روایت سے تنگ آ کر ممتاز گولڑوی اور نصیر شاہ نے تمام کتاب کو منسوخ کرنے کی سعی کی حتّٰی کہ امام شعرانی پر تحریف کا الزام عائد کر دیا اس سلسلے میں گذارش یہ ہے

لطائف المنن سے الجواہر والدرر میں درج روایات کی تصدیق و تائید ہوتی ہے تردید نہیں ہوتی لہذا الطائف المنن سے الجواہر والدرر کو منسوخ کرنے کی کاوشیں ممتاز محرف اور پیر بے ضمیر کے لیے سود مند ثابت نہیں ہو سکتیں

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص۱۶۲ پر اس روایت کے ترجمہ میں بھی تحریفی کارنامہ سر انجام دیا چنانچہ لو کان ذالک بامر من الله ماوقع منه ندم حین وفاته فقد

Marfat.com

بلغنا انه وضع خده على الارض وقال هذا هوا لحق الذى كنا عنه فى غفلة وندم واستغفر کے ترجمہ میں تحریفی کاروائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں امام شعرانی نے اپنے شیخ علی الخواصؒ سے پوچھا میں نے بھجۃ الاسرار میں پڑھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے باذن الٰہی فرمایاقدمی هذه على رقبة كل ولى اللّٰه توانہوں نے فرمایا اگر اس طرح ہوتا تو بوقت وصال آپ تواضع اوراستغفار نہ فرماتے ناظرین گرامی قدر آپ ہی انصاف کریں ماوقع منه ندم حين وفاته میں ندامت کا ترجمہ تواضع کے لفظ سے کرنا اور پھر اس کے بعد مکمل سطر کا ترجمہ ہضم کر جانا تحریف وتبدیل سے بڑھ کر علمی خیانت اور بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے

کسی بھی نبی نے وحی سے جو فرمایا اس پر کبھی اظہار ندامت نہیں کیا

ما نقل عن نبى قط انه ندم على ما قاله مما اوحى اليه فيه (فتوحات مکیہ ص ۵۴۷ ج ۲)

حضرت شیخ قدس سرہ نے رجوع فرمایا

حضرت امام شعرانی اپنے شیخ علی الخواص سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ بلاشبہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر جب وقت وفات آیا تو آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھ دیا پس کہا یہی وہ حق ہے جس سے ہم حجاب ادلال میں تھے تو آپ نے اپنے آپ پر اس بات کی شہادت دی کہ وہ مقام ادلال جس میں آپ تھے نقص ہے بنسبت آپ کے اس حال کے جو وقت وفات آپ پر ظاہر ہوا تو میں نے عرض کی کہ اس میں اس بات کے غیر صحیح ہونیکی دلیل ہے کہ آپکو تصریف وادلال کا امر دیا گیا جیسا کہ

Marfat.com

انکے اہل سلسلہ میں مشہور ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں لو کان اذن له فی ذالک ما وقع منه ندم اگر آپکو اسکا اذن ہوتا تو آپ سے ندامت واقع نہ ہوتی لیکن شدت صدق کی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ کے حال کی تتمیم فرمادی تو کمال حال پر فوت ہوئے الخ

الجواھر والدرر علی الابریز ص ۳۱۱

لطائف المنن کا اھم ترین حوالہ:

حضرت امام شعرانی نے کہا شیخ محی الدین ابن عربی کہا کرتے تھے کہ بلاشبہ شیخ ابوالسعود بن شبل اپنے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اعلیٰ مقام پر ہیں اس لیے کہ آپ پر مقام تصرف پیش کیا گیا تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا ہم نے حق تعالیٰ پر چھوڑ رکھا ہے کہ ہمارے لیے تصرف کرے اور شیخ عبدالقادر پر مقام تصرف پیش کیا گیا تو آپ نے تصرف کرنا شروع کر دیا حالانکہ آپ کیلئے بہتر یہ تھا کہ تصرف ترک کر دیتے یہاں تک کہ آپ کو تصرف کا امر دیا جاتا تو تصرف کرتے

ممتاز محرف کی من پسند کتاب لطائف المنن سے

الجواھر والدرر کے اقتباس کی چاروں باتوں کی تصدیق ہوتی ہے

(۱) ان الشیخ اباالسعود بن الشبل اعلی مقاما من شیخه سے حضرت ابوالسعود کا اکمل ہونا ثابت ہوا

(۲) والشیخ عبدالقادر عرض علیه مقام التصریف فتصرف سے یہ ثابت ہوا کہ آپ اپنے اقوال وافعال میں مامور نہیں تھے

(۳) کان الاولٰی له ان یترک حتٰی یؤمر با لتصریف فهناک یتصرف

Marfat.com

بـــامـــر کے الفاظ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کے لئے بایں الفاظ تحدیث نعمت ترک کرنا ہی اولیٰ تھا اس لئے کہ حضرت امام شعرانیؒ نے صراحت فرمادی کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے لئے ترک تصرف ہی اولیٰ تھا یہاں تک کہ آپ کو تصرف کا امر دیا جاتا تو امر سے تصرف کرتے

(۴) وفات سے قبل آپ نے حال وادلال اور تصرف بلا امر سے رجوع بھی فرمایا

ومن المشهور ان سيدنا الشيخ عبدالقادر الجيلیؒ كا ن يقول قدمی هذا علی عنق كل ولی اللّٰه عزوجل من باب التحدث با لنعمة ثم انه لما حضرته الوفا ة قال ليت امی لم تلدنی وكان تحت راسه مخدة فقال انزلوا خدی عن هذه المخدة وضعوه علی التراب لعل الله تعالیٰ يرٰی ذلی فيرحمنی ثم قال هذا هوالحق الذی كنا عنه فی حجاب هكذا نقله عنه الشيخ محی الدين فی الفتوحات لطائف المنن ۳۸۷ طبع بیروت

اور یہ بات مشہور ہے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قدمی هذه علی رقبة كل ولی اللـــه تحدیث نعمت کے طور پر کہا کرتے تھے پھر جب وفات کا وقت آیا تو کہنے لگے کاش کہ میری ماں مجھے نہ جنتی اور آپ کے سر کے نیچے تکیہ تھا تو کہا میرا رخسارہ اس تکیے سے نیچے اتار دو اور مٹی پر رکھ دو شاید کہ اللہ تعالیٰ میری عاجزی کو دیکھ کر مجھ پر رحم فرمائے پھر کہا یہی وہ حق ہے جس سے ہم حجاب میں تھے اس طرح آپ سے اس بات کو شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ میں نقل کیا ہے حضرت امام شعرانیؒ کے ان الفاظ سے کہ فتوحات مکیہ میں اسکی تفصیل اسی طرح موجود ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے رجوع پر مشتمل فتوحات مکیہ کی اس روایت کی بھی تصدیق ہوجاتی ہے کہ اس میں

Marfat.com

شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

فتوحات مکیہ سے منقول لطائف المنن کی عبارت کی وضاحت

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۶۱ پر لکھتے ہیں ومن المشهور ان سیدی الشیخ عبدالقادر الجیلیؓ کان یقول قدمی هذا علی رقبة کل ولی الله عز وجل من باب التحد ث بالنعمة یہ بات درجہ شہرت کو پہنچی ہوئی ہے کہ سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی کا ارشاد گرامی کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تحدیث نعمت کے باب سے ہے (لطائف المنن ص ۳۰ ص ۲۳۱ حصہ دوم)

ممتاز محرف صاحب بقیہ عبارت اپنی عادت نامبارک کے مطابق چھوڑ جاتے ہیں جو یہ ہے ثم انه لما حضرته الوفاة قال لیت امی لم تلدنی وکان تحت راسه مخدة فقال انزلوا خدی عن هذه المخدة وضعوه علی التراب لعل الله تعالیٰ یریٰ ذلی فیرحمنی ثم قال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی حجاب هکذا نقل عنه الشیخ محی الدین فی الفتوحات (المنن الکبریٰ ص ۳۸۷ مطبوعہ بیروت لبنان) یہ فتوحات مکیہ کی ہی روایت ہے لہذا ناظرین فتوحات کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں حضرت ابن عربی فرماتے ہیں فلیست الدنیا بدار ادلال الا تری عبدالقادر الجیلی مع ادلاله لما حضرته الوفاة وبقی علیه من انفاسه فی هذه الدار ذلک القدر الزمانی وضع خده فی الارض واعترف بان الذی هو فیه الان هوالحق الذی ینبغی ان یکون العبد علیه فی هذه الدار وسبب ذالک انه کان فی اوقات صاحب ادلال لما کان

Marfat.com

الحق یعرفه به من الحوادث الا کوان عصم اللّٰه ابا السعود تلمیذه من ذالک الادلال فلا زم العبودیة المکلفة مع الا نفاس الی حین موته فما حکی انه تغیر علیه الحال عند موته کما تغیر علی شیخه عبدالقادر

فتوحات مکیہ شریفہ ص۲۳۳ ج اول کلام اولیاء الاکابر ص۸۲

دار دنیا دار ادلال نہیں ہے کیا تو عبدالقادر جیلانی کو نہیں دیکھتا اپنے ادلال کے باوجود جب وقت وفات ہوا اور آپ کے انفاس میں سے معمولی وقت رہ گیا تو آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھا اور اقرار کیا کہ یہ حال جس میں اب ہوں یہی حق ہے جس پر دار دنیا میں بندے کا ہونا لائق ہے اس کا سبب یہ تھا کہ آپ اپنے وقت میں صاحب ادلال تھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حوادث اکوان کا علم دے دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپکے تلمیذ ابوالسعود کو اس ادلال سے محفوظ رکھا آپ نے تمام زندگی وقت وفات تک عبودیت مکلفہ کو لازم پکڑے رکھا تو آپ کے بارے میں یہ حکایت نہیں کی گئی کہ بوقت وفات آپکا حال بھی متغیر ہوا ہو جیسا کہ آپ کے شیخ عبدالقادر جیلانی کا حال متغیر ہوا

تحقیق وتبصرہ: ناظرین گرامی قدر حضرت امام شعرانی نے بھی روایت صاحب فتوحات سے نقل کی اور اصل روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بوقت وفات حضرت نے اعتراف کیا کہ دنیا دار ادلال نہیں ہے اور جس حالت میں وہ اب ہیں وہی حق ہے ان کے اس اعتراف کا سبب یہ بیان کیا گیا کہ آپ بعض اوقات صاحب ادلال تھے امام شعرانی لطائف المنن میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی نے فرمایا هذا هو الحق الذی کنا عنه فی حجاب یہ حال ہی حق ہے جس سے ہم حجاب میں تھے پھر فرماتے ہیں هکذا نقله عنه الشیخ محی الدین فی الفتوحات اسی طرح حضرت شیخ جیلانی سے شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات میں نقل کیا نیز قدمی الخ باب

Marfat.com

تحدیث نعمت سے ہوتو پھر بھی فی حجاب کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ سے تحدیث نعمت بہتر نہیں ہے

مقام فناء میں صادر کلمات سے اولیاء کا رجوع ثابت ہے

حضرت محبوب الٰہیؒ نے حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارے میں فرمایا

اووقتے گفتہ بود سبحانی ما اعظم شانی بعدازاں درآخر عمر مستغفر شد وگفت من ایں سخن نیکو نگفتم

آپ نے کسی وقت سبحانی ما اعظم شانی کہا تھا بعدازاں آخر عمر میں استغفار کیا اور کہا میں نے یہ بات اچھی نہیں کہی (فوائد الفواد ص ۳۲۸ کلام الاولیاء الاکابر ص ۶۹)

قطب وقت حضرت بایزید بسطامیؒ کا آخر عمر میں رجوع ثابت ہے تو حضرت شیخ قدس سرہ کا قدمی ارجح سے آخر عمر میں رجوع کیونکر محال ہے

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۶۷ پر حضرت امام حاتمی ابن عربیؒ کے اس فرمان پر کہ شیخ قدس سرہ نے ادلال سے بوقت وفات رجوع فرمایا تھا اپنے ظن فاسد سے یہ اعتراض کیا تھا کہ آخر حصہ عمر میں رجوع کا قول درست نہیں اس لئے کہ حضرت شیخ کی اشاعت اسلام کیلئے گراں قدر خدمات ہیں تو ساری زندگی ادلال میں کیونکر رہ سکتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کے مذکورہ بالا فرمان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت بایزید بسطامی نے آخر عمر میں اپنے قول سبحانی ما اعظم شانی سے رجوع فرمایا تھا حضرت شیخ کا آخری حصہ عمر میں رجوع حضرت امام حاتمی نے بیان فرمادیا تو اس میں کیا استبعاد ہے اس لئے کہ حکم تو غالب حالت پر ہے اور بقول حضرت حاتمی حضرت شیخ پر حال کا غلبہ آخر عمر تک رہا نیز حضرت بایزید بسطامیؒ بھی قطب وقت تھے جیسے کہ حضرت ابن عربی نے صراحت فرمائی اور اولیاء کبار میں آپکی عظیم شان اور اسلام کیلئے آپکی خدمات کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا

Marfat.com

نیز حضرت ابن عربی کے فرمان انہ کان فی اوقات صاحب ادلال کا مطلب بھی یہ ہے کہ اظہار ادلال بعض اوقات میں ہوتا تھا لیکن ادلال سے رجوع بوقت وفات ہوا

مقام سکر وفنا میں صادر اقوال کے متعلق وضاحت

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں سبحانی ما اعظم شانی حضرت شیخ بایزید بسطامی کا قول ہے جس کے معنی ہیں کہ پاک ہوں میں اور میری شان کس قدر بلند ہے اور آپ کا قول لیس فی جبتی سوی اللہ (میرے جبہ میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں) وغیرہ کی بھی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ نے ان معنوں میں تاویل نہیں فرمائی لیکن انکے متعلق اس قدر فرمایا یہ عاشقانہ لغزش [1] ہے ص ۶۳۴ مقابیس المجالس

قدمی الخ از قبیل شطحیات ہے کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری کا بصیرت افروز تبصرہ

[1] عاشقانہ لغزش بمعنی غیر ذمہ دارانہ کلام تصوف کی اصطلاح میں ایسے کلمات کو شطحیات کے نام سے موسوم کرتے ہیں یعنی وہ کلمات جو بظاہر غیر شرع نظر آئیں لیکن حقیقت میں خلاف شرع نہ ہوں ابن حلاج کا نوحہ انا الحق بھی اسی قبیل سے ہے روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ ان حضرات نے اس قسم کے بظاہر خلاف شرع نعرے حالت استغراق میں لگائے جب ہوش میں آنے کے بعد انکو بتایا گیا کہ آپ کے منہ سے یہ کلمات نکل گئے تھے تو نادم ہوئے جب حضرت بایزید بسطامی کو بتایا گیا کہ آپ کے منہ سے یہ کلمات نکلے ہیں تو آپ نے حکم دے دیا اگر دوبارہ مجھ سے یہ غلطی ہو تو مجھے قتل کر دینا لیکن جب آپ نے حالت استغراق میں پھر وہی کلمات کہے تو خدام نے آپ کے حکم کے مطابق آپ پر

Marfat.com

چھریاں چلائیں تو چھریوں کے رخ خود بخود مڑ کر مارنے والوں کی طرف ہو گئے نعرہ انا الحق اگر چہ بظاہر غیر شرع ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ منصور نہیں کہہ رہے تھے کہ میں خدا ہوں بلکہ خدا تعالی خود فرما رہا تھا کہ میں خدا ہوں اس وجہ سے کہ منصور کو اس وقت ذات حق میں فنائیت تامہ حاصل تھی اور وہ اپنی ہستی سے فانی ہو کر حق کی ہستی سے باقی ہو گئے تھے حضرت بایزید بسطامیؒ کے مندرجہ بالا دو نعرے بھی حالت فنا میں سرزد ہوئے اور فنا سے جب باہر آئے تو انہیں برا سمجھا اسی طرح حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے جب فرمایا کہ قدمی هذه علی عنق اولیاء الله میرا یہ قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے تو اسوقت بھی آپ مقام فنا فی اللہ میں تھے ورنہ حالت نزول شعور اور عبدیت میں کوئی بزرگ اس قسم کے کلمات نہیں کہتے یہ کلمات صرف مدہوشی عروج محویت اور استغراق ذات کی حالت میں سرزد ہوتے ہیں کاملین ان سے درگزر کرتے ہیں چنانچہ شیخ فریدالدین عطارؒ نے درگزر کرنے کی یوں ترغیب دی ہے

عاقلاں را شرع تکلیف آمد است　　بیدلاں را عشق تشریف آمد است

لاجرم دیوانہ را گر چہ خطا است　　ھر چہ مے گوید بگستاخی رواست

تو زباں از شیوۂ او دور دار　　عاشق دیوانہ را معذور دار

حاشیہ مقابیس المجالس اردو ص ۶۳۴ تا ص ۶۳۵

حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کا قول

آپکو احرار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن جب یہ بات حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کے کانوں تک پہنچی آپ کو اس لفظ (احرار) پر جوش آ گیا اور فرمایا کہ لوگوں نے مجھے کیا سمجھا ہے میرے قدموں کے نیچے اسقدر اولیاء پامال اور بے بس ہوئے ہیں کہ اتنی

Marfat.com

چیونٹیاں بھی لوگوں کے پاؤں کے نیچے پامال نہیں ہوئی ہونگی مقابیس المجالس ص ۸۲۲

قدمی ارخ از قبیل شطحیات ہے اولیاء ایسے اقوال سے لازما رجوع کرتے ہیں

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری حضرت عبداللہ احرار کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حاشیہ مقابیس المجالس پر لکھتے ہیں اس قسم کے کلام کو تصوف کی اصطلاح میں شطحیات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں وہ کلمات جو بظاہر غیر شرع نظر آئیں لیکن درحقیقت خلاف شرع نہ ہوں مثل حضرت شیخ منصور کا نعرہ انا الحق حضرت بایزید بسطامی کا دعوی سبحانی ما اعظم شانی اور حضرت غوث الاعظم کا فرمان قدمی هذا علی عنق اولیاء الله یہ کلمات اولیاء کرام سے اس وقت صادر ہوتے ہیں جب وہ عروج اور فنا فی اللہ کے مقام پر ہوتے ہیں لیکن جب نزول میں آتے ہیں جو خاصہ ہے اولیاء امت محمدیہ کا اور جو بلند ترین مقام ہے راہ حق میں تو ان نعروں پر نادم ہوتے اور حق تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں یاد رہے کہ کامل اکمل عارفین کے نزدیک عروج نہیں بلکہ نزول فنا نہیں بلکہ بقا الوہیت نہیں بلکہ عبدیت بلند ترین مقام ہے فنا درمیانی منزل ہے اور متوسطین کا مقام ہے منتہیوں کا مقام بقاء باللہ اور نزول ہے حاشیہ بر مقابیس المجالس ص ۸۲۲

الجواھر والدرر کے حوالہ میں ندم کا لفظ صراحتاً موجود ہے

ممتاز محرف نے ندم کے لفظ کو نہیں دیکھا اگر اس لفظ پر غور کرتے تو بات سمجھ میں آجاتی کہ بلا امر ادلال وتصرف پر ندامت کا اظہار ہوتا ہے حضرت شیخ قدس سرہ ادلال وتصرف میں مامور نہیں تھے یہ بات بھی ہم نے لطائف المنن سے ثابت کردی اور آپ کا رجوع بھی لطائف المنن کے حوالہ سے بیان کر دیا گیا ہے اب لازما رجوع بھی تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں بلا امر تصریف وادلال پر ندامت ورجوع کیا جاتا

Marfat.com

ہے جو کچھ امر الٰہی سے ہو اس پر ندامت نہیں ہوتی جیسے کہ انبیاء علیہم السلام نے جو کچھ ادا مر الٰہی کے تحت بتایا اس پر انہیں ندامت نہیں ہوئی ہم نے یہ بات بھی فتوحات مکیہ کے حوالہ سے پیش کر دی اب ممتاز محرف اور اسکے پیر بے ضمیر نصیر بد تحریر کی قیاس آرائیوں اور تحکم کی ان تصریحات کے مقابلہ میں تو کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی ممتاز محرف اور پیر بے ضمیر کے مفروضات اور ڈھکوسلوں کو کوئی ذی شعور آدمی تسلیم کرے گا

لطائف المنن میں موجود تحدیث نعمت کے بیان سے الجواھر والدرر کو منسوخ کرنے کا انوکھا انداز

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں امام شعرانی کا وضاحتی بیان لطائف المنن حصہ اول ص ۳۰ پر اور حصہ دوم ص ۲۳۱ پر مندرج ہے یہ بیان الجواھر والدرر کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے (قدم الشیخ ص ۱۶۳) ممتاز محرف لطائف المنن حصہ اول ص ۳۰ کا اقتباس پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت امام شعرانی نے وضاحت فرمائی کہ یہ اعلان تحدیث نعمت کا آئینہ دار ہے۔

لطائف المنن سے پہلا اقتباس۔ وکان الشیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنہ یقول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

ممتاز بددیانتی۔ اس ایک اقتباس کے درج کرنے میں ممتاز محرف کی بددیانتی ملاحظہ فرمایئے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے بعد موجود یعنی من اھل عصرہ کے الفاظ حذف کر دیئے (دیکھئے قدم الشیخ ص ۱۶۱)

Marfat.com

لطائف المنن سے دوسرا اقتباس ۔ ممتاز محرف لطائف المنن حصہ دوم ص ۲۳۱ کا اقتباس درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب کے بالکل اختتام پر اس ارشادگرامی کا پھر تذکرہ کرتے ہوئے صاف الفاظ میں لکھا ہے **ومن المشهور ان سیدی الشیخ عبدالقادر الجیلی رضی الله عنه کان یقول قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله عزوجل من باب التحدث بالنعمة** (دیکھئے قدم الشیخ ص ۱۶۱)

ممتاز بددیانتی ۔ اس اقتباس کے درج کرنے میں بھی ممتاز محرف نے بددیانتی سے کام لیا چنانچہ حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کے رجوع پر مشتمل الفاظ حذف کر دیئے

حضرت امام شعرانی نے لطائف المنن سمیت اپنی کسی کتاب میں قدمی کو بامر الٰہی نہیں کہا بلکہ لطائف المنن میں تو یہ صراحت فرمائی کہ آپ بلا امر تصرف فرماتے تھے باقی رہا قدمی کا باب تحدیث نعمت میں سے ہونا تو یہ الگ بات ہے اس سے قدمی میں مامور ہونا ثابت نہیں ہوتا لطائف المنن میں امام شعرانیؒ نے حضرت بایزید بسطامیؒ کے قول سبحانی ما اعظم شانی کو بھی باب تحدث بالنعمۃ سے شمار کیا ہے اور آپکا اپنے اس قول سے آخر عمر میں رجوع حضرت محبوب الٰہیؒ نے فوائد الفواد شریف میں بیان فرمایا ہے فتامل حق التامل

ممتاز محرف نے امام شعرانی پر تحریف کا الزام لگا دیا

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں الجواھر والدرر امام شعرانی کی کتاب نہیں ہے بلکہ ان کے شیخ علی الخواص کے ملفوظات ہیں جنہیں امام شعرانی نے جمع کیا اور وضاحت فرمادی کہ ہمارے شیخ طریقت امی تھے ہم ان کی ترجمانی کرنے میں خطاء اور تحریف کے صدور پر معذرت خواہ ہونگے پھر ان مضامین کی ترجمانی میں خطاء و تحریف غیر متوقع نہیں اس لئے

Marfat.com

کہ کثرت نسیان اور ضعف قلب کی وجہ سے ہمیں شیخ کی گفتگو یاد بھی نہیں رہی

تبصرہ: ممتاز محرف نے **المرء یقیس علی نفسه** پر عمل کرتے ہوئے امام شعرانی پر تحریف کا الزام لگا دیا یہی طریقہ ان کے پیشوا پیر بے ضمیر نصیر گولڑوی نے اختیار کیا پیر بے ضمیر کی تو اپنی کوئی سوچ ہی نہیں ہر جگہ ممتاز محرف کی تحقیقات بلکہ تحریفات پر اکتفاء کرتے نظر آتے ہیں ممتاز محرف نے امام شعرانی کے عجز و نیاز پر مشتمل الفاظ سے اپنے فاسد گمان کی بناء پر یہ نتیجہ نکالا کہ الجواھر والدرر کی عبارات میں امام شعرانیؒ سے خطاء وتحریف کا صدور ہوا لہذا یہ تمام کتاب ہی منسوخ ہے نیز یہ تحریر وتصنیف میں ان کی احتیاط استخراج واستنباط اور اجتہاد کا زمانہ عروج نہ تھا بلکہ استرشاد استفادہ اور سلوک کا زمانہ تھا جبکہ اٹھارہ سال بعد لطائف المنن لکھتے ہوئے نسیان اور ضعف قلب بھی ختم ہو گیا چنانچہ جب آپ اس انتہائی معتبر دور سے گزرے جو کہ تحریر وتصنیف میں احتیاط کا زمانہ عروج تھا تو ایک مہذب ومنقح اور مجرب تصنیف وجود میں آ گئی

<u>الجواھر والدرر امام شعرانی کی تالیف ہے:</u> حضرت امام شعرانی الجواھر والدرر کی وجہ تالیف ذکر فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں **فقد التمس منی بعض الاخوان الخصیصین بی حفظهم الله من الشیطان ان اذکر لهم ما تلقیته من شیخی وقد وتی الی الله تعالیٰ الشیخ الکامل الراسخ المحقق صاحب الکشوفات الربانیة والمعارف اللد نیة سیدی علی الخواص بمصر المحروسة رضی الله عنه مما فاوضته فیه من الجواهر والدرر او سمعته من حال مجالستی له مدة عشر سنین فاجبتهم الی ذلک مستعینا بالله عزو جل فما کا ن من صحة وصواب فمن**

Marfat.com

نفحاته رضی الله عنه وما کان من خطاء اوتحریف فهومنی والتبعة علی فی ذالک دنیا واخریٰ واقول استغفرالله العظیم فر حم الله امر أرأی فی هذاالکتاب خطاء او تحریفاً عن سواء السبیل فاصلحه اوجوابا اوضح من جواب الشیخ رحمه الله فکتبه عقب جو ابه فانه رضی الله عنه کان امیالایعرف الخط وانماکنت انااتر جم بالعبارة الما لو فة بین العلماء علی انی قد اوضحت اکثرالاجوبة بما اقتبسته من شعاع نور کلام اهل الد و ائر الکبر ی کا لشیخ ابی الحسن الشاذلی وسیدی ابی السعود بن ابی العشائر واضرابهما رضی الله تعالیٰ عنهم کماستراه انشاء اللّٰه تعالیٰ واعلم انه لا یمکننی ان استحضر کلما فاوضته فیه من الممسائل لکثر ة نسیانی وضعف جنانی فانه لا مر قیٰ لفهم کلامه الا بالسلم الذی صعد منه الشیخ رضی الله عنه ولکننی اسلک فی ذلک طریقا وسطالا لوم فیها انشاء الله تعالیٰ وهو ان المسائل التی لا یمکن وصول معانیها الی السامع الا ذوقا اذکرها بلفظ دون ان اتعرض لمعناها والمسائل التی اعلم انه سترها عن قوم دون قوم اوضح معناها بما یفتح الله تعالیٰ به علیٰ ذلک الوقت والمسائل التی علمت انه سترها مطلقا اذکرها مطلقا علیٰ سبیل الا شارة وهو حسبی ونعم الوکیل وسمیته بالجواهر والدرر و سمیت کل قولة منه باسم شیئی من الجواهر النفیسه اشارة لعزة الجواب عنها بین اظهر العلماء علیٰ حسب تفاوت درجات ذالک الکلام فی النفاسة فاقول ماس کافور کبریت احمر یاقوت

Marfat.com

بلخش جوهر دری زبر جدز مرد مرجان ونحو ذلک واللہ حسبی ونعم الوکیل (الجواھر والدرر علی الابریز ص ۱۰۱)

میرے بعض مخصوص بھائیوں نے اللہ ان کی شیطان سے حفاظت کرے مجھ سے یہ بات طلب کی کہ جو کچھ میں نے اپنے شیخ اور اللہ کی طرف اپنے راہنما شیخ کامل راسخ محقق انکشافات ربانیہ اور معارف لدنیہ والے میرے سردار علی الخواصؒ سے مصر محروسہ میں حاصل کیا ان کے لیے ذکر کردوں یعنی جو کچھ میں نے آپ سے جواہر و درر کا فیض حاصل کیا یا دس سال کی ہم نشینی میں سنا۔ میں نے انکی اس بات کو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے قبول کیا تو جو صحیح اور درست بات ہو وہ آپؒ کا فیض ہے اور جو خطا یا تبدیلی پائی جائے وہ میری طرف سے ہے اور اس کی دنیا اور آخرت میں ذمہ داری مجھ پر ہے اور میں استغفر اللہ العظیم کہتا ہوں اللہ ایسے مرد پر رحم کرے جو اس کتاب میں خطا یا درست راستے سے تبدیلی دیکھے تو اسکی اصلاح کردے یا شیخ کے جواب سے زیادہ واضح جواب اسکے پاس موجود ہو تو اسکے جواب کے بعد اس کو لکھ دے اس لیے کہ آپؒ امی تھے لکھنا نہ جانتے تھے تو میں اس عبارت کے ساتھ جو علماء کے درمیان مالوف ہے آپ کی ترجمانی کیا کرتا تھا علاوہ بریں اکثر جوابات کی وضاحت میں نے کردی اس وجہ سے کہ میں نے اہل دوائر کبریٰ کے نور کلام کے شعاع سے اقتباس کیا جیسے کہ شیخ ابوالحسن شاذلی اور سیدی ابوالسعود بن ابوالعشائر اور ان جیسے لوگ رضی اللہ عنھم جیسے کہ تو ان شاء اللہ عنقریب دیکھے گا اور جان لے کہ میرے لیئے یہ ممکن نہیں کہ ان سب مسائل کا استحضار کروں جن کا میں نے آپ سے فیض حاصل کیا کثرت نسیان اور ضعف جنان کی وجہ سے اس لیئے کہ آپ کے کلام کی فہم کے لیے اس سیڑھی کے سوا کوئی سیڑھی نہیں جس سے شیخؒ چڑھے ہیں لیکن میں اس معاملہ میں معتدل راستے پر چلوں گا جس میں انشاء اللہ کوئی ملامت نہیں وہ اس طرح کہ وہ مسائل

Marfat.com

جن کے معانی کا سامع تک پہنچنا ممکن نہیں مگر صرف ذوق کے ساتھ تو میں اس کو شیخ کے الفاظ کے ساتھ ہی ذکر کروں گا ان کے معنی کے ساتھ تعرض کے بغیر اور وہ مسائل جن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ ایک قوم سے ان کو چھپایا ہے سوا دوسری قوم کے تو میں ان کے معنی کو واضح کر دوں گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت مجھ پر کھولے گا اور وہ مسائل جن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ انہیں مطلقاً چھپایا ہے تو میں بھی ان کو علی الاطلاق بر سبیل اشارہ ذکر کروں گا اور وہی میرے لیے کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور میں نے اس کا نام الجواہر والدرر رکھا ہے اور اس میں سے ہر قول کا نام نفیس جواہر میں سے کسی کے ساتھ رکھ دیا جواب کی عمدگی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے علماء کے مابین اس کلام کے درجات کے تفاوت کے مطابق نفاست میں تو میں کہوں گا ماس، کافور، کبریت احمر، یاقوت، بلخش، جوھر دری، زبرجد، زمرد، مرجان، اور اس کی مثل اور اللہ میرے لیے کافی اور اچھا کارساز ہے

تبصرہ: ناظرین گرامی قدر حضرت امام شعرانیؒ نے عاجزی وانکساری کا اظہار فرمایا لیکن ممتاز محرف اور نصیر شاہ گولڑوی نے یہ مطلب لیا کہ واقعی امام شعرانیؒ نے اپنے شیخ کے کلام میں تحریف کی اور وہ اس بات کا خود اعتراف کر رہے ہیں پھر ان کو کثرت نسیان اور ضعف جنان کا عذر بھی لاحق تھا

حالانکہ آپ تو فرما رہے ہیں کہ جو میں نے لکھا ہے اسکی دنیا اور آخرت میں ذمہ داری مجھ پر ہے اور اکثر جوابات کی میں نے خود وضاحت کر دی اس لیے کہ میں نے اصل دوائر کبریٰ کے نور کلام کی شعاع سے اقتباس کیا جیسے کہ شیخ ابوالحسن شاذلیؒ اور ان جیسے لوگ نیز فرمایا کہ میں اس معاملہ میں معتدل راستے پر چلوں گا جس میں

Marfat.com

انشاءاللہ کوئی ملامت نہیں جبکہ ممتاز محرف نے یہی رٹ لگائے رکھی کہ یہ امام شعرانیؒ کی تصنیف ہی نہیں اس صورت حال میں اس کی ذمہ داری امام شعرانی پر کیسے ڈالی جاسکتی ہے

عاجزی وانکساری کا اظہار مؤلفین ملفوظات کا طریقہ ہے

انوار قمریہ کے مؤلف لکھتے ہیں اپنی بے ہمتی و بے مائیگی مانع رہی کہ اسقدر عظیم شخصیت اعلی مرتبت مجدد دین وملت غوث زماں کے کلمات ذیشان قلمند کرنے کی قابلیت رکھنے والا نہیں (تا) اگر کوئی کتابت کی غلطی یا عبارت میں سقم یا محاورہ وغیرہ کی غلطی ہو تو راقم الحروف ہی کی طرف سے یا کاتب کی طرف سے یقین کرنا حضرت شیخ الاسلام کی طرف منسوب کرنا بھی سراسر گستاخی وغلطی ہوگی انوار قمریہ ص ۱۸

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

ممتاز تلبیس کا مظاہرہ ۔ ممتاز محرف وملبس قدم الشیخ کے ص ۱۶۴ پر لکھتے ہیں امام شعرانی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اس کتاب میں کوئی غلطی اور ردو بدل دیکھے تو اسکی اصلاح کردے یا شیخ کے جواب سے کوئی زیادہ واضح جواب پائے تو شیخ کے جواب کے بعد لکھ دے جن مسائل پر حضرت شیخ کے ساتھ میری گفتگو ہوئی ان کا استحضار کثرت نسیان اور ضعف قلب کی وجہ سے میرے لیئے ممکن نہیں اس لیئے کہ شیخ کے بلند کلام کیلئے کوئی سیڑھی نہیں مگر جس سیڑھی سے حضرت شیخ چڑھے ہیں امام شعرانیؒ فتاویٰ شیخ علی الخواص میں لکھتے ہیں حضرت شیخ کے علوم ومعارف کا استحضار میرے لئے کثرت نسیان اور ضعف قلب کی وجہ سے ممکن نہیں پس ہمارے دوستوں میں سے شیخ کے جواب کو جس نے سنا وہ اس رسالے میں لکھ دے لیکن یہ خیال کرے کہ شیخ کے الفاظ نہ بدلیں کیونکہ شیخ کے بلند کلام کے فہم کی سیڑھی وہی ہے جس سے شیخ اوپر گئے ہیں اور ہم جیسے

Marfat.com

لوگوں کو یہ مقام کہاں میسر ممتاز محرف لکھتے ہیں اب فرمائیں کہ امام شعرانیؒ نے تو فتاویٰ شیخ علی الخواص میں مناسب جواب درج کرنے کی مشروط اجازت بھی دے دی ایسی صورت حال میں حضرت علی الخواصؒ کے فتاویٰ کی ذمہ داری امام شعرانی پر ڈال دینے اور انکی صحت اور پختگی کو ان سے منسوب کرنے کا معاملہ بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

ے ڈاڑھی کی نہیں ریاض اب شرم جب پا گئے بے حساب پی لی

مندرجہ بالا اقتباسات پر تبصرہ

فتاویٰ شیخ علی الخواص کے اقتباس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت شیخ نے ھر شخص کو اجازت نہیں دی کہ انکی کتابوں میں اصلاح کرے بلکہ آپ نے صراحت فرمائی

فمن سمع من اخواننا شیئا من اجوبۃالشیخ فلیکتبه فی هذه الرسالة لکن بلفظ الشیخ خاصة ولا یتصر ف فی عبارته

(دررالخواص علی الابریز ص ۳) ہمارے پیر بھائیوں میں سے جس نے شیخ کے جوابات کو سنا ہے وہ لکھے لیکن شیخ کے الفاظ کے ساتھ خاص طور پر اور آپکی عبارت میں تصرف نہ کرے نیز کیا اس مشروط اجازت کے بعد کسی نے کوئی اضافہ کیا اسکا کوئی ثبوت نہیں اگر اس اضافہ کا کوئی ثبوت ممتاز محرف کے پاس ہے تو پیش کریں ہم نے متنازعہ مسئلہ میں حضرت امام شعرانی کی فیصلہ کن صراحت ان کی کتاب میں سے کئی مقامات سے پیش کی صراحت کے مقابلے میں ممتاز محرف کی قیاس آرائیاں تو کوئی وقعت نہیں رکھتیں پھر لطائف المنن کی عبارات سے بھی اسکی تصدیق وتائید ہوتی ہے تردید ثابت نہیں ہوتی حضرت امام شعرانیؒ نے عجز وانکساری اور کسر نفسی کی بنیاد پر یہ لکھا کہ اس کتاب میں کوئی غلطی ہو تو میری طرف منسوب کی جائے نہ کہ میرے پیر ومرشد کی طرف ممتاز محرف نے بد

Marfat.com

گمانی کرتے ہوئے یہ تاثر دیا کہ امام شعرانی سے اپنے شیخ کے کلام میں تحریف سرزد ہوئی پھر انکو ضعف اور کثرت نسیان کی شکایت بھی تھی جو کہ اٹھارہ سال بعد لطائف المنن لکھتے ہوئے حیرت انگیز طور پر یکا یک دور ہوگئی۔ ؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضرت امام شعرانی نے ممتاز محرف کی من پسند محبوب و مرغوب کتاب لطائف المنن میں الجواھر والدرر کی نہایت عمدہ الفاظ سے تعریف فرما کر اس کتاب کی صحت اور پختگی پر مہر تصدیق ثبت فرمادی اور ممتاز محرف کی تمام کاوشوں پر پانی پھیر دیا

امام شعرانی نے فرمایا تعصب سے پاک شخص الجواھر والدرر کو تسلیم کرے گا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں قد جاء بحمدالله كتاب يخضع له عنق كل من ترک التعصب والحمية للنفس فان فيه كل جواب لا يهتدى لا دراكه الا اكابر العلماء وما يعرف مقدار الرجال الاالرجال والشرط عند اهل الله عزوجل اذا الفو كتاب ان لا يذكر والفيه قط كلاما سبقهم احدالى وضعه فى كتاب ولايذكرون عن احد من سلفهم حكما الا على سبيل الا ستشها د لا غير فان فتوحهم دائما جديد يتجدد بتجدد الا وقات فمن سمى مؤلفهم مجموعا فقد ظلمهم رضى الله عنهم فالحمدلله الذى هدانا لهذا واهلنا له وارجو من مدد رسول الله ﷺ ان يكون جميع ما رقمنا ه بااملنا منقوشا فى نفوسنا ومحفوظا فى ارواحنا ليكون ذلک وسيلة الى العمل بما فيه من الزواجر والقوارع (الجواھر والدرر علی الابریز ص۳۳۴)

ضرور ایسی کتاب بحمد اللہ تیار ہوئی ہے جس کے سامنے ہر اس شخص کی گردن جھک جائے گی جو تعصب اور نفسانی جوش و خروش کو ترک کرے گا اس لیے کہ

Marfat.com

اس میں ہرایسا جواب موجود ہے کہ جس کو اکابر علماء کے ماسوا کوئی نہیں پا سکتا اور مردوں کی قدر مرد ہی پہچانتے ہیں اور اھل اللہ کے نزدیک یہ شرط ہے کہ جب کوئی کتاب تالیف کرتے ہیں تو اس میں کبھی کوئی ایسی کلام ذکر نہیں کرتے جسے کوئی شخص کسی کتاب میں ان سے پہلے بیان کر چکا ہو اور سلف صالحین میں سے کسی شخص کا کوئی حکم ذکر نہیں کرتے مگر بطور استشہاد اس لیے کہ ان حضرات کی فتوحات دائمی نئی ہوتی ہیں جو نئے اوقات میں اپنے نئے پن کے ساتھ ظہور پذیر ہوتی ہیں تو جس شخص نے ان کے مؤلف کو مجموعہ کہا اس نے ان پر ظلم کیا رضی اللہ عنھم سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہمیں اسکا اھل بنایا اور میں رسول اللہ ﷺ کی مدد سے امید کرتا ہوں کہ جو بھی ہم نے اپنی انگلیوں سے لکھا ہے ہمارے دلوں میں منقوش ہو جائے اور روحوں میں محفوظ تا کہ جو اس میں زجر و توبیخ ہے اس پر عمل کرنے کا وسیلہ ہو جائے۔

لطائف المنن سے الجواھر والدرر منسوخ نہیں ہوتی بلکہ اسکی تصدیق وتائید ہوتی ہے۔

ومما من اللہ تبارک وتعالی به علی اخذ ی بعض مقامات الطریق عن امی لا یقراء ولا یکتب وھو سیدی علی الخواص رحمه اللہ تعالیٰ وجه المنة فی ذلک ان الامی ینطق بجوامع الکلم بحسب ما اعطیه من الا رث المحمدی فیختصر علی المرید الطریق ومن علامة علوم الاولیاء الا میین انها تاتی خالیة عن الاشکال (الی ان قال)ولقد جمعت جملة صالحة من کلامِ سیدی علی الخواص رضی اللہ عنه سمیتها الجواھر والدرر

Marfat.com

وکتب علیها علماء الاسلام بمصر وتعجبوا منها غاية التعجب واستفادوا منها مالم يكن عندهم من العلم وندموا على عدم اجتماعهم بالشيخ حال حياته (لطائف المنن ص ۱۰۱ طبع بیروت)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں نے بعض مقامات طریق ایک اُمّی سے اخذ کئے جو نہ پڑھتا ہے اور نہ لکھتا ہے اور وہ سیدی علی الخواصؒ ہیں اس معاملے میں وجہ احسان یہ ہے کہ اُمّی جوامع الکلم کے ساتھ بولتا ہے جو اسے وراثتِ محمدی سے دیا جاتا ہے تو مرید کا راستہ مختصر کر دیتا ہے اور اولیائے اُمّیین کے علوم کی علامت یہ ہے کہ وہ اشکال سے خالی ہوتے ہیں (تا) اور میں نے ایک بڑا اچھا مجموعہ سیدی علی الخواصؒ کے کلام سے جمع کیا ہے جس کا نام الجواہر والدرر رکھا اور اس پر مصر کے علمائے اسلام نے تائیدات لکھیں اور اسے انتہائی پسند کیا اور انہوں نے اس سے اس علم کا استفادہ کیا جو ان کے پاس نہ تھا اور شیخ کیساتھ حالِ حیات میں عدم اجتماع پر نادم ہوئے

الجواھر والدرر اور الکبریت الاحمر کو امام شعرانی نے اپنی تصنیفات میں شمار کیا:

ومما صنفته كتاب مفحم الاكباد فی بيان مواد الا جتهاد (الی ان قال) وكتاب الجواهر والدرر جمعت فيه ما سمعته من العلوم والا سرار من سيدی على الخواص رحمه الله عليه وكتاب الكبريت الا حمر فی بيان علوم الكشف الا كبرو كتاب الكبريت الا حمر فی علوم الشيخ الا كبر لطائف المنن طبع بیروت ص ۷۳

اور میری تصنیفات میں سے ہے کتاب مفحم الاکباد فی بیان مواد الاجتہاد (تا) اور کتاب الجواہر والدرر اسمیں میں نے وہ علوم واسرار جمع کئے جو سیدی علی الخواصؒ سے سنے اور کتاب الکبریت الاحمر فی بیان علوم کشف الاکبر، کتاب الکبریت الاحمر فی علوم الشیخ الاکبر

Marfat.com

امام شعرانی کی صراحت الجواھر والدرر میری تالیف ہے

قال ذلک وکتبه مؤلفه العبد الفقیر الی الله تعالیٰ عبدالوهاب بن احمد بن علی الشعرانی الانصاری خادم نعال 'لعلماء عفی الله تعالیٰ عنه وذلک فی یوم الاحد حادی عشرین من شهر رمضان المعظم قدره سنة اثنین واربعین وتسع مائة (الجواھر والدرر علی الابریز ص ۳۳۵) یہ کہا اور اس کو لکھا اس کتاب کے مؤلف اس بندے نے جو اللہ کا فقیر ہے عبدالوھاب بن احمد بن علی الشعرانی الانصاری نعال علماء کا خادم عفی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ اکیس شہر رمضان المعظم یوم ہفتہ میں ہوا سن ۹۴۲ ھجری

حق عیاں ہو جائے گا باطل نہاں ہو جائے گا

الجواھر والدرر کا جامع اقتباس منسوخ نہیں ملاحظہ فرمائیں

حضرت امام شعرانیؒ تحریر فرماتے ہیں فقلت له قد بلغنا ان الامام علیاً کان یقول فی خطبته علی رؤس الاشهاد انا نقطة بسم الله انا جنب الله الذی فرطتم فیه انا القلم وانا اللوح المحفوظ واناالعرش واناالکرسی و انا السموات السبع والارضون فاذا صحا وارتفع عنه تجلی الوحدة فی اثناء الخطبة یعتذر ویقر بعبودیة وضعفه وانقهاره تحت الاحکام الا لٰهیة فقال رضی الله عنه نعم وکذلک بلغنا ان الشیخ عبدالقادر الجیلی رضی الله عنه لما حضرته الوفاة وضع خده علی الا رض وقال هذاهوالحق الذی کنا عنه فی حجاب الا دلال فشهد علی نفسه بان مقام

Marfat.com

الادلال الذی کان فیه نقص بالنسبة الی حاله الذی ظهر له عند الموت فقلت له فی هذا دلیل علی عدم صحة امر ه بالتصریف والادلال کما هو مشهور بین اهل خرقته فقال رضی الله عنه نعم لو کان اذن له فی ذلک ما وقع منه ندم ولکن من شدة صدقه تمم الله علیه حاله فمات علی کمال حال ثم قال رضی الله عنه وعندی، ان تلمیذه الشیخ ابو السعود بن الشبل رضی الله عنه کان اتم حالا من الشیخ عبدالقادر لانه لم یزل محفوظا من الادلال والتصریف ملازما للعبودیة مع الا نفاس حتی مات فقلت له فصح قول ا لطائفة بدایة التلمیذ اذا صدق نهایة الشیخ فقال رضی الله عنه نعم الجواهر والدرر علی الابریز ص ۳۱۱

میں نے آپ کو کہا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بلاشبہ امام علیؓ سب لوگوں کے سامنے اپنے خطبے میں کہا کرتے تھے میں بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں اللہ کا وہ پہلو ہوں جس میں تم نے کوتاہی کی میں قلم ہوں اور میں لوح محفوظ ہوں اور میں عرش ہوں اور میں کرسی ہوں ساتوں آسمان اور زمین میں ہوں جب حالت صحو میں آتے اور جب خطبے کے دوران تجلّی وحدت مرتفع ہو جاتی تو عذر کرتے اور اپنی عبودیت اور ضعف اور احکام الٰہیہ کے تحت مقہور ہونے کا اقرار کرتے تو آپؓ نے فرمایا کہ ہاں اور ایسے ہی ہمیں پہنچا ہے کہ بلاشبہ شیخ عبدالقادر جیلیؒ کا وقت وفات آیا تو اپنا رخسارہ زمین پر رکھ دیا کہ یہی وہ حق ہے جس سے ہم ناز کے حجاب میں تھے تو انہوں نے خود اپنے آپ پر گواہی دی کہ مقام ناز جس میں آپ تھے اس حال کی بنسبت نقص ہے جو آپ پر وقتِ وفات ظاہر ہوا تو میں نے آپ کو کہا کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو تصریف وادلال کا امر دیا گیا صحیح نہیں جیسے کہ وہ آپ کے اھل سلسلہ میں مشہور ہے آپؓ نے فرمایا ہاں اگر آپ کو اس کا اذن ہوتا تو آپ

Marfat.com

سے ندامت کا وقوع نہ ہوتا لیکن آپ کے شدت صدق کی وجہ سے اللہ نے آپ کا حال تمام کر دیا تو آپ کی وفات کمال حال پر ہوئی پھر آپؒ نے کہا میرے نزدیک بلا شبہ آپ کے تلمیذ شیخ ابوالسعود بن شبلؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے زیادہ کامل حال والے تھے اس لیے کہ وہ ناز وتصرف سے ہمیشہ محفوظ رہے پوری زندگی عبودیت کو لازم پکڑے رکھا یہاں تک کہ وفات پائی تو میں نے آپ کو کہا پس اس جماعت کا قول درست ہے کہ شاگرد کی ابتداء جب سچا ہو تو شیخ کی انتہاء سے ہوتی ہے تو آپؒ نے فرمایا ہاں

حضرت امام شعرانی کے بارے میں ممتاز محرف کی کذب بیانی

ممتاز محرف صاحب اپنی کتاب قدم الشیخ عبدالقادر کے ص ۱۶۸ پر تمام اقوال وافعال غوثیہ بامر الٰہی ہیں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں لطائف المنن میں حضرت امام شعرانی نے حضور غوث پاک کے تمام اقوال وافعال کو بامر الٰہی قرار دیا ہے نیز ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۶۶ میں الجواہر والدرر ملفوظات حضرت علی الخواصؒ پر غصہ نکالتے ہوئے رقمطراز ہیں امام شعرانی کے زمانہ استرشاد واستفادہ وسلوک کے جمع کردہ ملفوظات کے لئے اٹھارہ سال بعد میں لکھی ہوئی انکی مہذب ومنقح ومجرب تصنیف قطعی ویقینی طور پر ناسخ ہے ممتاز محرف کے پیشوا نصیر شاہ نے بھی اپنی رسوائے زمانہ کتاب لطمہ میں اپنے مرید باصفا کے دیکھا دیکھی یہی راگ الاپا ہے

مٹاتے ہیں جو وہ ہم کو تو اپنا کام کرتے ہیں مجھے حیرت تو ان پر ہے جو اس مٹنے پہ مرتے ہیں

امام شعرانی کی تصنیف انوار قدسیہ سے بھی ہمارے موقف کی تائید ہوتی ہے

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۶۸ پر تحت عنوان اقوال وافعال غوثیہ بامر الٰہی ہیں لکھتے ہیں امام شعرانی لکھتے ہیں **وقد کان اهل العصر الخالی رضی الله عنهم لا**

Marfat.com

یتصدر احد منهم لهذا الباب الا بعد رسوخه وتمکنه فی مقام البقاء ولیس بعده مقام الا القطبیة لانه حینئذ یصدق علیه فی حدیث بی یسمع و بی یبصروبی ینطق الحدیث فلا ینطق حتی ینطق کما کان حال سیدی الشیخ عبدالقادر الجیلی رضی الله عنه فیامن حینئذ من الدعو ی ویسدد ویحفظ فی اقواله وافعاله (الانوازالقدسیۃللشعرانی ص۱۴۴) گزشتہ زمانے کے بزرگوں میں سے کوئی ایک اس وقت تک ارشاد ومشیخت کی مسند صدارت پر متمکن نہ ہوتے تھے جب تک کہ وہ فنا کے بعد بقا کے مقام پر متمکن نہ ہوجاتے اور مقام بقا کے بعد تو پھر صرف مقام قطبیت ہے پس مقام بقا پر فائز ہونے کے وقت اس بزرگ کی اس حدیث قدسی سے تصدیق کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عبد کامل میری سمع سے سنتا ہے میری بصر سے دیکھتا ہے اور میری زبان سے بولتا ہے پس ایسا عبد کامل خود نہیں کہتا یہاں تک کہ اس سے کہلوایا جاتا ہے جس طرح کہ سیدی شیخ عبدالقادر الجیلیؒ کا حال تھا اس وقت ایسا عبد کامل امر الٰہی کے بغیر دعوی سے محفوظ رہتا ہے اور اپنے تمام اقوال وافعال میں درست اور محفوظ رکھا جاتا ہے قدم الشیخ ص۱۶۹

انوار قدسیہ کے حوالہ میں ممتاز تحریف

تحریف معنوی۔ ممتاز محرف نے فیأمن حینئذ من الدعوی کا ترجمہ یہ کیا کہ اسوقت ایسا عبد کامل امر الٰہی کے بغیر دعوی سے محفوظ رہتا ہے

درست مطلب۔ فیامن حینئذ من الدعوی وہ اسوقت دعوی سے مامون ہوجاتا

Marfat.com

ہے دعوی نہیں کرتا دعوی سے رک جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے دعوی نہیں کرتا بلکہ وہ مقام فنا میں ہوتا ہے تو دعوی کسی اور کی طرف سے ہوگا جو کسی نہ کسی صحیح تاویل کے ساتھ درست ہوگا ورنہ پھر حضرت بایزید بسطامی کا قول سبحانی ما اعظم شانی اور لوائی ارفع من لواء محمد بھی تو دعوی ہے اور حضرت بایزید بسطامی قطب وقت بھی تھے حضرت بایزید بسطامی کی قطبیت کی صراحت فرماتے ہوئے حضرت ابن عربی تحریر فرماتے ہیں ومنهم من له الخلافة الباطنة خاصة ولا حكم له فى الظاهر كاحمد بن هارون الرشيد السبطي وكابى يزيد البسطامى فتوحات مکیہ ص ۶ ج ۲

دعوی میں مامور ہونا ثابت نہیں ہوتا

انوار قدسیہ کی روایت سے حضرت شیخ قدس سرہ کا دعوٰی میں مامور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اتنے پاپڑ بیلنے کے باوجود بھی ممتاز محرف لطائف المنن کے حوالہ سے مامور ہونا ثابت نہ کر سکے چنانچہ اس کتاب سے مایوس ہو کر انوار قدسیہ کیطرف آئے

مجھ تک کب انکی بزم میں آتا تھا دور جام ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

ممتاز محرف نے یہاں یہ عنوان بنایا اقوال وافعال غوثیہ بامر الٰہی ہیں نیچے انوار قدسیہ کا مذکورہ بالا حوالہ درج کیا۔ اور جب اس کی عبارت سے مامور ہونا ثابت نہ کر سکے تو ترجمہ میں تحریف کا پرانا ہتھیار استعمال کر کے مامور ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی چنانچہ یا من حينئذ من الدعوٰی کا یہ معنی بیان کیا کہ وہ امر الٰہی کے بغیر دعوٰی سے محفوظ رہتا ہے حالانکہ امر الٰہی کے بغیر والے الفاظ مذکورہ عبارت میں موجود نہیں یہ ہے انکی بددیانتی کی انتہا اور تحریفی کاروائی جس سے وہ باز نہیں رہ سکے

Marfat.com

ے وہ کرتے ہیں سب چھپ کر تدبیر اسے کہتے ہیں ہم دھر لیئے جاتے ہیں تقدیر اسے کہتے ہیں

فلا ینطق حتی ینطق کا مطلب: حدیث قدسی **بی یسمع بی یبصر وبی ینطق** سے مقام فناء کی طرف ہی اشارہ ہے عبد کامل کو فنا کا جو مقام حاصل ہوتا ہے اس طرف سے ہی وہ بلایا جاتا ہے اور یہ تو ہم مانتے ہیں کہ حضرت شیخ قدس سرہ فناء میں ہی بولے تھے حضرت بایزید بسطامیؒ کے اقول **لوائی ارفع من لواء محمد** اور **سبحانی ما اعظم شانی** شیخ منصورؒ کا قول **انا الحق** اور اس قبیل کے اولیاء کرام کے دیگر ارشادات بھی اس حدیث قدسی کے تحت ہی آئیں گے مگر ظاہر ہے کہ ان کی کوئی درست اور مناسب تاویل تو کرنی ہوگی حضرت داتا گنج بخشؒ حدیث قدسی **لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل** الخ درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں تا اندر حال غلبہ بداں صفت گردد کہ ابو یزید گفت سبحانی ما اعظم شانی و آنکہ گفت نشانہ گفت از وے و گوینده حق بود ورسول گفت ﷺ **الحق ینطق علی لسان عمر**ؓ کشف المحجوب فارسی ص ۱۹۹

ممتاز محرف کی بے بسی و بے اطمینانی کا ثبوت

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۷۰ پر لکھتے ہیں امام شعرانی کی کتابوں میں رد و بدل ہوا ہے آپ نے لطائف المنن میں اسکی تفصیل بیان فرمائی لیکن ممتاز محرف کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لطائف المنن کی عبارات سے تو بجائے تردید کے الجواھر والدرر کے تفصیلی مضامین کی تائید وتصدیق ہوتی ہے نیز لطائف المنن میں ہی حضرت امام شعرانیؒ نے الجواھر والدرر کی انتہائی شاندار تعریف فرما کر اسکو منسوخ کرنے کی تمام تلبیسی کوششوں کا قلع قمع کر دیا ممتاز محرف وملبس مزید لکھتے ہیں کہ الجواھر والدرر کی عبارات میں الحاق کے احتمال کو خاصی تقویت ملتی ہے جب کہ لطائف المنن میں قطع و برید اور الحاق کا تذکرہ

Marfat.com

امام شعرانی اور دوسرے بزرگوں نے کہیں نہیں فرمایا ممتاز محرف کی سب سے بڑی دلیل امکان ہے چنانچہ لکھتے ہیں لطائف المنن کی واضح عبارات سے الجواھر والدرر کی روایات کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہمارے نزدیک انکا الحاقی ہونا ممکن بلکہ قرین قیاس ہے صریح عبارات کے مقابلے میں ممتاز محرف امکانات اور قیاس آرائیوں سے کام لے رہے ہیں چنانچہ انکی سب سے بڑی دلیل امکان ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں اسکا مظاہرہ انہوں نے اس مقام پر بھی فرمایا یہ ہے انکی بے اطمینانی و بے بسی کا ثبوت کہ منسوخ قرار دینے کی کوششیں بار آور ہوتی نظر نہ آئیں تو الحاقی ہونا ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی

تھا کچھ ابھی بیان ابھی کچھ بیان ہے　　گویا تری زبان کے نیچے زبان ہے

الیواقیت والجواہر امام شعرانی کی تصنیف ہے

حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں وقد بسطنا لقوله رضی الله عنه فی کتابنا المسمی بالیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر (لطائف المنن ص ۵۰۴) اور ہم نے آپ کے قول کو تفصیل سے اپنی کتاب مسمی الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے کما او ضحنا ذلک فی کتابنا المسمیٰ بالیواقیت والجواهر (لطائف المنن ص ۶۴۱) جیسے کہ ہم نے اس کو واضح کیا ہے اپنی کتاب مسمی الیواقیت والجواہر میں وقد ذکرنا فی مقدمة کتابنا المسمیٰ بالیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر (لطائف المنن ص ۶۷۲) اور ضرور ہم نے اپنی کتاب مسمیٰ الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے

وصنفت کتاب لواقع الانوار القدسیة فی مختصر الفتوحات المکیه (الی ان قال) وکتاب الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر (لطائف المنن طبع

Marfat.com

بیروت ص ۴۳ ۷)اور میں نے کتاب لواقع الانوار القدسیہ فی مختصر الفتوحات المکیہ تصنیف کی (تا) اور کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

الیواقیت والجواہر کے اقتباس کی تصدیق لطائف المنن سے

لطائف المنن کی عبارت ۔ حضرت امام شعرانی اپنے شیخ علی الخواصؒ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپنے فرمایا ضرور شیخ محی الدین ابن عربیؒ کہا کرتے تھے کہ شیخ ابو السعود بن شبل اپنے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی سے اعلیٰ مقام پر ہیں اس لئے کہ ان پر تصرف کا مقام پیش کیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے حق تعالیٰ کے لئے تصرف چھوڑ دیا ہے کہ وہی ہمارے لئے تصرف کرے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر مقام تصرف پیش کیا گیا تو انہوں نے تصرف شروع کر دیا اور آپ کے لئے بہتر یہی تھا کہ تصرف ترک کر دیتے یہاں تک کہ آپ کو تصرف کا امر دیا جاتا تو امر سے تصرف کرتے

لطائف المنن ص ۱۹۰ طبع بیروت

الیواقیت والجواہر کی عبارت ۔ الیواقیت والجواہر ص ۱۰۴ تصنیف حضرت امام شعرانی میں ہے۔ اعطی الشیخ ابو السعود ابن الشبل مقام التصریف فی الوجود فترکه وقال نحن قوم ترکنا الحق تعالیٰ یتصرف لنافکان اکمل من الشیخ عبدالقادر الجیلانی مع انه تلمیذه هکذا ذکر الشیخ فی الباب الثانی والتسعین ومائة من الفتوحات شیخ ابوسعود بن شبل کو مقام تصرف فی الوجود عطا فرمایا گیا تو آپ نے اسے ترک کر دیا اور فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ ہم نے حق تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے کہ ہمارے لئے تصرف فرمائے لہذا آپ شیخ عبدالقادر جیلانی سے باوجود

Marfat.com

آپ کے تلمیذ ہونے کے افضل تھے

الکبریت الاحمر کے اقتباس کی تصدیق لطائف المنن سے

الکبریت الاحمر ص ۸۴ میں حضرت امام شعرانی شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے باب ۳۹۷ میں فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی تصریف وتاثیر فی الوجود اور دعوائے عریضہ کے ساتھ ظاہر ہوئے اس لئے کہ آپ کا مشہد حق تعالیٰ سے حضرت اسم ظاہر تھا تو اس نے آپ کو صولت و ہمت شطح اور اپنے امثال واشکال بلکہ اس پر بھی اظہار علو دیا جو اپنے مقام میں آپ سے اعلیٰ تھا شیخ اکبر فرماتے ہیں یہ مقام اگر چہ رفیع ہے مگر یہاں اس سے بھی ارفع مقام ہے اور وہ مقام ادب واظہار ذل ومسکنت ہے اور جس نے احکام الٰہی پر شطح کا اظہار کیا اسکی بنسبت زیادہ ادب والا ہے جس نے اللہ کے بندوں پر شطح کا اظہار کیا اس لئے کہ اللہ اپنے وسع کے باعث شطح قبول کر لیتا ہے بخلاف مخلوق کے اس لیئے کہ مخلوق کے ہاں تنگی ہے

☆الدرر والیواقیت بحوالہ روح المعانی☆

صاحب روح المعانی ص ۵۵ ج ۶ پر الحافظون لحدود الله کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں وترک مراده لمراد الحبیب بل لا یرید الا ما یرید ہ هو الذی یقتضیه مقام العبودیة المحضةالذی هوا علی المقامات ودون ذلک مقام الادلال ولقد کان حضرت مولانا القطب الربانی الشیخ عبدالقادر الکیلانی قدس سره فی هذا المقام وله کلمات تشعر بذلک لکن لم یتوقف قدس سره حتي انتقل منه الی مقام العبودیة المحضة کما نقل مولانا عبدالوهاب الشعرانی فی الدرر والیواقیت وقد ذکر انّ هذاالمقام کان لتلمیذه حضرت مولانا ابو السعود الشبلی قدس سره

Marfat.com

اپنی مراد حبیب کی مراد کے لئے ترک کر دیتا ہے بلکہ کسی شئے کا ارادہ ہی نہیں کرتا مگر اس چیز کا جس کا محبوب ارادہ فرمائے اور یہی (تواضع وعجز ونیاز) وہ ہے جسکا مقام عبودیت محضہ تقاضہ کرتا ہے جو کہ تمام مقامات سے اعلیٰ مقام ہے اس سے نیچے مقام ادلال ہے اور حضرت مولانا قطب ربانی شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ اس مقام میں تھے اور آپ کے کچھ ایسے کلمات ہیں جو اسکی خبر دیتے ہیں لیکن آپ یہاں متوقف نہ رہے بلکہ یہاں سے مقام عبودیت محضہ کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ مولانا عبدالوھاب الشعرانی نے الدرر والیواقیت میں نقل فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ مقام (عبودیت محضہ) آپ کے تلمیذ مولانا ابوالسعود الشبلی قدس سرہ کا تھا

الجواھر والیواقیت کے اقتباس کی تصدیق لطائف المنن کے مذکورہ اقتباس سے۔

الیواقیت والجواہر کی عبارت بحوالہ روح المعانی صاحب روح المعانی ص ۵۶ ج ۱۷ پر رقمطراز ہیں ان القطب الربانی الشیخ عبدالقادر الکیلانی قدس سرہ غمرنا برہ لم یتوقف حتی ترقی عن مقام الادلال الی التفویض المحض وقد نص علی ذلک الشیخ عبدالوھاب الشعرانی فی کتابہ الجواھر والیواقیت قطب ربانی الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ٹھہرے نہ رہے حتی کہ مقام ادلال سے ترقی کر کے تفویض محض تک پہنچے اس پر شیخ عبدالوھاب شعرانی نے اپنی کتاب الجواہر والیواقیت میں نص کی ہے

لطائف المنن کی عبارت: حضرت امام شعرانی ابوالسعود کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں عرض علیہ مقام التصرف فابی وقال قد ترکنا الحق یتصرف

Marfat.com

لنا والشیخ عبدالقادر عرض علیه مقام التصرف فتصرف وکان الاولی له ان یترکه حتی یومر بالتصریف فهناک یتصرف بامر لطائف المنن طبع بیروت ص ۱۹۰

تبصرہ: اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ آپ پہلے مقام ادلال وتصرف پر قائم رہے لطائف المنن کی عبارات الجواہر والدرر اور امام شعرانیؒ کی دیگر کتب کی مئوید ہیں ممتاز محرف تو لطائف المنن سے الجواہر والدرر وغیرھا کو منسوخ کرنے کی سعی کر رہے تھے مگر ان کی یہ کوشش بھی بار آور نہ ہوئی

؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

باب پنجم

عوارف المعارف شریف کے متعلق وضاحت اور مقام سکر وفناء کا بیان

عوارف المعارف کی عبارت پر ایک اعتراض کا جواب

شیخ عبدالحق زبدۃ الآثار ص ۳۶ پر لکھتے ہیں وکسیکہ حکم کردہ است از اہل قوم علی الاطلاق بر اقوال مشائخ کہ در بیان بحدیث نعمت اللہ گفتہ انہ باخبار کردہ انداز حال ورتبہ خود آں از غلبہ سکر وطفح حال واستراق نفس است شاید کہ آں نیز از تقید بحکم قیاس وعقل است بے استکشاف وتمیز کہ از کدام صادر شدہ وچگونہ صادر شدہ وتفصیل وتمیز اولیٰ وتسلیم اسلم چنانکہ گفتہ اند اسلم تسلم تا نیفتی در ورطہ خطر ونباشی از جملہ آنہا کہ خبر دادہ است وے سبحانه بل کذبوا بما لم یحیطوبه ولا یاتهم تاویله

Marfat.com

تبصرہ: شیخ عبدالحق نے حضرت شیخ الشیوخ سھر وردیؒ پر اعتراض کیا حالانکہ آپ حضرت غوث اعظمؒ کے تربیت یافتہ ہیں بقول قادریہ مجلس قدمی کے حاضرین میں سے تھے اوراس حالت کے عینی شاہد تھے بلاشبہ عارف کامل امام متقن ومحدث شیخ الشیوخ سھر وردیؒ شیخ عبدالحقؒ سے اعلم افضل اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے محرم اسرار تھے نیز امام حاتمی اور دیگر اکابر نے بھی یہی فرمایا ہے

صاحب بھجۃ کی روایت کے ساتھ عوارف کی عبارت کو رد نہیں کیا جاسکتا

القول المستحسن کے مؤلف ص ۵۵۰ پر عوارف کی اس عبارت پر کہ **قدمی هذه علی رقاب جمیع الاولیاء** سکر یہ ہے تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں **المخالف لما اجمع علیه العرفاء فان الظن الحسن ان هذه الجملة من ملحقات بعض الجهلة لروایة الشیخ نفسه عن شیخ شیخه ما یخالفه قال صاحب البهجة** الخ عارفین کے اجماع کے مخالف ہے حسن ظن یہ ہے کہ یہ جملہ الحاقی اوران لوگوں نے درج کیا جو حضرت سھر وردی کی بذات خود روایت سے ناواقف ہیں جوانہوں نے اپنے شیخ کے شیخ سے روایت کی جس طرح کہ صاحب بھجۃ نے بیان کی ہے الخ القول المستحسن کے مؤلف نے عوارف المعارف شریف کی عبارت کا رد کیا اس نے یہ رد صاحب بھجۃ کی اس روایت کے ساتھ کیا جو وہ کئی راویوں کے واسطے سے حضرت سہروردی قدس سرہ سے روایت کرتے ہیں

ے ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہئے خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے

فیاللعجب القول المستحسن کے مولف نے صاحب بھجۃ کی روایت کے ساتھ شیخ الشیوخ

Marfat.com

سہروردی قدس سرہ کی خود اپنی کلام کو جو انکی اپنی کتاب مستطاب عوارف المعارف شریف میں موجود ہے رد کر دیا حق تو یہ تھا کہ عوارف کے ساتھ بھجہ کی روایت کو رد کیا جاتا کیونکہ یہ حضرت مصنف قدس سرہ کی اپنی تصنیف ہے اور صاحب بھجہ کی روایت تو کئی دوسرے راویوں کی وساطت سے ہے نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق نے بھی اس عبارت کے وجود کا انکار نہیں کیا لیکن یہ بات ذکر کی کہ حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہ نے اپنے فہم اور اپنے مرتبہ علم کے ساتھ لکھا ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے فہم اور علم پر اعتراض کر دیا حالانکہ حضرت سہروردی قدس سرہ صاحب بھجہ لخمی اور محدث دہلوی سے علم وفہم اور ولایت کے اعتبار سے اجل واعظم ہیں شہادت کے اعتبار سے بھی آپؒ ارفع واعلی ہیں کیونکہ آپ حضرت شیخ جیلانیؒ کے جلیس مصاحب اور محرم اسرار تھے اور بقول شما آپ اس مجلس میں بھی حاضر تھے جس میں حضرت سے یہ قول صادر ہوا حضرت شیخ الشیوخ سھر وردیؒ شاہد عدل محدث اور امام ہیں لہذا حق وہی ہے جو حضرت سہروردی نے فرمایا نہ وہ جسکو صاحب بھجہ لخمی نے نقل کیا ہے کیونکہ لخمی جو روایات مشائخ سے نقل کرتے ہیں ان میں غلو اور مبالغہ ہے جس طرح کہ حضرت سہروردی قدس سرہ سے ایک روایت نقل کر دی حالانکہ شیخ الشیوخ قدس سرہ نے خود اپنی کتاب میں اس کے خلاف بیان فرمایا لہذا صاحب بھجہ کی اس روایت کو رد کیا جائے گا کہ آپ نے یہ قول بامر الٰہی فرمایا تھا نیز جتنی بھی امر کی روایات ہیں انکا ناقل صاحب بھجہ لخمی ہے اور بعد میں جس نے بھی نقل کیں بھجہ سے نقل کیں امام حاتمیؒ امام شعرانیؒ حضرت علی الخواصؒ اور حضرت مجدد احمد سرہندیؒ نے امر ہونے کا رد کیا ہے اور وہی پیشوا کافی ہیں

بھجۃ الاسرار کی حیثیت

Marfat.com

جمال الدین یمنیؒ نے رویت کے بارے میں اپنے رسالہ میں لکھا ہے

وفی کتاب البهجة علی مناقب الشیخ عبدالقادر وغیره من الحکایات المسندة کثیر من ذلک لکن رجال اسانیدها فیهم من لا یو ثق به بل مصنفها ایضا متساهل وقد یجازف

بھجہ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مناقب میں لکھی گئی ہے اور اس کے غیر میں سند والی حکایتیں بہت ہیں لیکن ان سندوں میں ایسے لوگ ہیں جن پر وثوق نہیں کیا گیا بلکہ مصنف بھی تساھل پسند ہے اور بغیر سوچے سمجھے بات کر دیتا ہے

امام حافظ ذھبی نے طبقات القراء میں لکھا کان ذا غرام بالشیخ عبدالقادر الجیلی صاحب بھجہ جو شیخ عبدالقادر جیلیؒ سے شدید محبت کرنے والا تھا نیز فرمایا وکتب فیها عمن اقبل وادبر فراج علیه فیها حکایات کثیرة مکذوبة اور بھجہ میں ان لوگوں سے حکایات لکھ دیں کہ جو بھی آیا اور گیا تو اسمیں بہت سی جھوٹی حکایات لکھنے میں جلد بازی کی۔

حضرت سہروردیؒ کے کلام کی تصدیق حضرت مجددؒ کی زبانی ''بلکہ بیان واقع نمودہ است'' میں ممتاز تحریف۔ ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۲۰۸ پر زیر عنوان حضرت سہروردی کا کلام حضرت مجددؒ کی نظر میں لکھتے ہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ مکتوب ۱۲۱ میں لکھتے ہیں صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله را کہ از حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ صادر شدہ است بر بقیہ سکر محمول داشتہ است مرادش قصور ایں قول نیست کما توھم کہ آں عین محمدہ اوست صاحب عوارف نے اس ارشاد کو بقیہ

Marfat.com

سکر پر محمول کیا ہے تو اس سے اس ارشاد میں کوئی قصور واقع نہیں ہوتا جس طرح کہ وھم کیا جاتا ہے بلکہ یہ بات عین تعریف و مدح ہے

ممتاز محرف نے جو عبارت چھوڑی وہ یہ ہے

بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدور ایں قسم سخن کہ مبنی از مباہات وافتخار است بے بقیہ سکر کائن نیست کہ در صحو خالص بہ امثال ایں سخناں تکلم نمودن دشوار است (مکتوب ۱۲۱ ج ۳)

بلکہ بیان واقع کیا ہے یعنی اس قسم کی باتوں کا صدور جو کہ مباھات وافتخار کی خبر دیتی ہوں بغیر بقیہ سکر کے ثابت نہیں کہ صحو خالص میں ایسی باتیں کہنا مشکل ہے

مقصد تحریف:۔ ممتاز محرف صاحب حضرت سہروردیؒ کے کلام صادق نظام سے حیران و پریشان ہیں حضرت مجددؒ نے اس کی تصدیق کی اور اسے واقع کے مطابق بیان فرما کر اسکے صادق و برحق ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی تو وہ اور بھی غلطاں و سرگرداں ہو گئے وہ یہ منصوبہ بنا چکے تھے کہ عوارف شریف کو سکریہ عبارات پر مشتمل کتاب قرار دیں تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری اب حضرت مجدد کی اس تصدیق کے بعد انکے لیئے یہ صورت حال پیدا ہو گئی نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن چنانچہ انہوں نے اپنا پرانا ہتھیار استعمال کیا اور اس عبارت کو ہی درمیان سے کاٹ دیا

ایک عبارت سے جان چھڑانے کے لئے تمام عوارف المعارف شریف کو سکریہ قرار دے دیا

۔ممتاز محرف صاحب نے جب یہ دیکھا کہ حضرت مجدد نے حضرت سہروردی کا یہ قول ذکر کر دیا ہے کہ قدمی الخ بقیہ سکر کی وجہ سے صادر ہوا ہے تو وہ حتی الامکان حضرت سہروردی کے اس قول کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش میں

Marfat.com

ہیں پہلے اس قول کی تصدیق میں وارد حضرت مجدد کے یہ الفاظ ''بلکہ بیان واقع نمودہ است'' عبارت کے درمیان سے حذف کر دیئے اب آگے بیان شروع کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ حضرت کی تمام کتاب کی عبارات میں سکر کا احتمال ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حضرت مجددؒ نے ایک ورق میں انکے بعض معارف سکریہ جمع کئے ہیں حالانکہ اس ذات شریف کو اتنی خبر نہیں کہ حضرت مجدد کے ان تصدیقیہ الفاظ ''بلکہ بیان واقع نمودہ است'' کے ساتھ حضرت سہروردی کی یہ عبارت جس میں انہوں نے قدمی الخ کو بقیہ سکر پر محمول فرمایا ہے حقیقت بن کر سامنے آگئی اور معارف سکریہ کے ساتھ اسکا کوئی تعلق نہ رہا افسوس جس موت سے آپ نے فرار کی کوشش فرمائی وہ آپ کے سر پر آچڑھی حضرت مجدد جو کہ سکریہ معارف کو جمع کر رہے ہیں اگر یہ قول بھی سکریہ ہوتا تو پہلے اس کے بارے میں وضاحت کرتے چہ جائیکہ اس کو حق و سچ اور واقع کے مطابق بتائیں ممتاز محرف نے اپنی اس فاسد مہم میں حضرت مجددؒ کو شریک کرنے کی جو سعی نامراد کی ہے وہ قابل مذمت ہے ممتاز محرف صاحب بلکہ بیان واقع نمودہ است کے الفاظ ہضم کرنے کے بعد کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت مجددؒ کے کلام کو وہیں سے شروع کرتے ہوئے گل افشانی فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت مجدد حضرت شہاب الدین سہروردی کے متعلق لکھتے ہیں صاحب عوارف کہ از کمل ارباب صحو است در کتاب او چنداں معارف سکریہ است کہ چہ شرح آں دہد وایں فقیر در ورقے بعضے معارف سکریہ او را قدس سرہ جمع کردہ است اب فرمایئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو حضرت مجدد نے بہت سے معارف سکریہ کا حامل قرار دیا اور انکی کتاب میں جس کے چند مبہم کلمات سے آپ ارشاد غوثیہ کے سکر میں صادر ہونے پر مصر ہیں جب بہت سی سکر آمیز عبارات و معارف موجود ہیں تو پھر ان

Marfat.com

عبارات سکریہ سے اثبات سکر پر استدلال کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے حضرت مجددؒ نے کلمات سکر کی وضاحت نہیں فرمائی کہ عوارف کہ یہ کلمات سکر پر مبنی ہیں اور یہ نہیں ہیں لہذا تمام کتاب کی عبارات میں سکر کا احتمال ہوگیا اور آپ جانتے ہیں کہ

"اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال" جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہوجاتا ہے

ممتاز محرف کو اپنے اس منصوبہ کے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ذرا بھی شرم دامن گیر نہیں ہوئی کہ وہ شیخ عبدالحق کے قول کو ترجیح دے رہے ہیں اور حضرت سہروردی جو علم وفضل ولایت تقوی وزہد میں افضل واعلیٰ ہیں انکے قول کے بارے میں فاسد تاویلات کا جال بچھا رہے ہیں حالانکہ حضرت مجدد امام سہروردی کی زیر بحث عبارت کی واضح الفاظ میں تصدیق فرما چکے ہیں آپ فرماتے ہیں بلکہ بیان واقع نمودہ است اب خواہ ساری عوارف کو سکریہ مان لو یہ عبارت ہرگز ہرگز سکریہ ثابت نہ کرسکو گے لہذا اس بلائے ناگہانی سے گلو خلاصی ناممکن ہے

وقع فی العوارف کی وضاحت

ممتاز تلبیس:۔ ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق کے الفاظ وقع فی العوارف سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ عبارت ملحقات میں سے ہے ورنہ حضرت شیخ ماوقع کی بجائے بما قال یا بما کتب یا بما ذکر فی العوارف تحریر فرماتے

ممتاز تلبیس کا جواب:۔ قال اللہ تعالیٰ اذا وقعت الواقعہ جب واقع ہونے والی واقع ہوئی کیا ممتاز محرف صاحب قیامت کے واقع ہونے میں بھی شک

Marfat.com

کریں گے؟ کیا خداوند کریم نے یہ لفظ شک ڈالنے کے لئے استعمال کیا العیاذ باللہ وقع اور وقعت میں یہی فرق ہے کہ وقعت مونث کا صیغہ ہے وقع الامر کہا جاتا ہے جب کوئی امر ثابت ہو جائے اور پکا ہو **منجد**:۔وقع ای الحق ثبت

منتہی الارب: وقوع ثابت گردیدن حق ص ۳۲۹ ثابت ہوا کہ وقع فی العوارف کا مطلب ہے عوارف میں موجود ہے نیز قرآن کریم میں ہے **فقد وقع اجرہ علی اللہ**

ممتاز محرف کا دوغلہ پن: ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۲۰۹ پر عوارف المعارف کی اس عبارت کو حضرت سہروردی کا قول تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں حضرت سہروردیؒ سے یہ کلمات سکر میں صادر ہوئے ہیں۔ناظرین ممتاز محرف نے جیسے بھی تسلیم کیا اتنی بات تو واضح ہے کہ اس کو شیخ الشیوخ سہروردیؒ کا قول تسلیم کر لیا پھر الحاقی ہونے کی بات کرنا چہ معنی دارد ممتاز محرف صاحب آگے جا کر اپنے اس بیان سے انکاری ہو جاتے ہیں چنانچہ ص ۲۱۱ پر اس عبارت کو الحاقی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے شیخ عبدالحقؒ کے بیان قول وے درس باب کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس بارے میں عوارف کی عبارت حالانکہ شیخ عبدالحق اس عبارت کو حضرت سہروردی کا قول تسلیم فرما رہے ہیں آپ نے بھی اسکے الحاقی ہونے کی بات نہیں کی

مولانا جامیؒ کی زبانی عوارف شریف کی قدر و منزلت کا بیان

عوارف را در مکہ مبارکہ تصنیف کردہ است ہر گاہ کہ بروے امرے مشکل شدے بہ خدائے تعالیٰ باز گشت وطواف خانہ کردے وطلب توفیق کردے در رفع اشکال و دانستن آنچہ حق است (نفحات الانس ص ۴۷۴ مطبوعہ تہران) حضرت سہروردیؒ نے عوارف المعارف

Marfat.com

شریف کو مکہ مبارکہ میں تصنیف کیا جس وقت آپ پر کوئی امر مشکل ہوتا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور رفع اشکال اور حق بات جاننے کی توفیق طلب کرتے۔

کلمات دالہ برعلو حالت سکر میں صادر ہوتے ہیں شیخ الشیوخ سہروردی کے قول کی لطائف المنن سے تصدیق ۔وکثیر اما ینطق الحق تعالیٰ علی لسان بعضهم بكلام لا يليق الا بالله تعالیٰ حال اصطلامهم وغيبتهم فينكر الناس عليهم ذلک ولا ينبغي ذلک الا لو قالوه حال صحوهم (لطائف المنن ص ۶۳ طبع بیروت) اور بسا اوقات حق تعالیٰ ان میں سے بعض کی زبان پر ایسے کلام سے بولتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لائق ہے۔ جب وہ استغراق ومحویت میں ہوتے ہیں تو لوگ ان پر اس بات کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ لائق نہیں مگر یہ کہ اگر حال صحو میں کہیں۔امام شعرانیؒ لطائف المنن ص ۲۰۳ پر تحریر فرماتے ہیں

وربما تكلم العارف في نظمه او غيره على لسان الحق تبارک وتعالیٰ وربما تكلم على لسان رسوله ﷺ بسا اوقات عارف اپنی نظم یا نثر میں حق تعالیٰ کی زبان سے تکلم کرتا ہے اور بسا اوقات اپنے رسول کی زبان سے تکلم کرتا ہے۔

لطائف اشرفی سے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے قول کا ثبوت

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے ہیں در ترجمہ عوارف آوردہ است کہ سکر ارباب قلوب را باشد وآن استیلاء حال است از مشائخ کبار وشیوخ نامدار وبعضے وقت کلماتے متضمن عجائب اسرار وغرائب آثار در وجود آید وآں بواسطہ بقاء سکر بود وصاحب صحو را ازاں چارہ نیست

Marfat.com

لطائف اشرفی ص۲ حصہ دوم

عوارف المعارف شریف کے ترجمے میں آیا ہے کہ سکر ارباب قلوب کے لئے ہوتا ہے اور وہ غلبہ حال ہے جو مشائخ کبار اور شیوخ نامدار سے پایا جاتا ہے اور بعض اوقات ایسے کلمات کا ظہور ہوتا ہے جو عجیب اسرار اور نادر آثار کے متضمن ہوتے ہیں اور یہ بواسطہ بقائے سکر ہوتا ہے صاحب صحو کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے۔

ممتاز محرف کو شکست فاش کا سامنا

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ ص ۲۳۱ پر لکھتے ہیں فرمان غوثیہ اور صاحب روح المعانی صاحب روح المعانی الطراز المذہب شرح قصیدہ مدح الباز الاشہب میں لکھتے ہیں

والذی یخطر ببال هذا العبد الفقیر ان القدم علی حقیقتها کما هو الظاهر المتبادر من اللفظ ویؤیده الوصف بهذه فانها حقیقة فی المشار الیه المشاهد المحسوس وان الشیخ قدس سره ماقال ذالک الا علی لسان الحقیقة المحمدیة ملاحظہ ہو الطراز المذہب ص ۲۰ جو بات عبد فقیر کے دل میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ارشاد غوثیہ میں قدم اپنے حقیقی اور ظاہری معنی پر محمول ہے جس طرح کہ لفظ کے ظاہر سے فوری طور پر معلوم ہوتا ہے پھر ھذہ کا کلمہ جس کی وضع ایسے مشار الیہ کے لئے ہے جو دیکھا جائے اور محسوس ہو اس معنی کی تائید کرتا ہے اور بے شک حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے حقیقت محمدیہ کی زبان سے اس طرح فرمایا ہے

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حق چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ ممتاز محرف سر کی آنکھوں کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ دل کی آنکھیں کھول کر مندرجہ بالا عبارت پڑھیں تو انہیں حق مہر نیمروز کی طرح عیاں نظر آئے گا

؎ دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

عبارت پر تبصرہ: علامہ آلوسی کی ذکر کردہ عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں

(۱) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے حقیقت محمدیہ کی زبان سے یہ قول ارشاد فرمایا اور اس وقت آپ مقام فنافی الرسول پر فائز تھے

(۲) اب اس حالت کو حالت سکر سے تعبیر کرنا بھی درست ہے

(۳) اولیائے کرام نے رسالت پناہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کے احترام میں سر جھکایا

(۴) اولیائے کرام کی رقاب عالیہ پر قدم بھی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ہے یعنی یہ قول قول انکا تھا اور قدم قدم انکا تھا نہ کہ حضرت شیخ قدس سرہ کا

ناظرین کرام ممتاز محرف کے درج کردہ اقتباس نے انکے نظریہ عموم وشمول کا کام تمام کر دیا ہے

؎ جس طرف اٹھ گئی ہیں آہیں ہیں چشم بد دور کیا نگاہیں ہیں

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۲۵ پر لکھتے ہیں آپ نے یہ کلام لسان شفاعت سے فرمایا تھا کیونکہ آپ فنافی الرسول کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے مگر ان کو آپ کی یہ عظمت کسی قیمت پر گوارہ نہ تھی وہ تو طے کر چکے تھے کہ یہ کلام سکر و مستی میں صادر ہوا قدم الشیخ ص ۱۹۱ پر لکھتے ہیں حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ نے تصدیق فرمائی کہ یہ قول مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا یہی مسلک و موقف مشائخ چشت کا ہے حضرت سیالویؒ نے فاسد بنیاد کو ہلا کر

Marfat.com

رکھ دیا اور دوٹوک الفاظ میں واضح فرمایا کہ حضور غوث پاکؓ کا ارشاد مقام فنا فی الرسول میں صادر ہوا

کلام الاولیاء الاکابر کا حوالہ

حضرت محقق العصر ہمارا مؤقف کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں آپ سے یہ قول غلبہ سلطان حال وفناء تام کی ابتدا میں بوجہ سکر و مستی سرزد ہوا جیسے سیدنا بایزید بسطامی کا قول ''سبحانی ما اعظم شانی ''اور لوائی ارفع من لواء محمد ﷺ ایسے اقوال از قبیل متشابہات ہوتے ہیں جنہیں شطحیات اولیاء کہا جاتا ہے (کلام الاولیاء الاکابر ص ۵۱) کلام الاولیاء ص ۲۷۱ پر صاحب روح المعانی کی یہ عبارت درج فرمائی لنا ان نقول ان ذلک القول صدر عن القائل عند فنائه فی الحقیقة المحمدیه و الذات الا حمدیة فاللسان حینئذ لسانها و القول قولها ہم یہ کہیں گے کہ یہ قول قائل سے حقیقت محمدیہ اور ذات احمدیہ میں فناء کے وقت صادر ہوا لہذا یہ اس کی زبان اور اسی کا قول ہے اور یہ آپکی طرف سے صادر نہیں ہوا کلام الاولیاء ص ۷۸ پر تحریر فرمایا حضرۃ شیخ عبدالقادرؓ پر شطحیات سکر کا بہت غلبہ تھا کیونکہ آپ متحقق بالحق یعنی مقام وحدت وفناء میں تھے۔ کتاب کے بالکل آخر میں آپ تحریر فرماتے ہیں چونکہ اس قول کا ظہور مقام فناء میں ہوا لہذا اواضعین کا وضع راس اس ذات کیلیے تھا جس میں آپ کو فناء تام حاصل ہوا تھا (کلام الاولیاء الاکابر ص ۳۱۸)

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۳۵۹ پر لکھتے ہیں حضور غوث اعظم اپنے تمام دعاوی اور اقوال میں مامور من اللہ تھے حدیث قدسی میں ارشاد باری ہے کہ نوافل کے ذریعے

Marfat.com

بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے پھر میں اسے محبوب بنالیتا ہوں پھر میں اسکی سمع ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی بصر ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے بخاری شریف ج دوم ص ۹۶۳ اس حدیث کے بعض دوسرے طرق میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں وفوادہ الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به اسکا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اشعۃ اللمعات ج دوم ص ۱۸۲ حضور رسول پاکؐ کے بارے میں ارشاد خداوندی وماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ اس طرح حضرۃ عمر بن خطابؓ کے بارے میں ارشاد نبوی ان اللہ جعل الحق علیٰ لسان عمر وقلبه یہ تمام حقائق اس مفہوم کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گر چہ از حلقوم عبداللہ بود

تبصرہ: حضرۃ غوث پاک کا یہ قول مقام فناء فی الرسول میں صادر ہوا اور یہ حضرت بایزید بسطامی کے قول سبحانی ما اعظم شانی کے قبیل سے ہے پھر ایک کو بلا امر اور سکر یہ کہنا اور دوسرے کو بامر الٰہی کہنا چہ معنی دارد حضرت بایزید بسطامیؒ کے قول کو حضرت داتا گنج بخشؒ نے اسی حدیث قدسی کے تحت درج کیا ہے (کشف المحجوب فارسی ص ۱۹۹) شاہ منصورؒ کا قول انا الحق اور اس قبیل کے دیگر اقوال بھی اسی حدیث قدسی کے تحت ہی آئینگے لہذا ضروری ہے کہ انکی کوئی مناسب اور درست تاویل کی جائے ناظرین کرام صاحب روح المعانی کا حوالہ آپ ملاحظہ فرما چکے جس سے متقدمین ومتاخرین پر قدم غوث کا دعوی غلط ثابت ہوا اس حوالہ کی رو سے ممتاز محرف صاحب کے تمام ٹوٹل اور تخمینے غلط ثابت

Marfat.com

ہوئے اورانکوصاحب روح المعانی کی روش بھی کچھ فائدہ نہ پہنچا سکی بقول شاعر

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

یہ اعلان ارشاد نبوی انا سید ولد آدم ولا فخر کے قبیل سے ہے ؟

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۹۱ پر لکھتے ہیں حضور غوث پاک رحمہ کا ارشاد مقام فناء فی الرسول میں صادر ہوا اور یہی بات اکابر مشائخ نے فرمائی کہ آپ نے لسان شفاعت اور لسان قطبیت سے ارشاد فرمایا صاحب روح المعانی نے بعینہ یہی الفاظ فرمائے وما قال الشیخ ذالک الا علی لسان الحقیقة المحمدیة حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے یہ ارشاد حقیقت محمدیہ کی زبان سے فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو واضح ہے وماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی آپ کی گفتگو آپکا کلام وحی الٰہی ہوتا ہے جب حضور غوث پاکؒ نے فنافی الرسول کے مقام پر یہ اعلان کیا تو بلاشبہ یہ اس قبیل سے ہوا جس طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر انا قائد المرسلین ولا فخر میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں قائد المرسلین ہوں مگر بطور فخر یہ نہیں کہہ رہا انتھیٰ

تبصرہ: جب یہ قول بلاشک وشبہ اس قبیل سے ہے جس طرح حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر اور مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا تو یہ قول بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور قدم بھی اولیاء کرام کی گردنوں پر انکا تھا غوث پاک کا نہ تھا آقائے دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قدم مبارک تو ہر زمانہ کے اولیاء کے لئے باعث شرف ہے حضرت بایزید بسطامیؒ سے مقام فناء فی اللہ میں قول لوائی ارفع من لواء محمد

Marfat.com

صادر ہوا تو کیا انکو خدا تسلیم کر لیا جائے لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ قول بھی خدا تعالیٰ کا تھا اور محمد ﷺ کے لواء سے اعلیٰ لواء بھی خدا کا تھا نہ کہ حضرت بایزید بسطامی کا اسی طرح فنافی الرسول میں صادر ہوا تو یہ قول بھی رسول پاک کا تھا اور قدم بھی رسول پاک کا تو غوث پاک کے قدم کی بحث ہی ختم ہوگئی اس لیئے کہ وہ تو مراد ہی نہیں ضروری یہ ہے کہ ایسے اقوال کی کوئی درست تاویل کی جائے اسلیئے کہ ان کا ظاہری معنی نہ مراد ہوتا ہے نہ مقصود ایسے اقوال قائل کے فرد وقت اور یکتائے روزگار ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور قائل کی غوثیت وقطبیت کا نشان واعلان ہیں حضرت سیالویؒ کے نظریہ سے غلط نتیجہ اخذ کرتے ہوئے ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک یہ قول سکر ومستی کے عالم میں ہرگز صادر نہیں ہوا ممتاز محرف ص ۳۸۰ پر لکھتے ہیں، صاحب روح المعانی فرماتے ہیں لنا ان نقول ذالک القول صدر عن القائل عند فنائه فی الحقیقة المحمدیة والذات الا حمدیه فاللسان حینئذ لسانها والقول قولها ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے حقیقت محمدیہ اور ذات احمدیہ میں فنا ہو کر حقیقت محمدیہ اور ذات احمدی کی زبان سے اس طرح فرمایا ممتاز محرف کہتے ہیں غوث پاک مقام فنا میں اس کلام کے متکلم بھی تھے لیکن ان کے قول کو سکر یہ کہنا بہت بڑی گستاخی ہے یہ حضرت اس شعر کے مصداق بن گئے ہیں

؎ الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

صحو وسکر کے درمیان فرق

بداں اعزک اللہ تعالیٰ کہ سکر وغلبہ عبارتست کہ ارباب معانی کردہ اند از غلبہ محبت حق تعالیٰ وصحو عبارتست از حصول مراد (کشف المحجوب ص ۱۴۴)

Marfat.com

تجھے خداعزت دے تجھے جاننا چاہیے کہ ارباب حقیقت کے نزدیک سکر اور غلبہ سے مراد محبت الٰہی کا غلبہ ہے اور صحو کا مطلب مقام ہوشیاری میں آنا ہے۔

کشف المحجوب سے صحو وسکر کا بیان

حضرت داتا گنج بخش فرماتے ہیں آنانکہ سکر را فضل نہند بر صحو آن ابو یزید است ومتابعان وے گویند صحو بر تمکین واعتدال صفت آدمیت صورت گیرد وآں حجاب اعظم بود از حق وسکر بر زوال آفت ونقص صفات بشریت ووہاب تدبیر واختیار وے وفنائے تصرفش اندر حق ببقائے معانی وقوائے کہ اندر وے موجود است بخلاف جنس وے وآں ابلغ واتم واکمل آں حال بود چنانکہ داؤد اندر حال صحو بود وفعلے از وے بوجود آمد کہ خداوند تعالیٰ فعل وی را بدو اضافت کردہ گفت وقتل داؤد جالوت و پیغامبر ﷺ اندر حال سکر بود فعلے از وے در وجود آمد کہ خداوند تعالیٰ فعل وے را بخود اضافت کرد وگفت ومارميت اذ رميت ولكن الله رمىٰ فشتان ما بين عبد وعبد وآنکہ بخود قائم بود وبصفات خود ثابت کردند تو کردی بر وجہ کرامت وآنکہ بحق قائم بود واز صفات خود فانی گفتند ما کردیم آنچہ کردیم (کشف المحجوب فارسی ص ۱۴۵)

حضور داتا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی اور انکے متبعین کہتے ہیں کہ صحو اس وقت قائم ہوتا ہے جب آدمی اپنے صفات اور ہستی کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور یہ حجاب اکبر ہے اور سکر اس وقت قائم ہوتا ہے جب بشریت ختم ہو جاتی ہے اسکا اختیار تدبیر اور ارادہ مٹ جاتا ہے اور اسکا تصرف حق تعالی کے تصرف میں فنا ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر بہیمانہ صفات (جانوروں جیسی صفات) کی بجائے صفات رحمانی رہ جاتی ہیں اور یہ اکمل افضل اور بہترین حالت ہے چنانچہ آیہ وقتل داود جالوت داؤد نے جالوت کو

Marfat.com

قتل کیا ہے ظاہر ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام مقام صحو میں تھے اس لئے جو فعل (یعنی قتل) ان سے سرزد ہوا اس کو حق تعالیٰ نے ان کا فعل کہا ہے لیکن جب ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام مقام سکر میں تھے تو حق تعالیٰ نے آیت وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمٰی (جب آپ نے کفار پر مٹی پھینکی تو آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی) میں آنحضرت ﷺ کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے

تبصرہ: بعض حضرات مشائخ سکر کو افضل سمجھتے ہیں اور بعض صحو کو قطع نظر اس سے کہ صحو افضل ہے یا سکر عبارت مندرجہ بالا سے یہ بات واضح ہے مقام فنا میں سرزد کلام اس ہستی کا کلام ہوتا ہے جس میں فنا حاصل ہوئی اور اس وقت حالت سکر طاری ہوتی ہے

صحو وسکر کے متعلق مزید وضاحت:

حضرت جنیدؒ اور انکے متبعین کا نظریہ بیان کرتے ہوئے حضرت داتا صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ چنانکہ موسیٰؑ اندر حال سکر بود وطاقت اظہار یک تجلی نداشت واز ہوش بشد خرّ موسیٰ صَعِقا ورسول ؐما اندر حال صحو بود از مکہ تا بقاب قوسین در عین تجلی بود دھر زمان ھشیارتر وبیدارتر ۔شربت الراح کاسا بعد کاس

فما فات الشراب وما رویت (کشف المحجوب ص ۱۴۵)

حضرت جنیدؒ اور انکے متبعین صحو کو سکر سے افضل قرار دیتے ہیں انکے نظریہ کے بیان میں حضرت داتا صاحب تحریر فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ حالت سکر میں تھے تجلی الٰہی کو برداشت نہ کر سکے اور ہوش گم کر بیٹھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وخر موسیٰ صعقا موسیٰ علیہ السلام محو و بے خود ہو کر گر گئے اور ہمارے رسول ﷺ چونکہ حالت صحو میں

Marfat.com

تھے اور ایسے مقام پر فائز تھے کہ جسے قرآن پاک نے قاب قوسین کہا ہے بے پناہ تجلیات کے وقت بھی آپ ہوشیار تر اور بیدار تر تھے

کشف المحجوب سے مقام فناء فی اللہ کی وضاحت

حضرت گنج بخش فیض عالمؒ جمع وتفرقہ کے بیان میں فرماتے ہیں چنانکہ پیغمبر ﷺ ما را خبر داد از جبرئیل و جبرئیل از خداوند تعالیٰ چنانکہ گفت

لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعا وبصرا ویدا ولسانا فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش وچوں بندہ مابجاھدہ بما تقرب کند ما اورا بدوستی خود رسانیم وہستی اورا اندروے فانی کنیم ونسبت وے از افعال او برداریم کہ تا بما شود آنچہ شنود وذکر ما سلطان ذکر وے شود ونسبت آدمیت از ذکر وے منقطع شود پس ذکر وے ذکر ما باشد پس روا باشد کہ دوستی حق تعالیٰ بر دل بندہ سلطان شود وبغلبہ وافراط آں عقل وطبایع از حمل آں عاجز گردند وامر وے از کسب وے بساقط شود آنگاہ ایں درجہ را جمع خوانند چنانکہ رسول ﷺ مستغرق ومغلوب بود فعلی تو ہر چند کہ نشانہ فعل تو بود وے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی یا محمد ﷺ آں مشت خاک بر روئے دشمن نہ تو انداختی بلکہ ما انداختیم چنانکہ ہم ازاں جنس فعلی از داؤد علیہ السلام حاصل آمد اورا گفت وقتل داؤد جالوت داود جالوت را کشت چہ داؤد اندر تفرقہ حال بود کشف المحجوب فارسی ص ۱۹۹ طبع لاہور ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ نوافل (زائد عبادت) کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی آنکھیں کان ہاتھ اور زبان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے دیکھتا ہے میری قدرت سے کام کرتا ہے

Marfat.com

اور مجھ سے بولتا ہے یعنی ہمارے ذکر میں مغلوب ہو جاتا ہے اور اپنے کسب کا خیال اسکے دل سے نکل جاتا ہے اور ہمارے ذکر پر غالب آجاتا ہے نسبت آدمیت اس سے منقطع ہو جاتی ہے پس اسکا ذکر ہمارا ذکر بن جاتا ہے اسی غلبہ حال کی وجہ سے حضرت ابو یزید بسطامیؒ پکار اٹھے،،سبحانی ما اعظم شانی،،(میں پاک ہوں اور میری شان بلند ہے) حالانکہ جو کچھ وہ کہہ رہے تھے ان کی زبان سے حق بول رہا تھا۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الحق ینطق علی لسان عمرؓ (اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی زبان سے بولتا ہے)۔ یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ کی قاہریت انسان پر غلبہ کرتی ہے تو اسکی ہستی کو اس سے ضبط کر لیتی ہے اور پھر انسان کا کلام حق تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔حلول اور اتحاد کے بغیر کیونکہ حق تعالیٰ ان سب چیزوں سے پاک اور بالاتر ہے۔جو ملحدین اس سے منسوب کرتے ہیں اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کا قرب بندہ کے دل پر حاوی ہو جاتا ہے اور اسکی ہستی اور اعمال ساقط ہو جاتے ہیں اس درجے کو جمع کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ذات حق میں اس قدر مستغرق اور مغلوب تھے کہ ان کے فعل کو حق تعالیٰ نے اپنا فعل قرار دیا اور فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ (اے محبوب وہ آپ نہیں تھے جس نے دشمن پر کنکریاں پھینکیں بلکہ وہ تو اللہ نے خود پھینکیں) اسی طرح جب ایک فعل حضرت داؤدؑ سے سرزد ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا و قتل داؤد جالوت اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ اس وقت حالت تفرقہ میں تھے ان دو باتوں میں فرق ہے۔(کشف المحجوب اردو ترجمہ؛ تحقیق کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری)

مقام محبوبیت پر فائز شخص کو تصرف عطاء ہوتا ہے

Marfat.com

سیدی احمد بن الرفاعیؒ نے اپنے خادم یعقوب سے یہ بات بیان فرمائی۔ان اللہ تعالی اذا احب عبداً صرفه فی جمیع مملکته و اطلعه علی ماشاء من علوم الغیب ''فقال یعقوب،، تفضلو ا علی بدلیل علی ذلک فقال سیدی احمد ،،الدلیل علی ذلک قول اللّٰه عزوجل فی الحدیث القدسی ،،ولا یزال عبدی یتقرب الیَّ بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به الی آخره واذا کان الحق تعالی مع عبده کما یرید صار کانه صفة من صفاته انتهی لطائف المنن ص ۴۸۸

بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنی تمام مملکت پر اختیار دے دیتا ہے اور علوم غیب میں سے جس پر چاہے اطلاع دے دیتا ہے یعقوب کہنے لگے کہ مہربانی کر کے اس کی دلیل بتاؤ تو سیدی احمد نے کہا کہ اسکی دلیل اللہ تعالی کا قول ہے حدیث قدسی میں میرا بندہ نوافل کے ساتھ ہمیشہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّی کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے پس جب میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اسکے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے آخر تک تو جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ ہو جاتا ہے جیسے کہ ارادہ فرماتا ہے تو بندہ ایسا ہو گیا کہ گویا اسکی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

اولیاء کرام باوجود غلبہ حال کے نماز اور دیگر معمولات کے لیے وقت نکال لیتے ہیں

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے فرمایا کہ شیخ شبلی پر ساری عمر غلبہ حال رہا وہ بہت کوشش کرتے تھے کہ اس حال سے نکل جائیں اور مقام صحو و ہوشیاری پر پہنچیں۔لیکن کامیاب نہ ہو سکے

Marfat.com

(مقابیس المجالس ص ۹۴۸) خاتم العاشقین حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے فرمایا کہ شیخ شبلی کی عظمت کی اس سے زیادہ علامت اور کیا ہوسکتی ہے کہ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ شیخ شبلی کے سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے بعد فرمایا کہ شیخ شبلی چھے مہینے متواتر عالم بے خودی وفناء میں رہے لیکن نماز کے وقت آپ عالم شعور میں آکر نماز ادا کرتے تھے۔اور پھر ملک بے خودی میں چلے جاتے تھے۔اس کے بعد فرمایا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ پر بھی مکہ معظّمہ میں کافی عرصہ تک یہی حالت فنا و بے خودی طاری رہی لیکن اسکے باوجود آپ پنجگانہ نماز اور دیگر معمولات کے باقاعدگی سے پابند رہے لیکن آپ کو کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔(مقابیس المجالس ص ۸۱۷)

لطائف اشرفی سے حالت سکر وفنا کی وضاحت

حضرت قدوۃ الکبری میفرمودند کہ شطحیات از صاحب سکر خیزد کہ لوازم تلوین است ومعاملات از اہل صحو ریزد کہ از خواص تمکین است (لطائف اشرفی ص ۳ حصہ دوئم)

اما قوله یکون الناس تحت لواء محمد یوم القیامة و محمد یکون تحت لوائنا و قوله لوائی اعظم من لواء محمد فقالوا قیل لابی یزید یکون الناس تحت لواء محمد علیه السلام یوم القیامة فقال له وهو غلبة الحال و قوة السکر فاجراها الله تعالٰی علی لسانه من غیر قصده فیکون مضافاً الیه تعالی لا الی ابی یزید (لطائف اشرفی حصہ دوئم ص ۵)

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے ہیں کہ شطحیات صاحب سکر سے ہیں اور معاملات اہل صحو سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ تمکین کے خواص سے ہیں اور بہر حال، آپ کا قول کہ لوگ بروز قیامت محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔اور آپ کا قول کہ میرا جھنڈا محمد ﷺ کے جھنڈے سے بڑا ہے تو

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ بایزید کو کہا گیا کہ لوگ قیامت کے دن محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے تو آپ نے غلبہ حال اور قوت سکر میں کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ آپ کی زبان پر آپ کے قصد کے بغیر جاری کر دیا۔ تو یہ اللہ کی طرف ہی منسوب ہوگا نہ کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی طرف

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قولہ انا الحق کلام اجراہ اللہ تعالیٰ علی لسانہ فی حال سکرہ من شراب المحبۃ من غیرہ قصدہ فالقائل فی الحقیقۃ ھو اللہ تعالیٰ (لطائف اشرفی ص ۸ حصہ دوم) حضرۃ شیخ منصورؒ کا قول انا الحق ایسا کلام ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے شراب محبت کی وجہ سے بلا قصد حالت سکر میں ان کی زبان پر جاری کیا پس قائل فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہے

باب ششم

قادری حضرات کے دلائل کا جائزہ

قادری حضرات کی سب سے بڑی دلیل بھجۃ میں مذکور روایت قیلوی میں ممتاز تحریف

قدم الشیخ کے ص ۲۳۸ پر ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں ہم اپنے موقف کے ثبوت اور ترجیح کے دلائل پیش کرتے ہیں پھر چھ مقامات پر روایت قیلوی کو تحریفی انداز میں پیش کیا سبحان اللہ گویا تحریف سے شروع کیا نظریہ عموم وشمول اور ماشاء اللہ تحریف پر ہی ختم کیا

تحریف معنوی۔ ممتاز محرف لکھتے ہیں والبسها بمحضر من جميع الاولياء من تقدم منهم ومن تاخر الا حياء باجسادهم والاموات بارواحهم آپ نے

Marfat.com

خلعت کوتمام اولیائے متقدمین ومتاخرین کی موجودگی میں زیب تن فرمایا ظاہری حیات کے دور والے بزرگ اجسام کے ساتھ حاضر تھے اوراس جہاں سے رخصت ہو جانے والے ارواح کے ساتھ حاضر تھے۔ قدم الشیخ عبدالقادر ص ۲۳۸

مقصد تحریف۔ ممتاز محرف کے تحریف کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح متاخرین اولیاء کی موجودگی وحاضری ثابت کر کے ان کو زیر قدم لایا جا سکے جبکہ ابوسعید قیلوی کی اس روایت میں صرف ان اولیاء کی حاضری کا ذکر کیا گیا جو آپکے زمانہ میں موجود تھے یا پہلے فوت ہو چکے تھے اس پر یہ الفاظ نص صریح ہیں

الا حیاء باجسادھم والاموات بارواحھم ۔زندہ اپنے اجسام کے ساتھ حاضر تھے فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ رہے وہ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے انکی حاضری بھی نہیں ہوئی بلکہ جو زندہ تھے وہ بھی سب وہاں حاضر نہ تھے جیسا کہ بھجہ ہی کی دوسری روایت سے واضح ہے لہذا بھجہ کی روایات میں تضاد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس روایت زیر بحث میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے۔

من تقدم منھم ومن تاخر سے مراد قدمی کے تکلم سے پہلے کے متقدمین ومتاخرین اولیاء ہیں

حضرت شیخ کے وقت تکلم سے پہلے زمانے کے اولیاء متقدمین ومتاخرین کی حاضری پر من تقدم ومن تاخر میں ماضی کے صیغوں کا استعمال شاہد عدل ہے

روئے زمین پر موجود اولیاء نے سر جھکایا

اس روایت میں سر جھکانے والے اولیاء کا الگ ذکر ہے سب حاضرین سر جھکانے والے

Marfat.com

نہیں تھے ممتاز محرف نے سر جھکانے والے اولیاء کا ذکر حذف کر دیا

تحریف لفظی: ممتاز محرف نے جو الفاظ حذف کئے وہ یہ ہیں 'ولم یبق ولی فی الارض الاحنیٰ عنقه' کہ روئے زمین پر موجود کوئی ولی اللہ باقی نہ رہا مگر اس نے اپنی گردن کو جھکایا اس روایت میں صرف ان اولیاء کے سر جھکانے کا ذکر کیا گیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر زندہ موجود تھے ساکنین ارض تھے زمین پر آباد تھے سر جھکانے میں ان اولیاء کا ذکر نہیں کیا گیا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اور نہ ان اولیاء کے سر جھکانے کا ذکر ہے جو اس وقت روئے زمین پر آباد نہ تھے بلکہ ساکنین اعلیٰ علیین تھے ورنہ فی الارض کی قید نہ لگائی جاتی اور یوں کہا جاتا 'ولم یبق ولی الاحنیٰ عنقه' یہ تھی قادریوں کی سب سے بڑی دلیل جو پادر ہوا ثابت ہوئی

ارواح کی مجلس قطب میں حاضری

بعض ارواح کا مجلس میں آجانا اور بات ہے یوں تو بعض انبیاء کی ارواح طیبات بھی تشریف لاتی ہیں یہ فیض دینے کے لیئے تشریف لاتی ہیں نہ کہ لینے کے لیئے نیز یہ معاملہ ہر قطب وقت کے ساتھ پیش آتا ہے حق تعالیٰ اسکے قلب پر تجلی فرماتے ہیں نبی پاک خلعت عطاء فرماتے ہیں اور جملہ عالم اسکے تصرف میں آجاتا ہے سب اولیاء وقت ماسوائے افراد کے اسکے ماتحت ہوتے ہیں دیکھئے فتوحات ص ۵۷۱ ج ۲۔ نیز سر جھکانے کی بات ان حضرات کے ساتھ ہی خاص ہوتی ہے جو زندہ موجود ہوں اسی وجہ سے فی الارض کی قید بھجتہ کی مندرجہ بالا روایت میں بھی موجود ہے نفحات الانس میں مولانا جامی علیہ الرحمہ نے بعض ارواح کے حاضر ہونے کی تصریح فرمائی

Marfat.com

نفحات الانس میں درج روایت کا نصف حصہ آخر سے حذف کر دیا اور غلط مطلب گھڑ کر حضرت مولانا جامیؒ کی طرف منسوب کر دیا

تحریف لفظی ملاحظہ فرمائیں قدم الشیخ عبدالقادر ص ۲۳۹ ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندیؒ نے فرمان غوثیہ کے عموم وشمول کو اپنی کتاب نفحات الانس میں پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا لکھتے ہیں۔ بہ محضر اولیائے متقدمین ومتاخرین کہ آنجا حاضر بودند احیاء باجسادخود واموات بارواح خود۔ آپ نے اولیائے متقدمین ومتاخرین کی موجودگی میں یہ اعلان فرمایا یہاں تک عبارت لکھ کر اگلا حصہ حسب عادت چھوڑ دیا کیونکہ وہ انکے خودساختہ نظریہ کے خلاف تھا اور اس سے فرمان غوثیہ کے عموم وشمول کی نفی ہوتی تھی متقدمین سے مراد اموات ہیں جو اپنی ارواح کے ساتھ اور متاخرین سے مراد احیاء ہیں جو اپنے اجساد کے ساتھ مجلس میں حاضر ہوئے سب نے گردنیں نہیں جھکائیں جن اولیاء نے گردنیں جھکائیں ان کا تذکرہ حذف شدہ عبارت میں ہے جو یہ ہے خلعتے دروے پوشانید وملائکہ ورجال غیب مجلس وے رادرمیان گرفتہ بودند وصفہا درہوا ایستادہ وبرروئے زمین ہیچ ولی نماند مگر کہ گردن خود راپست کرد وبعضے گفتہ اند کہ یک کس از عجم تواضع نہ کرد حال وے از وے متواری شد (نفحات ص ۵۱۲ مطبوعہ تہران) حاصل کلام یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی ولی نہ رہا مگر اس نے اپنی گردن جھکا دی

<u>تحریفی عبارت درج کر کے من گھڑت نظریہ عموم وشمول فرمان غوثیہ صاحب قلائدالجواہر کی طرف منسوب کر دیا</u>

Marfat.com

تحریف لفظی ومعنوی: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۲۳۹ پر لکھتے ہیں حضرت الشیخ امام محمد بن یحیٰ التاذفی الانصاریؒ نے اپنی کتاب قلائد الجواھر فی مناقب الشیخ عبدالقادر میں فرمان غوثیہ کے عموم وشمول کو متقدمین ومتاخرین اولیائے کرام کیلئے ثابت کیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں من تقدم منھم و من تأخر الا حیاء بالا جساد والاموات بالارواح : یہاں تک لکھ کر اگلی عبارت چھوڑ دی جو یہ ہے' ولم یبق ولی فی الارض الاحنیٰ عنقہ روئے زمین پر کوئی ولی باقی نہ رہا مگر اس نے اپنی گردن جھکا دی

ممتاز غلط بیانی: ملاحظہ کیجئے قدم الشیخ ص ۲۴۱ ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں حضرت شیخ محققؒ نے شیخ ابوسعید قیلویؒ کی وہ روایت بھی نقل فرمائی ہے جس میں ارشاد غوثیہ کا عموم وشمول متقدمین ومتاخرین اولیائے کرام سب کیلئے ثابت ہے (زبدۃ الاسرار ص ۱۰)

تبصرہ: اس روایت کی رو سے عموم وشمول کا نظریہ ثابت نہیں ہوتا حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے صراحت فرمادی کہ متقدمین ومتاخرین اولیاء کی حاضری عزت واکرام کی خاطر ہوتی ہے۔ سر جھکانے والے اولیاء اور ہیں۔ (مقابیس المجالس)

ممتاز محرف نے صاحب سیر الاقطاب کو بھی معاف نہ کیا

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں سیر الاقطاب کے مصنف شیخ الھدیہ بن عبدالرحیم چشتی عثمانیؒ حضور غوث پاکؓ کے فرمان عالیشان کو اولیاء متقدمین ومتاخرین سب کیلئے شامل قرار دیتے ہیں لکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ وملائکہ مقربین واولیائے متقدمین ومتاخرین کہ در آں جا حاضر بودند احیاء باجساد خود واموات بارواح خود خلعت دروے پوشانیدند

Marfat.com

(سیر الاقطاب ص ۱۱۵) جب آپ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو رسول پاک ﷺ ملائکہ مقربین اور اولیائے متقدمین ومتاخرین کی موجودگی میں آپ کو خلعت پہنائی گئی۔ قدم الشیخ ص ۲۴۲

تبصرہ:۔ ممتاز محرف گولڑوی نے چشتی عثمانی صاحب کے حق میں بھی غلط بیانی کی پھر اس روایت میں بھی متقدمین ومتاخرین اولیاء کی موجودگی میں خلعت پہنانے کا ذکر ہے اور یہ بھی روایت قیلوی ہے جس میں زمین پر موجود اولیاء کے سر جھکانے کا ذکر پھر ممتاز محرف نے حذف کر لیا صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں بر روئے زمین ہیچ ولی نماند کہ گردن خود را ازاں نہ پیچد

حضرت سید گیسو درازؒ کیطرف غلط نظریہ کو منسوب کر دیا

ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرات مشائخ چشت کی معتبر اور مستند کتاب اقتباس الانوار کے مصنف شیخ محمد اکرم صابری چشتی قدوسیؒ نے حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو درازؒ خلیفہ حضرت شاہ نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ کے حوالے سے ارشاد غوثیہ کے متقدمین و متاخرین اولیائے کرام کیلئے عموم وشمول کو ثابت کیا ہے آپ ارشاد غوثیہ کے عموم کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بر دست طائفہ ملائکہ مقربین بہ محضر اولیائے متقدمین ومتاخرین کہ آنجا حاضر بودند احیاء باجساد خود واموات بارواح خود خلعت دروے پوشانیدند (اقتباس الانوار ص ۸۱، ۸۲) رسول پاک ﷺ نے ملائکہ مقربین کی جماعت کے ہاتھوں اولیائے متقدمین ومتاخرین کی موجودگی میں آپ کو یہ خلعت پہنائی جو اولیائے کرام حیات ظاہری سے موجود تھے وہ اپنے اجسام کے ساتھ حاضر تھے اور جو وصال فرما چکے تھے وہ اپنی ارواح طیبہ کے ساتھ حاضر تھے (قدم الشیخ ص ۲۴۲)

Marfat.com

تبصرہ:۔ یہ بھی روایت قیلوی ہے جس کا آخری حصہ ممتاز محرف نے پھر حذف کرلیا نیز اس روایت میں متاخرین اولیاء کی حاضری بھی ثابت نہیں ہوتی کہ وہ نہ احیاء باجساد میں شامل ہیں نہ اموات میں تو انکا سر جھکانا کیسے ثابت ہوگیا

حضرۃ خواجہ غلام فریدؒ کی زبانی روایت قیلوی کا صحیح مفہوم

مولوی فیض احمد اویسی رضوی بہاولپوری نے اپنی کتاب التذکار السعید فی ذکر خواجہ غلام فریدؒ کے اندر ملتان میں حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے سجادہ نشین سے قول قدمی کے بارے میں آپکی گفتگو نقل کرتے ہوئے لکھا حضرت خواجہ نے نفحات الانس کی یہ عبارت پڑھی چوں شیخ عبدالقادر گفت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله حق سبحانہ بردل وے تجلی کرد و رسول خدا ﷺ بردست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضر اولیاء متقدمین ومتاخرین کہ ایں جا حاضر بودند احیاء باجساد خود و اموات بارواح خود خلعتی دروے پوشانیدند و ملائکہ و رجال غیب مجلس وے را درمیان گرفتہ بودند و بر روئے زمیں ہیچ ولی نہ بود مگر کہ گردن خود پست کرد اور فرمایا کہ محضر کے لفظ سے یہاں غلط فہمی پیدا ہوگئی متقدمین ومتاخرین کا حضور تو صرف اکرام وعزت کی خاطر تھا کہ ان کے حضور میں حضرت شیخ کو خلعت اجلال وعظمت پہنایا گیا اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ سب حاضرین نے بھی گردنیں جھکا دیں حالانکہ گردنیں خم کرنے والا دوسرا گروہ تھا جس کا ذکر بر روئے زمین سے شروع ہوا اور وہی شیخ کے ہم عصر وہمزمان تھے۔ تذکار السعید ص ۳۴ تا ۳۵ مولفہ مولوی فیض احمد اویسی ، یکے از قائلین قدم غوث بر متقدمین ومتاخرین۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

؎ ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ

Marfat.com

دیکھتے ہی دیکھتے کتنے بدل جاتے ہیں لوگ

افضلیت غوث اعظم سے متعلق قادری حضرات کی سب سے بڑی دلیل

بھجۃ میں منقول روایت خضر جس میں موجود وقت کی قید کو ہمارے مہربان اکثر حذف فرمادیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

شیخ ابو محمد القاسم روایت کرتے ہیں فقلت للخضر علیه السلام فهل لهٰؤلاء الاحباب رجل فرد فی کل وقت یرجعون الی امره قال نعم فقلت من هو فی وقتنا هذا قال هو الشیخ عبدالقادر قلت اخبرنی عن حال الشیخ عبدالقادر قال هو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی هذا الوقت وما اوصل اللّٰه تعالی ولیا الی مقام الا وکان الشیخ عبد القادر اعلاه ولا سقی اللّٰه حبیبا کاسا من حبه الا وکان الشیخ عبدالقادر اهناه ولا وهب اللّٰه لمقرب حالا الا وکان الشیخ عبدالقادر اجله وما اتخذ الله ولیا کان اویکون الا وهو متادب مع الله فی سره مع الشیخ عبدالقادر الی یوم القیامة بهجۃ الاسرار ص ۱۷۳

میں نے خضرؑ کو کہا کہ کیا ان احباب میں ہر وقت کے اندر ایک آدمی فرد ہوتا ہے کہ جس کے حکم کی طرف وہ رجوع کرتے ہیں تو آپ نے کہا **ھاں** تو میں نے کہا ہمارے اس وقت میں کون ہے آپ نے کہا وہ شیخ عبدالقادر ہیں میں نے کہا کہ مجھے شیخ عبدالقادر کے حال کے بارے میں خبر دو آپ نے کہا وہ اس وقت میں فرد احباب اور قطب اولیاء ہے اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہیں پہنچایا مگر شیخ عبدالقادر اس سے اعلیٰ ہیں اور نہ کسی محبوب کو اپنا جام محبت پلایا مگر شیخ عبدالقادر کو خوشگوار تر دیا اور نہ کسی مقرب کو حال عطا فرمایا ہے مگر شیخ عبدالقادر کو اس سے بڑا عطا فرمایا ہے اور اللہ نے کوئی ولی نہیں بنایا جو پہلے گزر

Marfat.com

چکا ہے یا ہوگا مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنے بھید میں شیخ عبدالقادر کے ساتھ ادب کرنے والا ہے قیامت تک۔

روایت خضر کی وضاحت

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۴۶۰ پر اس روایت سے افضلیت غوث اعظمؒ بر اولیاء اولین وآخرین پر استدلال کیا روایت خضر میں ادب کرنے کا ذکر ہے اور ادب کے ساتھ افضلیت ثابت ہی نہیں ہوتی ادب تو افضل بھی مفضول ولی کا کرتا ہے بھجۃ الاسرار میں ہے کہ حق تعالی کی طرف سے حضرت خضر علیہ السلام کو ایک ولیہ کے ادب کرنے کا حکم ملا حالانکہ آپ یقیناً افضل تھے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال حضور علیہ السلام نے ایک جن پر بھی تصرف کا اظہار نہ فرمایا اور فرمایا کہ مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی یہ دعا یاد آ گئی رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں تواضعا وتادبا یعنی آپ نے تواضع اور ادب کی وجہ سے تصرف کا اظہار نہ فرمایا (شرح امام نووی مسلم شریف ج ا ص ۲۰۵) علامہ عبدالغنی نابلسی تحریر فرماتے ہیں فتادب ای نبینا ﷺ معه ای مع سلیمان علیه السلام(شرح الفصوص للنابلسی ص ۱۵۸ ج ۲) رای بعض الفقراء الشیخ عبدالله بن ابی جمرة المدفون بقرافة مصر رضی الله عنه وهو جالس علی کرسی وعلیه حلة خضراء والانبیاء کلهم واقفون بین یدیه فاشکل ذلک علیه فعرضه علی بعض العارفین فقال له وقوف الانبیاء انما هو ادب مع من البس الخلعة لا مع من لبس الخلعة (الجواهر والدرر علی الابریز ص ۳۱۱) بعض اولیاء اللہ نے خواب میں دیکھا کہ شیخ عبداللہ بن جمرہ جو قرافہ مصر میں مدفون ہیں رضی اللہ عنہ ایک کرسی پر بیٹھتے ہیں سبز لباس

Marfat.com

پہنے ہوئے ہیں اور سارے کے سارے انبیاء ان کے سامنے کھڑے ہیں اس پر آپ کے دل میں اشکال پیدا ہوا تو بعض عارفین کے سامنے اسے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انبیاء کا کھڑا ہونا اسکے ادب کیوجہ سے ہے جس نے خلعت پہنائی ہے نہ کہ اس کی وجہ سے جس نے خلعت پہنی ہے نیز روایت خضر سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہر وقت کا ایک فرد ہوتا ہے جس کی طرف اس وقت کے سارے اولیاء رجوع کرتے ہیں اور راوی نے جب خضر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہمارے اس وقت کا فرد کون ہے تو آپ نے فرمایا ھو الشیخ عبدالقادر کہ ہمارے اس وقت کا فرد شیخ عبدالقادر ہے۔ نیز جب راوی نے سوال کیا کہ مجھے شیخ عبدالقادر کے حال کے بارے میں خبر دو تو حضرت خضرؑ نے فرمایا وہ اس وقت میں فرد احباب اور قطب اولیاء ہیں

یہاں بھی حضرت خضرؑ نے وقت کی قید کو واضح طور پر بیان فرما دیا تو بعد میں مذکور جتنے بھی اوصاف ہیں وہ اس وقت کی قید کے تحت آئیں گے ماسوا ادب کے ادب کرنے کے عموم کو آپ نے کان اویکون کے ساتھ بیان فرمایا لیکن ادب کا معنی یہ ہے بڑوں کا احترام کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا تو معنی یہ بنا کہ جو آپ سے بڑے ہیں وہ آپ پر شفقت کرتے ہیں اور جو آپ سے چھوٹے ہیں وہ آپ کا احترام کرتے ہیں تو لفظ ادب سے بھی بعض اولیاء کا روحانی طور پر بڑا ہونا اور بعض کا آپ سے چھوٹا ہونا سمجھ آ رہا ہے

نیز ادب تو افضل ولی بھی اپنے مفضول کا کرتا ہے کما مرّ روایت خضرؑ میں وقت کی قید کو بڑے بڑے قادری حضرات نے نظر انداز کیا اور

اسمیں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

ممتاز محرف نے وقت کی قید پر مشتمل الفاظ حذف کر دیے

Marfat.com

ممتاز محرف مولوی ممتاز گولڑوی نے شیخ عبدالحق کا تبصرہ نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت شیخ عبدالحق نے تحریر فرمایا شیخ کی افضلیت مطلقہ پر دلیل روایت خضر ہے جو اس طرح ہے ما اتخذ الله ولیا کان او یکون الا وهو متأدب مع الله فی سره مع الشیخ عبدالقادر الی یوم القیامة

زبدۃ الآثار کے الفاظ: شیخ عبدالحق لکھتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی افضلیت مطلقہ پر دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے خضرؑ سے روایت کی ہے شیخ ابوالقاسم کی حکایت میں ''زیرا کہ بتحقیق او گفت اولاً کہ وے فرد احباب است وقطب الاولیاء است دریں وقت پس تر گفت کہ نگرفت خدائے تعالیٰ ہیچ ولی را کہ بود یا باشد مگر در آں حال کہ وے باادب باشد با خدا در راز خود با شیخ عبدالقادر تا روز قیامت وگرنہ البتہ ہر دو کلام وے متناقض باشند (ص ۳۱)

تبصرہ: (۱) روایت شیخ قاسم میں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت شیخ قدس سرہ کے بارے میں فرمایا وے فرد احباب است دریں وقت اس روایت میں حضرت شیخ قدس سرہ کیلئے تمام اوصاف مذکورہ کے لئے دریں وقت کے الفاظ قید ہیں۔

(۲) کلام الاولیاء الاکابر میں بھجۃ کی روایت کے ساتھ اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ افضل ولی بھی مفضول ولی کا ادب کرتا ہے اور وہ ادب نسبت حق تعالیٰ کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا یہ روایت افضلیت مطلقہ کی دلیل نہیں بنتی

(۳) حضرت خضرؑ کے ہر دو کلام وے فرد احباب است وقطب الاولیاء است دریں وقت اور نگرفت خدائے تعالیٰ ہیچ ولی را کہ بود یا باشد مگر در آں حال کہ وے باادب باشد با

Marfat.com

خدادرراز خود با شیخ عبدالقادر تا روز قیامت اس لیئے متناقض نہیں ہونگے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے کلام اول میں قطبیت کا ذکر ہے جو مقید بوقت ہے اور کلام ثانی میں ادب کا ذکر ہے جس میں وقت کی قید نہیں ممتاز محرف صاحب اب سوچتے ہونگے کہ وہ ,,وے فرد احباب است وقطب اولیاء است دریں وقت،، کے الفاظ حذف نہ ہی کرتے تو بہتر تھا اسلیئے کہ انکی یہ حرکت بے برکت بھی انکے لئے بے سود ثابت ہوئی

؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ممتاز محرف کی ایک احتمال سے افضلیت مطلقہ ثابت کرنے کی کوشش

ممتاز گولڑوی نے قدم الشیخ کے ص ۴۶۱ پر شیخ عبدالحقؒ کے ذکر کردہ ایک احتمال سے بھی افضلیت مطلقہ ثابت کرنے کی سعی کی کہ آپ نے روایت خضر علیہ السلام پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ,,واحتمال میشود اینکہ باشد از قبیل اضافت اسم تفضیل برائے تخصیص ومراد مطلق زیادتی باشد،، جس طرح رسول پاکؐ کے متعلق کہا جاتا ہے افضل قریش پس یہاں مضاف الیہ پر افضلیت مقصود نہیں بلکہ افضلیت مطلقہ مقصود ہے زبدۃ الآثار ص ۳۲

تبصرہ۔ رسول خدا ﷺ کا افضل ہونا قرآن وسنت کی ادلہ قویہ سے ثابت ہے لیکن جمیع اولیائے اولین وآخرین پر حضرت شیخ قدس سرہ کی افضلیت مشائخ کبار سے منقول کسی روایت سے ثابت نہیں ہوتی روایت خضر علیہ السلام میں بھی صرف ادب کرنے کا ہی ذکر ہے ادب اور چیز ہے اور افضلیت مطلقہ اور چیز ہے

حضرت شیخ عبدالحقؒ نے اکابر اولیاء تابعین کی تخصیص فرمائی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں بلکہ میگوئیم بالعفرور از تخصیص تابعین است

Marfat.com

برائے ایشاں باحسان نیز وجہ استثناء خبریت است کہ استفادہ می شود از حدیث مخصوص بقرن یلون قرنہم ثم الذین یلونہم وظاہر است کہ آن از برائے دریافتن ایشان شرف صحبت وقرب زمانہ آنحضرت ﷺ است نہ کہ فضیلت کل در تمام وجوہات۔ زبدۃ الآثار ص ۳۳ مطبوعہ دہلی

تبصرہ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے بھی تابعین باحسان کی تخصیص ضروری قرار دی وجہ استثناء حدیث پاک **خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم** کو قرار دیا فرماتے ہیں شرف صحبت اور قرب زمانہ کی وجہ سے ان حضرات کا استثناء ضروری ہے یہاں اول تو یہ بات قابل غور ہے کہ یہی دلیل تبع تابعین کے بارے میں بھی موجود ہے تو ان کو بھی مستثنیٰ ماننا پڑے گا دوم یہ کہ جب یہ حضرات افضل و مستثنیٰ ہیں تو یہ قول عام مخصوص منہ البعض بن گیا۔ اور اس میں مزید تخصیص بھی ہو سکتی ہے تو بعد والے حضرات میں سے بھی کسی کا افضل ہونا ممکن ہے جسکی دلیل اولیائے کرام کے ارشادات ہیں جیسا کہ مولانا احمد رضا بریلوی حدائق بخشش میں ؎ سید جید ھر دھر کے تحت لکھتے ہیں **والمعنی اطلاق التفضیل الا من خص بدلیل** حضرۃ شیخ قدس سرہ کا یہ قول بھی کشف سے تعلق رکھتا ہے تو اسمیں تخصیص بھی دیگر اولیائے کرام کے ارشادات سے ہو جائے گی استثناء کے لئے اولیاء کرام کے فرمانات سے مافوق کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑے گی شیخ عبدالحق محدث قادری نے ''نہ کہ فضیلت کل در تمام وجوہات'' لکھ کر یہ تسلیم کر لیا کہ بعض تابعین کو حضرت شیخ قدس سرہ پر تمام وجوہات میں فضیلت حاصل ہے لیکن تمام تابعین کو جمیع وجوہ سے فضیلت نہیں ہاں ان کو فضیلت مطلقہ بر شیخ قدس سرہ حاصل ہے جب کہ شدید غالی قادری تو انبیاء کرام پر بھی بعض وجوہ سے بلکہ من کل الوجوہ فضیلت کے قائل ہیں۔

Marfat.com

باب ہفتم

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے ملفوظات پر ممتاز محرف کے اعتراضات اور ان کے جوابات

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کے ارشادات کی وضاحت

حضرت سیالویؒ کا پہلا قول۔ ہر زمانہ میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے جس کا قدم اس زمانے کے سب اولیاء پر ہوتا ہے

ممتاز محرف کا اعتراض: قدم تو حضرت غوث کا مشہور ہے کسی مستند کتاب میں نہیں کہ کسی دوسرے بزرگ نے اس طرح فرمایا ہو لہذا یہ قول شاذ بے دلیل ہے

اعتراض کا جواب: حضرت ابن عربیؒ فتوحات کے باب نمبر ۷۳ میں فرماتے ہیں ومنهم رضی اللّٰه عنهم رجل واحد وقد تكون امرأة فی كل زمان آيته وهو القاهر فوق عباده له الاستطالة على كل شئی سوى الله شهم شجاع مقدام كبير الدعوى بحق يقول حقا ويحكم عدلا كان صاحب هذا المقام شيخنا عبدالقادر الجيلی ببغداد كانت له الصولة والا ستطالة بحق على الخلق كان كبير الشان اوران میں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک مرد ہوتا ہے ہر زمانہ میں اور کبھی کوئی عورت بھی ہوتی ہے اسکی آیت هو القاهر فوق عباده ہے اسکو اللہ کے ماسوا ہر شئے پر استطالۃ حاصل ہوتی ہے معظم شجاع آگے بڑھنے والا ہوتا ہے بڑے بڑے

Marfat.com

حق دعوے کرتا ہے حق کہتا ہے عدل کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اس مقام والے ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی بغداد میں تھے آپ کے لیے حق کی طرف سے دبدبہ اور استطالۃ مخلوق خدا پر حاصل تھی آپ بڑی شان والے تھے۔

تبصرہ ۔حضرت شیخ اکبرؒ نے صراحت فرمادی کہ ایسا ایک شخص جو ھو القاھر فوق عبادہ کا مظہر ہوتا ہے ہر زمانہ میں ہوتا ہے زیر قدم کا ظاہری معنی ومفہوم تو مراد نہیں بلکہ زیر تصرف ہونا ہی مراد ہے تو آپؒ بھی اپنے سے پہلے قطب کے زیر تصرف وزیر قدم تھے اس پر

له الا استطالة على كل شيئي سوى الله کی واضح دلیل موجود ہے نیز حضرت ابن عربیؒ کے کلام سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر زمانہ میں اس تصرف کا مالک حضرت شیخ قدس سرہ سے کم درجہ ہی ہو

مقام استطالۃ پر فائز اولیاء سے کلمات دالہ بر علو کا اظہار ہوتا ہے

حضرت امام شعرانی طبقات کبری ص ۱۵۹ ج ا پر حضرت ابراہیم الدسوقی کے کلمات دالہ بر علو اور شطحیات ذکر فرمانے کے بعد رقمطراز ہیں هذا الكلام من مقام الاستطالة تعطى الرتبة صاحبها ان ينطق بما ينطق وقد سبقه الى نحو ذالك الشيخ عبدالقادر الجيلى رضى الله تعالىٰ عنه یہ کلام مقام استطالۃ سے ہے اسکے صاحب کو یہ رتبہ دیا جاتا ہے کہ جو چاہے بولے اور آپ سے پہلے ایسے ہی مقام پر شیخ عبدالقادر الجیلی ہوئے کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۹۶ افضل الصلوۃ علی سید السادات ص ۱۴۶ کی عبارت یہ ہے فان سيدى محمدا هذا كسيدى عبدالقادر الجيلىؒ فى عصره من حيث الناطقية عن المرتبة (کلام الاولیاء الاکابر ص ۲۱۸)

Marfat.com

تبصرہ۔ ممتاز محرف نے حضرت شیخ محمد البکریؒ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تعالیٰ مشرقا کان اومغربا پر بڑے پیچ وتاب کھائے ہیں حالانکہ حضرت امام شعرانی نے صاف صاف فرمادیا کہ صاحب مقام استطالۃ کو یہ رتبہ دیا جاتا ہے کہ بولے جو چاہے بولے

لطائف المنن سے اس مقام کی وضاحت اور طبقات الکبریٰ کے اقتباس کی تصدیق

ولعمری من یری مثل سیدی محمدالبکری ویسمع مایتکلم به من العلوم والاسرار التی تبهر العقول مع صغر سنه ولم یعتقده فهو محروم من مدد اهل العصر کلهم فان سیدی محمدا هذا کسیدی عبدالقادر الجیلی فی عصره من حیث الناطقة وعلو المرتبة المنن الکبریٰ للشعرانی عربی ص۱۱۶ طبع بیروت لبنان

غوث زماں حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے فرمایا مجھے قدمی الخ کا مقام حاصل ہے

از پیرومرشد خود شنیدہ ام کہ مے فرمودند کہ حق تعالیٰ مرا قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله دادہ است مناقب المحبوبین فارسی ص ۲۶۸

مولانا دیدار بخش پاکپتنی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غوث زمان (سیدنا شاہ سلیمانؒ) سے سنا فرماتے تھے ,,کہ حق تعالیٰ نے مجھے قدمی هذه علی رقبۃ کل ولی اللہ،، میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے کا مقام دیا ہوا ہے مناقب المحبوبین اردو ص ۱۹۴

حبیب رحمان خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ کے فرمان کی وضاحت تحقیق المعانی سے

Marfat.com

علامہ محمد علی مصطفوی حنفی تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی کے ص ۲۳۹ پر لکھتے ہیں

حضرت غوث جیلانی قدس سرہ کے فرمان کی منسوخی) کی ضرورت تب پیش آتی اگر انکا یہ فرمان انکے زمانہ سے لیکر یوم قیامت تک محیط ہوتا حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا فرمان انکے زمانہ حیات کے اولیاء کرام کے لئے تھا بھجۃ کی روایات میں سب اولیاء اس بات پر متفق نظر آتے ہیں حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ کے قول کا کسی ولی اللہ سے انکار بھی مروی نہیں لہذا کہا جا سکتا کہ انکے قول پر اجماع سکوتی ہو چکا ہے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت غوث جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرح خواجہ شاہ سلیمان تونسوی بھی اپنے وقت کے قطب وغوث تھے

عارف رومی فرماتے ہیں اقطاب کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا

پس بہر دورے ولی قائم است تا قیامت آزمائش دائم است

پس ایک ولی قائم (قطب الاقطاب) ہر دور میں ہے قیامت تک آزمائش دائم ہے

پس امام حی وقائم آں ولی است خواہ از نسل عمر خواہ از علی است

پس زندہ اور قائم امام (قطب) وہ ولی ہے خواہ حضرت عمرؓ کی نسل ہو یا حضرت علیؓ کی ولی قائم اور امام حی وقائم سے مراد قطب الاقطاب ہے مثنوی مولانا روم ص ۸۷ دفتر دوم

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں ولا یزال الامر علیٰ ذلك الیٰ یوم القیامة اور یہ امر قطبیت اسی طرح قیامت کے دن تک جاری رہے گا (فتوحات مکیہ ص ۵۷۱ ج ۲)

اکابر اولیاء کرام مرتبہ غوثیت کے حضرت شیخ پر ختم ہونے کے قائل نہیں

الامام المحقق علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانیؒ حضرت شیخ ابراہیم عبیدی علیہ الرحمۃ کی کتاب ,,عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق سے نقل کرتے ہیں کچھ اہل اللہ کا ارشاد ہے کہ

Marfat.com

یہ مقام رفیع سیدی غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ کو عطا ہوا انکے بعد اس مرتبہ پر حضرت سیدی ابویعزی مغربیؒ فائز ہوئے انکے بعد یہ درجہ عالیہ حضرت سیدی ابوالحسن شاذلیؒ کو نصیب ہوا پھر یہ عظمت کا تاج حضرت سیدی علی وفاؓ کے سر سجا انکی پیش گوئی تھی جسکا ذکر امام شعرانی نے اپنی کتاب ,,الاخلاق المقبولیۃ'' میں سیدی محمد مغربی انصاری کی سند سے کیا ہے یہ سند حضرت علی وفا تک جاتی ہے لوگوں کے بھرے مجمع میں حضرت علی وفاؓ نے فرمایا سیدنا صدیق اکبرؓ کی اولاد میں محمد بکری نامی ایک شخص ظہور پائے گا احوال فقر میں وہ ہمارے مقامات پائے گا جمع وتفصیل کی ذوقی زبان کا وارث ہوگا ہمارا مرتبہ ناطقہ اسکے حصے میں آئے گا حضرت علی وفا کے بعد یہ عالی مقام حضرت سیدی شمس الدین حنفیؒ کا نصیب بنا انکے بعد اس تخت عظمت پر سیدی محمد بکریؒ تشریف فرما ہوئے (جامع کرامات الاولیاء جلد اول ص ۷۸۰۔۷۸۱ اردو

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کا دوسرا قول

میرے نزدیک تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں

ممتاز محرف کا اعتراض۔ جب پورے زمانہ میں غوث اعظم ایک ہوتا ہے تو تمام مشائخ چشت کا اس منصب پر فائز ہونا کس طرح ثابت ہوا حضرات مشائخ چشت تو ایک زمانے میں سینکڑوں بزرگ ہوئے اس کلام میں تعارض وتناقض اور اصول درایت کی خلاف ورزی ہے

اعتراض کا جواب۔ حضرت امام شعرانی اپنے شیخ قطب وقت حضرت علی الخواصؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے قطبیت کی مدت کے بارے میں

Marfat.com

سوال کیا تو آپ نے فرمایافالحق عدم تقدیر مدة القطبیةبمدة معینة وقد بلغنا عن الشیخ ابی النجاء سالم المروزی انه اقام فی القطبیة دون العشرةایام وکذلک الشیخ ابی مدین المغربی دررالخواص علی حاشیۃ الابریزص۹۰(کلام الاولیاءالاکابرص۱۸۸) حق یہ ہے کہ قطبیت کے لیئے کوئی مدت مقرر ومعین نہیں ہمیں شیخ ابوالنجاءسالم المروزی کے بارے پہنچا ہے کہ آپ دس دن سے بھی کم مقام قطبیت میں رہے اسی طرح شیخ ابومدین مغربی

تحقیق وتبصرہ: غوثیت کے منصب کے لئے کم ازکم مدت مقرر ومتعین نہیں اس مدت کے بعد یہ منصب دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوجاتا ہے اور پہلا شخص مقام فردیت میں چلا جاتا ہے لہذا اس قول میں کیا استبعاد پورے زمانے کا ایک غوث اعظم تو کسی نے بھی نہیں کہا تمام عالم کا ایک وقت میں ایک غوث اعظم ہوتا ہے زمانہ تو اس وقت سے شروع ہے جب سے اللہ تعالی نے زمین وآسمان کو پیدا کیا حضرت سیالویؒ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جہان کسی وقت غوث الاعظم وقطب مدار کی حاکمیت باطنیہ سے خالی نہیں ہوتا ہر زمانہ میں ایک قطب مدار موجود رہتا ہے جس وقت تک یہ باطنی حاکم مقام قطبیت پر فائز رہتا ہے یہ اسکا دور وزمانہ کہلاتا ہے ممتاز محرف صاحب بتائیں ایک زمانہ میں سینکڑوں کون سے ہوئے ہیں ہر زمانہ میں ایک قطب وقت کے موجود ہونے کی صراحت حضرت ابن عربیؒ حضرت امام شعرانیؒ ودیگر اکابر نے فرمائی ہے ان اکابر علماء ومشائخ کی صراحت ووضاحت کے مقابلہ میں ممتاز محرف کی الٹی منطق کو تو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا ہر زمانے میں ایک غوث اعظم یا قطب وقت موجود ہوتا ہے اس کی وفات یا مقام فردیت میں منتقلی کے بعد دوسرا شخص اس منصب پر قائم ہوتا ہے جس وقت مشائخ عظام اس

Marfat.com

منصب پر فائز ہوں اس وقت سے لیکر بالفرض وقت وفات تک انکی مدت قطبیت بھی ہوتو پھر بھی اکابر مشائخ چشت کا اس منصب پر فائز ہونا بعید بات نہیں مثلاً حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ قطب وقت ہوں تو انکے وصال کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ موجود رہے اس وقت انہیں مقام قطبیت مل گیا پھر انکی وفات کے بعد حضرت قطب پاکؒ رہے انکو منصب قطبیت مل گیا انکے وصال کے بعد حضرت گنجشکرؒ اس دار دنیا میں موجود رہے یہ مقام انکی طرف منتقل ہوا حضرت باباصاحبؒ کے وصال کے بعد حضرت محبوب الہیؒ موجود رہے مقام غوثیت عظمیٰ انکی طرف منتقل ہوگیا علی ھذا القیاس اس طرح بھی ہوتب بھی وقت ملتا ہے تمام مشائخ چشت اہل بہشت اپنے اپنے وقت وزمانہ میں مقام قطبیت پر فائز ہوئے شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ نے فرمایا اعلیٰ حضرت سیالوی خواجہ شمس الحق والدینؒ اپنے وقت کے غوث اعظم تھے مرآت العاشقین ص ۲۹۷

تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں

غوثیت کا منصب ایک گھنٹہ بلکہ ایک لمحہ کے لیئے بھی مل سکتا ہے اور اسکے بعد دوسرے کی طرف منتقل ہوسکتا ہے اور پہلا شخص مقام فردیت میں چلا جاتا ہے لہذا حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کے اس فرمان میں کیا استبعاد کہ فرماتے ہیں میرے نزدیک تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں

ملفوظات حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ

درسلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچو حضرت محبوب سبحانیؒ اند (مناقب المحبوبین فارسی ص ۲۷۰ مطبع محمدی لاہور) سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی جیسے بے شمار محبوب ہیں حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ نے فرمایا حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ فرماتے تھے درسلسلہ ما یعنی در

Marfat.com

سلسلہ چشتیہ پیر صاحبؒ جہے کئی ہن غذاء المحبین ملفوظات محبوب ذی العرش خواجہ اللہ بخش تونسویؒ ص ۳۴۰

سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانیؒ جیسے بے شمار محبوب ہیں اور جو مشائخ چشت افضل ہیں انکے بارے میں بھی صراحت غذاء المحبین میں موجود ہے حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ نے فرمایا گا ہے گا ہے حضرت صاحبؒ (خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ) بعضے راازمشائخ خویش نام مبارک گرفتہ میفر مودند کہ فلاں وفلاں ازمشائخ مارضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کئی درجے پیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تی وڈے ہن ودھ کے ہن (غذاء المحبین ص ۳۴۰)

حضرت شمس الاسلام سیالویؒ نے فرمایا غوث اعظم چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی سترہ دن محبوبیت کے مقام میں رہے (مرآت العاشقین ص ۲۹۳)

اعلیٰ حضرت سیالویؒ کے متعلق غوث زماں کا فرمان

ایک مرتبہ آپ پیر سیال (خواجہ شمس الحق والدین) سخت بیمار ہوئے اور ہر ایک کو یقین ہو گیا اب زندگی محال ہے کسی نے تونسہ شریف حاضر ہو کر عرض کی غریب نواز ساہی وال والے مولوی صاحب سخت بیمار ہیں انکا آخری وقت ہے دعا فرمائیں اتفاقا اس وقت کسی نے حضور کے سامنے چینا پیش کیا تھا جو آپ کے پاس پڑا تھا آپ نے اس چینے سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر (بک) بھر کر علیحدہ رکھ دیا پھر دوبارہ اور تیسری دفعہ بک بھر کر فرمایا انیں (اتنے) تو اس نے قطب اور غوث بنانے ہیں اور تو کہتا ہے آخری وقت ہے (انوار قمریہ ص ۲۳۳) حضرت شیخ الاسلام کے فرمان میں تمام مشائخ چشت سے مراد کل مشائخ چشت ہوں اور کل کا بمعنی اکثر استعمال ہونا شائع ذائع ہے

Marfat.com

حضرت شیخ الاسلام سیالوی کے ارشاد میں استبعاد نہیں

تمام مشائخ چشت سے مراد تمام اکابر مشائخ چشت اہل بہشت ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ اکابرین ہی سب چشتیوں کے مشائخ کہلائیں گے حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کا مطلب بھی یہ ہے کہ تمام چشتیوں کے جو مشائخ ہیں جو مشائخ سلسلہ عالیہ کی بنیاد ہیں وہ تمام اکابر غوثیت عظمیٰ کے مقام پر فائز ہوئے ہیں ممتاز محرف نے یہ سمجھا کہ شاید یہ مزاد ہے کہ جو بھی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ساتھ منسلک ہو گیا وہ قطب ہے ہم نے یہ مختلف توجیہات اس لئے ذکر کیں تا کہ اس ارشاد کا حق ہونا واضح ہو جائے

حضرت سیالوی کا تیسرا قول اولیائے کرام اور خواص کے صحو میں

آمیزش سکر کی وضاحت۔ حضرت مجدد کے اس فرمان کہ صحو بغیر آمیزش سکر کے نہیں ہوتا کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے فرمایا اس قسم کا صحو اولیاء کرام اور خواص کے لیے ہے

ممتاز محرف کا اعتراض۔ اس تشریح مجددیہ اور تائید قمریہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے تمام مشائخ چشت کے صحو میں سکر کی آمیزش تھی

ممتاز محرف کی دورخی پالیسی۔ لکھتے ہیں بے شک حضرت مجدد کی یہ تحقیق اپنے مقام پر بجا مگر ہماری سمجھ سے بلند و بالا ہے ایک طرف تو بجا تسلیم کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف کہہ رہے ہیں ہماری سمجھ سے بلند و بالا ہے

؎ ناز محبوباں بصد اطوار ہست پیش ہر انکار صد اقرار ہست

Marfat.com

ممتاز محرف الزام تراشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں عوارف کی عبارت سے بقیہ سکر کے اثرات کو محل تنقید بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ جواباً عرض ہے کہ محل اعتراض نہیں بنایا گیا بلکہ حضرت مجددؒ کے فرمان کے مطابق قدمی کو سکر سے تعبیر کرنا حضرت شیخ قدس سرہ کی عین مدح وتعریف ہے

ممتاز بدگمانی والزام تراشی ۔ممتاز محرف اعتراض مزید قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس چیز کو ثابت کر کے وہ حضرت غوث اعظمؒ کے ارشاد گرامی کی تنقیص کے لیئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اسے پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ تمام مشائخ چشت کیلئے ثابت کر ڈالا جواباً عرض ہے کہ العیاذ باللہ تنقیص کرنا چاہتے تو پھر آپکی طرح سکر کے انکاری ہو جاتے حضرت مجددؒ کی پاکیزہ روش پر چلتے ہوئے سکر سے تعبیر کر کے عین مدح وتعریف نہ کرتے خواص کے صحو میں سکر کے نظریہ سے نہ تو حضرت شیخ قدس سرہ کی تنقیص ہوتی ہے نہ ہی حضرات مشائخ چشت رضوان علیہم اجمعین کی البتہ حضرت سیدنا شیخ جیلی قدس سرہ پر غلبہ سکر تھا اور حضرات مشائخ چشت پر غلبہ صحو تھا

کامل ترین اصحاب صحو کا مطلب ومفہوم

اصحاب صحو سے مراد وہ ہیں جن حضرات پر غلبہ صحو تھا اور سکر مغلوب تھا اور اصحاب سکر سے مراد وہ ہیں جن پر سکر کا غلبہ تھا اور صحو مغلوب ممتاز محرف نے کم فہمی کی بناء پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اصحاب صحو انکو کہتے ہیں جنکے صحو میں سکر کی آمیزش نہیں ہوتی حضرت مجدد فرماتے ہیں خالص صحو نصیب عوام ہے ممتاز محرف صاحب تم حضرت شیخ قدس سرہ کو عام آدمی سمجھتے ہو تو اس بات پر قائم رہنا

Marfat.com

ممتاز محرف کا دوغلہ پن

لکھتے ہیں حضرات مشائخ عظام کی بارگاہ میں آمیزش سکر کا تلخ نذرانہ پیش کیا۔

تبصرہ: ممتاز محرف صاحب ایک جگہ تو یہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مجددؒ کی یہ تحقیق کہ صحو بغیر آمیزش سکر کے نہیں ہوتا اپنے مقام پر بجا ہے قدم الشیخ ص ۱۸۸۔ دوسرے مقام پر یہ تحریر فرماتے ہیں ہم اس تصور کو قبول نہیں کرتے کہ حضرات مشائخ کے صحو میں سکر کی آمیزش تھی نیز طریقت میں انکی دورخی اس بات سے عیاں ہو رہی ہے کہ تحریر فرمایا ہمیں چشتی فریدی صاحب جتنی نسبت چشتیہ تو حاصل نہیں ممتاز محرف نے گویا اقرار کرلیا کہ چشتی کا صرف لیبل ہے اندر سے معاملہ کچھ اور ہے انکو چاہیے کہ مار آستین نہ بنیں اور دورنگی چھوڑ کر ایک رنگ اختیار کرلیں ۔

؎ دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

صحو کے متضمن سکر ہونے پر حضرۃ مجددؒ کی صراحت

حضرۃ مجددؒ فرماتے ہیں غایت مافی الباب در سکر مراتب کثیرہ است ھر چند سکر بیشتر شطح غالب تر بسطامی باید کہ بے تحاشی قول لوائی ارفع من لواء محمد ازاں بوجود آید پس ھر کہ صحو دارد گمان نکند کہ سکر ھمراہ او نیست کہ آں عین قصور است صحو خالص نصیب عام است ہر کہ صحو را ترجیح دادہ است مرادش غلبہ صحو است نہ صحو صرف وہم چنیں ھر کہ سکر را ترجیح میدہد مرادش غلبہ سکر است نہ سکر خالص کہ آں آفت است جنید قدس سرہ کہ رئیس اصحاب صحو است وصحو را بر سکر ترجیح میدہد چنداں عبارت سکر آمیز دارد کہ چہ تعداد آں نماید (دفتر سوم حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۲۱ ص ۱۴۵) فتوحات مکیہ میں ہے لا یکون صحو فی

Marfat.com

هذاالطریق الا بعد سکر حضرت شمس الفقہا تحریر فرماتے ہیں صحو سے پہلے سکر کا تسلیم کرنا لازم ہوگا بغیر جذب وسکر کیف ومستی محویت وفنا اور غلبہ عشق ومحبت الٰہی مقام ولایت کیسے نصیب ہوسکتا ہے نیز وہ صحو جو سکر سے افضل ہے وہ وہی ہے جس میں سکر مندرج ہوتا ہے اور جو متضمن سکر ہے (کلام الاولیا ص ۴۷)

خواص کے صحو میں آمیزش سکر ہوتی ہے

ممتاز محرف اور اسکے پیشوا ملک الغالین نصیر الوہابین والرافضین پیر بے ضمیر نصیر شاہ گولڑوی لطمہ بررخ اواپنی بے علمی اور تصوف سے ناواقفیت کی بناء پر سکر کو بہت بری چیز سمجھتے ہیں اور سکر کے لیئے نشہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ سکر اللہ تعالیٰ کی ذات میں محویت وفنا اور عشق ومستی کا مقام ہے

ہنس کے کہنے لگے میرے ایک دوست ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اولیاء اللہ فنا فی اللہ کا مقام طے کر کے ہی بقا باللہ کے مقام پر پہنچتے ہیں کوئی ولی اللہ مقام سکر وفنا اور حال وادلال میں رک جاتا ہے جب تک وہ اس مقام میں رہے اس سے شطحیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے جبکہ کوئی ولی اللہ اس مقام سکر وفنا سے فوراً آگے گزر کر اگلے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس سے ایسے کلمات کا ظہور نہیں ہوتا بغیر اس مقام ومنزل کے طے کرنے کے تو کوئی ولی اللہ ہی نہیں بن سکتا ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ کسی ولی اللہ کو مقام فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ حاصل ہی نہ ہو اور وہ سیدھا بقا باللہ تک پہنچ جائے تو ماننا پڑے گا کہ حضرت غوث الاعظمؒ بھی مقام فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ میں سکر ومحویت اور استغراق کی کیفیت سے گزر کر ہی بقا باللہ تک پہنچے حضرات مشائخ چشت کامل ترین اصحاب صحو تھے اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ انکا صحو غالب اور سکر مغلوب تھا یہ مطلب نہیں کہ انکو محبت خداوندی میں استغراق نہیں

Marfat.com

ہوتا اصحاب صحو انکو کہا جاتا ہے جنکا صحو غالب ہو اور سکر مغلوب ہو جائے اور اصحاب سکر ان کو کہتے ہیں جن کا سکر غالب اور صحو مغلوب ہو کمامرّ حضرت مجدد نے فرمایا کہ جو بھی صحو رکھتا ہے اسکے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ اسکے ساتھ سکر نہیں ہے کہ وہ عین قصور ہے صحو خالص عوام کا حصہ ہے حضرت مجدد اصحاب صحو اولیاء اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ صحو کے ساتھ ان پر محویت بھی رہی ہے لیکن صحو کا غلبہ ہو جاتا ہے اس لیئے یہ سکر و محویت ان پر اثر انداز نہیں ہوتی غلبہ سکر و حال کی وجہ سے کلمات دالہ بر علو کا اظہار ہوتا ہے ہمارے مشائخ چشت پر صحو کا غلبہ تھا اس لیئے ان سے ایسے کلمات سرزد نہیں ہوئے

؎ نصیر صاحب زمانہ نازک ہے دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

حضرت شیخ الاسلام کا چوتھا قول

اس سوال کے جواب میں کہ حضرت غریب نواز نے بل علیٰ راسی و عینی کہا حضرت خواجہ صاحب سیالویؒ نے فرمایا میں اس کا جواب دے چکا ہوں کہ یہ قول مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا تو اولیاء کا جھکنا حضور علیہ السلام کے سامنے تھا جیسے درخت سے انی انا اللہ کی آواز

ممتاز محرف کا اعتراض: حضرت سیالوی نے اپنے ارشاد میں ترمیم کی کوشش کو رد کیا اور سابقہ حوالہ دیا اور تصدیق فرمائی کہ یہ قول مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا یہی مسلک و مسوقف مشائخ چشت کا ہے

تبصرہ۔ یہ ایک علیحدہ سوال تھا اور مزید وضاحت کے لیئے کیا گیا تھا تو اس کو سابقہ جواب میں ترمیم کرانے کی کوشش خیال کرنا ممتاز محرف کی نظر کا فتور ہے نیز شیخ الاسلام

Marfat.com

خواجہ صاحب سیالویؒ نے بفرض تسلیم بل علٰی راسی وعینی کا یہ جواب ارشاد فرمایا بعض اوقات مخالف کے مسّوقف کے مطابق برسبیل تنزل بھی بات کرلی جاتی ہے آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر بالفرض اس طرح بھی ہوتو اولیاء کا جھکنا حضور ﷺ کے سامنے تھا اس لیئے کہ آپ سے یہ قول مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا جیسے درخت سے انی انا اللّٰہ کی آواز حضرت سیالویؒ نے بل علٰی راسی وعینی والی حکایت کی تصدیق نہیں فرمائی یہ قول فناواستغراق کی حالت میں صادر ہوا تو یہ قول بھی آپ کا قول نہیں بلکہ حضور ﷺ کا قول ہے قدم سے مراد بھی آپکا قدم نہیں ہوگا بلکہ سرکار دوعالم ﷺ کا قدم مبارک ہوگا اور احترام کرنے والوں کا احترام بھی سردوعالم ﷺ کیلئے ہوگا جیسے کہ علامہ آلوسی نے ذکر فرمایا اور اس قول سے صرف آپ کا فردوقت ہونا ثابت ہوا جیسے کہ بھجۃ کی روایات سے واضح ہے نیز یہ بات بھی یادرہے کہ حالت سکروفنا میں سرزد کلمات سے غلبہ صحو کی حالت میں رجوع کیا جاتا ہے اور حضرت شیخ قدس سرہ کا اپنے اس قول سے رجوع فتوحات مکیہ وغیرھا کے حوالہ جات سے واضح ہے حضرت ابن عربیؒ نے صراحت فرمادی کہ وضع خده فی الارض و اعترف بان الذی هو فیه الان هوالحق الذی ینبغی ان یکون العبدعلیه فی هذه الدار وسبب ذالک انه کان فی اوقات صاحب ادلال حضرت سیالویؒ نے اس من گھڑت حکایت کی تصدیق نہیں کی اور آپ سے یہ متصور ہی نہیں ہوسکتا کہ اپنے عظیم ترین مشائخ کے خلاف مسّوقف کا اظہار فرمائیں ممتاز محرف المرء یقیس علی نفسه پر عمل کرتے ہوئے انہیں اپنی ذات پر قیاس نہ کریں غوث زماں خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ نے بل علی راسی و عینی والے واقعہ کو محض غلط اور بے سروپا قرار دیا ہے

Marfat.com

خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے اس واقعہ کو غلط قرار دیا

غوث زماں خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ واقعہ بل علیٰ راسی و عینی کے بارے میں فرماتے ہیں ایں واقعہ کہ منسوب بحضرت خواجہ معین الدین حسن سجزیست کہ او بر فرمان شیخ بغداد حضرۃ محی الدین جیلانی بغدادی سرخم کردواز و مستفید شدند محض غلط و بے سروپا است (ملفوظات سلیمانیہ ص ۴۱ بحوالہ غوث الاعظم خواجہ محمد سلیمانؒ مصنفہ اسد نظامی ص ۱۶۷)

تبصرہ: حضرت غریب نوازؒ کو حضور علیہ السلام نے اپنا نائب بنا کر ہندوستان میں بھیجا تو آپ نائب الرسول ہوئے آپ کو نائب غوث جیلانی قرار دینا حق وانصاف سے بعید ہے لہٰذا یہ قول کوئی حقیقت نہیں رکھتا کہ حضرت غوث اعظم جیلانیؒ نے اپنے سامنے گردن جھکانے کی وجہ سے آپکو ولایت ہند سے سرفراز فرمایا۔

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے فرمایا روایت بل علیٰ راسی وعینی درست نہیں

حضرت مولانا ابوالطاہر محمد عبدالعزیز چشتی سیالوی مدظلہ العالی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ومرشد حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالویؒ سے سوال کیا کہ کیا حضرت غریب نوازاجمیریؒ نے حضرت غوث پاک کے قول قدمی الخ کو سنکر بل علی راسی و عینی فرمایا تھا آپ نے فرمایا یہ روایت درست نہیں حضرت غریب نوازؒ نے بل علیٰ راسی وعینی نہیں فرمایا اس لیے کہ آپ واضعین رؤس اولیاء میں سے نہ تھے گردن جھکانے والے اولیاء اور تھے انتھیٰ اس روایت سے ہمارے اس موقف کو تائید وتقویت حاصل ہوئی کہ حضرت شیخ الاسلام نے حکایت بل علی راسی وعینی کی تصدیق نہیں فرمائی بلکہ آپ نے بفرض تسلیم یہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں اسکا جواب دے چکا ہوں کہ جب یہ قول

Marfat.com

مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا تو اولیاء کا جھکنا حضور علیہ السلام کے سامنے تھا جیسے

درخت سے

انی انا اللّٰہ کی آواز

اب افسوس کرتا ہے: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۲۶۳ پر فرمان غوثیہ پر گردن جھکانے والے اولیاء کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے ''افسوس کہ فرمان غوثیہ پر گردن جھکانے والے اولیائے کرام کے حالات پر مشتمل مشہور اور مستند کتابوں میں حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین اجمیریؒ کے حالات دستیاب نہیں سیرت و تاریخ کا یہ ایک زبردست المیہ ہے جو حیرت انگیز بھی ہے اور تعجب خیز بھی''

لطائف الغرائب: بل علیٰ راسی و عینی والی روایت کے حوالہ کے لئے

لطائف الغرائب کا نام لیا جاتا ہے ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۲۷۶ پر لکھتے ہیں پاکستان میں حضرات چشتیہ کے ایک دو کتب خانوں میں اس کتاب کی ہمیں پختہ اطلاع ملی ہے مگر یہ لوگ تعصب اور تنگ نظری کی وجہ سے اس کتاب کو ظاہر نہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اپنی اس جدوجہد کو جہاد اکبر سمجھتے ہوئے مشائخ چشت کے ساتھ حسن عقیدت کی تکمیل کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ہمیں قوی امید ہے کہ ہم لطائف الغرائب کو منظر عام پر لانے میں کامیاب ہونگے

تبصرہ: ممتاز محرف نے حضرات چشتیہ پر تعصب اور تنگ نظری کا فتوی لگا کر اپنی نام نہاد چشتیت کا پردہ چاک کر دیا اور واضح کر دیا کہ وہ کسی اور کمپنی سے تعلق رکھتے ہیں

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

Marfat.com

ممتاز محرف کی ہٹ دھرمی دیکھئے کہ سر جھکانے والے حضرات میں حضرت غریب نوازاجمیریؒ کا تذکرہ نہ ملنے پر افسوس کا اظہار کرنے کے بعد لطائف الغرائب کے ثبوت کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں مگر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی نہیں مل رہا چنانچہ لکھتے ہیں ہمیں اس کتاب کی اطلاع ملی ہے اور ہم منظر عام پر لے آئیں گے معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ خود لطائف الغرائب نامی کتاب گھڑ رہے ہیں

چشتیت سے بیزاری کا اظہار: قدم الشیخ کے ص ۲۶۶ پر لکھتے ہیں سلسلہ چشتیہ کی اتنی مشہور و مستند کتابیں ہمارے موقف کی موید ہیں البتہ ہم ان روایات میں درج کردہ سنین کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے نہ یہ ہم پر عائد ہوتی ہے اور نہ ہم اسکے جواب دہ ہیں

تبصرہ: مندرجہ بالا عبارت سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صرف لیبل چشتی ہے اندر سے کچھ اور ہیں اسی لئے بار بار چشتیت سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں

ہم بدلنا چاہتے تھے نظم میخانہ تمام آپ نے بدلا ہے لیکن صرف میخانے کا نام

اس ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ جب چشتی ہو تو پھر ذمہ دار اور جواب دہ کیوں نہیں

حضرت شیخ الاسلام کا پانچواں قول

حضور غوث پاکؓ کا یہ ارشاد فنا فی الرسول کے مقام میں اسطرح تھا جیسے درخت سے انی انا اللہ کی آواز۔ ممتاز محرف نے اس مثال پر بھی اعتراض کیا انکو اور انکے پیر بے ضمیر کو مثالوں سے بڑی چڑ ہے اگر ذرا بھی عقل سے کام لیتے تو اس مشہور و معروف مثال پر اعتراض نہ کرتے اس مثال کو عارف رومیؒ نے مثنوی شریف میں بایں الفاظ بیان فرمایا

چوں روا باشد انا اللہ از درخت کے روا بنود کہ گوید نیک بخت

Marfat.com

قطب وحید خواجہ غلام فریدؒ کے فرمان کی وضاحت

حضرۃ خواجہ نے فرمایا ''ہاں اگر یہ بات معتبر و مستند کتابوں مثل نفحات الانس اخبار الاخیار اور مکتوبات امام ربانی میں درج ہے تو میں ماننے کو تیار ہوں'' (مقابیس المجالس)

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں کہ اس بات سے ظاہر ہوا کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ ارشاد غوثیہ کے عموم کا انکار نہیں فرماتے تھے ابھی آپ نے تحقیق نہیں فرمائی تھی (العیاذ باللہ)

؎ غرور زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو کہ بندگان خدا پر زباں دراز کرے

حضرت خواجہ نے ثابت کر دکھایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں مستند ہے

ملاں فیض احمد اویسی رضوی بھاولپوری واقعہ ملتان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مقابیس المجالس کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ نے نہ صرف مستند کتابوں کے نام گنوائے بلکہ اسی وقت انکو منگوا کر ان سے حوالے پڑھ پڑھ کر سنائے اور ثابت کر دکھایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں مستند ہے

(''تذکار السعید'') جبکہ ممتاز محرف مولوی ممتاز گولڑوی صاحب لکھتے ہیں حضرت ارشاد غوثیہ کے عموم کا انکار نہیں فرماتے تھے ابھی آپ نے تحقیق نہیں فرمائی تھی قدم الشیخ عبد القادر ص ۲۴۴

؎ ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا است

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے جن کتابوں کا ذکر کیا ان سے ارشاد غوثیہ کا عموم ثابت نہیں ہوتا

Marfat.com

(۱) ﴿نفحات الانس﴾ حضرت خواجہ نفحات الانس کی روایات سے عموم وشمول فرمان غوثیہ ثابت نہیں فرماتے بلکہ عموم وشمول کی نفی فرماتے ہیں چنانچہ روایت قیلوی کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ سب حاضرین نے بھی گردنیں جھکائیں حالانکہ گردنیں خم کرنے والا دوسرا گروہ تھا جس کا ذکر برروئے زمین سے شروع ہوا (تذکار السعید ص ۳۵) شیخ حماد کی خدمت میں حاضری والی روایت کے بارے فرمایا کہ اگر متقدمین ومتاخرین مراد ہوتے تو نہ وقت وے کی قید کی ضرورت تھی اور نہ خواہد بود فعل مستقبل کی غوث وقت کی خدمت میں حاضری والی روایت کے بارے فرمایا کہ اولیاء وقت کے معنی وہی اولیاء کرام ہیں جو شیخ کے ہمعصر تھے (تذکار السعید ص ۳۴)

نفحات الانس میں درج روایت سے حضرت خواجہ غلام فریدؒ عموم سمجھنے والوں کا رد فرما رہے ہیں

اور ممتاز محرف نے کہا حضرت خواجہ نے تحقیق نہیں فرمائی تھی

نفحات الانس کی روایت اور حضرت خواجہ کی اسکے بارے وضاحت ہم نے درج کر دی اب باقی گفتگو تذکار السعید کے حوالے سے لیکن پہلے وہ القاب جو مولوی فیض احمد اویسی رضوی نے حضرت خواجہ کے بارے ذکر کیئے ملاحظہ کیجئے حضرت قطب العالم غوث الاعظم فرد انجم حضور خواجہ غلام فرید ثانیؒ (ص ۱۱) اللہ رب العزت نے اپنی ذات کے مظہر حضور خواجہ غلام فریدؒ کو حقیقت ومعرفت کے کمالات سے آراستہ کر کے روحانیت کے تمام محاسن اور اوصاف کا مخزن بنایا تھا (ص ۱۱) خواجہ صاحب کے تجر علمی کے تحت (ص ۳۰) پر

Marfat.com

لکھا آپ ظاہری و باطنی علوم میں کامل ومکمل نہیں تھے بلکہ دونوں علوم میں اکمل کا درجہ رکھتے تھے (تا) اور قطبیت عظمٰی کے عرش پر تمکین فرما کر آپ نے ظاہری و باطنی علوم میں رشد وارشاد کا سلسلہ بدستور جاری رکھا (ص ۳۱) علماء وفضلاء کے مجمع میں ہر موضوع سخن پر بغیر کسی وقتی تیاری کے حق بیان ادا کرنا سوائے متبحر اور بحر بیکراں معلومات کے ناممکن نہیں تو محال عادی ضرور ہے اکثر ہوتا ہے کہ مشکل سے مشکل مسائل آپکے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور انہیں منٹوں میں حل فرما کر اسی موضوع پر معلومات صحیحہ کا انبار لگا دیتے ہیں چنانچہ ملتان میں ایک بار جب حضرت مخدوم سید محمد صدرالدین شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ حضرت موسٰی پاک شہید نے شیخ المشارق والمغارب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے اس قول کی تشریح پوچھی کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ تو حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ اولیاء اللہ ہیں جو شیخ کے زمانہ میں موجود تھے اس پر ان علماء نے اعتراض کیا جو مخدوم صاحب کے ساتھ آئے تھے اور ثابت کرنا چاہا کہ متقدمین ومتاخرین سب اولیاء اس میں شامل ہیں اور کچھ کتب تصوف کا حوالہ بھی دیا تو حضرت خواجہ نے پہلے اس روایت پر از راہ درایت تنقید فرمائی کہ اگر اولیاء متقدمین ومتاخرین سب مراد ہیں تو یقیناً صحابہ بھی اس میں شامل ہیں اور یہ نہایت سوء ادب ہے اور ہم کہیں کہ صحابہؓ کی گردنیں بھی نعوذ باللہ حضرت شیخ جیلانی کے قدموں میں جھکی ہوئی ہیں اور اجماع امت کے بھی خلاف ہے کیونکہ صحابہ کی فضیلت پر امت مسلمہ متفق ہے اسکے بعد روایت کا مقابلہ روایت سے یہ کہتے ہوئے کیا اکثر کتب ملفوظات غیر صحیحہ اند وبلا تحقیق نوشتہ اند پس سند آنہا نزد من قابل اعتبار واعتناء نیست وآں کتب کہ معتبر ومستند اند چوں نفحات الانس اخبار الاخیار ومکتوبات امام ربانی کہ مصنفات ثقات اند اگر دریں کتب یا دیگر کتب معتمد علیہ ایں چنیں نوشتہ باشد

Marfat.com

کہ شامی گوئید پس من اعتبار واعتراف خواہم کرد (مقابیس المجالس جلد چہارم ص ۴۳۷)
سبحان اللہ کس قدر مدلل ومستند گفتگو ہے اور سوائے ایک وسیع النظر محقق کے اور کون ہے جو اس طرح عام ملفوظات کی عدم صحت کا فتوی دے، پھر صرف یہی نہیں کہ مستند کتابوں کے نام گنوادیئے بلکہ اسی وقت انکو منگوا کر ان سے حوالے پڑھ پڑھ کر سنائے اور ثابت کر دکھائے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں مستند ہے چنانچہ نفحات الانس میں سے یہ عبارت پڑھکر سنائی شیخ عبدالقادر جوان بود در صحبت شیخ حماد بود روزے با ادب تمام در روے نشستہ بود چوں برخاست وبیروں رفت شیخ حماد گفت ایں عجمی راقدمیست کہ در وقت وے بر گردن ہمہ اولیاء خواہد بود۔ یہ عبارت پڑھ کر حضور نے فرمایا کہ یہاں وقت وے کی قید سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غوث الاعظم کا قدم انکے ہمعصر اولیاء کی گردن پر ہوگا متاخرین ومتقدمین کا اس سے کوئی تعلق نہیں اگر متقدمین ومتاخرین مراد ہوتے تو نہ ''وقت وے'' کی قید کی ضرورت تھی اور نہ ''خواہد بود'' فعل مستقبل کی (تذکار السعید فی ذکر خواجہ غلام فرید ص ۳۳ مصنفہ مولوی فیض احمد اویسی رضوی بھاولپوری)

(۲) اخبار الاخیار: حضرت خواجہ غلام فرید نے اخبار الاخیار کا حوالہ دیا اس کتاب میں درج کسی روایت سے نظریہ عموم وشمول فرمان غوثیہ ثابت نہیں ہوتا سعی بسیار کے باجود ممتاز محرف اس کتاب سے عموم فرمان ثابت نہ کر سکے ایک روایت درج کی جس سے الٹا عموم کی نفی ثابت ہوتی ہے ممتاز محرف صاحب نے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا نظریہ ثابت کرنا تھا تو انصاف یہ تھا کہ شیخ عبدالحقؒ کی دوسری کتابوں کی طرف دوڑنے کی بجائے حضرت کی ذکر کردہ کتب سے ثابت کرتے نیز زبدہ میں بھی کوئی روایت بغیر قید وقت کے نہیں ہے مگر وہ تو تحقیق کے نام پر تلبیس کا طے کر چکے تھے انصاف کی پاسداری

Marfat.com

کیسے کرتے حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے موقف کی وضاحت کے لئے اخبارالاخیار کا ذکر فرمایا ممتاز محرف کی طرف سے حضرت خواجہ کے موقف کی وضاحت میں زبدۃ الاسرار کا حوالہ دینا صریح بددیانتی ہے نیز زبدۃ الاسرار بہجہ کی روایات کا ہی ترجمہ ہے اور بہجہ کی روایات سے عموم ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ بہجہ کی تمام روایات میں وقت کی قید موجود ہے ۔ممتاز محرف صاحب کو شیخ عبدالحق کے متعلق حبیب ذی العرش خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کا یہ فرمان بھی مدنظر رکھنا چاہیے جو آپ نے انکی ذکر کردہ بعض روایات کو سن کر بطور تبصرہ فرمایا آری عبدالحق قادریہ است او نوشتہ باشد غذاء المحبین ص ۳۳۹

(۳) مکتوبات مجددؒ۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے فرمایا کہ ارشاد غوثیہ کے عموم کی بات اگر مکتوبات مجدد میں درج ہے تو میں ماننے کیلئے تیار ہوں اس فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کی تحقیق یہ تھی کہ مکتوبات مجددؒ سے عموم ثابت نہیں ہوتا ورنہ آپ مکتوبات کا حوالہ نہ دیتے مکتوب نمبر ۲۹۳ ج ۲ میں حضرت مجددؒ نے صراحت فرمادی کہ یہ حکم اس وقت کے اولیاء کے ساتھ خاص ہے یہی آپ کی آخری رائے تھی اس پر دلیل حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا مکتوبات معصومیہ میں یہی موقف اختیار کرنا ہے مکاشفات غیبیہ سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ غوث پاکؓ کا عروج تام تھا عموم فرمان غوثیہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا ہم نے مکتوبات مجدد اور مکاشفات غیبیہ سے عموم کے عدم ثبوت پر کافی وافی دلائل پیچھے ذکر کیے ہیں فلینظر ثمہ ناظرین کرام ممتاز محرف صاحب کی یہ بات کیسے تسلیم کی جاسکتی ہے کہ نفحات الانس مکتوبات مجدد اور اخبارالاخیار میں عموم ارشاد کی وضاحت حضرت خواجہ کے علم میں نہ تھی اور آپ نے ابھی تحقیق نہیں فرمائی تھی ایسے ہی کتابوں کے نام گنوا رہے تھے کہ دیکھ لو مکتوبات مجدد نفحات الانس اور اخبارالاخیار حقیقت یہ ہے کہ حضرت

Marfat.com

خواجہ غلام فریدؒ کا یہ فرمان بالکل بجا و درست اور برحق ہے کہ ان کتابوں کی روایات سے عموم ثابت نہیں ہوتا

ممتاز محرف نے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے متعلق لکھا کہ عموم ارشاد غوثیہ کی وضاحت آپکے علم میں نہ تھی

پس جب نفحات الانس اور زبدۃ الاسرار میں عموم ارشاد کی وضاحت ہے جو اس وقت حضرت خواجہ کے علم میں نہ تھی تو پھر آپکا موقف عموم و شمول فرمان غوثیہ برائے اولیائے متقدمین و متاخرین واضح اور ثابت ہو گیا قدم الشیخ ص ۲۴۴

تبصرہ۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا نظریہ یہ تھا کہ حضرت غوث پاکؓ کا قدم آپ کے زمانہ کے اولیاء کی گردنوں پر ہے اگر قطب وحید حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا یہ نظریہ نہ ہوتا تو تردید کر دیتے انہوں نے اپنی زندگی میں اس موقف کی تردید کیوں نہ کی؟ کیا ساری زندگی درست نظریہ سے ناواقف رہے (العیاذ باللہ) نیز یہ بات بھی مدنظر رہے کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نفحات الانس زبدۃ الاسرار اخبار الاخیار کے مطالعہ سے کوئی نظریہ اختیار فرمانے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے اگر ان کی گردن پر غوث پاک کا قدم ہوتا تو انہیں اس کا مشاہدہ ہو جاتا جیسا کہ حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ اس وقت بھی حق سبحانہ کسی کو چشم بینا عطا فرمائے تو وہ دیکھ سکتا ہے جس طرح اس غوث نے دیکھا کہ اس وقت کے اولیاء کی گردنیں آپ کے قدم کے نیچے ہیں اور یہ حکم اس وقت کے اولیاء کے علاوہ کسی اور کی طرف تجاوز نہیں کرتا (مکتوبات مجدد ۲۹۳ ج ۱)

یہی کہا تھا میری آنکھ دیکھ سکتی ہے تو مجھ پہ ٹوٹ پڑا ایک شہر نابینا

Marfat.com

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے اس جگہ بڑا بصیرت افروز تبصرہ فرمایا ہے دیکھئے ہدایۃ المتذبذب ص ۲۶۲

اب ہم ممتاز محرف کو ان کے پیشوا نصیر شاہ گولڑوی کے الفاظ لکھ کر شرم دلانے کی کوشش کرتے ہیں پیر بے ضمیر اپنی بدنام زمانہ کتاب لطمہ کے ص ۱۹۲ پر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی تعریف وتوصیف میں یوں رطب اللسان ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ بصیر پوری صاحب اور ہمارے نزدیک بھی حضرت خواجہ صاحبؒ ایک مستند چشتی نظامی اور عارف باللہ شیخ کامل تھے جن کا سینہ بے کینہ عرفان وتقوٰی کے انوار کا تجلی خانہ ہونے کے سبب کشف وکرامت کا ایک شفاف آئینہ بھی تھا ہم سب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نگاہ ظاہر کے ساتھ نگاہ باطن بھی رکھتے تھے۔ معاذ اللہ اسے ہم سر راہ بیٹھے کسی مخبوط الحواس اور کور باطن ملنگ کا قول لغو تو قرار نہیں دے سکتے بلکہ ہمیں یہ ایک ایسے مستند اور جامع الصفات شخص کا ایک ایسا مبنی بر حقیقت ارشاد تسلیم کرنا پڑے گا جو معارف وحقائق دردوگداز اور علوم ظاہری وباطنی کے حوالے سے مجمع البحرین حیثیت کا حامل تھا معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے بہ سلسلہ قدمی ہذہ جو کچھ فرمایا اپنے باطنی کشف کی آنکھ سے دیکھ کر فرمایا

(لطمہ ص ۱۹۲، ۱۹۳)

بہت غرور ہے تجھ کو اے سر پھرے طوفان — مجھے بھی ضد ہے کہ دریا کو پار کرنا ہے
یہ تیری پیٹھ ہے اے میرے بے خبر دشمن — مگر مجھے تیرے سینے پہ وار کرنا ہے

تو وہیں ہار گیا تھا میرے بزدل دشمن: ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۱۷۹ پر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے ملفوظات کے حوالہ سے ایک روایت درج کی جس نے انکے نظریہ عموم وشمول قدم غوثیہ کا بیڑا غرق کر دیا اس ایک روایت سے انکی تمام کتاب اور

Marfat.com

دعوی افضلیت غوث اعظم بر جمیع اولیاء اولین وآخرین کا ستیاناس ہوگیا ساتھ ہی انکے بے سند موقف کا پردہ بھی چاک ہوگیا

؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لیے

اس روایت سے دعوی عموم کی نفی اور بعض حضرات مشائخؒ کی حضور غوث الاعظمؓ سے مرتبہ میں برابری بھی ثابت ہوگئی

ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے حضرت غوث الاعظم کے ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ایک دن حضرت شیخ قدس سرہ کرسی پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے اسی اثنا میں عالم غیب سے ایک عجیب حالت آپ پر طاری ہوگئی اس وقت جناب رسالت مآب ﷺ مع اپنے اصحابؓ تشریف فرما تھے تمام انبیاءؑ اور ملائکہ مقربین بھی رونق افروز تھے پس جناب باری تعالی کی طرف سے آواز آئی کہ اے عبدالقادر ہم نے ہر ولی کو تمہارے زیر قدم کیا انکو کہہ دو کہ تمہارے زیر قدم ہو جائیں اسکے بعد حضرت شیخ نے فرمایا قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے پس ہر ولی کامل، منتھی، غوث ، قطب، اوتاد، ابدال، وغیرہ قریب وبعید سے جو اس وقت روئے زمین پر حضرت غوث اعظمؓ کے ہمعصر وہمزمان تھے خواہ مرتبہ میں حضرت شیخ کے برابر تھے یا مرتبہ میں کم تھے مگر درجہ انتہا کو پہنچے ہوئے تھے سب یہ کلام سن کر پوری رضا ورغبت سے حضرت شیخ کے زیر قدم ہو کر سرفراز وممتاز ہوئے سوائے اولیائے متقدم واولیائے متاخر اور مبتدیان اور سالکان کے جو ابھی سلوک کو نہیں پہنچے تھے کیونکہ یہ لوگ اس حکم سے خارج ہیں اس وجہ سے کہ یہ حکم خاص ان منتھیوں کے لئے ہے جو آپ کے ہمعصر تھے آپکی مجلس میں سو سے زیادہ اکابر اولیاء اللہ موجود تھے سب نے گردن نیچے کر لی اور حضرت شیخ قدس

Marfat.com

سرہ کے زیر قدم ہو گئے اور سب سے پہلے ولی اللہ جو اس سعادت سے مشرف ہوئے شیخ علی بن ھیتیؒ تھے جن کا شمار اکابر اولیاء میں ہوتا ہے (مقابیس المجالس ص ۲۷۷ قدم الشیخ عبدالقادر ص ۷۹)

اخذ کردہ نتائج (۱) حضرت خواجہ غلام فرید نے بعض مشائخ عظام کی حضرت غوث الاعظمؒ کے ساتھ مرتبہ میں برابری بیان فرما کر افضلیت مطلقہ کے دعوی کی نفی فرمادی

(۲) حضرت خواجہؒ کے اس فرمان سے کہ ہمعصر و ہمزمان اولیاء زیر قدم ہوئے سوائے اولیاء مقدم اور اولیاء متاخر کے دعوی عموم و شمول قدم غوثیہ کی صراحتاً نفی ہوگئی

(۳) حضرت خواجہ نے قدمی کے وقت صدور میں آپؒ پر ایک خاص حالت طاری ہونے کی بھی گواہی دی یہ سوا سکر و فناء کے اور کوئی حالت نہیں ہو سکتی

(۴) حضرت خواجہؒ کے اس ملفوظ سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ قدمی امر الھامی سے بھی ہو تو متقدمین و متاخرین اولیاء کا زیر قدم ہونا ثابت نہیں ہوتا

تبصرہ۔ اب ممتاز محرف صاحب بتائیں کیا آپ کے موقف نے آپ سے بے وفائی کی شکایت کرتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیا گل کھلا دیا کہ اپنے ہاتھوں اپنی ساری کتاب کا بیڑا غرق کر دیا اب آپ کے ہاتھ میں نہ متن رہا نہ دیباچہ رہا نہ ہی مخالفت کی وجہ سے خواجگان تونسہ و سیال کا دامن رہا دیکھا آپ نے مشائخ چشت کی مخالفت کا عبرتناک انجام ؎ گم کنی ہم متن و ہم دیباجہ را

﴿پیر نصیر کی شان تحقیق﴾ حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے منقول اقتباس

الانوار کی مندرجہ بالا روایت کو درج کرنے میں ممتاز محرف کے پیشوا نصیر شاہ کی دیانتداری

Marfat.com

ملاحظہ فرمائیں رسوائے زمانہ کتاب لطمہ کے ص ۱۶۰ پر اس روایت کا اتنا حصہ ہی درج کیا جہاں تک اپنے مفید مطلب تھا روایت کا نصف حصہ جو انکے موقف کے خلاف تھا حذف کرلیا انہوں نے یہ روایت حضرت غوث پاکؒ کے فرمان قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ تک درج کی۔

روایت کا وہ حصہ جو پیر نصیر نے حذف کیا ملاحظہ فرمائیں

پس ہر ولی کامل منتھی، غوث، قطب، اوتاد، ابدال وغیرہ قریب وبعید سے جو اس وقت روئے زمین پر حضرت غوث الاعظمؓ کے ہمعصر و ہمزمان تھے خواہ مرتبہ میں حضرت شیخ کے برابر تھے یا مرتبہ میں کم تھے مگر درجہ انتہا کو پہنچے ہوئے تھے سب یہ کلام سن کر پوری رضاؤ رغبت سے حضرت شیخ کے زیر قدم ہو کر سرفراز و ممتاز ہوئے سوائے اولیائے مقدم اور اولیائے متاخر اور مبتدیان اور سالکان کے جو ابھی سلوک کو نہیں پہنچے تھے کیونکہ یہ لوگ اس حکم سے خارج ہیں اس وجہ سے کہ یہ حکم خاص ان منتہیوں کے لئے ہے جو آپ کے ہمعصر تھے

مقابیس المجالس ص ۲۷۷ پچھلے صفحہ پر روایت کے دونوں حصے پڑھیں اور نصیر شاہ کی شان تحقیق انصاف و دیانتداری کی داد دیجئے

اذا کا ن الغراب دلیل قوم سیهد یهم طریق الهالکین

جب کوا کسی قوم کا رہنما ہو تو وہ انہیں ہلاکت کے رستہ کی طرف ہی راہنمائی کریگا

Marfat.com

باب ہشتم

باب التحدث بالنعمۃ

تحدیث نعمت سے متعلق حضرۃ شیخ الاسلام سیالویؒ کے ارشادات

س: اولیاءاللہ کے لئے اپنے کمالات کا اظہار بہتر ہے یا ستر

ج: اخفاء ضروری ہے

س: قرآن کریم میں ہے'' اما بنعمة ربک فحدث

ج: تحدیث نعمت سے یہ مراد نہیں کہ اپنے کمالات بیان کرتے پھرو تحدیث نعمت سے یہ مراد ہے اگر اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اچھے کپڑے پہنو علم دیا ہے تو عمل کرو دوسروں کو سکھاؤ

س: حضور علیہ السلام فرماتے ہیں انا سید ولد آدم ولا فخر

ج: ہاں بے شک انبیاء کا حکم بخلاف اولیاء کے ہے انبیاء کے لئے اظہار ضروری ہے کہ ان حضرات نے تشریع کرنی ہوتی ہے اور پہلے ثابت شدہ احکام کو منسوخ کرنا ہوتا ہے نیز انکا کہنا بحکم خداوندی ہوتا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ

س: اولیاء نے بعض وقتوں میں اظہار فرمایا ہے

ج: یہ احیاناً بضرورت ومجبوری ہوسکتا ہے

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۸۷ پر لکھتے ہیں تحدیث نعمت کا یہ مفہوم اگر حضرت سیالوی سے ثابت ہوتا تو ان کے مسترشد پیر کرم شاہ الازہریؒ تفسیر ضیاء القرآن میں ضرور اسکا حوالہ دیتے

Marfat.com

تفسیر ضیاء القرآن سے شیخ الاسلام سیالویؒ کے بیان کردہ مفہوم کی تصدیق

ہر نعمت کا شکر واجب ہے اور شکر کا طریقہ یہ ہے کہ اس نعمت کو منعم کی رضا
میں صرف کیا جائے نعمت مال کا شکر یہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خلوص نیت کے
ساتھ اسے خرچ کرے صحت کی نعمت کا شکر یہ یہ ہے کہ فرائض کو ادا کرے اور گناہوں سے
مجتنب رہے اور علم وعرفان کی نعمت کا شکر یہ یہ ہے کہ جاہلوں کو علم سکھائے اور گم کردہ
راہوں کو راہ راست پر گامزن کرے تفسیر ضیاء القرآن ص ۵۹۴ جلد پنجم

تبصرہ: اعاظم رجالؒ کے اقوال برحق ہیں انکا انکار کوئی نہیں کرتا یہ اقوال تو مقام فناء میں
سرزد ہوئے حضرت سیالویؒ کے ارشادات کا وہ مطلب نہیں جو ممتاز محرف نے سمجھا پیر
کرم شاہؒ نے بھی حضرت شیخ الاسلامؒ کے بیان کردہ مفہوم کے خلاف رائے کا اظہار نہیں کیا
خود ممتاز محرف کی عقل ناقص ہے کہ وہ کسی بات کو سمجھتے ہی نہیں

پیش ھر انکار صد اقرار ہست: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۵۴ پر لکھتے
ہیں تحدیث نعمت کے اس مفہوم کا انہوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا شاید اس لیئے کہ یہ مفہوم
آج تک کسی نے بیان کیا ہی نہیں قدم الشیخ کے ص ۱۸۷ پر لکھتے ہیں تحدیث نعمت کے جس
مفہوم کو حضرت سیالویؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ اکابر علماء ومشائخ اور حضرات مفسرین کی
تشریح سے متناقض ہے آگے چل کر لکھتے ہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ اچھے کپڑے پہننا
اور دوسروں کو تعلیم دینا اور علم پر عمل کرنا تحدیث نعمت کے مفہوم میں داخل ہیں

حضرت شیخ الاسلامؒ کی بیان کردہ تحدیث نعمت کی اقسام کا ثبوت

Marfat.com

تفسیر ابن عربیؒ سے

واما بنعمة ربک من العلم والحکمة الفائض علیک فی مقام البقاء فحدث بتعلیم الناس واغنائهم بالخیر الحقیقی کما اغنیتک والله تعالیٰ اعلم (تفسیر ابن عربی الجزء الثانی ص ۴۴۰ مطبوعہ بیروت لبنان)

اوراپنے رب کی نعمت علم وحکمت جومقام بقاء میں تجھ پر فائض ہوئی ہے کی تحدیث کرو لوگوں کوتعلیم دینے کے ساتھ اورانکوغنی کردینے کے ساتھ جیسے کہ میں نے تجھے غنی کردیا ہے

تحدیث نعمت سے متعلق حضرت سیالویؒ کے ارشادات کی وضاحت

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ کا یہ فرمانا کہ تحدیث نعمت سے یہ مراد نہیں کہ اپنے کمالات بیان کرتے پھرواس سے مراد یہ ہے کہ اعلیٰ ترین اولیاء کی تحدیث نعمت اس طرح نہیں کہ وہ بحالت صحو اپنا مقام ومرتبہ زبان سے اس طرح بیان کریں کہ دوسروں پر فخر کا اظہار ہو بلکہ یہ حضرات بے پناہ عجز ونیاز کا اظہار کرتے ہیں پھر تصرف بھی اس وقت محو ہوجاتا ہے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں **فلیزن ذلک بمیزان اصحاب رسول ﷺ وتواضعهم واجتنابهم امثال هذا الکلمات واستبعادهم ان یجوز للعبد التظاهر بشئی من ذلک (الی ان قال) وکلام السکاری یحمل** عوارف المعارف ص ۱۱ کلام الاولیاء ص ۶۴

فوائد الفواد سے وضاحت: حضرت سیدنا محبوب الٰہیؒ فرماتے ہیں آنچہ

Marfat.com

اولیاء بیرون مید ہنداز مستی ایشاں است کہ ایشاں اصحاب سکراند برخلاف انبیاء کہ اصحاب صحواند (فوائدالفوادص ۵۴) آپؒ فرماتے ہیں آں زماں کہ اولیاء درغلبات شوق میباشند ازسکر چیزے میگویند نیز حضرت محبوب الہیؒ فرماتے ہیں

؎ مرداں ھزار دریا خوردند وتشنہ رفتند

(فوائدالفوادص ۱۹ کلام الاولیاء ص ۶۸) حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے مذکورہ بالا فرمان پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضرت شمس الفقہاء دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں'' اور پھر کس حسین پیرایہ میں حضرت محبوب الٰہیؒ نے بیان فرمایا ذکر مردان خدا کا ہے اپنا نام تک نہ لیا حالانکہ سب سے بڑے مرد تو آپ خود تھے علامہ رومیؒ فرماتے ہیں''

؎ خوش تر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید درحدیث دیگراں (کلام اولیاء ص ۲۵)

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں

؎ توڑے جو دریا نوش ہن پر جوش تھیں خاموش ہن

سبحان اللہ یہ بزرگ اسرار کے ایسے سرپوش ہیں کہ شدید نسبت عشقیہ کے باوجود شراب وصل کے پیالے نہیں صراحی نہیں خم نہیں ندی نالے نہیں دریا نوش کررہے ہیں لیکن مست نہیں ہوتے اور زبان سے انا الحق جیسا کوئی کلمہ نہیں نکالتے بلکہ عین صحو وتمکین میں ھل من مزید کے نعرے لگاتے ہیں

سیر الاولیاء سے وضاحت: سلطان المشائخ نے فرمایا کہ جو کچھ اولیاء اللہ سے ظاہر ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے آتا ہے وہ انکی مستی ہے برخلاف انبیاء کے وہ اہل صحو (اہل ہوش) ہیں (تا) فرمایا کہ اسرار کے ضبط کرنے کے لئے بھی بڑے عزم وحوصلے کی ضرورت ہوتی ہے اس کام کے اہل اہل صحو ہیں سیر الاولیاء تصنیف سید محمد مبارک کرمانی

Marfat.com

حضرت سیدنا غوث اعظمؒ کی عظمت شان کا بیان شاہ ابوالمعالیؒ کی زبانی

آں ترک عجم چوں زمے حسن طرب کرد — بر پشت سمند آمدہ وصید عرب کرد
چوں کاکل ترکانہ برانداخت زمستی — غارت گری کوفہ وبغداد وحلب کرد
داری خبر اے مہ جیلی کہ معالی — بر یاد تو القادر قادر ہمہ شب کرد

اس ترک عجم نے جب شراب محبت سے مستی کا خوبصورت اظہار کیا گھوڑے کی پشت پر آئے اور عرب کو شکار کیا جب ترکوں جیسی زلفیں مستی سے ڈالیں۔ کوفہ اور بغداد اور عرب کو لوٹ لیا اے جیلان کے چاند تجھے خبر ہے کہ معالی آپ کی یاد پر ساری رات القادر القادر کرتا رہا ہے (شرح فتوح الغیب ص ۱۱۳ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرت قطب الاقطاب کا ارشاد: حضرت خواجہ قطب الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا اے فرید سلوک کے راستے پر وہ درویش گامزن ہوتے ہیں جو قوت ضبط رکھتے ہیں یہاں تک کہ اسرار کے ایک لاکھ دریا سامنے آجائیں تو پی جاتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں اور لاؤ (فوائد السالکین اردو ص ۲۷۷ ترجمہ اسد نظامی ملفوظات قطب الاسلامؒ مرتبہ حضور گنجشکرؒ)

متحد ھستند شیران احد: حضرت مجددؒ فرماتے ہیں واز سکر است کہ مباھات وافتخار کردہ میشود واز سکر است کہ مزیت خود بر دیگر اظہار کردہ مے آید اگر صحو خالص باشد افشائے اسرار آنجا کفر بود وخود را از دیگر بہتر دانستن شرک باشد بقیہ سکر در صحو رنگ نمک کہ

Marfat.com

مصلح طعام است اگر نمک نباشد طعام معطل و بے کار بودے

؎ گر عشق نبودے وغم عشق نبودے چندیں سخن نغز کہ گفتے وشنودے

صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ را کہ از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ صادر شدہ است بر خفیات سکر محمول داشتہ است مرادش قصور ایں قول نیست کما توھم کہ او عین محمدہ اوست بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدور ایں قسم سخن کہ مبنی از مباھات وافتخار است بے بقیہ سکر کائن نیست کہ در صحو خالص بہ امثال ایں سخناں تکلم نمودن دشوار است مکتوب نمبر ۱۲۱ ج ۳

گم تھیون ہے مطلب: حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں

؎ غوثی قطبی رتبہ پایو تاں وی کیا تھی پیا گم تھیون ہے مطلب

مولانا کپتان واحد بخش سیال صاحب تحریر فرماتے ہیں حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ نے اس شعر کا مطلب اس طرح بیان فرمایا کہ یہ گم ہونا فنائیت کا گم ہونا نہیں بلکہ بقا باللہ کا گم ہونا ہے جب سالک فنا فی اللہ کے استغراق اور محویت سے نکل کر مقام صحو اور مقام بقا باللہ یا مقام عبودیت پر واپس آتا ہے تو خلافت ارضی کا تاج اسکے سر پر رکھا جاتا ہے اور کائنات کی حکمرانی اسکے حوالہ کی جاتی ہے لیکن وہ اس عجز وانکسار اور تسلیم ورضا کی وجہ سے جو مقام بقا باللہ کا خاصہ ہے اپنا اختیار نہیں چلاتا بلکہ اللہ کا دیا ہوا سب کچھ پھر اللہ کے حوالے کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش اور ارادہ بھی ترک کر کے اللہ کی خواہش اور ارادہ میں گم کر دیتا ہے اور خود بالکل نیست ونابود ہو جاتا ہے یہ ہے بقائیت کا گم ہونا جو تحفہ نیستی اور عجز وانکسار ہے اور یہ بہترین تحفہ ہے جو بارگاہ حق تعالیٰ میں انسان پیش کر سکتا ہے مقدمہ مقابیس المجالس ص ۱۱۴

Marfat.com

تبصرہ: شہید کربلا حضرت امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی ترک تصرف واختیار کے اس بلندترین منصب ومقام پر فائز تھے اور اس مقام کا حق ادا کر دیا کہ کنبہ کا کنبہ راہ حق میں کٹوا دیا اور مشیت وارادہ خداوندی پر نثار ہونے کی مثال قائم کر دی

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

یہی وہ بلند وبالا مقام ہے جسے ترک تصرف کا مقام کہا جاتا ہے اور منزل ملامیہ پر فائز حضرات کو یہ مقام حاصل ہوتا ہے

کتب تفاسیر سے تحدیث نعمت کی وضاحت

تفسیر الدر المنثور: اخرج الطبرانی عن ابی الاسود الدؤلی ورزان الکندی قالا قلنا لعلیؓ حدثنا عن اصحابک فذکر مناقبهم قلنا فحدثنا عن نفسک قال مهلا نهی الله عن التزکیة فقال له رجل فان الله تعالیٰ یقول واما بنعمة ربک فحدث قال فانی احدث بنعمة ربی کنت والله اذا سالت اعطیت واذا سکت ابتدئت (الدر المنثور ص ۳۶۳)

طبرانی نے ابوالاسود دؤلی اور ورزان الکندی سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کی کہ اپنے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں کچھ بتاؤ تو آپ نے انکے مناقب بیان فرمائے ہم نے کہا اب اپنے بارے میں بتاؤ آپ نے فرمایا ٹھہرو اللہ نے تزکیہ سے منع فرمایا ہے تو ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اما بنعمۃ ربک فحدث آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی نعت کی تحدیث کرتا ہوں اللہ کی قسم جب مجھ سے مانگا جاتا تھا تو میں دیتا تھا اور جب سکوت کیا جاتا تو اپنے آپ دیتا

Marfat.com

حاشیۃ الجمل علی الجلالین میں ہے کہ ستر افضل ہے

حاشية الجمل: واما بنعمة ربک فحدث بها فان التحدث بها شكر وانما يجوز لغيره ﷺ مثل هذا اذا قصدبه اللطف وان يقتدى به غيرہ وامن علىٰ نفسه الفتنة والستر افضل (حاشية الجمل على الجلالين تاليف الشيخ سليمان الجمل ج۴ص۵۵۳) پس بے شک اس کا تحدث نعمت کا شکر ہے اور آپ ﷺ کے غیر کے لیۓ ایسا کرنا اس وقت جائز ہے جب کسی پر مہربانی کرنے کا مقصد ہو اور یہ کہ دوسرا اسکی اقتداء کرے اور اپنے بارے میں فتنے سے امن ہو اور اخفاء افضل ہے

تفسیر جلالین سے وضاحت

واذ كر وانعمة الله عليكم بالاسلام وما انزل عليكم من الكتٰب القرآن والحكمة ما فيه من الا حكام يعظكم به بان تشكر وها بالعمل به واتقوا الله واعلموا ان الله بكل شيى عليم (تفسیر جلالین ص۳۵) اور اپنے آپ پر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تمہیں اسلام عطا فرمایا اور جو تم پر کتاب قرآن کریم نازل کی گئی اور جو تمہیں حکمت عطا فرمائی گئی یعنی جو اس میں احکام ہیں اللہ تمہیں اسکی نصیحت کرتا ہے کہ اس نعمت کا شکر کرو اس پر عمل کرنے کے ساتھ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے

تفسیر کبیر سے تحدیث نعمت کا بیان: حضرت امام فخر الدین رازیؒ

تحت آية واما بنعمة ربک فحدث لکھتے ہیں وفيه وجوه احد ها قال

Marfat.com

مجاهد تلک النعمة هی القرآن فان القرآن اعظم ما انعم الله به علی محمد ﷺ والتحدیث به ان یقراء ہ ویقرء ی غیرہ ویبین حقائقه لهم و ثانیها روی ایضا عن مجاهد ان تلک النعمة هی النبوة ای بلغ ماانزل الیک من ربک وثالثها اذا وفقک الله فراعیت حق الیتیم والسائل وذلک التوفیق نعمة من الله علیک فحدث بها لیقتدی بک غیرک ومنه ماروی عن الحسین بن علی علیه السلام انه قال اذا عملت خیرا فحدث اخوانک لیقتدوا بک الا ان هذا انما یحسن اذا لم یتضمن ریاء وظن ان غیرہ یقتدی به ومن ذالک لما سئل امیر المومنین علی علیه السلام عن الصحابة فاثنٰی علیهم وذکر خصالهم فقالوا له فحدثنا عن نفسک فقال مهلا فقد نهی الله عن التزکیة فقیل له أالیس الله تعالیٰ یقول (واما بنعمة ربک فحدث)فقال فانی احدث کنت اذا سئلت اعطیت واذاسکت ابتدیت وبین الجوانح علم جم فاسئلونی تفسیر کبیرص ۲۲۱ جز ۳۱، ۳۲. اس میں کئی وجوہ ہیں اس میں سے ایک یہ ہے کہ مجاہد کہتے ہیں کہ وہ نعمت قرآن ہے پس بے شک قرآن سب سے بڑی نعمت ہے جو اللہ پاک نے محمد ﷺ پر فرمائی اور اسکی تحدیث یہ ہے کہ اسکو پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں اور اسکے حقائق بیان فرمائیں اور دوسری وجہ وہ بھی مجاھد نے روایت کی ہے یہ کہ وہ نعمت نبوت ہے یعنی آپ کے رب کی طرف سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اسکی تبلیغ کرو اور تیسری وجہ یہ ہے کہ جب تجھے اللہ نے توفیق دی ہے پس تو نے سائل اور یتیم کے حق کی رعایت کی اور وہ توفیق تجھ پر اللہ کی نعمت ہے تو اسکا ذکر کرو تا کہ تیرا غیر تیرے ساتھ اقتداء کرے اور اسی سے ہے

Marfat.com

جوروایت کی گئی ہے حضرت حسین بن علیؓ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو کوئی اچھا عمل کرے تو اپنے بھائیوں کو بتاؤ تا کہ تیرے ساتھ اقتداء کریں مگر بلاشبہ یہ اس وقت اچھا ہو گا جب متضمن ریاء نہ ہو اور گمان کرے کہ دوسرا اسکی اقتداء کرے گا اور اسی سے ہے جب امیر المومنین علیؓ سے صحابہؓ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے انکی تعریف فرمائی اور انکے خصائص کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزگی بیان کرنے سے منع فرمایا ہے تو آپ کو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا فاما بنعمة ربک فحدث پس آپ نے فرمایا کہ میں تحدیث نعمت کرتا ہو ں مجھ سے جب مانگا جاتا تھا تو میں دیتا تھا اور جب سکوت کیا جاتا تو میں خود ابتداء کرتا اور ان پہلوؤں کے درمیان بہت بڑا علم ہے مجھ سے پوچھو!

حضرت موسٰی وخضر علیہما السلام کا واقعہ

عن ابی ابن کعب عن النبی ﷺ قال قام موسٰی النبی خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا اعلم فعتب اللّٰہ عزوجل علیه اذلم یرد العلم الیه فاوحی اللّٰہ الیه ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین هو اعلم منک بخاری شریف جلد اول ص ۲۳ باب جب عالم سے یہ سوال ہو کہ لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے تو اس کو جواب میں یہ کہنا مناسب ہے کہ اللہ ہی جانے اس باب میں امام نے وہی حدیث ذکر کی ہے جس میں حضرت خضر و موسیٰ علیہما السلام کا واقعہ ہے اس حدیث میں باب سے متعلق صرف اتنا واقعہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا میں ہوں اگر چہ آپ کا یہ جواب بالکل حق وصواب تھا کیونکہ نبی اپنی امت میں سب سے زیادہ وظائف نبوت

Marfat.com

وامورشریعت کو جانتا ہے اور علم کے لحاظ سے بھی سب سے اعلم وافضل ہوتا ہے مگر یہ جواب عنداللہ زیادہ مناسب نہ قرار پایا اس وجہ سے اللہ عزوجل نے آپ پر عتاب فرمایا اور حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق بتایا کہ ان کو ہم نے وہ علم دیا ہے جس کے تم حامل نہیں ہو حدیث کے اس ٹکڑے سے امام نے یہ استدلال فرمایا کہ جب اس قسم کا سوال ہو تو اللہ اعلم کے لفظ سے جواب دینا زیادہ مناسب ہے فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری ص ۳۱۳ جلد اول علامہ سید محمود احمد رضویؒ

تبصرہ: ایک جلیل القدر رسول صرف انا اعلم کہنے پر زیر عتاب آجاتا ہے فعتب اللہ عزوجل علیہ۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں

عقلمنداں را اشارہ کافیست

امام شعرانیؒ نے حالت سکر وفنا میں صادر حضرت بایزید بسطامیؒ کے قول ''سبحانی ما اعظم شانی کو از قبیل تحدیث نعمۃ قرار دیا''

امام شعرانیؒ مقام فنا فی الرسول میں صادر حضرت شیخ کے قول قدمی الخ کو بھی تحدیث نعمۃ قرار دیتے ہیں اور مقام فناء میں سکر واستغراق کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا ثابت ہوا کہ دونوں اقوال ایک ہی قبیلے سے ہیں۔ ایک کو صحو میں صادر قرار دینا اور دوسرے کو سکر میں یہ ممتاز محرف گولڑوی اور اسکے پیشوا کا ہی خود ساختہ نظریہ ہے جس کی تائید انہیں لطائف المنن تو کیا اکابر اولیاء کی کسی کتاب میں نہیں مل سکتی

سبحانی ما اعظم شانی من باب التحدث بالنعمة

وقد بلغنا عن ابی یزید البسطامی رحمه الله تعالیٰ انه قال قلت یوما

Marfat.com

سبحان الله فناد انی الحق تعالیٰ فی سری هل فی عیب تنزهنی عنه

فقلت له لا یارب فقال فنفسک اذن نزها عن ارتکابها الرزائل قال

فاقبلت علی نفسی بالریاضة حتی تنزهت عن الرزائل وتخلفت

بالفضائل والکمالات 'فصرت اقول مااعظم شانی من باب التحدث

بالنعمة لطائف المنن ص۶۳ طبع بیروت۔ ہمیں حضرت بایزید بسطامیؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے کہا میں نے ایک دن سبحان اللہ کہا تو حق تعالیٰ نے میرے سر میں مجھے ندا کی کہ کیا مجھ میں کوئی عیب ہے جس سے تو مجھے پاک کر رہا ہے میں نے کہا نہیں اے رب تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر تو اپنے آپ کو رزائل کے ارتکاب سے پاک کر تو میں مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ اپنے آپ پر متوجہ ہوا حتّٰی کہ میں رزائل سے صاف ہو گیا اور فضائل وکمالات سے متصف ہو گیا تو میں کہنے لگا ما اعظم شانی تحدث بالنعمۃ کے باب سے

مقام فناء میں صادر کلمات حالت سکر میں سرزد ہوتے ہیں قدمی اخ کو صحو میں صادر قرار دینا انصاف نہیں

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص۲۱۲ پر شیخ عبدالحق دہلویؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قدمی اخ حالت صحو میں جبکہ سبحانی ما اعظم شانی وغیرہ کلمات حالت سکر میں صادر ہوئے شیخ عبدالحق زبدۃ الآثار ص۳۴ پر اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں تفضیل وے رضی اللّٰہ عنه ذات خودرا بر غیر خود دلالت می کند کہ بتحقیق وے در مقام صحو است زیرا کہ بتحقیق اہل سکر در مقام مشاہدہ احدیت ذات غائب انداز ذوات خود نمے بینند اعیان خودرا پس چگونہ غیر را بینند وسخنہائے ایشاں بمثل این است کہ سبحانی ما

Marfat.com

اعظم شانی ولیس فی الدارین غیری ولیس فی جبتی سوی اللہ وانا الحق

الخ ممتاز محرف صاحب مزید لکھتے ہیں اولیائے کرام حالت سکر میں اپنے نفوس سے غائب ہوتے ہیں پھر انہیں غیر سے کیا سروکار کہ وہ دوسروں پر اپنی فضیلت کا اظہار کریں

تبصرہ: حضرت غوث اعظمؓ سے یہ قول مقام فناء فی الرسول میں صادر ہوا حالت فناء میں متکلم خود رسول اللہ ﷺ ہیں یہ کلمات جناب رسالت مآبؐ کے ہیں آپ اپنی ذات مبارکہ اور اپنے سوا تمام کو جاننے والے بھی ہیں رسول اللہ ﷺ کا خود کو اولیاء پر فضیلت دینا بھی بجا و درست ہے نیز مقام فناء فی الرسول یعنی حال و سکر میں خود کو دوسروں پر فضیلت دینا ثابت ہے جس طرح کہ سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کا قول لوائی ارفع من لواء محمد ﷺ اس حالت فناء میں متکلم خود خدا تعالیٰ ہے اور وہ اپنی ذات اور اپنے غیر کو جاننے والا بھی ہے لہذا خدا تعالیٰ کا خود کو دوسروں پر فضیلت دینا بھی درست ہے

تحدیث نعمت بایں الفاظ صحو میں مشکل ہے

ایسے اقوال جو امثال و اشکال پر تفوق کو ظاہر کریں مقام صحو میں کہنا مشکل ہیں البتہ سکر تو خود ایک عذر ہے اور بقول امام سہروردیؒ **کلام السکاریٰ یحمل** ایسے اقوال جب مقام سکر و فناء میں سرزد ہوں تو قائل کے بلند و بالا مقام پر دال ہونے کی وجہ سے تحدیث نعمت کے باب سے شمار کئے جا سکتے ہیں جسطرح امام شعرانیؒ کے کلام سے عیاں ہوتا ہے پھر حضور سرور کائنات افضل جملہ موجودات ﷺ جنکا کلام وحی خداوندی ہے نے بھی ولا فخر فرمایا حضرت امام حاتمیؒ بیان مشاہدہ کے بعد موکد بقسم **لا اطلب التفوق علی عبادہ**

Marfat.com

کے الفاظ سے فخر کی نفی فرماتے ہیں حضرت امام شعرانی نعم واخلاق اور عبادات کے بیان کے بعد فخر کی نفی تکرار قسم سے مئوکد فرمائیں پھر وہ بھی اس مقصد سے بیان فرمائیں کہ دوسرے لوگ انکی اتباع کرسکیں تو حضرت سیدنا غوث اعظمؓ سے مقام صحو میں فخر کی نفی کے بغیر کلمات تفوق و برتری کیونکر متصور ہو سکتے ہیں بلکہ ایسا تصور کرنا آپکی عظمت شان کے سمجھنے میں تقصیر و کوتاہی ہے لہذا ضروری ہے کہ انکے فرمان کو غلبہ محویت واستغراق کی حالت میں سرزد کلام قرار دیا جائے یہی عین محمدہ و مدح حضرت شیخ قدس سرہ کی ہے جیسے کہ امام ربانیؒ مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں

قدمی الخ کا تحدیث نعمت کے باب سے ہونا بنیادی بحث نہیں

اصل بحث متقدمین متاخرین پر فضیلت کا ثبوت ہے

ممتاز محرف اس ایشو کو لیکر چل پڑے کہ اس قول کو از قبیل تحدیث نعمت ثابت کیا جائے اور پھر اوراق سیاہ کرتے چلے گئے اصل بحث متقدمین و متاخرین پر حضرت شیخ کی فضیلت اور قدم کا ثبوت ہے اس پر ممتاز محرف کوئی دلیل پیش نہ کر سکے جو روایات قدمی الخ کے بارے میں پیش فرمائیں وہ تقریبا سب قید زمانہ سے مقید تھیں ممتاز محرف صاحب تحریف و تلبیس سے کام لیتے رہے اور ضمنی موضوعات پر طویل بحثیں شروع کر دیں اصل مبحث سے فرار اختیار کیا کتاب کے بہت سے اوراق قدمی الخ کے باب تحدیث نعمت میں ہونے پر سیاہ کئے خارج از موضوع باتوں سے کتاب کا حجم بڑھانے کی سعی بے سود کی حالانکہ ارباب عقول پر یہ بات مخفی نہیں کہ قدمی الخ باب تحدیث نعمت سے ہو تو پھر بھی اس قول سے اولیائے متقدمین و متاخرین پر آپؓ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی جسطرح حضرت بایزید

Marfat.com

بسطامی کا قول سبحانی ما اعظم شانی مقام فناء میں صادر ہوا اور باب تحدیث نعمت سے ہے
اس طرح یہ قول بھی مقام سکر وفناء میں صادر ہوا اور اس اعتبار سے باب تحدیث نعمت سے
شمار ہوگا مقام سکر وفناء میں ایسے اقوال صادر ہوں تو ان سے اولیاء کا رجوع بھی ثابت ہے
اس لیئے کہ حالت سکر میں بھی احساس موجود رہتا ہے حضرت ابن عربی فرماتے ہیں
وانما یستغفر لان السکر ان لابدان یبقی فیه من الاحساس ما یکون معه
الطرب (فتوحات مکیہ ص ۵۴۷ ج ۲) اور وہ استغفار کرتا ہے اس لیے کہ صاحب
استغراق کیلیئے احساس کا باقی رہنا ضروری ہے جس کے ساتھ وہ طرب کا اظہار کرتا ہے

سیدنا فاروق اعظمؓ کے اظہار شکر کی وضاحت

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ عبدالقادر کے ص ۱۵۵ پر لکھتے ہیں ایک دن فاروق اعظمؓ
منبر پر تشریف لائے اور فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیئے ہیں جس نے مجھے اس حال
میں پہنچایا کہ مجھ سے اعلیٰ کوئی اور نہیں ہے یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے اس بارے میں آپ
سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے اظہار شکر کیلیئے اسطرح کیا ہے انتھیٰ

حضرت ابن عربی نے حضرت عثمان غنیؓ کا بواسطہ رسول علیہ السلام مامور ہونا بیان فرمایا:

جب ان کو جہان میں تحکم دیا جائے تو یہ خلافت ہے اگر چاہتا ہے تو حکم جاری ونافذ کرتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے جسطرح کہ عبدالقادر الجیلی اور اگر چاہے تو تسلیم اور ترک تصرف کرتا ہے اپنے رب کیلیئے اسکے بندوں میں باوجود قادر ہونے کے اس چیز پر یہ اسکے لیئے ضروری ہے جسطرح کہ ابوالسعود بن شبل مگر یہ کہ اسکے ساتھ امر الٰہی مقترن ہو جسطرح کہ داودؑ تو پھر اللہ تعالیٰ کے امر کورد

Marfat.com

کرنے کا کوئی رستہ نہیں کیونکہ یہ تو وہی خواہش بن جائے گی جس کی اتباع سے منع کیا گیا ہے اور جیسے کہ حضرت عثمان غنیؓ جنہوں نے اپنی گردن سے خلافت کے کپڑے نہ اتارے حتی کہ قتل کئے گئے اس لئے کہ آپ اپنے بارے میں حق تعالیٰ کا حکم جانتے تھے اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے آپ کو منع کیا کہ ثوب خلافت کو اتاریں فتوحات مکیہ ۳۰۸ ج ۲

سیدنا فاروق اعظمؓ حضرت عثمان غنیؓ کی طرح بواسطہ رسول علیہ السلام مامور تھے

(۱) ہوسکتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے ظاہری عہدہ خلافت وحکومت کے لحاظ سے فرما رہے ہوں کہ مجھ سے اوپر کوئی نہیں "لیس فوقی احد"

(۲) جس طرح حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی شہادت کی خبر دی انکے فضائل بھی بیان فرمائے حضرت عمر فاروقؓ کو اپنی فضیلت کا قطعی علم تھا

(۳) یہ بھی عین ممکن ہے کہ آپ کو حضور ﷺ نے اپنے مقام کے بیان کا حکم دیا ہو

(۴) وحی حقیقی کے ذریعے حاصل ہونے والے قطعی علم سے اپنے مقام ومرتبہ کا بیان کیا جائے تو درست ہے

(۵) حضرت ابن عربی نے مذکورہ بالا حوالہ میں حضرت غوث پاکؒ کا ذکر مامور لوگوں کے مقابلے میں کیا جس سے واضح ہوگیا کہ آپ مامور نہیں تھے داؤد علیہ السلام بلاواسطہ مامور تھے جبکہ حضرت عثمان غنیؓ بواسطہ رسول ﷺ مامور تھے نیز ہمارا مؤقف یہ ہے کہ فخریہ بات نہ کرنے والے افضل ہیں حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ یقیناً افضل تھے آپ نے ایسی کوئی بات نہ کہی پھر ایسا حکم جو غیر قیاسی ہو صحابی کی طرف سے پایا جائے تو وہ مرفوع

Marfat.com

حدیث کے درجہ میں ہوتا ہے لہذا یقیناً حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے بحکم سرکار دو عالم ﷺ اپنے مقام کو بیان فرمایا ہے

فقہ اکبر کے حوالہ سے عین الھدایہ کے مصنف لکھتے ہیں مرفوع وہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ہو مثلاً آپ نے کہا یا کیا یا مقرر رکھا اور اگر کوئی بات قیاس و اجتہاد سے باہر کوئی صحابی بیان کرے تو وہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے کہ وہ بات اس نے حضور ﷺ سے سن کر ہی بیان کی ہے (مقدمہ ھدایہ برعین الھدایہ ص ۱۱۵)

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی عظمت شان

عن عبداللّٰہ ابن سلمة قال سمعت علیا یقول خیر الناس بعد رسول اللّٰہ ﷺ ابو بکر وخیر ا لناس بعد ابو بکر عمر (ابن ماجہ ص ۱۱) عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے آپ نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں سے بہتر ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب لوگوں سے بہتر عمر رضی اللہ عنہم ہیں

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ما من نبی الاوله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای ای من اهل السماء فجبرائیل ومیکائیل واما وزیرای ای من اهل الارض فابو بکر وعمر رواه الترمذی (مشکوٰۃ ص ۵۶۰) ابوسعید خدری سے روایت ہے آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر ہوتے ہیں آسمان والوں میں سے اور زمین والوں میں سے اور میرے آسمان والوں میں سے دو وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین والوں میں سے دو وزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں

Marfat.com

حضرت امام شعرانیؒ نے لطائف المنن میں اولیاء پر اپنی برتری وفضیلت کا اظہار نہیں فرمایا: ومما من اللہ تبارک وتعالیٰ

بقیہ صفحہ 246

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے قول ''لیس فوق احد'' کے متعلق وضاحت

درحقیقت غالی لوگ اس قول کو پیش کر کے بری طرح پھنس چکے ہیں اس لئے کہ قید زمانہ متفاہم عرفی یا تخصیص عقلی کے تو یہ لوگ قائل نہیں ہیں کیوں کہ عقل سے ہیں ہی پیدل تو لازم آئے گا کہ سیدنا عمر سیدنا صدیق اکبر بلکہ سرکار دو عالم ﷺ ودیگر انبیاء ورسل سے افضل واعلی ہوں حالانکہ دروقت تکلم بہذا الکلام بھی چار انبیاء کرام زندہ موجود تھے سیدنا عیسیٰ سیدنا خضر سیدنا الیاس سیدنا ادریس علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام شناعت پر شناعت یہ کہ الاحد الصمد پر بھی فوقیت لازم آئے گی العیاذ باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اولیاء سے احلال ومناقب کا بھی اخفاء ہی اولیٰ ہے الاّ بضرورت ومجبوری: حضرت امام شعرانیؒ نے لطائف المنن کے ص ۵ پر باعث

Marfat.com

حدیث کے درجہ میں ہوتا ہے لہذا ایقیناً حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے بحکم سرکار دوعالم ﷺ اپنے مقام کو بیان فرمایا ہے

فقہ اکبر کے حوالہ سے عین الھدایہ کے مصنف لکھتے ہیں مرفوع وہ حدیث ہے کہ آنحضرت

ع

علیہ

سے

لوگو

عن

من ا

السد

وعمر

نے کہا

اورزمین والوں میں سے اور میرے آسمان والوں میں سے دووزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اورزمین والوں میں سے دووزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں

Marfat.com

حضرت امام شعرانیؒ نے لطائف المنن میں اولیاء پر اپنی

برتری وفضیلت کا اظہار نہیں فرمایا: ومما من اللّٰہ تبارک وتعالٰی بہ علی عدم الجزم بتفضیل احد من علماء العصر و اولیائہ علی غیرہ بل الواجب الادب مع کل من اقامہ اللّٰہ تعالیٰ فی رتبۃ من الرتب واما حقائقھم عنداللّٰہ تعالٰی وتفضیلہ تعالیٰ لھم فلا علم لنا بذلک ولا یلزم من الا فضلیۃ الظاھرۃ الا فضلیۃ الباطنۃ و مالنا من حیث انفسنا الا المحبۃ للجمیع والوقوف عندما امر اللّٰہ تعالیٰ بہ من الطاعۃ لاولی الامر منا سواء کانوا امراء او اولیاء وفی الحدیث التقوی ھٰھنا واشار الی قلبہ (لطائف المنن ص ۵۰۵) اوراللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ میں نے زمانے کے اولیاء وعلماء میں سے کسی کو حتمی تفضیل نہیں دی دوسرے پر بلکہ ہر ایک کا ادب واجب ہے جسے اللہ نے مراتب میں سے کسی رتبے پر قائم فرمایا ہے بہر حال اللہ کے نزدیک ان کی حقیقتیں اوراللہ کا ان کو فضیلت دینا تو ہمیں اسکا علم نہیں ظاہری افضلیت سے باطنی افضلیت لازم نہیں آتی اور ہمارے لیے نہیں ہے مگر سب کے ساتھ محبت کرنا اور جواللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اولی الامر کی اطاعت کرو، ٹھہرنا خواہ وہ حکام ہوں یا اولیاء ہوں اورحدیث پاک میں ہے کہ تقویٰ یہاں ہے اور آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔

اولیاء کیلئے اخلاق ومناقب کا بھی اخفاء ہی اولیٰ ہے الاّ

بضرورت ومجبوری: حضرت امام شعرانیؒ نے لطائف المنن کے ص ۵ پر باعث

Marfat.com

تالیف امور کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے نعم، اخلاق کے اظہار و بیان کیلئے اپنی ضرورت اور مجبوری کا ذکر فرمایا احدھابه لیقتدی بی اخوانی فیها فیتخلقو ابهاو یشکر واللّٰه تعالیٰ علی ذلک و قد مکثت متخلقا بها عدة سنین ولا یشعر اخوانی بذالک و کنت آمرهم بالتخلق بهافلایسمعو ن فقال لی یوماجماعةمنهم هذه الاخلاق التی تامر نابها لم نجداحداتخلق بهامن اهل عصر ناحتی نقتدی به فیها فاستخرت اللّٰه تعالیٰ واظهر ت لهم تخلقی بها قطعالحجتهم وقلت لهم انظروا الی هذه الاخلاق التی اذکرها لکم فی هذاالکتاب فکل خلق رایتمونی متخلقا به فاتبعو نی علیه وما بقی لکم حجة فی ترک التخلق به فلو لا ذالک لربما کان الکتمان لهااولیٰ. ان میں سے ایک یہ ہے کہ میرے بھائی ان میں میری اقتداء کرتے ہوئے ان اخلاق کے ساتھ متصف ہو جائیں اور اس پر اللہ کا شکر کریں میں متعدد سال ان اخلاق کے ساتھ متخلق رہا مگر میرے دینی بھائیوں کو اسکا کوئی علم نہ تھا میں انہیں ان اخلاق کے اختیار کرنے کا حکم دیتا تو وہ میری بات نہ سنتے ایک دن ان میں سے ایک جماعت مجھے کہنے لگی کہ یہ اخلاق جن کے بارے میں تو ہمیں کہتا ہے ہم نے ان کے ساتھ کسی کو متصف نہیں پایا اپنے اہل زمانہ میں سے حتی کہ ہم ان اخلاق میں انکی اقتدا کر سکیں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور ان کے لئے اپنا ان اخلاق کے ساتھ تخلق ظاہر کیا ان کی حجت کو قطع کرنے کے لئے تو میں نے انہیں کہا کہ یہ اخلاق جن کا میں تمہارے لیئے اس کتاب میں ذکر کرتا ہوں تو جس خصلت کے ساتھ مجھے متخلق دیکھو اس پر میری پیروی کرو اور اب تمہارے پاس ترک تخلق کی کوئی حجت باقی نہیں رہی اگر یہ

Marfat.com

بات نہ ہوتی تو بسا اوقات میں ان کا کتمان ہی اولیٰ ہوتا

حضرت امام شعرانیؒ نے ضرورت کی وجہ سے اخلاق ومناقب کا

ذکر فرمایا: ووالله ثم ووالله اننی لم اقصد بذکری لا خلاقی ومناقبی فی هذاالکتاب فخرا علی الا خوان وانما قصدت بذلک اقتداء هم بی فی تحصیلها والتخلق بها بعد ان سمعت بعضهم مرارا عدیدة یستغرب قیام احد بهذا الا خلاق ویقول ما بقی احد من فقراء هذا الزمان یصلح ان یقتدی به فی شیء من اخلاق القوم لعدم تخلقه بها (لطائف المنن ص۵۴)

اور اللہ کی قسم پھر اللہ کی قسم بے شک میں نے اس کتاب میں اپنے مناقب واخلاق کے ذکر کرنے سے اپنے بھائیوں پر فخر کا قصد نہیں کیا میرا قصد یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ ان کی تحصیل میں اقتداء کریں اور ان سے متصف ہو جائیں اس کے بعد کہ میں نے ان میں سے بعض سے متعدد مرتبہ سنا کہ وہ ان اخلاق کے ساتھ کسی کے قیام کو نادر جان رہا ہے اور کہتا ہے کہ اس زمانے کے فقراء میں سے کوئی باقی نہیں رہا کہ جس کے ساتھ ان اخلاق میں اقتداء کی جائے اس لیے کہ وہ خود ان خلاق سے متخلق نہیں ہے

وقد قدمت لک یا اخی فی مقدمة الکتاب اننی ما صرحت لک بالامور التی کان الاولیٰ بنا سترها فی هذه الدار الا رحمة بک لتقتدی بنا فی ذلک ولا تعلل حتی اجد احدا یتخلق بها قبلی فا تبعه فها انا قد اعلمتک بانی قد تخلقت بها فاتبعنی وما بقی لک عذر (لطائف المنن ص۴۰۷) اور اے میرے بھائی میں مقدمہ کتاب میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جن امور کا اخفاء اس دار دنیا میں اولیٰ تھا اسے میں نے صرف تجھ پر مہربانی کے لئے بیان کیا تا کہ

Marfat.com

اسمیں ہمارے ساتھ اقتداء کر سکے اور یہ نہ کہے کہ میں ان اخلاق کے ساتھ اپنے سے پہلے کسی کو متصف پاتا تو اسکی پیروی کرتا تو آگاہ ہو جا کہ میں نے تجھے جنوا دیا ہے کہ میں ان اخلاق کے ساتھ متخلق ہوں پس انکی پیروی کر اور تیرا کوئی عذر باقی نہ رہا

اعلیٰ ترین اولیاء بایں انداز تحدیث نعمت نہیں کرتے کہ

دوسروں پر فخر کا اظہار ہو: ہمارا مئوقف یہ ہے کہ تحدیث نعمت کے طور پر اپنے مقامات و مراتب کو بیان کرنا گناہ نہیں لیکن اعلیٰ ترین اولیاء اس انداز سے تحدیث نعمت نہیں کرتے کہ اپنے کمالات و مراتب اور فضائل و مناقب کو بلا ضرورت و مجبوری بیان کرتے پھریں قال سیدی عبدالقادرؓ من عظمت مر تبته کبرت صغیرته(لطائف المنن ص ۱۱۷)

جن کا رتبہ ہے سوا ان کو سوا مشکل ہے

نیز حسنات الابرار سیئات المقربین کے مطابق بعض مباحات مقربین کیلئے سیئات بن جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عربیؒ نے اسے صراحتاً سوء ادب خلاف اولیٰ اور غیر افضل قرار دیا ہے حضرت ابن عربیؒ اور دیگر اکابر اولیاء کے نزدیک تحدیث نعمت بایں انداز اولیاء کا افضل و اعلیٰ مقام نہیں حضرت ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ ص ۵۶۰ ج ۳ پر اور حضور داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب ص ۱۹۱ پر مراتب اولیاء کے بیان میں سب سے پہلے ان حضرات کا ذکر فرمایا ہے جو ذات الٰہی کے مشاہدہ جمال میں مستغرق ہیں حضرت ابن عربیؒ نے انہیں اصحاب ھویت کے نام سے موسوم کیا ہے اسکے بعد ان حضرات کا ذکر فرمایا جو اہل حل و عقد ہیں اور کائنات میں متصرف حضرت ابن عربیؒ نے اصحاب ھویت کو سب

Marfat.com

اولیاء سے افضل قرار دیا انکے بعد غیر اصحاب ھویت میں سے ان حضرات کو بلند و بالا قرار دیا جو دعووں سے بچتے ہیں اور پھر وہ حضرات جو دعووں سے اجتناب نہیں کرتے لیکن وہ اپنے دعووں میں حق پر ہوتے ہیں ان میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو شمار فرمایا ہے حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہیؒ اور خاتم العاشقین خواجہ غلام فریدؒ اور دیگر اولیاء کے ارشادات بھی اسی بات پر دال ہیں ممتاز محرف یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ تحدیث نعمت بایں صورت کہ اپنے فضائل و مناقب کو بیان کیا جائے اور امثال و اشکال پر اظہار فخر کیا جائے اولیاء کا افضل و اعلیٰ مقام ہے حضرت امام شعرانیؒ نے بھی بضرورت و مجبوری لطائف المنن میں اپنے اخلاق و اعمال کو بطور تحدیث نعمت بیان فرمایا ہے تا کہ لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے اور وہ ان اخلاق کے ساتھ متخلق ہو جائیں حضور سیدنا غوث اعظم کا قول قدمی الخ از قبیل تحدیث نعمت ہو تو بھی حالت فناء و سکر میں سرزد ہوا اور بقول اکابر اولیاء کرام آپ اس قول میں مامور بامر الھامی نہیں تھے اس پر دلائل پیچھے گزر چکے ہیں نیز تحدیث نعمت تو ایک ضمنی بات ہے اصل بحث تو فرمان غوثیہ کی وسعت کے بارے میں ہے وہ اس فرمان کے تحدیث نعمت ہونے یا بامر الھامی ہونے سے بھی ثابت نہیں ہوتی

مراتب اولیاء کے متعلق حضور گنج بخشؒ کا ارشاد

حضور گنج بخش علی الہجویریؒ فرماتے ہیں اولیاء کرام دو قسم ہیں از ایشاں چھار ھزار اند کہ ایشاں مکتو مانند و مر یکدگر را نشناسند جمال حال خود نشناسند و اندر کل احوال از خود و از خلق مستور باشند ان میں سے چار ھزار ہیں جو مکتوم و مخفی ہیں اور ایک دوسرے کو بھی نہیں پہچانتے اپنے جمال حال کو بھی نہیں پہچانتے اور تمام احوال میں اپنے آپ سے اور مخلوق سے مستور ہوتے ہیں اس امر کے متعلق روایات بھی وارد ہیں اور اولیاء کرام کا کلام بھی

Marfat.com

اس پر دلالت کرتا ہے اور مجھے خود اس معاملہ میں اس خبر کا مشاہدہ ہوا ہے واما آنچہ اھل حل وعقد اند وسر ہنگان درگاہ حق جل جلالہ سہ صد تن اند الخ اور بہر حال وہ جو اھل حل وعقد ہیں اور بارگاہ حق جل جلالہ کے سپاہی ہیں تین سو ہیں جن کو اخیار کہتے ہیں اور انکے علاوہ چالیس ہیں جن کو ابدال کہتے ہیں اور سات وہ ہیں جنکو ابرار کہتے ہیں اور چار ہیں جن کو اوتاد کہتے ہیں اور تین وہ ہیں جن کو نقباء کہتے ہیں اور ایک وہ ہستی ہے جس کو قطب اور غوث بھی کہتے ہیں یہ حضرات ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور تدبیر امور میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہوتے ہیں اور مروی اخبار اس بات پر دلالت کرتی ہیں اور اہل سنت کا اس نظریہ کی صحت پر اتفاق ہے (کشف المحجوب ص ۱۹۱)

تبصرہ: ان ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کے جمال کے جلوؤں میں مستغرق رہنے والے اصحاب ھویت اولیاء کرام باقی اولیاء کرام سے افضل واعلیٰ ہیں انہیں نہ اپنی خبر ہے نہ دوسروں کی لہذا غوث کے زیر تصرف اور زیر قدم ہونے سے بھی خارج ہیں

مراتب اولیاء کے متعلق حضرت ابن عربیؒ کے ارشادات

امام المکاشفین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ فتوحات مکیہ ص ۵۶۰ ج ۳ میں تحریر فرماتے ہیں بلاشبہ حق تعالیٰ اس کیلئے صرف صورت محمدیہ میں ہی تجلی فرماتا ہے تو وہ اسے رؤیت محمدیہ سے دیکھتا ہے اور یہی اکمل رؤیت ہے جس میں اور جسکے ساتھ حق کو دیکھا جاسکتا ہے تو اسے اس رویت کے بسبب ایسی بلند منزل پر لے جاتا ہے جسے صرف محمدی اولیاء ہی پاسکتے ہیں وھو منزل الھویت فلا یزال فی الغیب مشھدہ فلا یری

Marfat.com

له اثر فی الحس وهذا کان مشهد ابی السعود بن شبل ببغداد من اخص اصحاب عبدالقادر الجیلی اوراس منزل کا نام منزل هویت ہے تو اس کا مشهد ہمیشہ عالم غیب میں ہوتا ہے اور حس میں اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا جاتا اور یہی ابوالسعود بن شبل بغدادی کا مشهد تھا جو کہ عبدالقادر جیلیؒ کے خاص اصحاب سے تھے فاذا کان صاحب هذا الشهود غیر صاحب هویت بل یشهد ه فی الملکوت ملیکا توجب اسی مشهد کا حامل صاحب هویت نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو ملکوت میں ملیک (بادشاہ) مشاهدہ کرے (الی ان قال) فیظهر بالا سم الظاهر تو وہ اسم ظاہر کے ساتھ ظہور کرتا ہے (الی ان قال) واصحاب هذاالمقام (ای غیر صاحب الهویت) علی قسمیں منهم من یحفظ علیه ادب اللسان کابی یزید البسطامی وسلیمان الدنیلی اوراس مقام کے اصحاب (غیر صاحب ہویت) دو قسم پر ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن پر ادب لسان کی حفاظت کی جاتی ہے جیسے بایزید بسطامی اور سلیمان الدنیلی ومنهم من تغلب علیه الشطحات لتحققه بالحق کعبد القادر فیظهر العلو علی امثاله واشکاله وعلٰی من هو اعلٰی منه فی مقامه وهذا عندهم سوء ادب بالنظر الی المحفو ظ فیه اولیاء میں سے وہ ہیں جن پر شطحیات کا غلبہ ہوا اسکے تحقق بالحق ہونے کی بنا پر جیسے عبدالقادرؒ تو وہ اپنے امثال واشکال پر اور جو ان سے اعلیٰ مقام پر ہوتا ہے اس پر بھی برتری کا اظہار کرتے ہیں اور یہ محفوظ (یعنی صاحب هویت اوران دو قسموں میں سے قسم اول) کی طرف نظر کرنے کے اعتبار سے سوءادب ہے وان الذی یشطح باللّٰه علی اللّٰه فذالک اکثر ادب مع اللّٰه من الذی یشطح علی امثا له اور بلاشبہ جو مخص اللہ کے ساتھ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ پر شطح کا اظہار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ ادب کرنے والا ہے بنسبت اس شخص کے جو اپنے امثال پر شطح کا اظہار کرتا ہے (الی ان قال) وکان عبدالقادر الجیلیؒ ممن یشطح علی الاولیاء والانبیاء بصورة حق فی حاله فکان غیر معصوم اللسان اور عبدالقادر جیلیؒ ان میں سے تھے جو اپنے حال میں بصورت حق اولیاء وانبیاء پر شطح کا اظہار کرتے تھے تو آپ غیر معصوم اللسان تھے۔

نوٹ : یہاں غیر معصوم بمعنی غیر محفوظ استعمال ہوا ہے اس لیئے کہ پہلے المحفوظ فیہ موجود ہے اور منهم من یحفظ کے الفاظ اس بات کا قرینہ ہیں لفظ معصوم صرف بطور تفنن استعمال کیا گیا ہے جیسے کہ حضرت ابن عربی اپنے بارے میں فرماتے ہیں لان اللّٰه عصمنی منه (فتوحات بحث حضرت القھر)

حضرت شیخ اکبرؒ کی مذکورہ بالا عبارت سے ماخوذ نتائج

(۱) حضرت شیخ عبدالقادر پر شطحیات سکر کا بہت غلبہ تھا کیونکہ آپ متحقق بالحق یعنی وحدت وفناء میں تھے

(۲) آپ نے نہ صرف اپنے امثال واشکال برابر ومساوی پر ہی علو اور بڑائی کا اظہار کیا ہے بلکہ جو اپنے مقام میں شیخ سے اعلیٰ تھا اس پر بھی بلندی کا اظہار کیا ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ شیخ اکبرؒ کے نزدیک بعض حضرات آپ سے بلند مقام پر فائز ہیں مگر شیخ جیلانیؒ نے ان پر بھی تفوق کا اظہار کیا ہے

(۳) یہ اظہار علو سوء ادب ہے بہ نسبت اسکے جو اس سے محفوظ ہے جو اس قسم کی شطحیات سے محفوظ ہیں انہیں حضرت شیخ اکبرؒ نے صاحب الھویت کا نام دیا ہے ان میں حضرت شیخ اکبر نے شیخ ابوالسعودؒ کا ذکر فرمایا ہے نیز ان دو اقسام میں سے قسم اول کے اولیاء بھی محفوظ

Marfat.com

فی الشطح ہیں

(۴) جومقام وحدت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ پر شطح کا اظہار کرتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ادب مع اللہ رکھتا ہے جو امثال پر شطح کا اظہار کرتا ہے

(۵) حضرت شیخ جیلانی اولیاء کے علاوہ انبیاء پر بھی اظہار شطح کرتے رہے ہیں

(۶) آپ کی زبان شطحیات وسکریات سے معصوم نہیں تھی

(۷) حضرت ابن عربیؒ کے نزدیک اظہار شطح نہ کرنے والے اولیاء ہی افضل ہیں نیز تحدیث نعمت بایں انداز انکے نزدیک افضل واعلیٰ مقام نہیں

بلا امر الٰہی (وحی) اظہار منزلت کے متعلق حضرت ابن عربیؒ کا مئوقف ترک تحکیم وشطح اعلیٰ مقام ہے

لسان غوث پاکؒ حضرت ابن عربی فرماتے ہیں اذا لم یوثر عین التحکیم فی المقام فلا باس به وترکه اعلیٰ لانه علی کل حال فراغ (فتوحات المکیہ ص ۵۲۰ ج ۲) عین تحکیم مقام پر اثر انداز نہ ہو تو اسمیں کوئی حرج نہیں اور اسکا ترک کر دینا اعلیٰ ہے

تبصرہ: ترک تحکیم اعلیٰ مقام ہے اور ہم اعلیٰ مقام کی بحث میں ہی ہیں نیز یہ بھی یاد رہے کہ حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں هذا ضرب من الشطح کہ تحکیم شطح کی ہی ایک قسم ہے فتوحات مکیہ ص ۵۲۰ ج ۲

اظہار شطح سے ارفع مقام عجز وانکساری کا اظہار ہے

الکبریت الاحمر ص ۸۴ میں حضرت امام شعرانیؒ شیخ اکبرؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے

Marfat.com

باب ۳۹۷ میں فرمایا انما ظهر الشيخ عبدالقادر الجيلى بالتصريف فى الوجود والتاثير والدعوى العريضة لان مشهد ه من الحق تعالىٰ كان حضرت الاسم الظاهر فاعطاه مقام الصولة والهمة والشطح واظها ر العلو علىٰ امثاله واشكاله بل علىٰ من هو اعلىٰ منه فى مقامه قال وهذا المقام وان كان رفيعا فثم ما هو ارفع منه وهو مقام الادب واظهار الذل والمسكنة قال ومن شطح على اللّٰه اكثر ادب ممن شطح على عباد اللّٰه لان اللّٰه تعالىٰ يقبل الشطح لو سعه بخلاف المخلوق لضيقه شیخ عبدالقادر الجیلانی تصریف وتاثیر فی الوجود اور دعوائے عریضہ کے ساتھ ظاہر ہوئے اس لیئے کہ آپکا مشہد حق تعالیٰ سے حضرت اسم ظاہر تھا تو اس نے آپ کو صولت وہمت شطح اور اپنے امثال واشکال بلکہ اس پر بھی اظہار علو دیا جو اپنے مقام میں آپ سے اعلیٰ تھا شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں یہ مقام اگر چہ رفیع ہے مگر یہاں اس سے بھی ارفع مقام ہے اور وہ مقام ادب واظہار ذل ومسکنت ہے اور جس نے احکام الٰہی پر شطح کا اظہار کیا اس کی نسبت زیادہ ادب والا ہے جس نے اللہ کے بندوں پر شطح کا اظہار کیا اس لیئے کہ اللہ اپنے وسع کے باعث شطح قبول کر لیتا ہے بخلاف مخلوق کے اس لیئے کہ مخلوق کے ہاں تنگی ہے (کلام الاولیاء الاکابر ص ۹۲)

حضرت شیخ قدس سرہ سے شطحیات کا صدور ہوا

حضرت ابن عربیؒ فتوحات مکیہ ص ۲۲۳ ج ۲ پر فرماتے ہیں صاحب الحال له الشطح وكذلك كان رضى الله تعالىٰ عنه اور صاحب حال کیلئے شطح ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایسے ہی تھے (فتوحات مکیہ ص ۷۷ ا ج ۳) کلام الاولیاء ص ۱۸۵

Marfat.com

تبصرہ: حضور سیدنا شیخ عبدالقادرؒ سے دعاوٰی کا بکثرت صدور ہوا آپ کا قول قدمی اور شطح بھی بہت بڑا دعوٰی اور شطح بہت بڑی ہے ایسے کلمات مقام فناء میں غلبہ حال کی وجہ سے بعض اولیاء سے صادر ہوتے ہیں جب وہ اس حالت سے گزر جاتے ہیں تو ان کلمات سے رجوع واستغفار کرتے ہیں

باب نہم

لفظ کل۔قید وقت اور عرف کے متعلق وضاحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

بے شک اللہ کے ولیوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے اولیا ءاللہ کون ہیں اسمیں بھی لوگوں نے اشتباہ پیدا کر دیا اور اعتراضات کیے علمائے کرام مفسرین عظام نے اپنے اپنے الفاظ میں ولی کی تعریف کی ہے مفہوم ایک ہی ہے کہ ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ کی طاعت پر مواظبت کرے ہمیشہ ہمیشہ خدا کی فرمانبرداری میں رہے ذکر وفکر کے اندر ہمیشہ مشغول رہے اور اللہ نے جن چیزوں سے روکا ہے اُن سے ہمیشہ ہمیشہ اجتناب کرے زاہد عن الدینا ہو دنیا کی طرف اسکو رغبت نہ ہو دنیا کی محبت اسکے دل میں نہ ہو اللہ کی معرفت باستطاعت بشریہ حاصل کرے رسول پاکؐ کا سچا غلام ہو۔کرامت خرق عادت ولی اللہ کی خاص علامت اور نشانی نہیں ممکن ہے کوئی ولی اللہ ایسا ہو کہ ساری زندگی اس سے کسی ایسی چیز کا جسے عوام کرامت سمجھتے ہیں ظہور نہ ہو لیکن وہ اللہ کو بڑا پیارا ہو جس طرح

Marfat.com

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو اُن کا پیغام قبول نہ کیا جائے کسی کی سفارش کریں تو اُن کی سفارش قبول نہ کی جائے کسی کے دروازے پر آجائیں تو اُنکو دھکے دیکر بھگا دیا جائے لیکن اُنکی شان اللہ کے حضور یہ ہے کہ لوا قسم علی اللّٰہ لا برہ اگر وہ خدا کو قسم دے دے تو خدا اسکی قسم پوری کر دے لہذا ولی کی تعریف وہی ہے جو پہلے ذکر کر دی گئی اب یہ تعریف جس پر سچی آئے گی اس کو ولی کہا جائے گا مثلاً علمائے کرام کلمہ کی تعریف کرتے ہیں (الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد) کلمہ ایسا لفظ ہے جو معنی مفرد کیلئے وضع کیا گیا ہو اب یہ تعریف جس لفظ پر بھی سچی آئے گی وہ کلمہ ہوگا۔ اسم کی تعریف جس پر سچی آئے گی اسکو اسم کہا جائے گا فعل کی تعریف جس پر سچی آئے گی اسکو فعل کہا جائے گا اسطرح ولی کی تعریف جس پر سچی آئے گی اسکو ولی کہا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ کرامؓ پر بھی یہ تعریف سچی آتی ہے یا نہیں وہ اوامر و نواھی میں خدا کی فرمانبرداری کرنے والے نہیں تھے کیا وہ اللہ کی رضا جوئی کیلئے ہمیشہ مصروف نہیں رہتے تھے وہ تراھم رکعا سجدا نہیں تھے۔ کیا وہ زاہد عن الدنیا دنیا سے منہ موڑنے والے نہیں تھے یقیناً تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اولیاء اللہ ہیں ان لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ عرف میں صحابہؓ پر لفظ ولی کا اطلاق نہیں ہوتا وجہ یہ تھی اگر صحابہؓ کو اولیاء اللہ میں شامل مان لیں تو حضرۃ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کے بارے میں ماننا پڑے گا کہ یہ ان کے زمانے اور اس وقت کی بات ہے کیونکہ ہر زمانے میں ایک غوث اعظم ہوتا ہے جو سارے اولیاء کا اس وقت سردار ہوتا ہے اور قدم کے گردن پر ہونے سے مراد یہ تھا میں اس دور کا قطب اور * غوث ہوں باقی اولیاء میرے ماتحت ہیں جیسے ایک چیف آف آرمی سٹاف ہوتا ہے جب

Marfat.com

اسکا دور ختم ہو جاتا ہے تو کوئی دوسرا اس منصب پر آ جاتا ہے پھر اسکا دور ختم ہو جاتا ہے تو کوئی تیسرا آ جاتا ہے اس طرح غوثیت اور قطبیت بھی روحانی طور پر منصب ہے جو تبدیل ہوتا رہتا ہے اور ہر سابق غوث اعظم کا منصب بعد میں آنے والا غوث اور قطب سنبھالتا ہے

صحابیت کا منصب دائرہ ولایت کے اندر ہے

یہ بات متفق علیہ ہے اور سارے اولیاء اللہ نے لکھی ہے کہ جہاں ولایت کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتدا ہو جاتی ہے دیکھئے حضرت ابن عربیؒ کی فتوحات مکیہ داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی کشف المحجوب امام قشیریؒ کا رسالہ قشیریہ سیدنا محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ کے ملفوظات فوائد الفواد وغیرہ بے شمار کتب تصوف اب ان سربراہان غلو و جہالت کو کون سمجھائے کہ صحابہ کرام بھی اولیاء اللہ ہیں اس لئے کہ جس طرح ابدال اوتاد، اخیار، نجیب، نقیب، شہید، قطب، غوث ہونا دائرہ ولایت کے اندر مختلف مقامات و مراتب ہیں اس طرح صحابی ہونا بھی دائرہ ولایت کے اندر ایک مرتبہ و منصب ہے صحابی نبی نہیں ہو سکتا لہذا دائرہ ولایت کے اندر ہی داخل ہے نبی کو عرف عام میں ولی نہیں کہا جاتا کیونکہ اسکے پاس ایک ایسا منصب ہے جو دائرہ ولایت سے بلند تر ہے لیکن جب اولیاء اللہ کہا جائے گا تو صحابہ بھی اسمیں داخل ہونگے کیونکہ صحابیت کا جو مرتبہ اور منصب ہے یہ دائرہ ولایت کے اندر ہے دائرہ ولایت سے اوپر نہیں دائرہ ولایت سے اوپر تو نبوت کا بلند و بالا منصب ہے اب ماننا پڑے گا کہ قدمی الخ کا مفہوم یہ ہے کہ میں اس دور کا قطب اور غوث ہوں

ولایت قیامت تک جاری ہے حضرت غوثؓ پاک پر اسکا اختتام نہیں ہے:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے پہلے بھی قطب اور غوث تھے

Marfat.com

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھویؒ جو خود بھی اپنے دور کے غوث تھے آپ نے فرمایا کہ جس بزرگ کی خدمت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے دو ہم سبق ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہوئے آپ نے ادب کیا تو اس بزرگ غوث وقت نے دعا دی انکی دعا کی وجہ سے آپکو مقام غوثیت ملا اور اس بزرگ نے یہ فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جب تیرا وقت آئے گا تو اس وقت تو ایسا کہے گا اور تیرے وقت کے اولیاء اپنے سروں کو تیرے لئے جھکا دیں گے اگر متقدمین ومتاخرین سارے اولیاء مراد ہوتے تو وہ بزرگ غوث وقت جنکی خدمت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فیض حاصل کرنے کے لئے گئے اور ان کی دعا سے آپ کو مقام غوثیت ملا یہ فرماتے کہ تیری یہ شان ہوگی کہ میری گردن بھی تیرے قدم کے نیچے ہوگی پہلے سارے بزرگ بھی تیرے قدم کے نیچے ہونگے بعد والے اور تیرے ہم عصر بھی لیکن ایسا انہوں نے نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ تیرا ایک وقت آئے گا اس وقت میں جو بزرگ ہونگے وہ تیرے ماتحت ہونگے لیکن یہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وقت کی قید تو بس اتفاقی ہی ہے لیکن مراد یہ ہے کہ پہلے بھی قدموں کے نیچے ہیں اور بعد والے بھی۔ یہ بات درست نہیں اسلیئے کہ متقدمین ومتاخرین ومعاصرین سب اولیاء نے وقت کی قید لگائی اگر یہ قید اتفاقی ہوتی تو آپ سے قبل اور بعد کے اولیاء تو یقیناً یہ قید نہ لگاتے اور اطلاق کو صراحت ووضاحت سے بیان کرتے لہذا اگر کوئی یہ تاویل کرتا ہے تو یہ اسکی ذاتی رائے ہے جو اولیائے کرام کے صریح ارشادات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی نیز ہر روایت مذکورہ فی البھجۃ وغیرھا میں وقت کی قید موجود ہے تو اطلاق کی کوئی دلیل ہی نہ پائی گئی۔ غلو انتہا کو پہنچ جائے تو اس کا رد کرنا ضروری ہو جاتا ہے وقت کی قید ہر روایت میں موجود ہے اسکے باوجود ان لوگوں نے یہی مطلب لیا کہ پہلے بھی قدموں کے نیچے ہیں اور

Marfat.com

بعدوالے بھی حتی کہ ان میں ایسے غالی بھی موجود ہیں جو صحابہ کو بھی نہیں چھوڑتے اور کہتے ہیں کہ صحابہ بھی قدموں کے نیچے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر انبیاء علیھم السلام کو بھی نہیں چھوڑتے بلکہ ایک غالی کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ: دو جہاں کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ سیدہ آمنہؓ کے لال مازاغ البصر وماطغٰی والے والضحٰی کے چہرے والے واللّیل کی زلفوں والے معراج پہ جانے والے قاب قوسین کی شان والے اوادنیٰ کی عظمت والے اللہ کے حبیب وہ بھی فیض حاصل کرتے ہیں تو غوث پاکؒ سے حاصل کرتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک ہم سب اولیاء اللہ کو ماننے والے ہیں جبکہ غالی غوث اعظمؒ کی شان میں غلو کرتے ہوئے باقی اغواث واقطاب کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ انکی شان میں توہین وتنقیص کے مرتکب ہوتے ہیں کیا ہم عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے نہیں ہم عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی دنیا سے زیادہ ماننے والے ہیں لیکن عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن اللہ ہیں یا خدا ہیں ہم کہتے ہیں تم عیسیٰ علیہ السلام کو مان نہیں رہے بلکہ تم انکار کر رہے ہو مانتے ہم ہیں اسلیئے کہ ہم یہ مان رہے ہیں کہ وہ اللہ کے پیارے بندے خدا کے نبی اور خدا کے رسول ہیں۔ اور یہی اعلان عیسیٰ علیہ السلام نے خود فرمایا انی عبداللّٰہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا معلوم ہوا کہ جو صحیح اور درست شان ہے وہ مانی جائے تو پھر بات بنتی ہے ہم ان کو محبوب سبحانی بھی مانتے ہیں کون نہیں مانتا تم لوگ ہو سکتے ہو کہ خواجہ اجمیری غریب نوازؒ کا انکار کر دو حضور بابا فرید گنجشکرؒ کا انکار کر دو ہم کہتے ہیں کرتے رہو انکی عالمگیر محبوبیت ومقبولیت کا انکار اور اپنی بدبختی خریدتے رہو لیکن اگر نصیب اور بخت ٹھیک کرنے ہیں تو پھر سب کو مان لو ہم تو سب کو ماننے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ محبت کرنا باعث نجات ہے انکی خدمت میں بیٹھ جانا نیک بختی کا سبب ہے اور یہ بات حدیث پاک میں موجود ہے ھم القوم لا یشقیٰ بھم جلیسھم اللہ تعالیٰ فرماتا

Marfat.com

ہے یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا انکے بسبب بد بخت نہیں رہتا انکی محبوبیت کے صدقے انکی ولایت کے صدقے انکے ہم نشین کی بدبختی کو میں سعادت مندی کے ساتھ تبدیل کردوں گا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے فرمان میں استثناء کرنا پڑے گا

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے فرمایا ہر زمانے میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے جس کا قدم اس زمانے کے سب اولیاء پر ہوتا ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قدم بھی ہر زمانے کے تمام اولیاء پر نہیں استثناء تو کرنا پڑے گا جیسے حضرت شیخ کے مشائخ کرام آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه مقام فناء میں فرمایا جیسے درخت سے آواز آئی انی انا اللّٰه اور حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی کلام الاولیاء الاکابر ص ۲۰۵

تخصیص عقلی: حضرت امام شعرانیؒ لطائف المنن کے ص ۵۱ پر تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ جلال الدین کی کتاب التحدث بالنعمۃ میں انکے خط کیساتھ اس صراحت کو دیکھا کہ انا اعلم خلق اللّٰه الآن قلما وفما میں اب اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے تحریر وتقریر کے لحاظ سے سب سے بڑا عالم ہوں پھر فرمایا کہ اگر ہم پر کوئی معترض اعتراض کرے تو ہم اسکو کہیں گے هذا موکول الیٰ تخصیص العقل ذلک بعالم زماننا او بلدنا او اقلیمنا لا غیر یہ تخصیص عقل کے سپرد ہے وہ ہمارے زمانے کا عالم ہے یا ہمارے شہر یا ہمارے ملک کا نہ غیر کا اور اسی پر علماء نے بنی اسرائیل کے بارے میں قول باری تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین کو حمل کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ اس میں انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ داخل نہیں ہوتے فرمایا شیخ جلال الدینؒ نے ولو لا اعتبار

Marfat.com

هذه القاعدة التی لیس عنها براح لکان التلقیب بقاضی القضاۃ واقضی القضاۃ محرما غیر مباح لانه شامل لکل نبی بل ولرب العالمین اگراس قاعدہ کا اعتبار نہ ہو جس کے بغیر چارہ نہیں ہے تو قاضی القضاۃ اور اقضی القضاۃ کے ساتھ لقب دینا بھی حرام اور ناجائز ہو اس لئے کہ یہ لقب ہر نبیؑ بلکہ رب العالمین کو بھی شامل ہے انتھیٰ لطائف المنن للشعرانی ص ۵۱ مطبوعہ بیروت لبنان

تبصرہ: اللہ تعالیٰ کے فرمان انی فضلتکم علی العالمین میں عالمی زمانھم کے ساتھ تخصیص کی گئی جس طرح حضرات مفسرین نے صراحت فرمائی ہے تو حضرت شیخ قدس سرہ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میں بھی تخصیص ضروری ہے جیسے کہ حضرت امام شعرانیؒ نے ای من اھل عصرہ کے الفاظ کے ساتھ تخصیص فرمادی دیکھئے لطائف المنن ص ۵۰ نیز حضرت امام شعرانیؒ نے صراحت فرمادی کہ انا اعلم خلق اللہ الآن قلماً وفماً جیسے اقوال تخصیص عقلی کے سپرد کئے جائیں گے یعنی جہاں بھی ایسے اقوال ہوں گے عقل خود بخود تخصیص کردے گی تخصیص عقلی کے لئے کسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تو مراد اس زمانے یا اس شہر یا اس ملک کے لوگوں پر فضلیت ہوگی اگر اس قاعدہ کا اعتبار نہ ہو جس کے بغیر چارہ ہی نہیں تو کسی کو قاضی القضاۃ اقضی القضاۃ کا لقب دینا حرام غیر مباح ہوگا کیونکہ یہ لقب ہر نبی بلکہ رب العالمین کو بھی شامل ہے ایسے ہی غوث الاعظم کہنا بھی جائز نہ ہو کیونکہ غوث ہر غوث تو رب العالمین ہے حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

ندارم غیر از تو فریادرس

Marfat.com

فرمان غوثیہ کے عموم میں عقلاً تخصیص ضروری ہے

عقلاً تخصیص کے لازم وضروری ہونے کے متعلق حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ہم خلوص قلب اور صدق دل سے حضور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عظمت ورفعت کے قائل ہیں لیکن جو آپکی شان اقدس کے شایان اور لائق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص بقائمی ہوش وحواس یہ دعوٰی نہیں کرسکتا کہ میرا قدم میرے ماں باپ کی گردن پر ہے میرا قدم میرے اساتذہ کی گردن پر ہے میرا قدم میرے مشائخ اور پیران عظام کی گردنوں پر ہے۔ اللہ تعالی والدین کے متعلق تعظیم وتکریم کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے (واخفض لهما جناح الذل من الرحمة) ماں باپ کیلئے عجز وانکسار کا پہلو از روئے رحمت ورقت قلب جھکا (واشکر لی ولوالدیک) میرا شکریہ ادا کر اور والدین کا شکریہ ادا کرو غیر ذلک تو جن کا شکریہ ادا کرنا فرض اور جن کے سامنے پیکر عجز ونیاز اور مجسمہ تواضع وانکسار بن کر پیش آنا ضروری ہو انکو اپنے زیر قدم لانے اور ان پر اپنی حکومت وسلطنت اور امر وحکم کا نفاذ جتلانے کا کیا جواز ہوسکتا ہے اور استاد ومعلم اور شیخ طریقت کا مقام ان سے بھی بلند تر ہے تو ان پر اقتدار اور تسلط جتلانے کا کیا جواز ہوسکتا ہے نیز آپ نے (قدمی ہذہ) فرمایا تو جب یہ قدم تھا ہی نہیں تو اسوقت میں موجود اولیاء کرام زیر قدم کیسے آگئے علاوہ ازیں اس سے مراد حکومت وسلطنت ہے تو جو گزر چکے اور دار آخرت میں پہنچ گئے وہ آپ کے زیر سلطنت کیوں کر ہوسکتے اور مطیع وفرمانبردار کیسے ہوسکتے ہیں جب کہ وہ دار التکلیف میں ہی نہ رہے لہذا از روئے عقل اس عموم میں تخصیص وتقیید لازم ہے تا کہ آپ کے آباؤ اجداد اور مشائخ عظام اور اساتذہ کرام بالخصوص ائمہ اہل بیت علیہم الرضوان اور صحابہ کرام بالعموم اور خلفاء اربعہؓ

Marfat.com

بالخصوص مستثنیٰ ہو جائیں اورانکا آپ کے زیر قدم ہونا لازم نہ آئے ۔

(ہدایۃ المتذبذب الحیران ص ۲۴۰)

ممتاز محرف کے نزدیک کل کے عموم میں تخصیص کی کوئی دلیل یا قرینہ نہیں:

قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه میں لفظ کل کے عموم کے متعلق ممتاز محرف اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں پس جب کل کے عموم میں تخصیص کی کوئی دلیل یا قرینہ موجود نہیں تو اسکا اپنے عموم پر رہنا یقینی قرار پائے گا

(قدم الشیخ ص ۳۱۱)

تبصرہ: یہاں ممتاز محرف نے تسلیم کیا کہ قرینہ یا دلیل موجود ہو تو پھر تخصیص یقینی ہے ہم کہتے ہیں کہ قرینہ تخصیص قدم کا حدوث ہے نیز یہ بھی قرینہ ہے کہ وہ لوگ تو موجود ہی نہیں جو وفات پا گئے وہ دنیا سے چلے گئے اور جو ابھی پیدا ہونے والے ہیں وہ ابھی آئے ہی نہیں مخاطب تو وہی ہوتا ہے جو اس زمانے میں موجود ہو کہ وہی قطب کے زیر تصرف ہوتا ہے اسکی آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ قطب کا قدم اور تصرف تمام فوت شدہ پر بھی ہوتا ہے اور پیچھے آنے والوں پر بھی اس کا تصرف ختم نہیں ہوتا پہلے تمام خلفا اقطاب کی خلافت تو زیادہ سے زیادہ انکی مدت حیات تک تھی (کما فی الفتوحات فی مقامات شتّی) اب حضرت شیخ پر آ کر یہ خلافت کیسے مؤبدہ ہو گئی

متعصبین نے لفظ کل کا غلط مطلب لیا اس خطا سے انکو توبہ کرنا ضروری ہے:

Marfat.com

مفتی سیال شریف حضرۃ علامہ غلام احمد سیالویؒ (مولف انوار قمریہ) قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه میں لفظ کل سے ماخوذ عموم کے متعلق وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں اب دیکھنا اور غور کرنا ہے کہ پیران پیر حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کا کلام قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه متقدمین ومتاخرین کے لئے عام ہے یا خاص آپ کے زمانہ ووقت کے تمام اولیاء کرام کے لئے اور یہ بھی مسلم ہے کہ ہر صحابی ولی اللہ ہے اور ایسا ولی اللہ کہ بعد والے تمام اولیاء کرام سے افضل وارفع واعلیٰ مقام والا ہے رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم اجمعین غور کرنے سے ہر مسلمان یقین کرے گا کہ اس قول سے وہ حضرات مستثنیٰ ہیں جو تمام کے پیشوا ہیں پھر شیخ عبدالقادر جیلانی کے مشائخ عظام کو خیال میں لائیں جن سے ان کا اپنا سلسلہ بیعت یکے بعد دیگرے قائم ہے وہ بھی یقیناً مستثنیٰ ماننا اور تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ اپنے پیر طریقت اور پیر طریقت کے شیخ علی ہذا القیاس ان کے اوپر تمام مشائخ عظام کے لئے تو مندرجہ بالا قول تسلیم کرنا عقل ونقل سے باہر ہے اسی طرح جب ان حضرات کے مستثنیٰ ہو جانے سے لفظ کل کا جو مقصد متعصبین نے لیا ہے انکی خطا واضح ہوگئی اس خطا سے بھی انکو توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ اهتديتم والے فرمان سے خارج ہونگے اور یہ بھی یقیناً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ولایت تو قیامت تک جاری ہے حضرت شیخ محبوب سبحانی کی ذات بابرکات پر اسکا اختتام نہیں ہے ختم نبوت کے بعد اولیاء کرام کا سلسلہ دین اسلام کی اشاعت کا جاری ہے اور ہر زمانہ میں غوث اعظم ہوتا ہے جو اپنے زمانہ کے قطب ابدال ودیگر اولیاء کرام کا پیشوا مقتدا ہوتا ہے کل کے کل اسکے ماتحت ہوتے ہیں جو اپنے غوث اعظم کے ماتحت تصرفات وخدمات سرانجام دیتے ہیں ہر سابق غوث اعظم کا مقام بعد میں آنے والا غوث سنبھال لیتا ہے جو دوسرے اولیاء کرام

Marfat.com

سے حکما تصرفات کراتا ہے لہذا ظاہری حیات میں آنے والے اپنے سابق کے ماتحت نہ رہے بلکہ مستقل طور پر مقتدا و پیشوا ہوئے جیسا کہ دیوان الصالحین میں مرقوم ہے ازالۃ الخطاء فی حق الاولیاء (قلمی) (ص ۱۴)

ممتاز محرف نے تسلیم کرلیا کہ کل افراد جو موجود ہوں وہ بھی مراد نہیں ہوتے

مراد نہیں ہوتے: قدم الشیخ کے ص ۳۰۷ پر لکھتے ہیں ثم اجعل علی کل جبل منھن جزاء چونکہ اس آیت میں کل کے مدخول میں تمام افراد کے ثبوت کی ضرورت ہی نہیں نیز سیاق وسباق اور امر کی وضع جمیع افراد کے دخول کی مقتضی نہیں اس لئے یہاں بعض افراد مراد لیئے گئے

تبصرہ: ناظرین گرامی قدر یہی ہمارا مقصد تھا کہ ثابت کیا جائے کہ بعض مقامات میں کل افراد مراد نہیں ہوتے لہذا قدمی الخ میں بھی کل افراد مراد نہیں اور اس جگہ تخصیص پر قرینہ تو صاف وصریح موجود ہے یہاں قدم کا حدوث قرینہ تخصیص ہے قدئی ہذہ سے مراد ظاہری جسمانی بشری قدم ہے تو جس وقت حضرت غوث پاکؒ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اسوقت کے اولیاء کی گردنوں پر یہ قدم کیسے پہنچ گیا اور جو اولیاء متاخرین ہیں وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تو انکی گردنیں ہی موجود نہیں معلوم ہوا کہ یہاں بھی اسقدر عموم وشمول مراد نہیں متقدمین ومتاخرین کو زیر قدم قرار نہیں دیا جا سکتا پھر آپکا منصب قطبیت پر فائز و متمکن ہونے کا دور اور زمانہ بھی اس عموم وشمول کا مخصص قرینہ ہے کہ اس قول سے اس دور کے اولیاء پر فوقیت وعظمت کا اظہار مقصود تھا کہ یہ اس دور کے قطب وغوث ہیں اور باقی اولیاء انکے ماتحت اور زیر تصرف ہیں اولیاء متقدمین ومتاخرین تو انکے زمانہ حکومت ہی میں

Marfat.com

نہیں تھے نیز اولیاء افراد بھی دائرہ قطب سے باہر ہوتے ہیں کما قال الامام الحاتمی فی الفتوحات المکیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام دنیا کے پہاڑوں پر گوشت رکھنے میں پریشانی اور مشکل ہوتی:

ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں اگر دنیا بھر کے پہاڑوں پر پرندوں کے گوشت کو متفرق کرنا ضروری قرار دیا جاتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اضطراب کا باعث بن جاتا (تا) یہی مفہوم نکلتا ہے کہ ہم آپکو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے جن پہاڑوں پر گوشت رکھنا آپ کے لئے آسان ہو رکھ دیں اور اطمینان قلب حاصل کرلیں (قدم الشیخ ص ۳۰۷)

ناظرین ممتاز محرف کی عقل دیکھو کہ جدالانبیاء علیہم السلام کے بارے میں تو کہہ رہا ہے کہ انکو تمام پہاڑوں پر گوشت رکھنے میں اضطراب ہوتا پریشانی ہوتی اور مشکل پیش آتی اس لئے جن پہاڑوں پر گوشت رکھنا انکے لئے آسان تھا رکھ دیا اور حضور غوث پاکؓ کے بارے میں کہتا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانے کے جمیع آفاق میں موجود اولیاء ہی نہیں بلکہ پہلے وفات پانے والوں اور قیامت تک آنیوالوں کی گردنوں پر بھی قدم رکھا اور انہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئی اور نہ ہی اضطراب و پریشانی لاحق ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے دنیا بھر کے پہاڑوں پر پرندوں کا گوشت رکھنا مشکل تھا جب کہ دوسری طرف ہر چیز آسان ہے

؎ تم جسے چاہو چڑھا لو سر پر ورنہ یوں دوش پہ کاکل ٹھہرے

لفظ کل کی وضاحت:

حضرت سیدنا غوث اعظمؓ کا قول قدمی ھذہ علی

Marfat.com

رقبة کل ولی اللّٰہ بھی تعمیم یا اطلاق کی تائید نہیں کرتا کیونکہ اس قول میں کوئی لفظ بھی عموم واطلاق پر دلالت کرنے والا موجود نہیں ہے بلکہ درحقیقت اس عموم واطلاق کے خلاف خود یہ قول دلیل ہے اس لئے کہ لفظ کل مضاف ہے لفظ ولی کی طرف اور ولی مضاف ہے لفظ جلالت کی طرف مقصد یہ ہے کہ کل کی اضافت نکرہ کی طرف نہیں بلکہ معرفہ کی طرف ہے جو مفید عموم واستغراق نہیں ہے اگر قرآنی آیات انی فضلتکم علی العالمین اور ان اللّٰہ اصطفاک علی نساء العالمین میں العالمین کی تخصیص جائز ہے جو کلام ربانی ہے تو پھر قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ میں یہ تخصیص کیوں جائز نہیں اس عدم جواز پر کونسی شرعی دلیل ہے آپکے ارشاد اقدامی علی عنق الرجال سے بھی عموم واطلاق ثابت نہیں ہوتا کیونکہ عموم واستغراق پر دلالت کرنے والا کوئی کلمہ یہاں بھی موجود نہیں عنق کی اضافت نکرہ کی طرف نہیں بلکہ معرفہ کی طرف ہے یعنی الرجال جس طرح غلام رجل اور غلام الرجل میں فرق ہے اسی طرح عنق رجال اور عنق الرجال میں بھی فرق ہے یعنی خاص خاص اولیاء کرام جو آپکے زمانے میں موجود تھے انکی گردنوں پر میرے قدم ہیں تمام کی بات ثابت نہیں ہوتی (الکلمۃ السدیدہ قلمی ص ۲ مصنفہ مولانا غلام فرید ہزارویؒ گوجرانوالہ)

شیخ عبدالحق اور نظریہ عموم وشمول

ممتاز محرف نے اپنی کتاب کے ص ۱۴۶ پر حضرت شیخ محقق سے ایک روایت درج کی جس نے ممتاز محرف کے نظریہ عموم وشمول کا بیڑا غرق کر دیا ہے روایت یہ ہے کل اولیائے وقت رادرحفادہ انفاس وظل قدم ودائرہ امر او گذاشت تا مامور شد من عنداللہ بقول او قدمی الخ وجمیع اولیائے وقت از حاضر وغائب وقریب وبعید وظاہر وباطن گردن اطاعت وسر انقیاد

Marfat.com

بنھادند (الی ان قال) فھو قطب الوقت (اخبارالا خیارص ۱۰)

اورتمام اولیاء وقت کوآپکے انفاس طیبہ کی امداد اور قدم مبارک کے سائے اور آپ کے دائرہ امر کے حوالے کر دیا یہاں تک کہ آپ اللہ تعالی کی طرف سے اپنے اس ارشاد پر مامور ہوئے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور تمام اولیائے وقت حاضر و غائب قریب و بعید ظاہر و باطن نے اطاعت کی گردن اور فرمانبرداری کا سر جھکا دیا (تا) پس آپ قطب وقت ہیں مندرجہ بالا روایت کے علاوہ شرح فتوح الغیب میں درج روایات کے اندر شیخ محقق نے وقت کی قید لگائی ہے اور یہ روایات کلام الاولیاء الاکابر میں بھی درج کی گئی ہیں وقت کی قید اتفاقی نہیں بلکہ حقیقی ہے کیونکہ بے شمار اولیائے کرام نے صراحت فرمائی کہ متقدمین و متاخرین مراد نہیں ہیں زمانے اور عصر کی قید تو ہر روایت میں موجود ہے اور یہ بات واضح ہے کہ متعلقات فعل کے بیان کا مقصد تقیید ہے اور اس سے اطلاق کی تردید ہوتی ہے کمافی مختصر المعانی حضرت غوث پاکؓ کے ہم عصر اور آپ کے زمانہ سے پہلے اور بعد کے حضرات اولیاء عظام نے وقت کی قید لگائی اور آپ کے زمانہ کے ساتھ اس فرمان کو مخصوص فرمایا اگر یہ قید اتفاقی ہوتی تو ان حضرات میں سے کوئی تو قید نہ لگاتا بلکہ آپ کے زمانہ سے قبل اور بعد کے اولیاء تو یقیناً یہ قید نہ لگاتے اور اطلاق کو صراحت و وضاحت کے ساتھ بیان کرتے لہذا اگر کوئی یہ تاویل کرے کہ یہ قید اتفاقی ہے تو یہ اسکا اپنا خیال ہے اور ذاتی رائے ہے حضرت شیخ محقق نے بھی غلبہ عقیدت و محبت اور حسن ظن کی بنا پر اس خیال کا اظہار فرمایا حضرت شیخ محقق کے اقوال میں تعارض واقع ہوا ہے لہذا از اتعارضا تساقطا کے تحت حجت نہیں بن سکیں گے مسائل تصوف میں خصوصا بین السلاسل اختلافات میں حضرت شیخ محقق قادریؒ کے حوالہ جات ہم پر حجت نہیں بن سکتے جیسے کہ

Marfat.com

مسائل فقہ میں امام مالک وشافعی کا قول ہم پر حجت نہیں بن سکتا ہم ان کے حوالہ جات قادری حضرات پر بطور حجت پیش کر سکتے ہیں نیز جب ہر روایت مذکورہ فی البھجہ وغیرھا میں وقت کی قید موجود ہے تو اطلاق کی کوئی دلیل ہی نہ پائی گئی

شیخ عبدالحقؒ کے متعلق حبیب ذی العرش خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے ارشادات:

میاں گل محمد تنگوانی نے عرض کی حضرت بایزید بسطامیؒ کو حضرت پیر صاحبؒ کا قدم رکھنے کے لئے قبر سے باہر نکالا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ان سے کس چیز میں کم ہوں کہ وہ میری گردن پر قدم رکھیں، بتایا گیا کہ وہ سید ہیں اور آپ سید نہیں ہیں حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ہاں اور سر مبارک جھکا دیا پس مولوی خدا بخش صاحب نے عرض کی کہ ہاں اخبار الاخیار میں عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے اس اثنا میں حضرت غریب نواز قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہاں عبدالحق قادری ہے اس نے لکھا ہوگا اس کے بعد آپ (حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ) نے فرمایا کہ اخبار الاخیار میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت خواجہ نصیر الحق والدین چراغ دہلویؒ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپکا قائم مقام کون ہوگا پس آپ نے فرمایا جسکو خدا تعالیٰ بنائے گا پس حاضرین نے چند عزیزوں کے نام فہرست میں لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیے حضرت صاحبؒ خاموش ہو گئے اور کچھ نہ فرمایا آخر نصیحت فرمائی کہ حضرت سلطان المشائخ سے جو تبرکات ہمیں پہنچے ہیں انکو ہمارے ساتھ گور میں دفن کر دینا پس وہ تبرکات انکے ساتھ دفن کیے گئے اس جگہ عبدالحق کہتا ہے کہ سلسلہ چشتیہ اسی جگہ ختم ہو گیا اس کے بعد چشتیوں میں سے جو بھی ہے کوئی چیز نہیں اسی اثنا میں حضرت غریب نواز خواجہ اللہ بخش تونسویؒ نے یہ حکایت افادہ فرمائی کہ

Marfat.com

حافظ جمال صاحب ملتانیؒ کی مجلس میں یہ ذکر چل رہا تھا یا وہ کسی کو اخبار الاخیار کا سبق دے رہے تھے اور اس جگہ پہنچے تو حافظ صاحبؒ نے فرمایا کہ اگر اب عبدالحق ہوتا اور ہمارے حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی صاحبؒ کو دیکھتا تو اس جگہ کو زبان سے چاٹتا غذاء المحبین ص ۳۳۹ ملفوظات حضرت ثانی خواجہ اللہ بخش تونسویؒ مرتبہ مولنا سعد اللہ صاحب چشتی نظامی ساکن شیخ فاضل

قید زمانہ مزید فائدہ کی خاطر ہے عبث نہیں

واما تقييد الفعل وما يشبهه من اسم الفاعل والمفعول وغيرهما (كافعل التفضيل والصفة المشبهة) بمفعول مطلق او به او فيه اوله اومعه ونحوه من الحال والتمييز والاستثناء فلتربية الفائدة لان الحكم كلما زاد خصوصا زاد غرابة وكلما زاد غرابة زاد افادة كما يظهر بالنظر الى قولنا شيئى ماموجود وفلان حفظ التوراةسنة كذا فى بلدة كذا (مختصر المعانی ص ۱۳۹) فعل ومشابہ فعل یعنی اسم فاعل واسم مفعول وغیرہ کو مفعول مطلق بہ فیہ لہٗ معہٗ اور اسکے مثل حال تمیز استثناء کے ساتھ مقید کرنا فائدہ بڑھانے کے لئے ہوتا ہے کیونکہ کلام جتنا خصوصیت میں بڑھے گا یعنی قید میں اتنا ہی غرابت میں بڑھ جائے گا اور جتنا غرابت میں بڑھے گا اتنا ہی فائدہ میں بڑھ جائے گا چنانچہ یہ ہمارے اس قول سے ظاہر ہے کہ کوئی نہ کوئی چیز موجود ہے اور فلان بن فلاں نے فلاں سال میں فلاں مقام میں توراۃ کو حفظ کیا یعنی فعل یا شبہ فعل (فاعل مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل) کو فائدہ بڑھانے کے لئے مفاعیل خمسہ (مفعول مطلق، بہ، فیہ، لہ، معہٗ) اور حال تمیز استثناء وغیرہ کے ساتھ مقید کر دیتے

Marfat.com

ہیں کیونکہ کلام میں جس قدر خصوصیت اور تفصیل زیادہ ہوتی ہے اسی قدر فائدہ زیادہ ہوتا ہے مثلا شیئی ما موجود ایک کلام ہے جس میں کچھ زیادہ فائدہ نہیں کیونکہ مخاطب پہلے ہی سے جانتا ہے کہ دنیا میں کوئی نہ کوئی چیز ضرور موجود ہے بخلاف فلان بن فلان حفظ التوراۃ سنۃ کذا فی بلدۃ کذا کہ اسمیں بہت زیادہ فائدہ ہے کیونکہ فلان حفظ التوراۃ سے اسکا حافظ توراۃ ہونا معلوم ہوگیا اور سنۃ کذا کہنے سے فائدہ بڑھ گیا وھکذا

کلام کا اصل مقصد قید خاص ہوتی ہے

لان الکلام اذا اشتمل علیٰ قید زائد علی مجرد الاثبات او النفی فھو الغرض الخاص والمقصود الاصلی من الکلام (مختصر المعانی ص ۹۴) جب کلام اثبات یا نفی کے ماسوا کسی قید زائد پر مشتمل ہو تو غرض خاص اور کلام کا اصل مقصد یہی قید زائد ہوتی ہے

وقت کی قید بے فائدہ نہیں

الفعل مع المفعول کا لفعل مع الفاعل فی ان الغرض من ذکرہ معہ افادۃ تلبسہ بہ ای تلبس الفعل لکل منھما اما بالفاعل فمن جھۃ وقوعہ عنہ واما المفعول فمن جھۃ وقوعہ علیہ لا افادۃ وقوعہ مطلقا اذ لو ارید ذلک لقیل وقع الضرب او وجد او ثبت من غیر ذکر الفاعل او المفعول لکونہ عبثا (مختصر المعانی ص ۱۶۷) فعل کا حال مفعول کے ساتھ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے جیسے فعل کا حال فاعل کے ساتھ اس سلسلہ میں کہ مقصد انکے ذکر کرنے سے فعل کے ساتھ فعل کے فاعل یا مفعول کے ساتھ تعلق کا فائدہ دینا ہوتا ہے ان میں سے ہر

Marfat.com

ایک کے ساتھ فاعل کے ساتھ تو بایں جھت کہ فعل اس سے واقع ہے اور مفعول کے ساتھ بایں جھت کہ فعل اس پر واقع ہے محض وقوع فعل کا افادہ مقصود نہیں ہوتا کیونکہ اگر یہی مقصد ہوتو وقع الضرب وجد الضرب ثبت الضرب کہنا کافی ہے فاعل ومفعول کا ذکر کئے بغیر کیونکہ اس صورت میں ان کا ذکر بے کار ہے ۔ فان قولنا فلان یعطی الدنانیر یکو ن لغرض بیان جنس مایتنا وله الاعطاء لالبیان کو نه معطیاویکون کلامامع من اثبت له الاعطأغیر الدنانیر لامع من نفی ان یوجدمنه الاعطاء . فلان یعطی الدنانیر اس چیز کو بیان کرنے کے لئے ہے جس کو فعل اعطاء شامل ہے محض اسکے معطی ہونے کو بیان کرنے کیلئے نہیں ہے اور یہ کلام اس شخص سے ہوگا جو فلاں کے لئے غیر دنانیر کی اعطاء ثابت کرتا ہو نہ کہ اس شخص سے جو فلاں سے وجود عطا کی نفی کرتا ہو یعنی یہ کلام فلان یعطی الدنانیر اس آدمی کے ساتھ جو دنانیر کے سوا کی اعطاء ثابت کرے گا اس کا رد کرنے کیلئے ہوگی۔ (مختصر المعانی ص ۱۶۸)

تبصرہ: ثابت ہوا کہ اکابر اولیاء نے قدمی الخ کے ساتھ اس وقت اور زمانہ کی قید عبث و بیکار نہیں لگائی بلکہ اطلاق کا رد کرنے کیلئے لگائی ہے۔ لہذا تمام اولیاء متقدمین ومتاخرین وہمعصر کے کلام کو لغو وعبث ٹھہرانے کی بجائے غالیوں کے غلو کی سختی کے ساتھ تردید کی جائے گی۔

متاخرین کا کوئی ایسا عرف موجود نہیں کہ لفظ ولی صحابہ کو شامل نہ ہو:

Marfat.com

(۱) ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ متاخرین کا کوئی ایسا عرف ہے فتوحات مکیہ شریفہ ص ۱۴ ج ۳ پر ہے انہیں سے خواص اکابر کو رسل اور انبیاء کہا جائے گا اور جو ان سے نیچے ہوگا اس پر ولایت کا نام باقی رہے گا۔ (کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۲۲)

(۲۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا زمانہ یقیناً عرف متاخرین کا زمانہ تھا اس وقت تو یہ عرف پیدا نہ ہوا تھا

(۳۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ارشاد نبوی ﷺ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مستثنیٰ ہیں اور اسی دلیل کی وجہ سے اکابر تابعین کو اعلیٰ حضرت بریلویؒ نے بھی مستثنیٰ قرار دیا ہے تو پھر اکابر تبع تابعین کیوں مستثنیٰ نہیں کہ وہی دلیل انکے بارے میں بھی موجود ہے اب گولڑوی حضرات کے بیان کردہ عرف کا کیا بنے گا صحابہ کرام کے بارے میں تو کہہ دیا کہ انکا ایک علیحدہ نام بن گیا تو جو اولیاء تابعین یا تبع تابعین میں سے ہیں انکا تو علیحدہ نام نہیں

مولانا احمد رضا بریلویؒ نے بھی تابعین میں سے اکابر اولیاء کو مستثنیٰ تسلیم کیا

فتاوی رضویہ جلد ۱۲ ص ۲۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں

باستثنیٰ ان کے جنکی افضلیت منصوص ہے جیسے جملہ صحابہ کرام و بعض اکابر تابعین عظام کہ والذین اتبعوهم باحسان ہیں الخ

تبصرہ: حضرت شیخ کی افضلیت کسی نص سے ثابت نہیں ہوئی تو منصوص افضلیت والے حضرات کے علاوہ اولیاء کیوں مستثنیٰ نہیں ہو سکتے جب آپکی افضلیت اس قول سے

Marfat.com

ثابت ہوئی تو استثنٰی بھی دیگر اولیاء کے ارشادات سے ہی ہوگا حضرت بریلویؒ نے اکابر تابعین کو مستثنٰی مانا ہے تو تبع تابعین میں سے اکابر اولیاء کو بھی مستثنٰی ماننا پڑیگا اس لیئے کہ احادیث میں انکی فضیلت بھی وارد ہوئی ہے

مولانا بریلویؒ اور پیر مہر علی شاہؒ کی طرف منسوب اقوال میں تخالف

مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابر تابعینؒ کو بھی مستثنٰی فرمایا ہے اور حضرت امام مھدیؑ کو بھی مستثنٰی فرمایا ہے جبکہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی طرف منسوب قول میں زندہ موجود انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی غوث پاکؓ کے زیر تصرف کر دیا گیا ہے اگر چہ من بعض الوجوہ مفضول کی افضلیت کے ذریعے ہی سہی تاہم دونوں اقوال کا باہمی تخالف واضح ہے

تابعین عظام کی فضیلت صحابہ کے علاوہ جملہ مسلمانوں پر

غوث زماں حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظمؓ سیدنا عثمان غنیؓ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کو علی الترتیب خلفائے حق جانتے اور مانتے ہیں اور انکے بعد تمام صحابہ کرام تابعین عظام کی دیگر جملہ مسلمانوں پر فضیلت وعظمت کے قائل ہیں رسالہ قبریہ ملحقہ بلطائف اشرفی حصہ دوم

امام شعرانیؒ کا فرمان: امام شعرانی میزان الشریعۃ الکبری میں فرماتے ہیں

اعتقادنا ان اکابر الصحابہ والتابعین والائمۃ المجتھدین کان مقامھم اکبر من مقام باقی الاولیاء بیقین یعنی ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اکابر صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کا مقام اعظم واکبر ہے باقی اولیاء کرام کے مقام سے (بحوالہ مقال العرفاء

Marfat.com

مصنفہ مولانا احمد رضا بریلوی ص ۴۸) منصف کے لئے ایک حرف ہی کافی ہے اور

متعصب کے لئے دفتر ناوافی

؎ درخانہ اگر کسے است یک حرف بسے است

عرف میں لفظ ولی اللہ کا اطلاق: ممتاز محرف وملبس لکھتے ہیں متاخرین کے عرف میں لفظ ولی اللہ کا اطلاق صحابہ کرامؓ پر نہیں ہوتا (قدم الشیخ عبدالقادرؒ ص ۲۹۸) عرض یہ ہے کہ یہ چند لوگوں کا خاص اور جدید عرف تو ہوسکتا ہے لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ متاخرین کا کوئی ایسا عرف عام ہے کیونکہ اکابر اولیاء کرام نے اس طرح کا عرف ذکر نہیں فرمایا فتوحات کے حوالہ جات ہم پیش کر چکے ہیں جو اس مسئلہ میں صریح ہیں ممتاز محرف اوراق پر اوراق سیاہ کرتے رہے لیکن ولی کی جو تعریفات ذکر کیں وہ سب صحابہ کرامؓ پر بھی سچی آتی ہیں

(۱) ولی وہ ہے جس کا قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مستغرق ہو تفسیر مظہری (۲) ولی اللہ وہ ہے جو تمام فرائض سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے تفسیر خازن (۳) اولیاء اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کے مدد کرنے والے اہل ایمان وتقوی ہیں بعد میں یہ اصطلاح قرار پائی کہ اولیاء کرام لوگوں کی وہ جماعت ہیں جن سے خوارق وکرامات ظاہر ہوں اور وہ جہاں میں ایسا تصرف کریں جو ظاہری اسباب سے بلند وبالا ہو اور حضرات صحابہ کرام میں ولی کا یہ معنی معروف نہ تھا تفسیر المنار (۴) اولیاء کرام متقی اصحاب تزکیہ اور انبیائے کرامؑ کے پیروکار ہوتے ہیں ولی وہ ہے جو صغائر پر اصرار نہ کرے اور کبائر پر قرار

نہ پکڑے محشی نبراس

(۵) ولی اسکو کہتے ہیں جس کا دل ذکر الٰہی میں مستغرق رہے تفسیر ضیاء القرآن

Marfat.com

تحقیق وتبصرہ: ان حضرات نے جوتعریفات ولی کی بیان کیں وہ سب صحابہ کرامؓ پر سچی آتی ہیں لہذا صحابہ کرام بھی لفظ اولیاءاللہ کہنے پر لازماذہن میں آئیں گے اب ہم ممتاز محرف سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا صحابہ فرائض ادانہیں کرتے تھے وہ شریعت کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے دوام اشتغال صحابہ کو حاصل نہ تھا وہ اللہ کے دین کے مددگار نہیں تھے ممتاز محرف وملبس نے اس جگہ تفسیر المنار کے حوالے سے دھوکہ دہی کی نازیبا حرکت کی ہے لکھتے ہیں ولی سے وہ حضرات مراد ہیں جو اصحاب تصرف وکرامات ہوتے ہیں حالانکہ تفسیر المنار میں یہ ہے کہ بعد والوں نے یہ کہا کہ جس سے کرامت ظاہر ہو وہ ولی ہے اور یہ بات صحابہ میں موجود نہ تھی بلکہ ایمان اور تقوی کو ہی وہ ولایت کہتے تھے یعنی ولی کی یہ تعریف بعد میں ایجاد ہوئی لیکن یہ تعریف بھی صحابہؓ پر سچی آتی ہے کیا صحابہ تصرف نہیں کر سکتے تھے اور ان سے خوارق عادات ظاہر نہ ہوتے تھے اور علامہ برخوردار نے فرمایا کہ جو انبیاء کے تابع ہیں وہ تمام ولی ہیں اسی طرح صاحب فتوحات نے فرمایا ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہو چکی کہ متاخرین کے عرف واصطلاح میں لفظ ولی کا اطلاق صحابہ کرام پر نہیں ہوتا (قدم الشیخ ص ۳۰۲) ناظرین آپ ہی انصاف کریں کہ اس نے کہاں سے ثابت کیا ہے مزید لکھتے ہیں حضرات صوفیائے کرام نے ولی کی جو تعریفات بیان فرمائیں انکی رو سے ولی کا لفظ ان نفوس قدسیہ پر بولا جاتا ہے جنہیں اولیاء کرام مشائخ عظام اور صوفیا کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے (قدم الشیخ ص ۳۰۳)

؎ عجب مشکل میں ہے سینے والا جیب وداماں کا

ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا ادھر ٹانکا اِدھر ادھڑا

Marfat.com

ناظرین کرام ممتاز محرف کی دیدہ دلیری اور سینہ زوری دیکھیں کہ صوفیاء نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو بھی متقی پرہیز گار حضور علیہ السلام کا تابع اور شریعت پر عمل کرتا ہے وہ ولی ہے تو پھر صحابہ پر لفظ ولی کا اطلاق کیوں نہیں ہوتا نیز علماء علام نے صراحت فرمائی کہ صحابیت ولایت سے خارج مقام نہیں ہے بلکہ ولایت کے دائرہ کے اندر ایک مقام ہے کیونکہ ولایت سے اوپر تو نبوت ہے

صحابہ کرامؓ اولیاء اللہ ہیں عرفاً لفظ ولی کا اطلاق صحابہ کرامؓ پر ہوتا ہے

مزید دلائل: یوں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اولیاء اللہ ہیں اور ایسے ولی ہیں جن کی مثل اب پیدا ہونا ناممکن ہے یعنی حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد اب کوئی ایسا ولی پیدا نہیں ہوگا جو صحابی بھی ہو۔

(فیوض الباری شرح صحیح البخاری ص ۳۴۲ ج ۵ شارح علامہ سید محمود احمد رضوی)

مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

الجواب: نبوت مطلقاً ہر ولی غیر نبی کی ولایت سے ہزاروں درجے افضل ہے کیسے ہی اعظم مرتبہ کا ولی ہو ہاں اس میں اختلاف ہے کہ نبی کی نبوت خود اسکی اپنی ولایت سے افضل ہے یا اسکی اپنی ولایت اسکی نبوت سے اور اس اختلاف میں خوض کی کوئی حاجت نہیں پہلی بات ضروریات دین سے ہے اسکا اعتقاد مدار ایمان ہے جو کسی ولی غیر نبی حتی کہ صدیق کو کسی نبی سے افضل یا ہمسر ہی کہے کافر ہے کما نص علیہ اکابر الائمۃ صحابہ کرامؓ سب اولیائے کرام تھے الخ

Marfat.com

(فتاوی رضویہ ص۳۶ ج۹ دارالعلوم امجدیہ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی)

مسئلہ نمبر ۱۵: اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے

الجواب: صدیق اکبرؓ کا و اللہ تعالیٰ اعلم

عرفان شریعت ص۱۳ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

عرف عام میں اس فرمان سے متقدمین ومتاخرین مراد نہیں

وھوای الاستغراق ضربان حقیقی وھو ان یراد کل فرد مما یتناولہ اللفظ بحسب اللغۃ نحو عالم الغیب والشھادۃ ای عالم کل غیب وشھادۃ وعرفی وھو ان یراد کل فرد مما یتناولہ اللفظ بحسب متفاھم العرف نحو جمع الامیر الصاغۃ ای صاغۃ بلدہ او اطراف مملکتہ لانہ المفھوم عرفا لاصاغۃ الدنیا اوراستغراق کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور وہ یہ ہے کہ ہر اس فرد کا ارادہ کیا جائے جسکو لفظ لغت کے اعتبار سے شامل ہے جیسے عالم الغیب والشھادۃ یعنی وہ ہر غیب وحاضر کا عالم ہے اور عرفی اور وہ یہ ہے کہ ہر اس فرد کا ارادہ کیا جائے جسکو لفظ فہم عرف کے اعتبار سے شامل ہو جیسے جمع الامیر الصاغۃ یعنی امیر نے اپنے شہر یا اپنے ملک کے سنار جمع کئے کیونکہ عرفا یہی سمجھا جاتا ہے نہ کہ دنیا بھر کے سنار (مختصر المعانی ص۸۲) استغراق علی الاطلاق دو قسم پر ہے حقیقی اور عرفی حقیقی وہ ہے جس سے ہر وہ فرد مراد ہو جس کو وہ لفظ باعتبار لغت (باعتبار وضع) شامل ہو جیسے عالم الغیب والشھادۃ ای عالم کل غیب عنا وعن کل مشاھدلنا استغراق عرفی وہ ہے جس سے ہر وہ فرد سرا دلیا جائے جس کو وہ لفظ باعتبار عرف عام شامل ہو جیسے جمع الامیر الصاغۃ اسمیں الف لام برائے استغراق عرفی ہے کیونکہ عرف عام میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ امیر وقت نے اپنے شہر یا زیادہ سے زیادہ اپنے ملک کے سنار اکٹھے کیے

Marfat.com

ہونگے نہ کہ دنیا بھر کے کیونکہ یہ عادۃ بلکہ عقلاً ہے

عموم عرف متقدمین

ممتاز محرف لکھتے ہیں لفظ ولی حسب تصریح عرف متاخرین صحابہ کرامؓ کو شامل نہیں (قدم الشیخ ص ۳۱۱) ممتاز محرف کے نزدیک متقدمین کے عرف میں لفظ ولی صحابہ کو شامل ہے اور عرف متاخرین میں شامل نہیں ممتاز محرف کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک زمانے تک محدود کرنا یہ بھی عرف ہے جیسے جمع الا میر الصاغۃ میں عموم عرفی مراد لیکر اس شہر یا مملکت کے صاغۃ مراد لیے جاتے ہیں کسی کلام کے عموم سے عرفاً ہم زمانہ لوگ مراد ہوتے ہیں یا شہر یا مملکت والے مراد ہوتے ہیں وہ جو پہلے وفات پا چکے ہیں یا ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے مراد نہیں ہوتے بخلاف کلام اللہ وکلام رسول کے کہ وہ عالمین کے لئے ہوتی ہے ممتاز محرف کے نزدیک متقدمین کے عرف میں لفظ ولی صحابہ کو شامل ہے لہذا اگر کوئی شخص متقدمین کا عرف مراد لے کر تمام پر محمول کرے اور تمام افراد کو گھیر لے اور صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کو قدم کے تحت قرار دے تو وہ یقیناً گستاخ و بے ادب قرار پائے گا لیکن جو حضرت غوث پاکؒ کے وقت کے اولیاء مراد لے اسے نہ بے ادب کہا جا سکتا ہے اور نہ گستاخ کیوں کہ اس نے عموم عرفی مراد لے کر عرف پر عمل کیا ہے ثابت ہوا کہ حضرت غوث پاکؒ کے قول سے بھی ان کے زمانے کے اولیاء مراد ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے شاگرد اور مرید مراد ہوں اور آپ کے زیر تصرف علاقہ کے اولیاء مراد ہوں کیونکہ متقدمین اور متاخرین تو عرفاً مراد ہی نہیں ہو سکتے ممتاز محرف کو لفظ ولی میں عرف کا بہت خیال ہے یہاں عموم میں عرف یاد نہیں آتا ہمارا مشورہ ہے کہ مختصر المعانی دوبارہ پڑھیں اور عموم عرفی کی بحث پر کامل تامل فرمائیں

Marfat.com

باب دہم

چند متفرق ممتاز تلبسیات وتحریفات کے جوابات

قدمی کا وقت صدور: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۲۷۷ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کلام الاولیاء کے ص ۲۷۶ پر لکھا ہے کہ قرین قیاس یہ بات ہے کہ کلام ھذا ۵۲۸ھ یا ۵۲۹ھ یا ۵۳۰ھ میں ظہور پذیر ہوا تھی

ممتاز محرف کا مؤقف یہ ہے کہ یہ قول ۵۵۶ھ میں صادر ہوا

قدمی کے سن صدور کے بارے میں بھجہ کی روایات میں تضاد

پہلی روایت ۔صاحب بھجتہ شیخ ابوالخیر عطاء بن عبدالعزیز سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ میں ۵۰۰ھ میں مجاور تھا۔اس وقت مکہ میں شیخ ابوالہادی یمنی قطب جو دلوں کی باتوں پر مخاطب ہوتے تھے موجود تھے میں انکی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اللہ عزوجل کے ساتھ ان کے حال سے وہ دیکھا جسے میں نے اپنے زمانے میں کسی سے نہ دیکھا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ تو دیکھ کہ یہ مشائخ میں سے کن سے منسوب ہیں تو انہوں نے میرے دل کی بات کو جان کر فرمایا اے عطاء میرے شیخ شیخ عبدالقادر ہیں جنہوں نے قدمی الخ فرمایا اور تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے جمیع آفاق ارض میں اسوقت سر جھکایا (بھجتہ الاسرار ص ۱۰)

Marfat.com

تبصرہ: اس روایت کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قول ۵۰۰ھ سے بہت پہلے صادر ہوا

دوسری روایت: صاحب بھجتہ لکھتے ہیں۔ شیخ معمر علی بن محمد المعروف بہ سقا نے بغداد کی جامع مسجد الخلیفہ میں ۶۲۹ھ میں فرمایا کہ اس وقت میری عمر ۱۰۷ سال ہے اور فرمایا میں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی صحبت میں رہا ہوں اور اس مجلس میں حاضر تھا جس میں آپنے قدمی الخ فرمایا تھا میں نے آپ کی زبان سے یہ سنا تھا اور اس وقت میں بیس سال سے زیادہ عمر کا تھا (بھجتہ الاسرار عربی ص ۱۲)

تبصرہ: اس روایت کے مطابق آپ سے یہ قول ۵۴۲ھ سے بھی پہلے صادر ہوا۔

تیسری روایت: حاشیہ بھجتہ الاسرار عربی کے ص ۱۷۵ پر ہے اما بیان سلسلة طريقة الشريفة المتصلة الى النبى ﷺ فهو ان حضرت المشار اليه تلقن الذكر الشريف وبعده تخلف ولبس الخرقة القادرية العلية من شيخه ومرشده العارف باللّٰه تعالىٰ الشيخ ابى سعيد المبارک ابن على المخزومى وبعد ان تولى حضرت الغوث درجة القطبية حضرت الشيخ ابى سعيد ايضا تخلف ولبس من حضرت الغوث المشار اليه قدست اسرارهما (تکملہ فتوح الغیب برحاشیہ بھجتہ الاسرار ص ۱۷۵ طبع مصر) بہرحال آپ کے طریقہ شریفہ کا بیان جو نبی پاک ﷺ تک متصل۔ ہے تو وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ نے ذکر شریف کی تلقین حاصل کی اور اسکے بعد خلافت حاصل کی اور خرقہ قادریہ عالیہ اپنے شیخ ومرشد عارف باللہ شیخ ابوسعید مبارک بن علی مخزومی سے پہنا اور اسکے بعد جب حضرت

Marfat.com

غوث پاک درجہ قطبیت پر فائز ہوئے تو حضرت شیخ ابوسعید نے بھی آپ سے خلافت حاصل کی اور حضرت غوث سے خرقہ خلافت پہنا

تبصرہ: اس روایت کے مطابق حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ اپنے شیخ ابوسعید مخزومی کی حیات مبارکہ میں ہی مقام قطبیت پر فائز ہو گئے تھے اور حضرت غوث پاکؒ کے مرتبہ قطبیت پر فائز ہونے کے بعد آپکے شیخ ابوسعید مخزومیؒ نے آپ سے خرقہ خلافت حاصل کیا شیخ ابوسعید مخزومی کا وصال ۵۲۸ھ میں ہوا دوسری روایات کے مطابق ۵۰۸ھ یا ۵۱۳ھ میں وصال ہوا اندریں صورت اس کلام کا صدور ۵۲۸ھ سے قبل بنتا ہے اس لیئے کہ جس وقت آپ قطب بنائے گئے اسی وقت یہ قول صادر ہوا جیسا کہ روایت قیلوی سے ظاہر ہے

چوتھی روایت: بھجۃ الاسرار میں ہے شیخ حماد دباس سے ہر رات کو ایسی آواز سنائی دیتی تھی جس طرح کہ شہد کی مکھی کی آواز آتی ہے تب انکے مریدوں نے شیخ عبدالقادر سے ۵۰۸ھ میں کہا اور آپ انکے پاس رہتے تھے کہ آپ شیخ سے اسکی بابت دریافت کریں انہوں نے جواب دیا کہ میرے بارہ ہزار مرید ہیں انکے نام ہر رات شمار کرتا ہوں اور جس کو خدا کی طرف ضرورت ہوا سکے لیئے سوال کرتا ہوں تب ان سے شیخ عبدالقادر نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ مرتبہ دے گا تو میں اپنے رب سے یہ عہد کروں گا کہ وہ میرے مریدوں کو قیامت تک توبہ پر مارے شیخ حماد نے کہا کہ تم کو عنقریب یہ مرتبہ ملے گا بہجۃ عربی ص ۹۹ (بہجۃ الاسرار اردو ص ۲۸۴۔۲۸۵)

تبصرہ: اس روایت کے مطابق ۵۰۸ھ کے بعد یہ قول صادر ہوا

Marfat.com

پانچویں روایت: بھجتہ کی ایک روایت میں ہے کہ شیخ ابوسعد عبداللہ بن احمد بغدادی کی بیٹی فاطمہ ۵۳۷ھ میں چھت پر گئی تو اسے کوئی اٹھا کر لے گیا حضرت ابوسعد نے سیدنا غوث پاک کے پاس فریاد کی تو آپ نے اسے کرخ کے جنگل کی طرف جا کر ایک ٹیلے کے پاس دائرہ کھینچ کر بیٹھنے کیلئے فرمایا کہ وہاں تمہاری ملاقات جنوں کے بادشاہ سے ہوگی اسے میری طرف سے پیغام دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جنوں کے بادشاہ نے ایک جن سے لڑکی برآمد کروالی اور اس جن سے جواب طلبی کی کہ اس نے قطب کی رکاب کے نیچے چوری کیوں کی اور جن کو قتل کروادیا (بھجہ اردو ص ۲۰۳۔۲۰۴ بھجہ عربی ص ۷۱،۷۲)

تبصرہ: اس روایت کے مطابق ۵۳۷ھ سے پہلے یہ قول صادر ہو چکا تھا۔

چھٹی روایت: بھجتہ الاسرار کی اس روایت کے مطابق جس میں شیخ شہاب الدین سھروردیؒ کے مجلس قدمی میں حاضر ہونے اور جوان ہونے کا ذکر ہے اس قول کا سن صدور ۵۵۴ھ بنتا ہے (بھجتہ الاسرار عربی ص ۷) اس لیئے کہ حضرت شیخ الشیوخ سھروردیؒ کا سن پیدائش ۵۳۹ھ ہے۔

تفریح الخاطر کی اصل مناقب غوثیہ کی روایت

ولادت باسعادت حضرت غوثیہ محبوبیہ سال چہار صد و ہفتاد واقع شدہ حضرت غوث پاک کی ولادت باسعادت ۴۷۰ھ میں ہوئی (مناقب غوثیہ ص ۳۴)

یازدہم ماہ ربیع الآخر ۵۶۱ھ ہجریہ احدی وستین وخمس مائۃ در بغداد شریف در مدرسہ باب

Marfat.com

الکرخ مدفون شد جمیع عمر مبارک آنحضرت نود و یک سال بود در نوزدہ سالگی از جیلان بہ بغداد رسیدند و بست و پنج سال در تجرید بودند و بعد چہل سال غوث الحق الی الخلق بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل اعلی الفردوس مسکنہ ومأواہ

مناقب غوثیہ مصنفہ محمد صادق شہابی قادری ص ۱۹۲

تبصرہ: تفریح الخاطر کی ماں مناقب غوثیہ کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدمی کا سن صدور ۵۱۰ھ ہے اس لیئے کہ حضرت سیدنا غوث اعظمؒ کی ولادت باسعادت ۴۷۰ھ میں ہوئی اور چالیس سال بعد غوثیت ملی اور اسی وقت قدمی الخ کا صدور ہوا دوسری طرف بھجۃ کی روایات میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے اب ممتاز محرف بتائیں کہ وہ کس بناء پر یہ کہتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمان ۵۵۶ھ میں صادر ہوا

سکینۃ الاولیاء کی روایت میں ممتاز محرف کی کور چشمی

ممتاز محرف ص ۲۷۷ پر الزام تراشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کلام الاولیاء میں غلط بیانی کی گئی ہے اور وہ یہ کہ شیخ یوسف ھمدانیؒ قدمی الخ کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں دیدہ دلیری علمی خیانت اور غلط بیانی ملاحظہ کریں کہ من گھڑت کذب بیانی کو بھجۃ الاسرار کے حوالے سے پیش کر رہے ہیں حالانکہ بھجۃ الاسرار میں ایسی کوئی روایت نہیں ص ۲۷۸ پر پھر لکھتے ہیں کلام الاولیاء میں غلط بیانی کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ بھجۃ الاسرار کے مطابق حضرت یوسف ھمدانیؒ مجلس قدم شریف میں شریک تھے یہ بات سراسر غلط اور بے بنیاد ہے ممتاز محرف صاحب آپ کلام الاولیاء الاکابر کا ص ۲۷۵ ملاحظہ فرمائیں اور یہ عبارت آنکھیں کھول کر پڑھیں لکھا ہے شہزادہ داراشکوہ

Marfat.com

قادری مرید وخلیفہ حضرت میاں میر لاہوری علیہ الرحمۃ اپنی کتاب سکینۃ الاولیاء ملفوظات حضرت میاں میر قادری لاہوری مصنفہ ۱۰۵۲ھ کے ص ۱۷ پر لکھتے ہیں خواجگان کے سلسلہ سے خواجہ یوسف ھمدانی جو اس سلسلہ کے سردار ہیں بغداد میں غوث اعظم کی صحبت میں رہے مولانا اگر آپ بصیرت کے ساتھ ساتھ بصارت سے بھی محروم نہیں ہو گئے ہیں تو دیکھئے یہاں سے بریکٹ شروع ہوتی ہے اور الگ بات بطور جملہ معترضہ شروع ہوئی جو لفظ بھجۃ الاسرار پر ختم ہوئی اور یہاں بریکٹ بند ہوتی ہے آگے پھر سکینۃ الاولیاء کی عبارت شروع ہوتی ہے درمیان میں جملہ معترضہ کی عبارت یوں درج ہے (قادری عموماً بات الٹ دیتے ہیں یہاں بھی اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت خواجہ یوسف ھمدانی کی صحبت میں رہے اور ان سے فیض حاصل کرتے رہے اور اپنی روحانی مشکلات حل کرواتے رہے ملاحظہ کیجئے بھجۃ الاسرار) اسکے بعد سکینۃ الاولیاء کی عبارت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے اور قدمی اخ کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے لہذا قرین قیاس یہ ہے کہ کلام ہذا ۵۲۸ھ یا ۵۲۹ھ یا ۵۳۰ھ میں ظہور پذیر ہوا ممتاز محرف صاحب اب بتائیں کہ حضرت یوسف ھمدانی قدمی کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے یہ عبارت سکینۃ الاولیاء کی ہے یا بھجۃ کی

مولانا ۔ پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

بریکٹ کے اندر جو عبارت ہے اسکا حوالہ بھجۃ سے دیا گیا ہے اور بریکٹ سے پہلے اور بعد کی عبارت کا حوالہ سکینۃ الاولیاء سے دیا گیا ہے

۔ رمز آشنائے معنی ہر خیرہ سر نہ باشد طبع سلیم فضل است ارث پدر نہ باشد

Marfat.com

روایت البکری میں متاخرین کا ذکر نہ ہونے سے نظریہ عموم وشمول کا بیڑا غرق ہوگیا:

حضرت محمد البکریؒ کو انکے زمانے کا قطب تسلیم کرنا موقف سے انحراف نہیں قطبیت کبریٰ کا ذکر اس روایت میں صریح موجود ہے تو معلوم ہوگیا کہ یہ بھی انکے زمانے کی بات تھی پھر روایت کے الفاظ یہ ہیں رأیت الاولیاء تتساقط علیه کالذباب الاحیاء بالاجسام والاموات بالارواح یہاں زیر قدم ہونے کی تو بات ہی نہیں الاحیاء بالا جساد سے مراد زمین پر زندہ موجود اولیاء اور الاموات بالارواح سے مراد فوت شدہ اولیاء کی ارواح ہیں ممتاز محرف صاحب اب فرمائیں کہ متاخرین اولیاء کرام کا ذکر اس روایت میں کہاں ہے جب متاخرین اولیاء کا ذکر ہی نہیں تو پھر آپ نے کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ کیوں فرمایا کہ متقدمین ومتاخرین اولیائے کرام کے لئے محمد البکری کے قدم کے عموم وشمول کو بھی مان لیا (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۲۴۸)

کیا اس روایت میں متاخرین اولیاء کرام کے عدم ذکر نے آپکے مبلغ علم انداز تحقیق اور بے سند موقف کا پردہ چاک کر دیا یا نہیں اگر آپ تحریف وتلبیس کی بجائے عقل وخرد سے کام لیتے اور اس روایت کو بھی کلام الاولیاء الاکابر میں مذکور دیگر روایات کے ساتھ ملا کر سمجھنے کی کوشش کرتے تو یہ الزام ہرگز نہ لگاتے کہ نظریہ عموم وشمول کو تسلیم کر لیا گیا ہے

حضرت محمد البکریؒ کے قول کی وضاحت

امر کے متعلق ہمارا دعوی وموقف: ﴿۱﴾ ہم نے اولیاء کے لئے الھام کے

Marfat.com

ثبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ اپنے مقام و مرتبہ کا اعلان اس انداز سے کہ دوسروں پر فخر کا اظہار ہو امر الٰہی حقیقی پر موقوف ہے۔ وحی حقیقی کے بغیر اظہار علو و تفوق عالم فناء میں غلبہ حال کی وجہ سے ہو تو عبد جب حال سے باہر آئے گا تو لازما استغفار کرے گا

﴿۲﴾ اولیاء کرام کو اپنے مرتبے کے اظہار کا امر بھی مکر خفی ہے اور مقام عبدیت سے جدا ہونا ہے وقد یکون بعض الورثة لهم امر فی وقت بذالک وهو مکر خفی الخ اور کبھی بعض ورثہ کو اسکا امر ہوتا ہے لیکن یہ مکر خفی ہے اس لئے کہ یہ اس مقام عبودیت سے انفصال ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا (الفتوحات المکیہ ص ۱۸۷ ج اول بحوالہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ ص ۹۰)

﴿۳﴾ ایسے قول کا کہنا فرض و واجب اور اس پر عمل کرنا سب اولیاء پر فرض و واجب ہو اور جو اس پر عمل نہ کرے فورا عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے تو یہ کسی کے لئے امر الھامی نہیں بلکہ امر حقیقی یعنی وحی کا اثبات ہے

﴿۴﴾ اولیاء کے لئے عجز و نیاز کا اظہار ہی افضل ترین مقام ہے فتوحات مکیہ ص ۶۲۶ ج ۲ میں ہے پس بلاشبہ موطن دنیاوی اپنے مقام و مرتبہ کی تعریف و وضاحت نہیں چاہتا مگر انبیاء کے لئے خاص طور پر بہر حال اولیاء تو انکا مقام عبودیت محضہ ہے یعنی صرف عجز و نیاز

﴿۵﴾ حضرت محمد البکریؒ کا قول بھی از قبیل شطحیات ہے اور یہ کلام بھی مقام استطالۃ سے ہے حضرت امام شعرانیؒ حضرت ابراہیم الدسوقیؒ کے کلمات دالہ بر علو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ کلام مقام استطالۃ سے ہے اسکے صاحب کو یہ مرتبہ دیا جاتا ہے کہ جو چاہے بولے اور آپ سے پہلے ایسے ہی مقام پر شیخ عبدالقادر الجیلیؒ ہوئے ہیں

Marfat.com

طبقات الکبری ص ۱۵۸ ج ۱

﴿۲﴾ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے اقوال کے بارے میں حضرت ابن عربیؒ نے فرمایا بعض وہ ہوتے ہیں جن پر شطحات غالب آجاتی ہیں کیونکہ وہ حق کے ساتھ متحقق ہوتے ہیں جیسے کہ شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ پس وہ اپنے ہم مرتبہ اور ہم منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کرتے ہیں اور اپنے سے بلند مرتبت حضرات پر بھی (الفتوحات المکیہ ص ۳۳۷ ج ۳) حضرت شیخ الشیوخ سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ سکر و مستی کی وجہ سے بعض کا قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله ہے عوارف المعارف شریف ص ۱۱

لطائف المنن سے محمد البکریؒ کے قول کی تصدیق

ممتاز محرف نے حضرت شیخ محمد البکریؒ کے قول قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله تعالیٰ مشرقا کان او مغربا پر بڑے پیچ و تاب کھائے اور غیظ و غضب کا مظاہرہ فرمایا حالانکہ حضرت ابن عربیؒ نے یہ بیان فرمایا کہ هو القاهر فوق عباده کا مظہر مقام استطالۃ پر فائز ولی ہر زمانہ میں ہوتا ہے باقی اولیاء اسکے زیر تصرف ہوتے ہیں اور امام شعرانیؒ نے صاف صاف بیان فرمادیا کہ صاحب مقام استطالۃ کو یہ رتبہ دیا جاتا ہے جو چاہے بولے نیز یہ بھی واضح فرمادیا کہ حضرت ابراہیم الدسوقیؒ سے پہلے ایسے ہی مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہوئے لطائف المنن میں حضرت امام شعرانیؒ نے حضرت شیخ قدس سرہ کے بعد اس مقام پر فائز ایک اور بزرگ حضرت سیدی محمد البکریؒ کا ذکر بھی واضح الفاظ میں فرمایا ہے اب ممتاز محرف صاحب کس منہ سے کہتے ہیں کہ حضرت محمد البکریؒ سے قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله کا صدور نہیں ہوسکتا حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں ولعمری من یریٰ مثل سیدی محمدالبکری ویسمع ما یتکلم

Marfat.com

به من العلوم والا سرار التی تبهر العقول مع صغر سنه ولم یعتقده فهو محروم من مدد اهل العصر کلهم فان سیدی محمدا هذا کسیدی عبد القادر الجیلی فی عصره من حیث الناطقة وعلوالمرتبة (المنن الکبریٰ للشعرانی عربی ص۱۱۶ طبع بیروت لبنان) مجھے میری زندگی کی قسم ہے جو شخص سیدی محمد البکری جیسے شخص کو دیکھے گا اور عقول کو حیران کر دینے والے علوم واسرار کو سنے جن کے ساتھ وہ تکلم کرتے تھے باوجود آپکے صغرسن کے اور آپکا معتقد نہ ہوتو وہ اپنے اہل زمانہ سب کے سب اولیاء کی مدد سے محروم ہے پس بے شک سیدی محمد سیدی عبدالقادر جیلانی کی طرح ہیں اپنے زمانے میں نطق اور علوم رتبت میں انتھٰی

حضرت سیدی علی وفاؓ کی پیش گوئی تھی جسکا ذکر حضرت امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب الاخلاق المقبولیۃ ،، میں سیدی محمد مغربی انصاری کی سند سے کیا ہے یہ سند حضرت علی وفاؓ تک جاتی ہے لوگوں کے بھرے مجمع میں حضرت علی وفاؓ نے فرمایا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں محمد بکری نامی ایک شخص ظہور پائے گا احوال فقر میں وہ ہمارے مقامات پائے گا جمع وتفصیل کی ذوقی زبان کا وارث ہوگا ہمارا مرتبہ ناطقہ اس کے حصے میں آئے گا حضرت علی وفاؓ کے بعد یہ عالی مقام (غوثیت) حضرت سیدی شمس الدین حنفی کا نصیب بنا انکے بعد اس تخت عظمت پر سیدی محمد بکری تشریف فرما ہوئے (جامع کرامات اولیاء اردو ص ۷۸۰ ۔۷۸۱)

محمد البکریؒ کو متقدمین ومتاخرین سے افضل قرار نہیں دیا

ہم نے محمد البکری کو انکے زمانے کے لئے قطب تسلیم کیا ہے تضاد تو تب بنے اگر ہم انہیں تمام متقدمین ومتاخرین اولیاء سے افضل قرار دے رہے ہوں

Marfat.com

؎ عرض احوال کو گلہ سمجھے کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے

کلام الاولیاء میں محمد البکریؒ کی روایت دو طرق سے ذکر کی گئی پہلے عمدۃ التحقیق کی روایت بمع ترجمہ و تفصیل اسکے بعد افضل الصلوۃ کی روایت۔ لیکن ممتاز محرف کو دوسری روایت پسند آئی یقیناً اس میں انکا مخصوص ذوق کارفرما تھا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ جمیع متقدمین و متاخرین مراد ہیں لیکن حق ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے چنانچہ ممتاز محرف نے خود بھی اس روایت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ''زندہ اولیاء اجسام کے ساتھ حاضر تھے اور وفات پانے والے بزرگ ارواح کے ساتھ حاضر تھے (قدم الشیخ ص ۲۵۱) ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس روایت میں متقدمین اور زندہ موجود اولیاء کی حاضری کا ہی تذکرہ ہے نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ متقدمین اولیاء کی حاضری تو عزت و تکریم کی خاطر تھی کہ ان کے حضور میں حضرت شیخ قدس سرہ کو خلعت اجلال و عظمت پہنایا گیا سر جھکانے والے اولیاء اور تھے یوں تو انبیائے کرام علیہم السلام کی ارواح طیبات بھی تشریف لاتی ہیں پھر یہ معاملہ ہر قطب وقت کے ساتھ پیش آتا ہے (دیکھئے فتوحات مکیہ ص ۵۷۱ ج دوم) حیرت اس بات پر ہے کہ اس روایت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات ممتاز محرف کے قلم فریب رقم سے بھی نکل گئی چنانچہ لکھتے ہیں آپ کے اس اعلان پر روئے زمین کے تمام اولیائے کرام نے گردن جھکا دی قدم الشیخ ص ۲۵۰ اب انکا نظریہ عموم و شمول کہاں گیا

؎ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۲۴۹ پر اس روایت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دوبارہ یہ بات تحریر کر دی کہ ''جو زندہ تھے وہ اجسام کے ساتھ حاضر تھے اور جو وفات پا چکے ان کی ارواح حاضر تھیں،، پھر اس روایت میں محمد البکریؒ کو قطبیت کبریٰ عطا کیئے جانے کا

Marfat.com

بھی ذکر ہے اور یہ بات یقیناً ممتاز زخرف کے موقف کے لئے زہر قاتل ہے نیز قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ تعالیٰ مشرقا کان اومغربا کے الفاظ بھی جمیع متقدمین ومتاخرین مراد لینے سے مانع ہیں اس لئے کہ مشرق اور مغرب کے اولیاء سے زمین پر زندہ موجود اولیاء ہی مراد ہو سکتے ہیں ممتاز زخرف ایک طرف تو یہ تحریر فرماتے ہیں کہ روئے زمین کے اولیاء نے گردن جھکائی دوسری طرف ان کا یہ دعوی ہے کہ جمیع متقدمین ومتاخرین ومعاصرین نے سر جھکایا

؎ بات کی طرز کو دیکھو تو کوئی جادو تھا پر ملی خاک میں سب سحر بیانی اسکی

ممتاز محرف وملبس اب بتائیں کہ انکے نظریہ نے یہ کہہ کر شکایت کی ہے یا نہیں کہ

؎ خود تیغ زدی برمن نام دگراں کردی

یہ روایت اصول درایت کے خلاف نہیں

ممتاز محرف لکھتے ہیں اصول درایت کی پابندی تو از حد ضروری ہے اصول درایت کے لحاظ سے یہ روایت مخدوش نظر آتی ہے مسجد نبوی شریف میں ایک بزرگ اس قسم کا اعلان فرمائیں جس سے انکی فوقیت خصوصیت اور برتری کا اظہار ہوتا ہو جبکہ اس مقام میں اونچی آواز سے بولنا اعمال صالحہ کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے (قدم الشیخ ص ۲۵۵)

تبصرہ: جب حضرت محمد البکریؒ نے مقام فنافی الرسول میں یہ اعلان فرمایا ہے تو پھر اعتراض کا کیا مطلب نیز بلند آواز سے بولنا بھی مطلقا ممنوع وناجائز نہیں ہے مثلا حضرت سیدنا بلالؓ اذان دیتے تھے اور تھویب فرماتے تھے حضرت حسان بن ثابتؓ اشعار میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدح وثنا بیان کرتے تھے اور خلفائے راشدین رضوان اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد والے خطباء جمعہ کے خطبات دیا کرتے تھے اگر ممتاز محرف تعصب کی عینک اتار لیتے اور عقل و درایت سے کام لیتے تو انہیں یہ روایت اصول درایت کے خلاف نظر نہ آتی

قول غوث کی نامناسب تاویل سے انبیاء کو نہ صرف محروم سعادت تسلیم کیا گیا بلکہ ان پر امتیوں کی فضیلت لازم آ گئی

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۴۶۳ پر لکھتے ہیں کلام الاولیاء الاکابر کے ص ۱۰۵ پر حضرت مولانا عبدالعزیز پرھارویؒ کے حوالے سے اس قول کو غوث اعظمؓ سے منسوب کیا گیا ہے خضنا بحرا وقف الانبیاء علی ساحلہ ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہوئے کہ انبیاء اسکے ساحل پر کھڑے ہیں اور بحر سے وجد و رقص اور شطحیات کو مراد لیا ممتاز محرف صاحب مزید لکھتے ہیں یہ قول بایزید بسطامی کا ہے جبکہ حضور غوث پاک کا فرمان اسطرح ہے جیسے حضرت اعلیٰ پیر سید مھر علی شاہ گولڑویؒ نے نقل کیا خضنا بحرا لم یقف علیٰ ساحلہ الانبیاء (مکتوبات مھریہ ص ۱۰۹ ملفوظات مھریہ ص ۱۰۶) اسکی تشریح کرتے ہوئے آپ (حضرت پیر مھر علی شاہؒ) فرماتے ہیں کہ بحر سے مراد رسول پاک ﷺ ہیں اور حضور غوث پاکؓ کے کلام کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے شریعت و طریقت کا اتباع کر کے فنا فی الرسول کے بحر میں غوطے لگائے ہیں اور ذات محمدی میں کمال فنا کا مقام حاصل کیا ہے چونکہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی شرائع اور ادیان لے کر آئے اس لئے وہ اتباع نبوی کی سعادت سے مشرف نہ ہو سکے رہی یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں نزول فرما کر شریعت محمدیہ کی کامل اتباع کریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ لم یقف جحد کا صیغہ ہے جو ماضی کی نفی کرتا ہے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مستقبل میں آنا آپ کے فرمان

Marfat.com

کے منافی نہیں آپ کے قول میں انبیائے سابقین مراد ہیں (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۴۶۴)

پیر صاحب گولڑوی کی طرف غلط طور پر منسوب مندرجہ بالا نامناسب تاویل وتوجیہ میں انبیاء کو اتباع محمدی کی سعادت سے محروم قرار دیا گیا اور اولیاء کو اس سعادت سے بہرہ ور تسلیم کیا گیا اسطرح اولیاء کی انبیاء پر مزید سعادت کی وجہ سے فضیلت لازم آرہی ہے

اس قول کے اندراج سے اعتراض مزید قوی ہوگیا

کلام الاولیاء میں غوث پاک سے منسوب یہ قول مرقوم ہے کہ ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہیں کہ انبیاء اسکے ساحل پر کھڑے ہیں ممتاز محرف صاحب نے پیر مہر علی شاہ کے حوالے سے غوث پاک کا یہ قول تحریر کیا کہ ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہیں کہ انبیاء اسکے ساحل پر بھی نہ ٹھہر سکے پیر مہر علی شاہ کی طرف منسوب مکتوبات مہریہ میں اس قول کی یہ تاویل وتوجیہ درج ہے کہ بحر سے مراد اتباع نبوی کا سمندر ہے اس تاویل کی روشنی میں دونوں اقوال کو دیکھا جائے تو ممتاز محرف صاحب کے درج کردہ قول سے اعتراض مزید مضبوط ہو جاتا ہے کہ کلام الاولیاء میں درج قول میں انبیاء علیہم السلام کا بحر اتباع نبوی کے کنارے پر کھڑا ہونا تو ثابت ہو رہا تھا جبکہ اس قول میں تو ساحل پر کھڑا ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا نیز یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کے زمانہ میں اور آپکے زمانہ سے پہلے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اتباع محمدی سے مشرف نہ تھے جبکہ آپ آسمان چہارم پر بجسدہ زندہ موجود ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت کافۃ للناس ہے تو کیا آپ علیہ السلام زمین پر اپنے نزول سے قبل امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں شامل نہیں ہیں علاوہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے تین اور نبی بھی زندہ موجود ہیں سیدنا خضر علیہ السلام سیدنا ادریس علیہ السلام سیدنا الیاس علیہ السلام تو کیا یہ حضرات بحر اتباع محمدی سے

Marfat.com

مشرف نہیں تھے نیز سبع سماوات بھی اسی عالم دنیا سے ہیں لہذا حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کے قول کا وہی مفہوم درست ہے جو علامہ عبدالعزیز پرھاروی قدس سرہ نے نبراس شرح شرح العقائد ص ۵۶۲ پر تحریر فرمایا ہے جو تفصیلا کلام الاولیاء الاکابر ص ۱۰۵ پر درج کر دیا گیا ہے کہ بحر سے مراد وجد و رقص اور شطحیات ہیں جن سے انبیاء کرام بسبب توسیع بواطنهم من الله تعالیٰ جل وعلا محفوظ ہیں

ہماری اس تحقیق کے بعد مکتوبات مہریہ کی حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی طرف نسبت پر اصرار کرنا ان سے عقیدت و محبت کی بجائے دشمنی ہے لہذا ممتاز احمد گولڑوی اور پیر بے ضمیر نصیر شاہ اس نسبت پر اصرار کر کے

؎ زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن کے مصداق نہ بنیں

بصورت دیگر ماننا پڑے گا کہ اس تشریح میں پیر صاحب گولڑہؒ سے سخت تسامح کا صدور ہوا ہے اور وہ بھی اتنی واضح بات میں کون نہیں جانتا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی بعثت کے بعد سب لوگ آپ کی امت میں شامل ہو چکے ہیں تو وہ زندہ انبیائے کرام علیہم السلام جو روز میثاق خدائے برتر سے وعدہ کر کے آئے تھے جناب رسول اکرم ﷺ پر ایمان کیوں نہ لائے اور امت میں شامل ہو کر بحر اتباع محمدی سے کیوں نہ رنگین ہوئے اگر وہ ایمان لائے ہیں اور یقیناً ایسا ہی ہے تو بے شک یہ انبیاء کرام علیہم السلام اتباع محمدی کے رنگ میں رنگین ہو چکے ہیں اور **خضا بحرا لم یقف علی ساحله الانبیاء** کا آپکا بیان کردہ مفہوم درست نہ رہا اب دو ہی صورتیں ہیں ان میں سے جو بھی آپ پسند فرمائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں یا تو آپکے ملفوظات ومکتوبات بلکہ فتاوٰی جات کی آپکی طرف نسبت کی صحت پر اصرار نہ کریں یا تسامح مان لیں

Marfat.com

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را

ممتاز تلبیس: ممتاز محرف وملبس لکھتے ہیں امام یافعیؒ فرماتے ہیں دفع وهم من توهم لجهله باولياء اللّٰه تعالىٰ وفسادقلبه ان الشيخ عبدالقادر قال تلک المقالة بحظ النفس وهوٰی کا من فی باطنه(الی ان قال) يستحيل ان يكون قال ذالک بحظ نفس وهوی کامن اس شخص کے وہم کودفع کرنے میں جو جہالت اورفساد باطن کی وجہ سے خیال کرتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے حظ نفس اور باطن میں پوشیدہ خواہش کی وجہ سے یہ ارشاد فرمایا ہے۔(تا) پس محال ہے کہ انہوں نے حظ نفس اور پوشیدہ خواہش نفسانی کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہو (قدم الشیخ ص ۱۳۳) ممتاز محرف وملبس مزید لکھتے ہیں کہ امام شعرانی نے نشاندہی فرمادی ایسے لوگوں کے بارے میں جوان کے ارشادات کو تکبر اور غرور پر محمول کریں گے انکے افعال واحوال کو خواہش نفس پر مبنی قرار دیں گے الخ

تبصرہ: ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ حضرت غوث اعظمؒ نے حظ نفس اور پوشیدہ خواہش نفسانی کی وجہ سے یہ قول ارشاد فرمایا بلکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ آپ سے یہ قول مقام فناء میں بوجہ غلبۂ حال صادر ہوا جیسے کہ حضرت ابن عربیؒ وغیرہ اکابر اولیاءؒ نے ارشاد فرمایا

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

ملاحظہ فرمایئے حضرت محقق العصر دامت برکاتہم العالیہ تحت عنوان ہمارا موقف تحریر فرماتے ہیں آپ سے یہ قول غلبہ سلطان حال وفناء تام کی ابتداء میں بوجہ سکر و مستی سرزد ہوا (کلام الاولیاء الاکابر ص ۵۱) کتاب کے بالکل آخر میں آپ تحریر فرماتے

Marfat.com

ہیں'' چونکہ اس قول کا ظہور مقام فناء میں ہوالہذا اواضعین کا وضع رأس اس ذات کے لئے تھا جس میں آپ کو فناء تام حاصل ہوا تھا (کلام الاولیاء ص ۳۱۸) حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں صاحب عوارف نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول قدمی هذه الخ بقیہ سکر ہی پر محمول کیا ہے تو ان کی مراد اس قول کا قصور نہیں جیسا کہ وہم ہوتا ہے بلکہ بیان واقع کیا ہے یعنی اس قسم کی باتوں کا صدور جو کہ مباھات وافتخار کی خبر دیتی ہیں بغیر بقیہ سکر کے ثابت نہیں کہ صحو خالص میں ایسی باتیں کہنا مشکل ہے (حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ ص ۷۶) ص ۲۸۵ پر وضاحت فرمائی کہ اولیاء کرام بوجہ سکر وحال معذور ہیں کما قال الشیخ شہاب الدین السہر وردیؒ کلام السکاری یحمل نیز لطائف اشرفی کا حوالہ بھی اس ضمن میں واضح ہے کہ بغیر بقیہ سکر کے ایسا قول محال ہے

بھجۃ الاسرار کے حوالہ میں ممتاز تلبیس

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۷۲ پر اپنے قلم تلبیس رقم سے لکھتے ہیں یہ عبارت اسی باب کی ہے جس میں امر الٰہی کے ساتھ اعلان کا تذکرہ ہے مگر آپ نے اس مفہوم کو ایک طرف کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ اس سے مقام فردیت وقطبیت ثابت ہوتا ہے اور اسی روایت کا آخری جملہ یہ ہے وھو الاکمل فی مقام القطبیة لانه لسان الشفاعة کہ جس قطب کو بولنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ مقام قطبیت میں ان اقطاب سے افضل ہوتا ہے جنہیں سکوت کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ یہ لسان شفاعت ہے (ملاحظہ ہو بھجۃ الاسرار ص ۱۱)

ممتاز التباس کا جواب : کلام الاولیاء الاکابر میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ خاموش رہنے والے اقطاب افضل ہوتے ہیں اور حضرت شیخ الشیوخ سہر وردیؒ نے

Marfat.com

عوارف المعارف شریف میں اسکی صراحت فرمائی ہے۔ہم اس معاملے میں اکابرین کی پیروی کرتے ہیں۔حضرت شیخ الشیوخ سھروردیؒ حضرت ابن عربیؒ اور دیگر اکابر اولیاء کا موقف یہ ہے کہ خاموش رہنے والے افضل ہیں کلام الاولیاء الاکابر میں کئی مقامات پر اس موقف کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے امر کے معاملے میں بھی ہمارا موقف وہی ہے جو اکابرین کا ہے ممتاز محرف کو بھجۃ الاسرار سے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا

بھجۃ الاسرار کے حوالے میں نامناسب تفریع

ممتاز محرف صاحب بھجۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جس قطب کو بولنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ مقام قطبیت میں ان اقطاب سے افضل ہوتا ہے جنہیں سکوت کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ یہ لسان الشفاعت ہے **وھوا لاکمل فی مقام القطبیة لانه لسان الشفاعة** اس عبارت کی رو سے حضور غوث اعظمؒ کی دوسرے تمام اقطاب پر افضلیت کا دعوٰی محل نظر ہے کیونکہ اس عبارت میں ناطق اور ساکت کا تقابل ہے حضور غوث اعظم کے علاوہ اور بھی ناطق اقطاب ہیں لہذا ممتاز محرف صاحب کی یہ تفریع نامناسب ہے ممتاز محرف صاحب اسی روایت کے ابتدائی الفاظ **ومن الاقطاب فی کل زمان** پر نظر کر لیتے تو وہ یہ نہ کہتے کہ اس عبارت سے حضرت غوث پاک کی دوسرے تمام اقطاب پر اکملیت ثابت ہوتی ہے

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

ممتاز محرف کی بددیانتی کی انتہا : ممتاز محرف صاحب الزام تراشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں بھجۃ کی روایت میں غلط بیانی اور علمی خیانت کی انتہا کر دی وہ اس طرح کہ

Marfat.com

اس روایت کے خلاصے کو کتاب کے ص ۵۳ پر نقل کرتے ہوئے یوں لکھا کہ خاموش رہنے والے اقطاب اظہار فرمانے والوں سے افضل ہوتے ہیں حالانکہ بھجۃ الاسرار کی عبارت کا مفہوم یوں تھا کہ اظہار فرمانے والے اقطاب خاموش رہنے والوں سے افضل ہوتے ہیں ممتاز محرف کو خود بات سمجھ نہیں آئی حضرت محقق العصر مدظلہ العالی نے بھجہ کی روایت کا خلاصہ بیان نہیں کیا بلکہ عوارف المعارف شریف کا بیان نقل کیا ہے حضرت سہروردی بالصراحت فرماتے ہیں خاموش رہنے والے اقطاب افضل ہوتے ہیں کلام الاولیاء الاکابر ص ۵۸ پر حضرت محقق العصر مدظلہ العالی بھجۃ کی مذکورہ روایت سے پہلے تحریر فرماتے ہیں (یہ امر آئندہ اوراق میں حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ و دیگر اولیاء کرام کے ارشادات سے عیاں ہو رہا ہے کہ اولیاء کی قدسی جماعت میں صاحب سکوت صاحب کلام سے افضل ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں) ممتاز محرف کو عوارف شریف کی عبارت نظر نہ آئی ان کا ذہن نارسا بھجۃ اور صاحب بھجہ سے آگے نہیں نکلتا بمصداق

؎ اندھا ونڈے شرینیاں تے مڑ مڑ اپنے گھر

ممتاز محرف صاحب کو دوسروں کی غلطیاں نکالنے کا شوق ہے چنانچہ خود ہی ایک بات فرض کر لیتے ہیں اور پھر تبصرہ کرتے ہوئے صفحات کے صفحات سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں انہوں نے تطویل لا طائل کی یہی عادت تمام کتاب میں اختیار کی ہے حضرت محقق العصر مدظلہ العالی نے کلام الاولیاء الاکابر ص ۶۴ پر تحت عنوان حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ حضرت سہروردی کا یہ فرمان درج فرمایا

ومن اشکل علیه ذالک ولم یعلم انه من استراق النفس السمع فلیزن ذالک بمیزان اصحاب رسول الله ﷺ وتواضعهم واجتنابهم امثال

Marfat.com

هذه الکلمات واستبعادهم ان یجوز للعبد التظاهر بشئی من ذالک ولکن یجعل لکلام الصادقین وجه فی الصحة ویقال ان ذالک طفح علیهم فی سکر الحال وکلام السکار لی یحمل

اگر کسی کو اشکال پیش آئے اور نہ جانے کہ یہ نفس کی چوری سے سنی ہوئی باتیں ہیں تو وہ اس قسم کے اقوال کو رسول اللہ علیہ وسلم صلی اللہ کے صحابہ کرامؓ کے ترازو میں تولے اور ان کی تواضع کو خیال کرے کہ وہ اس قسم کے الفاظ سے پرہیز کرتے تھے اور کسی بندہ حق کیلئے وہ یہ مناسب نہیں سمجھتے تھے کہ وہ ایسے کلمات نکالے تاہم ایسے مخلص حضرات کے کلام کو قابل عذر سمجھنے کی ایک وجہ نکالی جائے گی اور یوں کہا جائے گا کہ ان کا یہ جوش کلام مستی کی حالت میں ہے اور متوالوں کا کلام برداشت کرلیا جاتا ہے۔ کلام الاولیاء کے ص ۶۴ پر مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا نیز اس سے ثابت ہوا کہ ایسے کلمات کے قائل حضرات سے اجتناب کرنے والے حضرات افضل واکمل ہیں چنانچہ صحابہ کرام نے ایسا کلام نہیں فرمایا اسی طرح دوسرے حضرات سے بھی ایسے ہیں جو کلمات عجب سے دور رہے اور عبودیۃ محضہ اور عجز وتواضع پر قائم رہے جو کہ اولیائے کرام کے مناسب حال اور ان کا اصل مقام ہے

مفسر لکھ دیا اور تفسیر حذف کرلی : اول حصہ یعنی مفسر لکھ دیا مگر آخری اور فیصلہ کن تفسیر والا حصہ ہضم کرلیا ممتاز محرف القول المستحسن کے حوالے سے لکھتے ہیں **القائل بامر اللّٰہ اتفاقا قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ** مصنفؒ نے آپ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کے ارشاد گرامی کو بالاتفاق بامر الٰہی قرار دیا (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۱۸۱) ممتاز محرف نے اتنا حصہ تو لکھ دیا مگر اس سے آگے تفسیری اور فیصلہ کن

Marfat.com

حصہ حذف کرڈالا حالانکہ اصل محل نزاع تو یہی حصہ تھا ملاحظہ کیجئے حضرت مصنفؒ کل ولی اللہ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ای من اهل عصره علیٰ ما اتفقت علیه کلمة الائمة کما یظهر من کتاب البهجة وغیره (القول المستحسن ص۵۵۰ مطبوعہ حیدرآباد دکن) یعنی آپکے اہل زمان اولیاء اللہ میں سے اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے جیسے کہ کتاب بھجۃ اور دیگر کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے

ہم عصر اولیاء مراد ہونے پر تمام ائمہ کا اجماع ہے

بنیادی بحث یہ ہے کہ قدمی سے متقدمین ومتاخرین اولیاء مراد ہیں یا نہیں مندرجہ بالا روایت سے واضح ہے کہ اس بات پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ قدمی الخ سے متقدمین ومتاخرین اولیاء مراد نہیں بلکہ حضرت شیخ کے ہم زمانہ اولیاء مراد ہیں یہی ہمارا مدعا اصلی تھا جو اس روایت کی رو سے بھی ثابت ہوگیا

قدمی کا بامر الٰہی ہونا یا نہ ہونا ضمنی بحث ہے

قدمی الھام سے ہے یا نہیں یہ ضمنی بحث ہے دونوں صورتوں میں مراد اس روایت کی رو سے اس زمانے کے اولیاء ہی ہونگے اس میں تو کوئی اختلاف نہیں بلکہ ممتاز گولڑوی کے مسلم ومن پسند محقق نے اس روایت میں وضاحت وصراحت کردی کہ آپکے ہم زمانہ اولیاء مراد ہیں اور اس بات پر وہ تمام ائمہ کا اجماع نقل کررہے ہیں امانت ودیانت ایمانداری اور انصاف دیکھو کہ ایک روایت میں سے جو بات اپنی مرضی کے مطابق تھی کہ آپ نے قدمی بامر الٰہی کہا اور اس پر اتفاق ہے اسکو نقل کردیا اور جو بات اپنی مرضی کے خلاف تھی کہ آپکے ہم عصر اولیاء مراد ہیں اور اس پر تمام ائمہ کا اتفاق واجماع ہے اس سے اعراض کیا

Marfat.com

ایک اجماع کو مان لیا اور دوسرے کا انکار کر دیا اپنے مسلم محقق کی بات تو مان لیتے اور اسکی لگائی ہوئی من اهل عصره کی قید کو تو حذف نہ کرتے نیز صاحب القول المستحسن سے بامر الله اتفاقا کہنے میں مسامحت کا صدور ہوا ہے اس لئے کہ جب شیخ الشیوخ الامام السہر وردیؒ حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ حضرت علی الخواصؒ امام شعرانیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ وغیرہم ائمہ امر الٰہی کے قائل نہیں ہیں تو اتفاق کہاں

عظیم تحریف مفسر لکھ دیا اور تفسیر حذف کر دی

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۶۱ پر لکھتے ہیں کہ انہوں نے امام شعرانیؒ سے یہ امید لگا رکھی تھی کہ شاید وہ انکے موقف کو تقویت پہنچائیں گے حضرت امام شعرانیؒ لطائف المنن ص ۵۰ پر لکھتے ہیں وکان الشیخ عبدالقادر الجیلیؒ یقول قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

ممتاز تحریف: یعنی من اہل عصرہ تفسیر حذف کر دی

لطائف المنن کی مکمل عبارت: وکان الشیخ عبدالقادر الجیلی یقول قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله یعنی من اهل عصره حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے یعنی آپ کے زمانہ والے اولیاء کی گردن پر آپ کا قدم ہے

وقت کی قید کو تحریف کر کے ختم کرنے کی سعی مذموم

Marfat.com

حضرت امام شعرانی نے زمانہ کی قید ذکر کی لیکن ممتاز محرف کو گوارا نہ ہوئی اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر حذف کر دی

؎ آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

سیدنا جیلانیؒ کا سیدنا اجمیریؒ سے فیض پانا: کلام الاولیاء الاکابر ص ۲۵۷ پر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلسلہ چشتیہ میں بھی غوث پاک کا ہی فیض ہے لہذا غوث پاک اور ان کا سلسلہ افضل ہے جواباً عرض ہے کہ معاملہ یکطرفہ نہیں بلکہ دوطرفہ ہے اگر خواجہ اجمیریؒ فیض یافتہ ہیں تو حضرت جیلانیؒ بھی حضرت خواجہ اجمیریؒ سے فیض یافتہ ہیں اقتباس الانوار ص ۱۳۵ میں ہے مخصوص ترتیب اسم اعظم جو رسول خدا ﷺ سے سینہ بسینہ حضرت خواجہؒ کو پہنچی تھی وہ آپ سے حضرت غوث پاکؒ نے حاصل کی مولوی ممتاز گولڑوی اقتباس الانوار سے روایت کا کچھ حصہ جو حضرت غوث اعظم سے حضرت سلطان الہند کے استفادہ سے متعلق تھا درج کرنے کے بعد تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ہم نے اقتباس الانوار کے حوالے سے کچھ وضاحت کر دی جس سے قارئین کرام پر حقیقت حال منکشف ہو جائے گی اور انکے حوالہ کا وزن معلوم ہو جائے گا (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۴۲۸)

اقتباس الانوار ص ۱۳۵ سے اقتباس: ترتیب خاص اسم اعظم کہ حضرت سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانیؒ را از رسول خدا سینہ بسینہ رسیدہ بود بخواجہ بزرگ تلقین فرمود و ترتیب مخصوص اسم اعظم کہ حضرت خواجہ بزرگ را از رسول خدا سینہ بسینہ رسیدہ بود از وے بہ حضرت غوث اعظمؓ رسید (اقتباس الانوار ص ۱۳۵)

تبصرہ: اقتباس الانوار کے مصنف نے حضرت سیدنا جیلانیؒ کے حضرت خواجہ بزرگ

Marfat.com

سے فیض یاب ہونے کا انکار نہیں فرمایا بلکہ اسکو صراحتا بیان کر دیا غرضیکہ معاملہ یکطرفہ نہیں بلکہ دوطرفہ ہے ممتاز محرف نے اقتباس الانوار کی روایت کا کچھ حصہ درج کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اقتباس الانوار کے مصنف تو یکطرفہ حصول فیض کو بیان کرتے ہیں قارئین کرام کو انکے حوالے کا وزن بھی معلوم ہو گیا ہوگا معین الہند مصنف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب حقیقت گلزار صابری مؤلفہ شاہ محمد حسن صابری ص ۱۰۹ تا ص ۱۱۰ اور کئی دیگر کتب میں دوطرفہ حصول فیض کا ذکر ہے

صاحب انوار الاقتباس خواجہ بزرگ سے غوث پاک کے مستفیض ہونے کا انکار نہیں کرتے

صاحب اقتباس الانوار اس عنوان کے تحت (کہ قصہ ملاقات خواجہ بزرگؒ با حضرت غوث اعظمؓ این کاتب حروف از زبان بعضے ثقات چناں شنیدہ یعنی خواجہ بزرگ کی حضرت غوث پاک کے ساتھ ملاقات کا قصہ اس کاتب حروف نے بعض ثقہ اور معتبر حضرات کی زبان سے اس طرح سنا ہے) لکھتے ہیں ترتیب مخصوص اسم اعظم کہ خواجہ بزرگ را از رسول خدا سینہ بسینہ رسیدہ بود از وے با حضرت غوث اعظم رسید کہ اسم اعظم کی مخصوص ترتیب جو حضرت خواجہ بزرگ کو رسول اکرم ﷺ سے سینہ بسینہ پہنچی تھی آپ سے حضرت غوث پاک کو ملی اب جو بات ثقہ اور معتبر راویوں سے صاحب اقتباس الانوار بیان کر رہے ہیں اسکی چند سطروں کے بعد تردید کیسے کر سکتے ہیں اس سے آگے آپ نے زبدۃ الحقائق میں سے یہ روایت لکھی کہ خواجہ بزرگ نے حضرت غوث اعظم سے خرقہ خلافت حاصل کیا اس خرقہ حاصل کرنے کی روایت کی تردید کرنے کیلیے آپ نے یہ لکھا کہ ثقات عدول کی کتب

Marfat.com

سے جو بات بے شک وشبہ ثابت ہے یہ ہے کہ آپ نے صرف فیض حاصل کیا جس طرح کوئی پیر صحبت سے فیض حاصل کرتا ہے اور اس کے سوا اس باب میں جو کچھ لکھا گیا ہے حیز اعتبار سے خارج ہے اور زبدۃ الحقائق کا ملفوظ خواجہ بزرگ ہونا اور قطب یاک کا اس کے جامع ہونے میں تردد ہے احتمال ہے کہ کسی نے ان دونوں بزرگوں کے ناموں سے یہ کتاب بنادی اس ساری عبارت سے یہ واضح ہے کہ صاحب اقتباس الانوار زبدۃ الحقائق کی خرقہ حاصل کرنے والی روایت کا ہی رد کررہے ہیں نہ کہ غوث پاک کے خواجہ بزرگ سے فیض حاصل کرنے کا جسے وہ ثقہ روایوں سے پہلے ثابت کر چکے ہیں

جواہر فریدی: ممتاز محرف مولوی ممتاز گولڑوی نے قدم الشیخ کے ص ۴۲۳ پر حضرت غوث اعظم سے حضرت سلطان الہند کے استفادہ کا عنوان قائم کیا اور جواہر فریدی کی روایت درج کرنے سے پہلے لکھتے ہیں جواہر فریدی کے مؤلف بھی حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے سیدنا غوث اعظمؒ سے استفادہ کی تصدیق کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضرت غریب نواز پانچ ماہ سات روز حضرت غوث پاکؒ کی خدمت میں رہے اور ہر دو حضرات ایک دوسرے کی صحبت سے محظوظ ہوئے جواہر فریدی کی عبارت یہ ہے بسیار نعمت وحظوظ از صحبت یگدگر حاصل نمودند (جواھر فریدی ص ۱۴۷۔۱۴۸)

تبصرہ: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت غوث اعظمؒ نے بھی حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے فیض حاصل کیا حالانکہ غوث پاکؒ اس وقت اپنی عمر کے آخری حصہ میں تھے اور حضرت غریب نوازؒ کی عمر اس وقت تقریباً چوبیس سال تھی ابتدائے سلوک میں حضرت خواجہ اعظم کا یہ مقام ہے تو آپ کا منتہیٰ کیسا ہوگا

Marfat.com

سلسلہ قادریہ کی افضلیت پر ممتاز محرف کی بھونڈی دلیل

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۷۵ پر اذا لم تستح فاصنع ما شئت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں شاہ نیاز احمد حضرت محبّ النبی مولانا فخر الدین دہلویؒ کے خلیفہ اور حضرت خواجہ نور محمد کے پیر بھائی تھے آپ نے بعد میں رامپور میں حضرت السید عبداللہ گیلانیؒ کے ساتھ سلسلہ قادریہ میں بیعت کی حضرت سید صاحب موصوف بغداد شریف سے تشریف لائے تھے۔

تبصرہ: محبّ النبی محبوب رب العالمین حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں دہلویؒ تو رہے ایک طرف انکے ادنیٰ غلاموں سے ایک جہان فیض یاب ہوا

؎ وہاں سے فیض یاب معرفت سارا زمانہ ہے فخر الدین چشتی کا وہ روشن آستانہ ہے

انکے فیضِ عمیم کے بارے میں پوچھنا ہے تو حضرت خواجہ حاجی لعل محمد چشتیؒ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ غوثِ زمان خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ خواجہ شمس العارفین سیالویؒ سے پوچھو اگر کسی کے اپنے نصیب میں کچھ نہ ہو تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے

؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

؎ اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

فیضاں محبت عام تو ہے عرفاں محبت عام نہیں

ممتاز محرف کو اگر ان کے فیضان کا آفتاب نظر نہیں آتا تو اسمیں انکی اپنی آنکھوں کا قصور ہے نہ کہ آفتاب ولایت کا

؎ نور گیتی فروز چشمہ ہور زشت باشد بچشم موشک کور

Marfat.com

نیز اس قسم کی باتوں سے سلسلہ اور ارباب سلسلہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو حضرت پیر مہر علی شاہؒ بھی پہلے اپنے ماموں حضرت فضل دینؒ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے بلکہ خلافت بھی حاصل کر چکے تھے بعد میں حضرت شمس العارفین سیالویؒ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اس کے متعلق ممتاز محرف صاحب کیا فرمائیں گے؟

قصہ شاہ نیاز احمد بریلوی: حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ فرماتے ہیں

ببیں در مشائخ سلسلہ ما رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسے بغیر از پیر خود فیض نگرفتہ و اہل دیگر سلاسل از بسا بزرگان فیض گرفتہ اند و از متوسلاں سلسلہ ما اگر کسے بطرفے برائے فیض گرفتن التفاتے کند فی الفور فیض چشتیہ از وے سلب شود و فیض آں بزرگ اورا حاصل نشود و خائب و خاسر ماند چنانچہ قصہ شاہ نیاز احمد خلیفہ حضرت مولانا فخر الحق والدینؒ مشہور است غذا المحبین ص ۴۱۶

ہمارے سلسلہ کے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے اپنے پیر کے بغیر فیض نہیں لیا دیگر سلاسل والے بہت سے بزرگوں سے فیض حاصل کرتے ہیں ہمارے سلسلہ کے متوسلوں میں سے اگر کوئی فیض حاصل کرنے کے لئے کسی اور جانب التفات کرے تو فوری طور پر فیض چشتیہ اس سے سلب ہو جاتا ہے اور اس بزرگ کا فیض اسے حاصل نہیں ہوتا اور خائب و خاسر رہ جاتا ہے جیسے کہ شاہ نیاز احمد خلیفہ حضرت مولانا فخر الحق والدین کا قصہ مشہور ہے

عبید اللہ چشتی کا حوالہ: ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۲۴۳ پر بعض لوگوں کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے کہا فرمان غوثیہ کی صحیح تاویل کو عبید اللہ چشتی نے اپنے

Marfat.com

مختصر رسالہ میں خصوصا بالتفصیل بیان کیا اور ہمیں چونکہ خوف طوالت دامن گیر ہے اس لئے اس فرمان مذکور کی تاویل میں صرف وہ حصہ جو عبید اللہ چشتی نے تمہید اتحریر کیا ہے درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے ''قدمی الخ کا ایسا معنی کرنا چاہیے کہ اس سے آپ کی فضیلت وفوقیت انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان پر لازم نہ آئے'' اس حوالہ کو درج کرنے کے بعد ممتاز محرف نے فوراہی یہ دعوی بھی کر دیا کہ بحمد اللہ یہی ہمارا مسلک وموقف ہے ممتاز محرف اپنا بیان بدلتے رہتے ہیں شاید ان کا پروگرام یہ ہے کہ خدا بھی راضی اور رہے شیطان بھی خوش یا ان کا منصوبہ یہ ہے کہ

؎ بات وہ کہئے جس کے سو پہلو ہوں کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لیے

ایک نامکمل حوالہ درج کرنے کے بعد ممتاز محرف کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ اپنے خود ساختہ نظریہ کو کسی کے سر تھوپیں ممتاز محرف صاحب یہ تمہارا مسلک کیسے ہوا؟ تم کب تابعین کو مستثنیٰ تسلیم کرتے ہو اگر تابعین مستثنیٰ ہو جائیں تو تمام متقدمین ومتاخرین اولیاء مراد نہ ہوئے بلکہ تبع تابعین اور دیگر اولیاء کرام کے خروج کا قوی احتمال پیدا ہو گیا اور اس طرح تمہارا من گھڑت نظریہ عموم وشمول فرمان غوثیہ ختم ہو کر رہ گیا حدیث پاک

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم میں تبع تابعین کے زمانہ کو بھی افضل قرار دیا گیا بلکہ ایک روایت میں چار زمانوں کو افضل قرار دیا گیا

لقب غوث اعظم: ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۲۵۰ پر لکھتے ہیں کہ آپ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو غوث اعظم اور قطب اعظم بھی تسلیم کیا ہے مگر آپ اس مؤقف پر قائم رہے کہ یہ اعلان متقدمین ومتاخرین کو شامل نہیں

Marfat.com

تبصرہ: حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ کے غوث اعظم ہونے کا کون انکار کرتا ہے لیکن ہمارا موَقف یہ ہے کہ ہر زمانے میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے باقی تمام اولیاء ابدال، اوتاد، اخیار نجباء نقباء اسکے ماتحت ہوتے ہیں وہ اس دور کا حاکم ہوتا ہے ہم حضرت غوث پاکؒ کی ہر وہ شان تسلیم کرتے ہیں جو ان کے شایان شان ہے جبکہ غالی اپنے غلو میں بھٹکتے ہیں

لقب غوث اعظم کا اطلاق: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۴۷۵ پر لکھتے ہیں مشائخ چشت کی کسی بھی کتاب میں کسی دوسرے بزرگ کے ساتھ غوث اعظم کا لقب نہیں لکھا گیا۔ اس معاملہ میں گزارش یہ ہے کہ اگر کسی کے لئے یہ لقب مشہور ہو گیا ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اسکا اطلاق ہی کسی اور بزرگ پر نہیں ہو سکتا غوث وقت حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی چشتی نظامی کچھوچھویؒ کے ملفوظات طیبات لطائف اشرفی میں اس بات کی صراحت موجود ہے مشائخ چشت کی کتاب سیر الاقطاب جو ممتاز محرف کی مسلم و من پسند کتاب ہے اور جس کے حوالے بھی انہوں نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ کے نام کے ساتھ غوث اعظم لکھا ہوا ہے

علامہ علی قاری شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں قطب الحُم اور قطب الاقطاب کا نام ہی غوث الاعظم ہوتا ہے

غوث اعظم کے لقب کا اطلاق اس منصب پر فائز ہر قطب وقت پر ہوتا ہے

: ومنھم غوث الاعظم سلطان ابراہیم بن ادھم قدس اللہ سرہ العزیز

Marfat.com

آں سرور دنیاودین آں مقرب حضرت رب العالمین آں جہان عظمت وشہامت آں عالم فیض وکرامت آں عارف ربانی آں محبوب سبحانی آں سراج الکاملین آں برھان الواصلین آں درزہد فخر بردہ بر ہمہ عالم حضرت غوث الاعظم سلطان ابراہیم ادھم قدس اللہ سرہ العزیز (سیر الاقطاب فارسی ص ۲۹)

لطائف اشرفی

چہ باشد گر ازاں فیاض مطلق رسد فیضے بسوئے بندہ الحق

اما قطب الاقطاب در تمام عالم ذات واحد بود و چند الفاظ مترادف بر آسامی مشترکہ ایشاں اطلاق کردہ اند مثل قطب الدائرہ وغوث الاعظم وانسان کامل وقطب الاقطاب وقطب الاعلیٰ ومظہر کلی وجہانگیر ولیکن عنداللہ اسم شریف غوث عبداللہ است کہ یگانۂ روزگار وفرید اعصار بود حق تعالیٰ ذات یگانہ اورا مظہر کلی اسرار ومنظر انظار خود کردہ از عالم درھر زمانہ بر قلب ابراہیم قیل علیٰ قلب اسرافیلؑ قیام وجود عنصری وصورت پیکری باوست (لطائف اشرفی ص ۹۶)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: علامہ علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں

قطب الاقطاب المسمی بالغوث الاعظم ص ۱۷۸ ج ۱۰

غوث اعظم مختص لقب نہیں: ممتاز محرف صاحب اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کلام الاولیاء کے ص ۱۸۵ پر ہے کہ غوث اعظم کسی شخص کا نام نہیں اس منصب پر قائم ہر ولی کا لقب ہے نیز لکھتے ہیں کہ تصوف کی مستند کتابوں رسالہ قشیریہ کشف المحجوب

Marfat.com

الفتوحات المکیہ الیواقیت والجواھر وغیرہ میں ولایت کے جو مقامات درج ہیں ان میں لفظ غوث اور قطب مستعمل ہے چنانچہ امام شعرانیؒ قطب اور غوث ہی کو اکبر الاولیاء کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں غوث اعظم کا لفظ تصوف کی ان کتابوں میں کہیں بھی درج نہیں کیا گیا (قدم الشیخ ص ۴۷۶) ممتاز محرف نے ایک طرف تو یہ تسلیم کیا کہ اکبر الاولیاء کو قطب اور غوث کے لفظ سے ہی بیان کیا جاتا دوسری طرف یہ دعوی کیا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مقام ولایت کی عظمت وجلالت کی وجہ سے آپ کو غوث اعظم کے مختص لقب سے یاد کیا جاتا ہے آپ کے سوا کوئی اور غوث اعظم نہیں دنیا میں غوث اعظم صرف ایک ہی ہوا ہے اور وہ آپ ہیں

<u>لفظ غوث الاعظم پر تبصرہ:</u> (۱) اصطلاحات تصوف یا اکثر کتب تصوف میں غوث اعظم کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے اولیاء کاملین نے کتب تصوف میں جہاں کہیں بھی روحانی مناصب کا ذکر فرمایا ہے وہاں اکثر قطب، قطب مدار، قطب عالم، قطب ارشاد، قطب الاقطاب، یا غوث کا لفظ ذکر فرمایا۔ یعنی وہ ایک ولی اللہ جو سارے عالم میں بحکم خدائے برتر متصرف وحاکم ہوتا ہے اور اس کے زمانہ میں دوسرے اولیاء کرام اس کے ماتحت ہوتے ہیں اسے ان القاب سے یاد کیا جاتا ہے ایسا ولی اللہ ہر دور اور ہر زمانہ میں ہوتا ہے اور ایک کی وفات کے بعد دوسرا اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ لفظ بعد کی ایجاد ہے اور ہندوستانی قادریوں کی خود ساختہ ایجاد ہے۔ عرب ممالک میں یہاں تک کہ عراق میں بھی حضرت شیخ کے لئے یہ لقب استعمال نہیں ہوتا سب لوگ صرف شیخ ہی کہتے ہیں۔ بصورت تسلیم یہ لقب آپ کے ساتھ خاص نہیں ہوگا بلکہ ہر دور کا قطب اعظم یا قطب الاقطاب ہی غوث اعظم کہلائے گا درحقیقت قطبیت اصلیہ وغیر اصلیہ کی

Marfat.com

بحث سے ہی لفظ غوث اعظم پیدا کیا گیا جس کی ہم تفصیلا تردید کر چکے افسوس تو یہ ہے کہ جن ائمہ اثنا عشر کو قادری حضرات قطبیت اصلیہ پر فائز تسلیم کرتے ہیں انہیں بھی غوث اعظم کا لقب نہیں دیتے کس قدر تعجب خیز امر ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی ذوالنورین، مولیٰ کائنات علی المرتضیٰ، حسنین کریمین، رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کوئی بھی غوث اعظم نہ ہوا اور صرف آپ ہی اکیلے غوث اعظم ہوئے ان غالی لوگوں نے حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب کے بہانے (جس پر مکمل بحث پہلے ہو چکی ہے پہلے تو قطبیت اصلیہ وغیر اصلیہ کی بحث چھیڑی حالانکہ آپ کے اس مکتوب میں اصلیہ وغیر اصلیہ کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ پھر قطبیت اصلیہ کو ائمہ اثنا عشر اور حضرت شیخ جیلانی کے ساتھ مخصوص و منحصر کر دیا جس کی کوئی بھی معقول وجہ یا دلیل نہیں

؎ تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی تھا

پھر اس بحث مذکور میں سے لفظ غوث اعظم ایجاد کر لیا اور اسے حضرت شیخ کی ذات کے ساتھ ہی خاص کر دیا تھا اور حضرات ائمہ اثنا عشر کو بھی اس لقب سے معطل اور بے بہرہ قرار دیا

؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(۲) اسم تفضیل کا لفظ ایسے کسی بھی موقع و محل میں جب استعمال کیا جاتا ہے تو قبل از اسم تفضیل لفظ من مقدر ہوتا ہے اور حصر و قصر والا معنی مراد نہیں ہوتا غوث اعظم یا خیر الناس یا احب الناس سے مراد غوث من اعظم الاغواث یا رجل من خیر الناس یا رجل من احب الناس ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ دجال مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا اور مدینہ عالیہ سے باہر قیام کرے گا فیخرج الیہ یومئذ رجل ھو خیر الناس او من خیر الناس اب ظاہر ہے کہ وہ مرد خواہ حضرت خضر علیہ السلام ہی ہوں سب

Marfat.com

لوگوں سے بہتر اور افضل تو نہیں ہیں بہت سے رسل کرام علیہم السلام خصوصا ہمارے نبی اکرم ﷺ حضرت خضر علیہ السلام سے یقیناً افضل ہیں حاشیہ بخاری شریف ص ۲۰۶ ج ۱ میں ہے لفظة من مرادة والمراد من افضل الاعمال كذا كما يقال فلان اعقل الناس اى من اعقلهم ومنه قوله عليه السلام خير كم خير كم لاهله (منقول من العينى) یعنی ایسے مقامات میں من مقدر ہوتا ہے افضل الاعمال سے مراد من افضل الاعمال ہے اسطرح اعقل الناس کہا جائے تو مراد من اعقل الناس ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے انصار کو فرمایا انتم احب الناس الی (بخاری شریف ص ۵۳۴ ج ۱) تو یہ ہرگز مراد نہیں ہوسکتا کہ مہاجرین احب نہیں یقیناً وہ بھی احب ہیں لہذا احب الناس سے مراد من احب الناس ہی ہے یعنی اے انصار تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے بہت پیارے ہیں نہ یہ کہ صرف تم ہی احب ہو اور دوسرا کوئی احب نہیں اسی طرح فرمایا ان احب اسماء كم الى الله عبد الله وعبدالرحمان (مسلم شریف ص ۲۰۶ ج ۱) یوں ہی حضرت زیدؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کے بارے میں فرمان نبوی ہے ان تطعنوا فى امارته يريد اسامة بن زيد فقد طعنتم فى امارة ابيه من قبله وايم الله ان كان لخليقا لها ان هذا لها لخليق يريد اسامة ايم الله ان كان لاحبهم الى من بعده فاوصيكم به فانه من صالحيكم . اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو آپ نے اسامہ بن زید کا ارادہ فرمایا تو ضرور تم نے اسکے باپ کی امارت میں بھی اس سے پہلے طعن کیا اور اللہ کی قسم بے شک وہ اس کے لائق تھا بلاشبہ یہ اسکے لائق ہے آپ نے اسامہ کا ارادہ فرمایا قسم اللہ کی اسکے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں تمہیں اسکے بارے میں وصیت کرتا ہوں بلاشبہ وہ تمہارے صالحین میں

Marfat.com

سے ہے (مسلم شریف ۲۸۳ ج ۲) تو حضرت زیدؓ اور حضرت اسامہؓ احب الناس ہیں اور یقیناً ہیں مگر اسکا یہ مفہوم لینا یقیناً غلط ہوگا کہ صرف یہ دونوں ہی احب ہیں کوئی دوسرا احب نہیں ہے لہذا یہاں بھی من احب الناس مراد ہوگا یعنی جو لوگ بہت پیارے ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں اسی طرح غوث الاعظم کے لقب میں بھی حصر وقصر والا معنی مراد لینا یقیناً غلط ہوگا اور اس سے مراد غوث من اعظم الاغواث ہوگا یعنی ہر زمانہ میں ایک بڑا غوث (غوث اعظم) ہوتا ہے اور آپ بھی ان بڑے اغواث میں سے ایک ہیں لہذا یہ دعوی کہ صرف آپ ہی غوث الاعظم ہیں کوئی دوسرا غوث الاعظم نہیں بالکل بے بنیاد ہے

ہر قطب وقت اپنے وقت کا غوث الاعظم ہوتا ہے

ممتاز محرف صاحب کسی کو مستثنیٰ کرنے پر رضامند نظر نہیں آتے

قدم الشیخ کے ص ۵۳ پر لکھتے ہیں فخضعت له رقاب الاولياء المتقدمين والمعاصرين والمتاخرين الى يوم الدين رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعين

تبصرہ: یہاں اپنے مشائخ کے برخلاف نہ تو ممتاز محرف نے اکابر تابعین کو مستثنیٰ کیا نہ ہی حضرت امام مہدیؑ کو یہاں تو انکے ایمان کی بنیادیں بھی نہیں لرزیں اس طرح کے اقدامات سے انکو قدرے سکون حاصل ہوتا ہے اور پیچ وتاب کھانے سے بھی بچ جاتے ہیں انکی حالت یہ ہے کہ

؎ بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ممتاز محرف کے پیر بے ضمیر کی مبالغہ آرائی

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۳۹ پر یہ اشعار درج کئے

Marfat.com

؎ حسن میں علم وجلالت میں مسیحائی میں کوئی ثانی نہیں اے دلبر زہراؓ تیرا

تبصرہ: ممتاز محرف صاحب یہاں کس دلیل سے تخصیص کرینگے ہمیں بھی مطلع کریں اس لئے کہ تخصیص عقلی کو وہ کیا تسلیم کرینگے اولیاء کرام کے ارشادات سے قدمی الخ کی تخصیص کرنے پر تیار نہیں ہیں

؎ پاسکا تیرے سوا کون مقام مخدع تجھ سے مخصوص ہے یہ رتبہ اعلیٰ تیرا

تبصرہ: مقام مخدع افراد واصلین سے قطب کے چھپنے کا مقام ہے حضرت ابن عربیؒ نے اس مقام کو حضرت غوث اعظمؓ سے خاص نہیں فرمایا دیکھئے (فتوحات مکیہ ص ۱۳۰ ج ۲)

؎ جو کہا تو نے وہ مامور من اللہ ہو کر اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعوی تیرا

تبصرہ: حضرت ابن عربیؒ نے ان دعاوی کو شطحات کہہ کر آپکے مامور من اللہ ہونے کی نفی کردی اور امام شعرانی نے لطائف المنن میں صراحت فرمائی کہ آپ بلا امر تصرف فرماتے تھے

؎ عہد تک تیرے نہیں تیرا تصرف محدود
سچ تو یہ ہے کہ ہر اک عہد ہے شاہا تیرا

اگر پیر بے ضمیر اس سے مراد قدم غوث بر جمیع اولیاء مراد لیتے ہیں تو یہ بات قابل مذمت ہے اگر یہ مراد لیں کہ آپکا فیضان اور آپکا سلسلہ جاری رہے گا تو یہ بات درست ہے

نصیر دیابنہ کے نام علامہ مصطفوی کا مکتوب

نصیر شاہ گولڑوی نے حضرت شمس الفقہاء مدظلہ العالی کو گالیاں دیکر اپنی زبان کی گندگی ظاہر کی یوں تو کافر حضور سرکار دو عالم ﷺ کو بھی گالیاں دیتے تھے بھلا دشنام طرازی سے کسی

Marfat.com

کی عزت وعظمت میں کوئی کمی آسکتی ہے نصیر دیابنہ صاحب! حق میں بڑی قوت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ پیش کردہ دلائل میں سے کسی کا بھی جواب نہ دے سکے حضرت محقق العصر مدظلہ العالی کا گناہ تو صرف یہ تھا کہ آپ نے اکابر بزرگان دین کے ارشادات کو جمع فرمادیا اگر صرف مؤلف اور جامع گستاخ ہے تو آپ کے اس گستاخانہ فتویٰ سے وہ مقدس ہستیاں کیسے بچیں گی جنہوں نے یہ سب کچھ لکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے حوالہ جات خود آپ کے گھر کے تھے جن پر آپ بلاوجہ حضرت مؤلف سے الجھ گئے اور آپ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنے لگے اگر آپ میں ہمت ہے تو ان حوالہ جات کا جواب دو یہاں ہم علامہ محمد علی مصطفوی صاحب کے نصیر شاہ گولڑوی کی جانب مکتوب کا خلاصہ درج کرتے ہیں علامہ مصطفوی لکھتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ حضرت علامہ محمد احمد چشتی صاحب کی زبان و بیان میں جو تلخی ہے اسکی وجہ حضور قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت نہیں ہے بلکہ بعض غالی حضرات کے غلو کا ردعمل ہے۔ قدم غوث بر اولیاء اولین وآخرین کا عقیدہ رکھنے والے کئی صاحب علم حضرات میرے علم میں ہیں جو اس عقیدہ کو اسلام کا چھٹا رکن ہونے سے کم نہیں سمجھتے۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ایسے شخص سے ہاتھ ملانا گوارا نہیں کرتے تھے جو حضور غوث پاک بغدادی قدس سرہ کا قدم تمام اولیائے اولین وآخرین کی گردنوں پر نہ مانتا ہو حالانکہ جمہور اولیاء کرام اس عقیدہ کے قائل نہیں ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب میں خود لکھا ہے۔

امور شرعیہ کے جائز، مستحب اور واجب ہونے میں بہت فرق ہے

Marfat.com

آج علماء ومشائخ اہل سنت کی چشم پوشی کے کرشمے ہیں کہ لوگ قبروں کو چومنا فرض ،مزارات کا سجدہ ضروری، درباروں کا طواف معراج عقیدت اور پیروں فقیروں کو تقدیر وقضاء کا مالک سمجھنا پیری مریدی کا اہم جزو سمجھتے ہیں انہیں راہ راست پر کون لائے گا ؟افراط وغلو کا یہ عالم ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود شریف پڑھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا، جبکہ انگوٹھے چومنا لازمی سمجھا جاتا ہے۔اذان سن کر کلمات اذان کا جواب دینا اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا، جتنا اذان کے بعد درود وسلام پر زور دیا جاتا ہے۔کسی فوت شدہ مسلمان کے روزوں اور فوت شدہ نمازوں کا بدلہ ادا کرنا کچھ حیثیت نہیں رکھتا جبکہ تیجے چالیسویں اور سالانہ خیرات وطعام کو دین کا جزو لاینفک خیال کیا جاتا ہے کہیں کسی مقام پر درود شریف پڑھنا پڑ جائے تو الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا ہر فرض سے اہم فرض سمجھا جاتا ہے جبکہ درود ابراہیمی کو دیوبندیوں وہابیوں والا درود سمجھ کر قابل اعتناء خیال نہیں کیا جاتا حالانکہ متذکرہ بالا امور کے جواز اور استحباب واباحت کے ہم قائل ہیں، لیکن ان باتوں کو وجوب شرعی کا درجہ دینا اور انہی پر سنی ہونے کو موقوف سمجھنا دین میں زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر عوام کی ان بدعقیدگیوں اور شرک وبدعت والی خصلتوں کے خلاف زبان وقلم کے ذریعے جہاد کر کے کوئی تو بارش کا پہلا قطرہ بنے گا، یا سب مصلحت کا شکار بنے رہیں گے

لطمۃ الغیب فی ازالۃ الریب ص ۵۵۔۵۶

نصیر صاحب آپ کی آواز مکے اور مدینے۔آپ کی مذکورہ بالا تحریر کی روشنی میں آپ سے سوال ہے کہ جن حضرات نے قدم غوث برگردن اولیاء اولین وآخرین کو دین کا چھٹارکن قرار دے رکھا ہے مسلمان اور سنی ہونا اس عقیدہ پر ہی موقوف کر رکھا ہے جو قدم غوث کو

Marfat.com

آنجناب کے زمانہ کے اولیاء کیلئے ہی مانے اسے گستاخ وبدمذہب قرار دیتے ہیں یہ دین میں زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟

حالانکہ اس عقیدہ کا قرآن وحدیث میں نام ونشان تک نہیں ہے اور نہ ہی عقائد کی کتابوں میں اسے اہل سنت کے عقائد میں شمار کیا گیا ہے عقیدہ قدم غوث براولیاء اولین وآخرین کے ایک پرچارک مولانا فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں

قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله کا عقائد سے تعلق ہے نہ احکام شرعیہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل سے ہے اور طریقت کا ایک فرعی جزئیہ جس کے منکر کو فاسق وفاجر تک بھی نہیں کہہ سکتے ہاں استخفاف اور توہین مدنظر ہو تو اس کا حکم اور ہے۔ (تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر ص ۱۴)

آخر اس غلط عقیدہ کی تردید میں کسی نے زبان وقلم کے ذریعے بارش کا پہلا قطرہ بننا تھا اور اس غلط دعوٰی کی تردید کرنی تھی کہ یہ اولیائے کرام کا اجماعی عقیدہ ہے۔ حالانکہ کثیر اولیاء کرام کے نزدیک حضرت غوث صمدانی سیدی عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا قدم صرف ان کے زمانہ مبارک کے اولیاء کرام پر ہے۔ البتہ ان کا ادب ہر زمانہ کے اولیاء کرام نے کیا ہے جبکہ قائلین قدم غوث براولیاء اولین وآخرین نے ادب کو زیر قدم ہونے پر محمول کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ حضرت صاحبزادہ محمد احمد چشتی صاحب میرے خیال کے مطابق قدم غوث برگردن اولیاء اولین وآخرین کے غلط نظریہ کی تردید کرنے والے بارش کے پہلے قطرہ کا نام ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میرے خیال کے مطابق علامہ محمد احمد چشتی صاحب کی تحریر میں جو تلخی اور سختی ہے یہ حضرت غوث پاک علیہ الرحمتہ سے بغض وعداوت کیوجہ سے نہیں بلکہ بعض حضرات کے غلو فی العقیدت کا ردعمل

Marfat.com

ہے خود آپ نے بھی لکھا ہے

''جس طرح اس کائنات بسیط میں موسم بدلتے رہتے ہیں۔گرمی، سردی، خزاں اور بہار اپنے اپنے وقت پر نمودار ہوتی ہے اسی طرح انسان کے اندر کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے غم، خوشی، قبض وبسط، نرمی ودرشتی اور دیگر طبع انسانی سے متعلق تمام جذبات یہ سب ایسی کیفیات ہیں جو خارجی وداخلی مختلف النوع اسباب کے زیر اثر انسان پر طاری ہوتی رہتی ہیں۔ان بدلتی کیفیات کے ساتھ آدمی کا لب ولہجہ بھی ضرور بدلتا ہے نیتجتاً گفتگو کے تیور بھی مدوجزر کا شکار رہتے ہیں کیونکہ گفتگو دو طرح کی ہے ایک وہ گفتگو جو زبان سے کی جاتی ہے جبکہ دوسری وہ گفتگو جو زبان قلم سے ادا ہوتی ہے۔لہذا قلم پر داخلی کیفیات کا اثر انداز ہونا بھی ایک فطری امر ہے اور پھر یہ حقیقت بھی تو نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ جس طرح گفتگو کا لب ولہجہ موضوع بحث کا مرہون منت ہوتا ہے، اسی طرح بطن قلم سے جنم لینے والے اطفال نقوش بھی موضوع زیر بحث کی تاثیر اپنے دامن میں لئے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ کسی ایسی تالیف میں یہ باتیں اور بھی زیادہ ملحوظ نظر رکھنا ضروری ہو جاتی ہیں جو کسی کے جواب میں منصۂ شہود پر آرہی ہو (لطمۃ الغیب ص ۴۔۵)

قائلین قدم غوث برگردن اولیاء اولین وآخرین اپنے نظریہ کو اپنے نظریہ کے مخالف اہل علم پر زبردستی مسلط کرتے ہیں اور دوسرے اولیاء کبار کی بے ادبی کے مرتکب ہوتے ہیں لہذا قائلین قدم غوث برگردن اولیاء اولین وآخرین کا نامناسب طرز عمل بھی علامہ محمد احمد چشتی صاحب کی تحریر پر ضرور اثر انداز ہوگا۔جوش جذبات میں بعض دفعہ لفظوں کے انتخاب میں اعتدال نہیں رہتا جو بات نرم اور معتدل الفاظ سے بیان کی جاسکتی ہے اس کی ادائیگی سخت اور تلخ الفاظ میں ہو جاتی ہے۔جوش جذبات میں خود آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے آپ

Marfat.com

نے جناب محمد احمد چشتی صاحب کی ۵۷ گستاخیاں شمار کروائی ہیں حالانکہ انہیں گستاخیاں نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ صاحبزادہ محمد احمد چشتی صاحب نے اپنے نقطہ نظر کو دلائل کے ساتھ اولیاء اللہ کی کتابوں کے حوالہ جات سے بیان کیا ہے تمام عبارتوں کا جائزہ لیا جائے تو ایک کتاب تیار ہوسکتی ہے، البتہ بعض عبارات کا مختصر جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

آپکی جانب سے حضرت صاحبزادہ محمد احمد چشتی صاحب پر گستاخیوں کے الزامات کا مختصر جائزہ

الزام نمبر ۱۔ حضرت غوث پاک نے اپنے مرتبے کا اظہار کیا، جبکہ دوسرے بزرگ خاموش رہے۔ اظہار کرنے والوں سے خاموش رہنے والے افضل ہوتے ہیں (حکایت قدم غوث ص ۵۳ لطمۃ الغیب ص د)

جائزہ۔ حضرت صاحبزادہ محمد احمد چشتی صاحب نے اسے ''ارشادات اولیاء عظام کا خلاصہ'' کے عنوان کے تحت نمبر ۴ کے تحت لکھا ہے۔ جناب محمد احمد چشتی صاحب کی اس بات سے دلیل کے ساتھ اختلاف کیا جاسکتا ہے مگر اسے گستاخی قرار دینا ناانصافی ہے کسی دوسرے بزرگ کو حضرت غوث پاک سے افضل قرار دینا گستاخی نہیں ہوسکتا۔

الزام نمبر ۳: حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بننے والے قادری حضرات (صدیوں سے آنیوالے اولیاء) بھی اس موضوع پر رطب و یابس (کمزور اور جھوٹی باتیں کرنے) سے گریز نہیں کرتے (ص ۶۰ لطمۃ ص د)

جائزہ۔ اس عبارت کو ہرگز گستاخی نہیں کہا جاسکتا۔ اس عبارت میں قادری حضرات سے مراد صدیوں سے آنیوالے اولیاء نہیں ہیں کیونکہ قادری سلسلہ کے تمام اولیاء قدم غوث بر

Marfat.com

اولیاءاولین وآخرین کے قائل نہیں۔حضرت شیخ اکبرؒ اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ وغیرہ علماء ومشائخ قادری ہونے کے باوجود صرف آپکے زمانہ کے اولیاء کرام کے آپ کے زیر قدم ہونے کے قائل ہیں۔اس سے مراد قادری سلسلہ سے منسلک بعض متاخر علماء ومشائخ ہیں۔جن کا سب سے بڑا ماخذ ''تفریح الخاطر،،مؤلفہ علامہ عبدالقادر اربلی ہے جس میں جھوٹی روایات کی بھرمار ہے یہ دراصل صادق شہابی کی تالیف ''کرامات غوثیہ'' کا عربی ترجمہ ہے ''حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ'' کے جواب میں جو کتابیں لکھی گئیں مثلاً فیض احمد اویسی کی ''تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر،،ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی کی ''افضلیت غوث اعظم دلائل وشواہد'' اور ممتاز احمد چشتی کی تالیف ''قدم الشیخ عبدالقادر علی رقاب الاولیاء الاکابر'' کے دلائل کا سب سے بڑا ماخذ یہی ''تفریح الخاطر'' ہے۔اس کتاب کی جھوٹی روایات پر ان حضرات نے اپنے عقیدہ کی عمارت کھڑی کی ہے۔تفریح الخاطر کی ایک روایت میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن پر بھی حضور غوث پاک کے قدم آنے کا ذکر ہے۔جبکہ اس روایت کو نقل کرنے کے باوجود فیض احمد اویسی صاحب نے رکیک تاویلات کرتے ہوئے تسلیم کیا ہے۔''سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یہی عقیدہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا ہے: (تحقیق الاکابر ص ۱۶۶)

تفریح الخاطر کی جھوٹی روایات کی چھان پھٹک اس کم علم نے اپنی تالیف ''تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی'' میں نہایت وضاحت سے کردی ہے۔

آپ نے قوسین میں ''صدیوں سے آنے والے اولیاء'' کا اضافہ کرکے اس عبارت کو زبردستی گستاخانہ بنانا چاہا ہے۔

Marfat.com

الزام نمبر۴،۵،۶،۷،۸،۹،۱۰

جائزہ۔ان الزامات کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حضرت سیدی امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت قطب الزماں سیدی علی خواص اور حضرت شیخ الشیوخ شھاب الدین سہروردی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔اگر اسے گستاخی سمجھا جائے تو پھران بزرگوں کے بارے میں کیا کہا جائے؟

الزام نمبر۱۱،۱۲۔شیخ عبدالقادر سکر والے ہیں اور ایسے لوگ انبیاء کے برخلاف ہیں۔شیخ عبدالقادر ولی کامل نہیں تھے کیونکہ جو کامل ہوتے ہیں وہ اظہار نہیں کرتے آپ نے راز ظاہر کر دیا

الزام نمبر۱۳: حضرت بایزید بسطامی نے آخری عمر میں فرمایا کہ میں اب تک یہودی تھا (حکایت قدم غوث ص ۶۷ تا ۶۹ لطمۃ الغیب (ص ھ)

جائزہ: مؤلف ''حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ'' نے اس مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام نہیں لیا ہے۔ بلکہ فوائد الفواد اور سیر الاولیاء کے حوالہ سے اصحاب سکر اور اصحاب صحو کے بارے میں بیان کیا ہے فوائد الفواد کے حوالہ سے لکھا ہے۔

''وہ جو اولیاء ظاہر کر دیتے ہیں انکی مستی کی وجہ سے ہے اس لئے کہ یہ اصحاب سکر ہیں بر خلاف انبیاء کے اس لئے کہ وہ اصحاب صحو ہیں (ص ۶۷) یہاں برخلاف سے مراد برعکس ہے کہ اصحاب سکر کے برعکس انبیاء کرام اصحاب صحو ہیں۔اولیاء کرام پر سکر و صحو دونوں حالتیں طاری ہوتی ہیں حضرت سیدنا غوث جیلانی بھی راہ سلوک میں مختلف احوال و کیفیات سے گزرے مؤلف ''حکایت قدم غوث،، نے بعض احوال کے لحاظ سے حضور

Marfat.com

غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کو صاحب سکر کہا ہے جیسا کے ایک قصیدہ میں ہے

؎ میں ہی قرآن ہوں اور سبع مثانی ہوں

میں بلند مقام میں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ تھا اور مقام قاب قوسین میں بھی اجتماع احبہ میں اور میں اللہ کا علم جانتا ہوں اور اس کے حروف کا احصاء کرنے والا ہوں میں نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی پر تھا دریا اور طوفان میری کف قدرت میں ہیں۔ میں اسوقت بھی موجود تھا جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اور آتش ابراہیمی میری دعا سے ٹھنڈی ہوئی۔ اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ ذبح میں حاضر تھا مینڈھے کا نزول میری جوانمردی سے ہوا میں یعقوب علیہ السلام کے ساتھ تھا آپکی آنکھ کی خرابی میں آپ کی آنکھیں ٹھیک نہ ہوئیں مگر میری تھوک سے۔ میں اسوقت بھی تھا جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی مناجات میں تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے میرے عصا سے مدد حاصل کی۔ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مہد میں بولنے والا تھا اور داؤد علیہ السلام کو میں نے اپنے نغمہ کی مٹھاس عطا کی اور میں زمانہ بلا میں ایوب علیہ السلام کے ساتھ تھا انکی مصیبت میری دعا سے ہی دور ہوئی۔ میں ہی فرد کبیر بالذات ہوں

قصیدہ **رومی** کے اشعار جن کا ترجمہ اوپر نقل گیا ہے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے مولف ''حکایت قدم غوث'' لکھتے ہیں ''مذکورہ بالا کلمات از قبیل شطح وسکر ہی قرار دیئے جاسکتے ہیں مثلاً قاب قوسین میں حضور ﷺ کے ساتھ ہونے کا دعویٰ۔ نیز اللہ کے تمام علم کا احصاء کرنے کا دعوی حالانکہ اللہ جل مجدہ کا علم غیر متناہی ہے جسکا احاطہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بھی ثابت کرنا جائز نہیں ہے نیز آپ دعوی فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کو میٹھی آواز میں نے دی عیسی علیہ السلام کے ساتھ میں بول رہا تھا یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں

Marfat.com

میری تھوک سے ٹھیک ہوئیں وغیرہا من الدعاوی اس سے بڑھ کر یہ کہ بالذات واحد فرد کبیر ہونے کا دعوی۔ صحو پر مبنی ہونے کی صورت میں شرعی لحاظ سے یہ دعاوی کیسے درست ہو سکتے ہیں،، (حکایت قدم غوث ص ۴۷) تو نصیر صاحب اس پوری بحث میں گستاخی کہاں سے آگئی۔ اسی طرح حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ بھی فوائد الفواد کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ سیدنا بایزید بسطامی نے کسی وقت جو کہا تھا سبحانی ما اعظم شانی اس سے عمر کے آخر میں استغفار کیا اور کہا میں نے یہ اچھی بات نہیں کہی میں یہودی تھا اب زنار توڑتا ہوں اور از سر نو مسلمان ہوتا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھتا ہوں۔ اب بتایئے یہ واقعہ صاحب فوائد الفواد نے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کیا ان دونوں اکابر اولیاء پر بھی گستاخی کا الزام لگایا جائے؟ اگر جناب محمد احمد چشتی صاحب یہ واقعہ نقل کرنے کی وجہ سے گستاخ ہیں تو مذکورہ دونوں بزرگ کیوں نہیں؟ کیا یہ بذات خود گستاخی نہیں؟

الزام نمبر ۱۴: جو شخص حضرت شیخ جیلانی کے سکر (نشے) کا انکار کرے وہ جھوٹا اور جھٹلانے والا ہے (ص ۱۷، لطمۃ الغیب ص و)

جائزہ۔ یہاں مؤلف ''حکایت قدم غوث،، نے سکر کا ثبوت حضرت شیخ قدس سرہ کے اشعار سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ''اب یا تو آپ حال سکر میں اقرار سکر فرما رہے ہیں یا حال صحو میں دونوں صورتوں میں سکر ثابت ہے نیز کیا حضرت کے سکر کا منکر حضرت شیخ کا مکذب نہ ہوگا'' مؤلف ''حکایت قدم غوث،، فرما رہے ہیں کہ جب خود حضرت غوث پاک قدس سرہ سکر کا اقرار کر رہے ہیں تو کیا اس کا انکار حضرت شیخ قدس سرہ کو جھٹلانا نہیں ہوگا۔ اس میں گستاخی کہاں سے آگئی؟

Marfat.com

الزام نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰

جائزہ۔ان تمام الزامات سے متعلق عبارات فتوحات مکیہ سے نقل کی گئی ہیں اگر اسے گستاخی قرار دیا جائے تو کیا صاحب فتوحات مکیہ اسکی زد میں نہیں آئیں گے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کا انبیاء کرام پر شطح کا اظہار خود انکے قصیدہ میں موجود ہے فیض احمد اویسی صاحب بھی اسے شطح معنوی کہتے ہیں (تحقیق الاکابر ص ۹۲) قائلین قدم غوث بر گردن اولیاء اولین وآخرین اس قصیدہ کے اشعار کی قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی معقول توجیہ وتاویل کرنے سے قاصر ہیں۔ جناب ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی صاحب نے صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا ''پھر مولوی صاحب (محمد احمد چشتی) کے نقل کردہ اشعار میں توجیہ وتاویل کی گنجائش بھی موجود ہے۔ (افضلیت غوث اعظم ص ۱۷۹) مگر توجیہ وتاویل کرنے سے کنی کترا گئے فیض احمد اویسی اور ممتاز چشتی کا بھی یہی حال ہے میں نے اس موضوع پر اپنی کتاب ''تحقیق المعانی'' میں تفصیلی بحث کی ہے اگر ان اشعار کی وجہ سے شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے یہ لکھ دیا ہے کہ **وکان عبدالقادر الجیلانیؒ ممن یشطح علی الاولیاء والانبیاء بصورۃ حق فی حالہ فکان غیر معصوم اللسان** اور عبدالقادرؒ جیلانی ان میں سے تھے جو اپنے حال میں بصورت حق اولیاء اور انبیاء پر شطح کا اظہار کرتے تھے تو آپ غیر معصوم اللسان تھے تو کیا صاحب فتوحات مکیہ نے جو سلسلہ قادریہ کے بزرگ ہیں کوئی خلاف حقیقت بات لکھ دی جو اسے گستاخی قرار دیا جائے؟ اگر صاحب فتوحات مکیہ نے انبیاء کرام کی شان ومرتبہ کو پیش نظر رکھ کر حضور غوث جیلانی قدس سرہ کو غیر معصوم اللسان کہہ دیا تو یہ گستاخی نہیں بلکہ عظمت انبیاء کا تحفظ ہے انبیاء کرام کا مرتبہ حضور غوث پاک قدس سرہ سے بہت بلند ہے

Marfat.com

الزام نمبر۳۳: حضرت مجدد الف ثانی کا وہ مکتوب جس میں حضرت غوث پاک کا مرتبہ بیان کیا گیا وہ جعلی خود ساختہ اور مسترد کیا ہوا ہے

الزام نمبر۵۲، ۵۳: البتہ ہمارا جوابی دعوٰی بدستور باقی ہے جسے کوئی غالی تا قیامت توڑ نہیں سکے گا یعنی سب قادریوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جانا چاہیے (ص ۳۱۱) جس قادری کو بھی فیض غوثیہ ملے گا بوساطت حضرت مجدد الف ثانی ہی ملے گا (ص ۳۱۱ لطمہ ص ی)

جائزہ: حضرت مجدد الف ثانیؒ کے آخری مکتوب پر تفصیلی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو میری کتاب ''تحقیق المعانی'' کا صفحہ ۶۵ تا ۸۵۔ ڈاکٹر الطاف سعیدی اور مولوی فیض احمد اویسی نے اس مکتوب کا حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کی وفات کے بعد داخل مکتوبات ہونا تسلیم کیا ہے لہذا اس مکتوب کی صحت پر شبہ کا اظہار گستاخی نہیں ہے قائلین قدم غوث بر گردن اولیاء اولین و آخرین بھی اس خط کی اپنے مفید مطلب باتیں تسلیم کرتے ہیں بقیہ خط سے صرف نظر کر جاتے ہیں آپ نے خود بھی ایسا ہی کیا ہے اس خط میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے دو راستے ہیں ایک وہ راہ جو قرب نبوت سے تعلق رکھتی ہے علیٰ اربابھا الصلوۃ والسلام اور اصل الاصل تک پہنچانے والی ہے اس راہ سے واصل ہونے والے اصل میں تو انبیاء کرام ہیں اور انکے صحابہ اور باقی امتیوں میں سے جس کو بھی اس دولت سے نوازیں اگرچہ وہ بہت ہی تھوڑے ہیں اس راہ میں توسط و حیلولت نہیں ان واصلین میں سے جو بھی فیض حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی وسیلے کے اصل سے کرتا ہے اور کوئی بھی دوسرا اس راہ میں حائل نہیں ہوتا دوسری راہ قرب ولایت سے تعلق رکھتی ہے اس راہ میں توسط و حیلولت ہے اس راہ کے واصلین کے پیشواء حضرت علیؓ ہیں حضرت علیؓ کے بعد یہ منصب ائمہ اثناء عشریہ سے ہوتا ہوا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو منتقل ہوا

Marfat.com

اب یہ معاملہ ان سے متعلق ہے حضرت مجدد الف ثانی سے سوال کیا گیا کہ مکتوبات کے ایک اور مکتوب میں مجدد الف ثانی کے معنی کے بیان میں مذکور ہے کہ جو کچھ بھی فیض کی قسم سے اس مدت میں امتوں کو پہنچتا ہے وہ مجدد الف ثانی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اگر چہ وہ اقطاب واوتاد نجباء وابدال ہوں حضرت مجدد الف ثانی جواب میں فرماتے ہیں کہ مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ (جیلانی) کے نائب ہیں اور حضرت شیخ کی نیابت سے یہ معاملہ اس سے وابستہ ہے حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ جائز ہے کہ کوئی شخص قرب ولایت کی راہ سے قرب نبوت تک پہنچے (خلاصہ مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد سوئم ص ۱۶۵۔۱۶۷ مکتوبات امام ربانی طبع کراچی) مکتوب سے صاف واضح ہے کہ پہلی راہ سے واصل ہونے والا کسی توسط ووسیلے کے بغیر اصل سے فیض حاصل کرتا ہے کوئی بھی دوسرا اس راہ میں حائل نہیں امت محمدیہ کے کئی ولی پہلی راہ سے واصل ہوئے جن میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سیدی ابوالعباس سید احمد بدوی سیدی ابراہیم دسوقیؒ سیدی شمس الدین محمد حنفیؒ سیدی محمد بن ابی الحسن البکری اور سیدی ابراہیم متولی رضی اللہ تعالیٰ عنھم جیسے اولیاء عظام شامل ہیں ان اکابر اولیاء کرام کے بارے میں تفصیلی حوالہ جات میری تالیف "تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی،، میں موجود ہیں بہت سے اولیاء کرام دوسری راہ سے پہلی راہ تک پہنچے اور توسط وحیلولت سے بے نیاز ہو گئے ان اکابر اولیاء کرام کو زبردستی حضرت غوث جیلانیؒ کے زیر قدم قرار دینا کیا ان بزرگوں کی شان میں بے ادبی اور گستاخی نہیں؟ آپ نے خود مکتوبات مجدد الف ثانی کے آخری مکتوب کو مکمل طور پر ان کا مکتوب تسلیم نہیں کیا ہے اگر آپ کے نزدیک اس خط کو مشکوک ماننا گستاخی ہے تو پھر آپ نے گستاخی نمبر 53'52 کو تعداد بڑھانے کے لئے حضرت صاحبزادہ محمد احمد چشتی کے

Marfat.com

کھاتے میں کیوں ڈال دیا۔اس مکتوب کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی نائب غوث جیلانی قدس سرہ ہیں اور حضرت غوث پاک کا فیض آئیندہ بذریعہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ملے گا فیض لینے والے خواہ اقطاب واوتاد ہوں جب حضرت مجدد خود فرمارہے ہیں کہ آئیندہ فیض میرے ذریعے ملے گا تو پھر علامہ محمد احمد چشتی صاحب کو گستاخی کا مرتکب قرار دینا کیونکر درست ہوا کیا اس فتوی کی زد میں حضرت مجدد الف ثانی کی ذات نہیں آتی علامہ محمد احمد چشتی صاحب نے درست فرمایا کہ جب غوث پاک قدس سرہ کا فیض بذریعہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ملنا ہے تو قادریوں کو چاہیئے کہ وہ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جائیں

الزام نمبر 37: ایک بزرگ نے فرمایا شیخ عبدالقادر مرتبہ میں مجھ سے پیچھے ہیں ص نمبر 201 لطمہ ص ح

جائزہ: آپ کی گستاخی نمبر 37 کی زد میں علامہ محمد احمد چشتی کی بجائے حضرت امام عبدالو ھاب شعرانی رضی اللہ عنہُ اور قطب الاقطاب غوث الاعظم سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ عنہُ آتے ہیں علامہ عبدالوھاب شعرانی قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم دسوقی نے فرمایا میرے ہی ہاتھ میں روئے زمین کے ہر ولی کا خلعت ہے ان میں سے جس کو چاہتا پہناتا ہوں میں نے آسمان پر اپنے رب کا مشاہدہ کیا اور کرسی پر اس سے مخاطب ہوا اور میں نے ہی اپنے ہاتھ سے دوزخ کے دروازے بند کیے اور میں نے ہی اپنے ہاتھ سے جنت الفردوس کے دروازے کھولے جس نے میری زیارت کی میں نے اسے باغ فردوس میں جگہ دی میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء ازل میں قدیم ازلی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا اور مجھے حکم دیا کہ سب ولیوں کو اپنے ہاتھ سے خلعت پہناؤں چنانچہ میں نے اپنے ہاتھ سے ان کو خلعت پہنائے اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم جا تو ان پر نگہبان ہو جا

Marfat.com

اور رسول اللہ تھے اور میرے بھائی عبدالقادر جیلانی میرے پیچھے تھے اور ابن الرفاعی عبد القادر کے پیچھے الخ۔ قطب العصر امام عبدالوھاب شعرانی علیہ الرحمۃ اس پر تبصرہ فرماتے ہو ئے لکھتے ہیں۔ ''میں کہتا ہوں کہ یہ کلام استطالت کے مقام کا ہے اس مقام والے کو یہ رتبہ حاصل ہوتا ہے کہ جو چاہے بولے اور ان سے پہلے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اس قسم کی باتیں کی ہیں (طبقات الکبری صفحہ 344 .345 اردو ترجمہ طبع کراچی)

یہی قطب الکبیر غوث زماں سیدی ابراہیم دسوقی قرشی رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ میں کہتے ہیں

؎ انا ذالک القطب المبارک امرہ فان مدار الکل من حول ذروتی

میں ہی وہ قطب ہوں چلتا ہے جس کا حکم عالم میں
میرے ہی گرد گردش کرتے ہیں سب اپنی نوبت میں
میرا نشو نما تھا عشق میں آدم سے بھی پہلے
میں پیدائش سے اپنی بھی مقدم ہوں محبت میں
جو ابراہیم نے دیکھا تھا قصہ خواب میں اپنے
میں ہی مقصود تھا بالذات اس لطف و عنایت میں
گئے جو حضرت ادریس باغ خلد کو یاں سے
ملی جب نعمتیں ان کو میں تھا ان کی معیت میں
میں تھا ہمراہ عیسٰی کے جو گہوارہ میں باتیں کی
حلاوت میں نے ہی داؤد کو بخشی تھی نعمت میں
خلائق نے بھی دیکھا تھا کہ تھا میں نوح کا ساتھی
وہ سیلاب اور کشتی سب تھے واں میری ہی قدرت میں

Marfat.com

انا القطب شیخ الوقت فی کل حالۃ　　انا العبد ابراہیم شیخ الطریقۃ

میں ہر حالت میں شیخ وقت اور قطب زمانہ ہوں

میں ابراہیم بندہ پیر ہوں راہ طریقت میں

(الطبقات الکبری صفحہ ۳۴۷ طبع کراچی)

امام شعرانی قدس سرہ لکھتے ہیں میں کہتا ہوں ان اشعار میں کچھ حد سے متجاوز باتیں ہیں وہ ارواح کی زبان سے ہیں اور اس کو نہیں جانتا مگر وہی شخص جس نے ان کے صادر ہونے کا مشاہدہ کیا ہے کہ کہاں سے آئیں اور کہاں تک جائیں گی (طبقات الکبری ص ۳۴۷)

علامہ عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں اور ان سے پہلے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس قسم کی باتیں کی ہیں اس لیئے سزاوار نہیں کہ اس کی (سیدی ابراہیم دسوقی اور سیدنا عبدالقادر جیلانی کے کلام کی) مخالفت کی جائے مگر نص صر یح سے۔ (طبقات الکبری ص ۳۴۵) نصیر صاحب واضح فرمائیں کہ کیا حضرت قطب ربانی امام عبدالوھاب شعرانی اور حضرت قطب کبیر دسوقی رضوان اللہ علیھم اجمعین پر بھی آپ کا فتوی لاگو ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

گستاخی نمبر ۳۸۔ سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی کی طرح کے بے شمار محبوب ہیں (ص نمبر ۲۰۲ لطمہ ص ح)

جائزہ۔ مولف ''حکایت قدم غوث'' نے یہ واقعہ ''مناقب المحبوبین،، ملفوظات غوث الزمان حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اگر یہ گستاخی ہے تو اس گستاخی کا الزام حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ پر آتا ہے مولف تو محض ناقل ہے واضح فرمائیں کہ کیا حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ العزیز گستاخ تھے۔

Marfat.com

گستاخی نمبر۳۹۔حضرت شیخ کا یہ قول بچگانہ ہے ہمارے سامنے کوئی قادری دم نہیں مار سکتا۔

جائزہ۔مولف ''حکایت قدم غوث،، نے اسے مہر منیر کے حوالہ سے نقل کیا ہے تو اس صورت میں گستاخی کا الزام مولف مہر منیر پر آنا چاہئے

گستاخی نمبر۴۰۔غوث پاک کے قدم کی فضیلت ہر زمانے میں ماننے والے جاہل اور متعصب ہیں

جائزہ۔مولف ''حکایت قدم غوث،، نے یہ قول حضرت خواجہ خان محمد تونسوی علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے اگر یہ گستاخی ہے تو گستاخی کا الزام خواجہ خان محمد تونسوی قدس سرہ پر آتا ہے

الزام نمبر 54 : سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ جیسے بزرگ موجود تھے جن سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فیض حاصل کرتے رہے روحانی مشکلات حل کرواتے رہے

جائزہ: نصیر صاحب عجیب بات ہے کہ اکابر اولیاء کرام کو زبردستی حضرت غوث پاکؒ کے زیر قدم قرار دینا کار ثواب ٹھہرے اور حضور غوث اعظم سیدی عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا اپنے عہد کے کسی بزرگ سے فیض یاب ہونا گستاخی قرار پائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا حضرت خواجہ یوسف ہمدانی سے فیض یاب ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے گستاخی نہیں بہجۃ الاسرار میں ہے کہ ایک دفعہ شیخ عبداللہ بن ہبۃ اللہ ابن سقاء اور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ایام طالب علمی میں حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرہ کی زیارت کے لئے گئے ابن سقاء نے کہا میں آج ان سے ایک مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکیں گے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہا معاذ اللہ میں ان سے کوئی سوال کروں میں تو انکی خدمت میں انکی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا بہجۃ

Marfat.com

الاسرارعربی ص6 ترجمہ ص 11۔12 ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک موقعہ پر حضور غوث پاک قدس سرہ حضرت قطب الوقت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ سے ملنے گئے تو انہوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو اپنے قریب بلایا اور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے تمام احوال کا ذکر کر کے انکی تمام مشکلات کو دور کیا بہجۃ الاسرارعربی ص 147 علامہ بدرالدین سرہندی قدس سرہ حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانیؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں آپ ان مشائخوں میں سے ہیں جن کے ساتھ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو صحبت رہی اور منتفع ہوئے آپ اپنے وقت کے غوث تھے (حضرات القدس حصہ اول ص 114،115)

نصیر صاحب! حقیقت کو گستاخی قرار دینا کہاں کی انصاف پسندی ہے کیا گستاخی کے اس فتویٰ کی زد میں علامہ نورالدین شنطوفی علیہ الرحمۃ مصنف بہجۃ الاسرار حضرت بدرالدین سرہندی قدس سرہ بلکہ خود غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ جیسے اکابر اولیاء کرام نہیں آتے ؟ جناب عالی غور کریں آپ نے صاحبزادہ محمد احمد چشتی کی مخالفت کے جوش میں کیسی ہستیوں کو نشانہ پر رکھ لیا ہے حیرت ہے کہ غوث پاک قدس سرہ تو تسلیم کریں کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ نے میری مشکلات کو حل کر دیا اور آپ اسے گستاخی قرار دیں

الزام نمبر ۵۷۔ ثابت ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایک نقشبندی بزرگ نے غوث اعظم بنایا (ص 315)

جائزہ: مولف ''حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ '' جناب علامہ محمد احمد چشتی صاحب نے صفحہ 60 پر لکھا ہے کہ لطائف اشرفی میں ہے حضرت خواجہ اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ بانی سلسلہ اشرفیہ نے فرمایا کہ ایک غوث کی دعا سے دوسرے شخص کو

Marfat.com

منصب غوثی مل سکتا ہے ''حضرت قدوۃ الکبریٰ مے فرمودند غوث درنظر مردم گاہ پنہاں مے گردد وگاہ ظاہر وراست کہ بدعاء غوث دیگر را نصیب منصب غوثی میشود چنانکہ غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی از دعاء غوث بشرف ایں منصب مشرف شد (لطائف اشرفی ص 101) نصیر صاحب فرمایئے کیا قطب الزمان حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ آپ کے جاری کردہ گستاخی کے فتویٰ کی زد میں نہیں آتے؟

اسی طرح ''سیالوی صاحب کے قلم سے ظہور پذیر ہونے والی گستاخیاں'' کے عنوان سے آپ نے جو پہلی تین گستاخیاں گنوائی ہیں یہ علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کے بجائے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخیوں میں شمار کرنا پڑیں گی کیونکہ یہ سب کچھ فتوحات مکیہ سے نقل کیا گیا ہے

گستاخی نمبر ۴: کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دعوی کی مثال ایسے ہے جیسے آخری جنتی شخص دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے اللہ کے فضل سے مشرف ہو کر پکارنے لگے گا کہ جو مرتبہ مجھے ملا کسی کو نہ مل سکا مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب نے اس جگہ حضرت غوث پاک عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا نام نہیں لیا ہے اور نہ آپ کا نام لے کر مثال دی ہے لکھتے ہیں

''نیز یہ توجیہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک صاحب کمال نے اپنے زعم اور اپنے خیال میں اپنے عطا کردہ مرتبہ ومقام کو بے مثال اور منفرد وممتاز سمجھا ہو جیسے آخری شخص جو دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشرف ہو کر پکارا اٹھے گا ''ما اعطی احد مثل ما اعطیت'' (حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ ص 44) لہذا اسے حضرت غوث پاکؒ کی شان میں گستاخی قرار دینا سعی لا حاصل ہے اہل علم کا کسی علمی مسئلہ

Marfat.com

میں اختلاف ہوسکتا ہے مگر ایک ہی مسلک کے علماء ومشائخ کا ایک دوسرے کے خلاف سخت زبان استعمال کرنا انکے مقام ومرتبہ سے مطابقت نہیں رکھتا میرے نزدیک یہ بھی قابل افسوس ہے کہ میرے مسلک کا ایک شخص جو اپنے خیال کے مطابق اپنے ہم عصر علماء کی نامناسب روش کے خلاف کتاب لکھ کر صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے خود بھی وہی روش اختیار کرلے اور اپنے ہم مسلک مخالف علماء کی طرف ایسی گستاخیاں منسوب کرے کہ جس کی زد میں اکابر اولیاء کرام بھی آجائیں آپ نے ایک جگہ لکھا ہے ماضی بعید میں دو بدنام کتابیں منظر عام پر آئیں اور دونوں عقائد ونظریات اہل سنت کے بالعموم اور فکر ونظر فاضل بریلوی کے بالخصوص متضاد ومخالف ہیں ایک مسئلہ مغفرت ذنب (حضور ﷺ کی طرف گناہ کی نسبت اور گناہوں کی معافی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دوسری ''کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبدالقادر'' (غوث پاکؒ کے قدم مبارک اولیاء کی گردن پر ہونے کی حقیقت) پر لکھی گئی ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ مولوی اشرف سیالوی صاحب نے اول الذکر کتاب کے مولف کی علمی وروحانی سرپرستی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور ثانی الذکر کتاب پر تقریظ لکھ ماری (لطمۃ الغیب ص 143'144)

جائزہ۔ مسئلہ مغفرت ذنب میں مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کا موقف وہی ہے جو جمہور اہلسنت کا ہے حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی ہی نہیں بلکہ بہت سے سنی علماء اس مسئلہ میں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نقطہ نظر سے اختلاف رکھتے ہیں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق بھی حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف ہے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی شرح مسلم میں علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے اختلاف کیا ہے جس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے مسئلہ مغفرت ذنب پر کتاب لکھی تو مولانا غلام مہر علی مرحوم نے فکر رضا سے

Marfat.com

اختلاف کرنے والے سنی علماء کے خلاف درشت زبان استعمال کی علامہ اللہ بخش نیر صاحب نے مولانا غلام مہر علی کا تعاقب کیا علامہ اللہ بخش نیر صاحب کا مضمون مکتوب بنام غلام مہر علی کے عنوان سے ماہنامہ ''السعید'' ملتان میں سن 2000ء میں قسط وار شائع ہوا اس مسئلہ کے علاوہ بھی بعض علماء کرام نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے چند مسائل میں اختلاف کیا ہے مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عورت کو کتابت سکھانے کے مخالف ہیں جبکہ مفتی محمد خان قادری نے ''عورت کی کتابت کا مسئلہ'' رسالہ لکھ کر اور مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے موقف سے اختلاف کیا ہے حق یہ ہے کہ کتابت النساء کے جواز پر مضبوط دلائل موجود ہیں۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق سیاہ خضاب کا استعمال جائز نہیں یہی موقف جمہور علماء اہل سنت کا ہے اور اس پر مضبوط دلائل موجود ہیں مگر مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم نے ''سیاہ خضاب کا مسئلہ'' لکھ کر اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے موقف سے اختلاف کیا ہے اور ہمارے عہد کے علماء و مشائخ کی اکثریت اس مسئلہ میں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اور جمہور علماء کی تحقیق پر عمل کرنے کی بجائے مفتی اوکاڑوی مرحوم کی تحقیق پر عمل پیرا ہے لہذا مفتی صاحب مرحوم کے رسالہ کو بدنام رسالہ نہیں کہا جاتا خود پیر صاحب گولڑہ بھی خضاب سیاہ پر عمل پیرا تھے صاحبزادہ محمد احمد چشتی صاحب نے کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبدالقادر لکھ کر کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہاں وہ اپنا موقف نرم الفاظ میں بیان کرنے کی بجائے گرم الفاظ میں بیان کر گئے ہیں فتوحات مکیہ کا ابھی تک اردو ترجمہ نہیں ہوا خواص و عوام کے سامنے فتوحات مکیہ کی عبارتیں اردو ترجمہ کے ساتھ پہلی بار سامنے آئیں تو بعض حضرات اسے جناب محمد احمد

Marfat.com

چشتی صاحب کی گستاخیوں سے تعبیر کرنے لگے ہیں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ فتوحات مکیہ کے متعلقہ مقامات کی عمدہ تشریح وتوضیح کی جاتی اوران مقامات کوحل کیا جاتا مگر ہوا یہ کہ علماء کرام آپس میں الجھنے اورایک دوسرے پرالزام تراشی کرنے لگے ہیں نصیر صاحب!

اصاغر کا اکابر سے ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے دلائل وشواہد کی روشنی میں اختلاف کرنا گستاخی اور بے ادبی میں شمار نہیں ہوسکتا اگر کوئی مسئلہ اکابرین اہل سنت وجماعت کے مابین مختلف فیہ ہوتو فوقیت اس فریق کو حاصل ہوگی جس کے پاس زیادہ وزنی اور مضبوط دلائل ہونگے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فریقین کے مسلم بزرگ ہیں انکے ملفوظات کے حوالے سے آپ نے نقل کیا ہے اسی اثناء میں ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا حضرت معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب رقبہ ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال ہوگی اور یہ عمر ان کے ابتدائے سلوک کی ہے ہاں اگر آپ کے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ اصحاب رقبہ ہوں تو عجب نہیں۔اگر آپ بھی نہ ہوں تو آپ کے شیخ حضرت حاجی شریف زندنی قدس سرہ ضرور اصحاب رقبہ ہوں گے مقابیس المجالس ص 274 ،لطمۃ الغیب ص 234) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے لکھا معاذ اللہ اسے ہم سرراہ بیٹھے کسی مخبوط الحواس اور کور باطن ملنگ کا قول لغو قرار نہیں دے سکتے بلکہ ہمیں یہ ایک ایسے مستند اور جامع الصفات شخص کا ایک ایسا مبنی برحقیقت ارشاد تسلیم کرنا پڑے گا جو معارف وحقائق دردوگداز اور علوم ظاہری وباطنی کے حوالے سے مجمع البحرین حیثیت کا حامل تھا معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے بہ سلسلہ قدمی ہذہ جو کچھ فرمایا اپنے باطنی کشف کی آنکھ سے دیکھ کر فرمایا تھا

(لطمۃ الغیب ص 193)

Marfat.com

آپ نے اصحاب رقبہ کے بارے میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے مجھے اس سے انکار نہیں۔ اگر مقبوس نمبر 129 کے مطالعہ کے وقت بھی یہی رائے برقرار رکھی جائے تو کیا مضائقہ ہے جس میں قول قدمی پر تفصیلی گفتگو ہے ملاحظہ فرمائیں۔ ''اس کے بعد راقم الحروف نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ اس سال ماہ جمادی الاول 1317ھ میں جب حضرت ملتان تشریف لے گئے تو دیوان صدرالدین سجادہ نشین خانقاہ حضرت بندگی موسیٰ پاک شہیدؒ اور وہاں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ غوث اعظم کے قول **قدمی هذه رقبة كل ولی الله** پر حضور کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی وہ کس طرح ہے حضرت اقدس نے فرمایا وہ اس طرح ہے کہ جب میں ملتان شریف پہنچا تو دیوان صدرالدین اپنے دوستوں بھائیوں اور چند مولویوں کے ساتھ ملنے آئے ان کے ساتھ مختلف مضامین پر گفتگو ہوتی رہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپس میں یہ مشورہ کر کے آئے تھے کہ مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کریں آخر چند متفرق باتوں کے بعد انہوں نے پوچھا کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ **قدمی هذه علی رقبة كل ولی الله** (میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے) کیا اس میں تمام مشائخ متقدمین اور متاخرین اور اس زمانے کے تمام اولیاء کرام شامل ہیں؟ میں نے کہا مشائخ متقدمین اور متاخرین (یعنی جو اولیاء کرام حضرت غوث الاعظم سے پہلے اور بعد تھے) اس قول میں شامل نہیں ہیں اور مشائخ ہم عصر خواہ حاضر ہوں یا غائب سب شامل ہیں انہوں نے کہا ہم نے تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں یہ دیکھا ہے کہ اس میں تمام اولیاء کرام شامل ہیں خواہ وہ متقدمین ہوں یا متاخرین ہوں یا ہم عصر ہوں میں نے کہا مشائخ متقدمین میں حضرت غوث اعظم کے پیران عظام بارہ امام اور صحابہ کرام بھی اولیاء

Marfat.com

اللہ تھے انبیاء نہیں تھے لہذا یہ کہنا کہ اس قول میں تمام اولیاء متقدمین شامل ہیں کمال بے ادبی ترجیح بلا مرجح اور دعویٰ بلا دلیل ہے اکثر کتب ملفوظات صحیح نہیں ہیں اور بلا تحقیق لکھی گئی ہیں میرے نزدیک انکی سند قابل اعتبار نہیں ہے ہاں اگر یہ بات معتبر اور مستند کتابوں مثل نفحات الانس۔ اخبار الاخیار اور مکتوبات امام ربانی میں درج ہے تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں (مقابیس المجالس ص 886۔887) اصحاب رقبہ والے مقبوس میں بھی حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے اولیاء متقدم اور اولیاء متاخر اور مبتدیان اور سالکان کو اس حکم سے خارج قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حکم خاص ان منتہیوں کے لئے ہے جو آپکے ہم عصر تھے (مقابیس المجالس ص 278) اگر مقبوس نمبر 129 کے متعلق بھی تسلیم کر لیا جائے کہ یہ ایک مستند جامع الصفات اور علوم ظاہری و باطنی میں مجمع البحرین شخصیت کا ارشاد ہے جو انہوں نے اپنے باطنی کشف کی آنکھ سے دیکھ کر فرمایا تھا تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ" اگر حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ یا ان کے شیخ حضرت حاجی شریف زندنیؒ ہی کو گردن جھکانے والوں میں تسلیم کر لیا جائے تو اردو ضرب المثل ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں کے مطابق بعد کے مشائخ خود بخود اصحاب رقبہ میں آجاتے ہیں استادوں کا استاد جس کے آگے جھک جائے اس کے شاگرد مرتبہ استادی پر فائز ہونے کے باوجود جھکنے والوں کے شمار میں آجاتے ہیں یہی حال ایک شیخ اور اس کے خلفاء و مریدین کا ہے کہ اگر شیخ یا اس کے شیخ کا شیخ کسی کی عظمت خداداد کے آگے اپنا سر جھکا دے تو یوں سمجھئے کہ اس کے بعد قیامت تک آنے والے تمام خلفاء و مریدین اس کے سامنے جھک گئے (لطمۃ الغیب ص 194) جب اولیاء متاخرین سرے سے اس قول میں شامل ہی نہیں ہیں خارج ہیں تو متاخرین کا سر خواہ مخواہ جھکوانے کے کیا معنی ہیں؟ ایک بادشاہ ہے اس کا ایک وزیر اعظم

Marfat.com

ہے جو بادشاہ کے ایماء پر سلطنت کا انتظام کرتا ہے وزیراعظم کے ماتحت بہت سے وزراء ہیں جو وزیراعظم سے ہدایت لیتے ہیں وزیراعظم بادشاہ کو جوابدہ ہے وزیراعظم وفات پا جاتا ہے تو بادشا ہ وزیراعظم کے ماتحت وزراء میں سے ایک وزیر کو وزیراعظم کے منصب پر فائز کر دیتا ہے۔ وزیراعظم مقرر ہونے کے بعد اب وہ وزیر مرحوم وزیراعظم کو جوابدہ نہیں ہوگا بلکہ براہ راست بادشاہ کو جوابدہ ہوگا اب اگر بعد والے وزیراعظم کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں سے کوئی شخص وزیراعظم کے عہدہ پر پہنچے گا تو وہ پہلے مرحوم وزیراعظم کا ماتحت نہیں کہلائے گا بلکہ وہ بھی براہ راست بادشاہ کو ہی جوابدہ ہوگا اسے بھی پہلے مرحوم وزیراعظم کی طرح وزیراعظم کے جملہ اختیارات حاصل ہونگے جو اسے بادشاہ کی طرف سے حاصل تھے۔ یہی صورتحال باطنی حکمرانوں کی ہے قطب اپنے وقت میں اولیاء کا سردار و سپہ سالار ہوتا ہے اس کے ماتحت اولیاء کرام میں اوتاد، ابدال، نقباء، نجباء اور رجال الغیب عہدہ کے اولیاء کرام ہوتے ہیں مگر جب قطب زمانہ جسے غوث بھی کہتے ہیں کے وصال کے بعد نچلے عہدہ کا ولی قطب مقرر ہوتا ہے تو اس وقت میں وہ اپنے سے متقدم قطب کا ماتحت نہیں ہوتا بلکہ خود قطب اور عہدہ قطبیت کے جملہ اختیارات کا مالک ہوتا ہے اور مرحوم قطب کی بجائے براہ راست رسول اللہ ﷺ کو جوابدہ ہوتا ہے قطب یا غوث اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہوتا غوث الزماں قطب کبیر حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''فرمایا کہ کبھی کبھی آنحضرت ﷺ بھی اس مجلس (دیوان) میں شرکت فرماتے ہیں اور جب آنحضرت تشریف لاتے ہیں تو غوث کی جگہ تشریف رکھتے ہیں غوث وکیل کی جگہ پر بیٹھتا ہے اور وکیل پیچھے ہٹ کر صف والوں سے ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ جب تشریف لاتے ہیں تو آپ کے ساتھ دہ انوار آتے ہیں جن

Marfat.com

کے برداشت کرنے کی کسی میں طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو ان انوار کو پا لینے کی طاقت عطا فرما دیتا ہے" فرمایا آنحضرت ﷺ غوث سے گفتگو فرماتے ہیں (الابریز اردو ترجمہ ص ۵۲۲) آگے فرماتے ہیں "اسی طرح جب آنحضرت ﷺ اس دیوان میں تشریف فرما نہیں ہوتے تو غوث کے لئے خارق عادت انوار ہوتے ہیں کہ اہل مجلس غوث کے قریب نہیں جا سکتے بلکہ دور بیٹھتے ہیں۔ پس جو امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کی طاقت آنحضرت ﷺ کی ذات کے سوا کسی میں نہیں اور جب آنحضرت ﷺ سے وہ امر نکلتا ہے تو اسکی طاقت غوث کے سوا کسی ذات میں نہیں ہوتی اور پھر غوث کی طرف سے وہ امر ساتوں اقطاب پر پھیلتا ہے اور ساتوں اقطاب سے مجلس پر" (الابریز ص ۵۲۳ ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسنؒ)

قطب زمانہ کے تقرر کا اختیار حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس نہیں ہے

(۱) حضرت امام ربانی عبدالوھاب شعرانی قدس سرہ حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں

"(حضرت سید احمد بدوی نے) عراق تک سفر کیا اور بزرگان عراق نے ان کو خیر مقدم کہا جن میں سیدی عبدالقادر اور سیدی احمد بن رفاعی بھی تھے ان دونوں (کی روحوں) نے کہا اے احمد عراق، ہند، یمن، روم، مشرق و مغرب کی چابیاں ہمارے ہاتھوں میں ہیں ان میں سے جو کنجی تم چاہو اس کو پسند کرو مگر سیدی احمد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مجھے تمہاری کنجیوں کی کوئی حاجت نہیں میں صاحب کلید ہی سے کنجی لوں گا (طبقات الکبریٰ ص ۳۴۸۔۳۴۹ طبع کراچی) حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ حضرت غوث جیلانی قدس سرہ کے زیر قدم نہیں تھے۔ کیا اب آپ حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ پر گستاخ ہونے کا فتویٰ جاری کریں گے؟ کہ انہوں نے حضرت

Marfat.com

سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے کنجیاں لینے سے انکار کیوں کیا۔

(۲) حضرت امام ابوالحسن شاذلی: آپ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے پیر کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا پہلے میں اپنے آپ کو شیخ عبدالسلام بن مشیش کی طرف منسوب کرتا تھا مگر اب میں کسی کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ دس دریاؤں سے فیض حاصل کرتا ہوں، محمد ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عثمان، حضرت علی، جبرائیل، میکائیل ،عزرائیل، اسرافیل اور روح اکبر (طبقات الکبریٰ ص ۳۹۴ طبع کراچی)

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے فیض یاب یا زیر قدم ہونے کا کوئی ذکر نہیں کیا اگر حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ سے فیض یاب ہوتے تو ضرور ذکر کرتے

(۳) حضرت سیدی ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ: قطب ربانی امام عبدالوھاب شعرانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں ''ولایت میں صاحب دوائر کبریٰ تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا ان کا کوئی پیر نہ تھا (طبقات الکبریٰ ص ۵۵۱)

میرے نقل کردہ ان تین واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز سے متاخر اولیاء کرام پر قدمی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ آپ کی استادوں کے استاد کی جھکنے والی مثال ناقص ہے میری کتاب ''تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی'' میں آپ کو مزید اضافی معلومات بھی ملیں گی آپ نے حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب پر سخت اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے حضرت پیران پیر کو ایک فاسق دوزخی سے تشبیہ دے ڈالی ہے جو بہت بڑی گستاخی ہے۔ حالانکہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب نے حضرت پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کا نام لے کر مثال نہیں دی۔ میرے خیال کے مطابق تو

Marfat.com

جہنم سے سب سے آخر میں نجات پانے والے کو بار بار جہنمی کہنا بھی مناسب نہیں ہے کیونکہ جہنم سے نکلنے کے بعد وہ جہنمی نہیں رہے گا بلکہ جنتی بن جائیگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشرف ہو جائیگا

ممتاز محرف کی کتاب کے متعلق پیر بے ضمیر کا اعتراف

یوں تو نصیر شاہ نے ممتاز محرف کی ہر غلط سلط بات کی تصدیق کی اور ان کا معاملہ کچھ اس طرح تھا کہ

تم جھوٹ کہہ رہے ہو ہمیں اعتبار ہے

مگر پھر بھی وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا اور نہ کہنے کے حق میں ہوں کہ جواب میں یہ کتاب حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے'' (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۴۳)

قائلین قدم غوث بر اولیاء ہمہ اعصار کے نقطہ نظر میں اختلاف

مفتی فیض احمد صدر مدرس گولڑہ: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے فرمان عالی شان کے بارے میں بعض حضرات نے یہ اظہار خیال کیا ہے کہ یہ آپ کے زمانہ اقدس کے اولیاء کرام کے لئے ہے قدم الشیخ ص ۳۳

مشتاق احمد گولڑوی شیخ الحدیث انوار العلوم: سلف صالحین میں سے کچھ لوگوں نے ایسی بات کہی لیکن اکثریت اور جمہور کا مسلک یہی رہا ہے کہ

Marfat.com

متقدمین اور متاخرین تمام اولیائے کرام اس فرمان کے عموم میں داخل ہیں

(قدم الشیخ عبدالقادرؒ ص ۴۶)

ممتاز گولڑوی مدرس انوار العلوم ہم سمجھتے ہیں کہ چشتی فریدی صاحب کے ساتھ دور حاضر اور ماضی قریب کے بعض معتقدین سلاسل بھی اسی نقطۂ نظر کے حامل ہیں اور بزعم خویش اپنے مشائخ کے ساتھ حسن عقیدت کی تکمیل کے لئے ایسا کرنا ضروری سمجھتے ہیں قدم الشیخ ص ۵۸

؎ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید

تبصرہ: سبحان اللہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است ثالث ثلاثہ ممتاز محرف گولڑوی کا اپنے دو ساتھیوں سے نقطۂ نظر میں اختلاف روز روشن کی طرح عیاں ہے فیض احمد گولڑوی صدر مدرس گولڑہ بعض اور اکثر کا فرق بیان کرتے ہیں مولوی مشتاق گولڑوی بعض اور جمہور کا بیان کر رہے ہیں جب کہ ممتاز گولڑوی فرما رہے ہیں کہ دور حاضر اور ماضی قریب کے بعض معتقدین سلاسل کا یہ نقطہ نظر ہے جو بزعم خویش اپنے مشائخ کے ساتھ حسن عقیدت کی تکمیل کے لئے ایسا کرنا ضروری سمجھتے ہیں ممتاز محرف کا اعتراف بھی انکار کے مترادف ہے

کیا گل کھلے گا دیکھئے ہے فصل گل تو دور

<u>ممتاز محرف اپنے موقف عموم وشمول سے دستبردار ہوتے ہو۔ ئے</u>

قدم الشیخ کے ص ۱۱۳ پر لکھتے ہیں شیخ ابوبکر بن ھوار البطائحیؒ نے اپنی مجلس میں ارشاد فرمایا

سوف یظھر بالعراق رجل من العجم عالی المنزلة عندالله وعند الناس

Marfat.com

اسمه عبدالقادر ومسكنه ببغداد يقول قدمى هذه علىٰ رقبة كل ولى الله وتدين له الاولياء فى عصره ذالک الفرد فى وقته(بھجۃ ص۴)

تبصرہ: اس روایت میں تدین له الاولياء فى عصره اور ذالک الفرد فى وقته کے الفاظ موجود ہیں ممتاز محرف کا من گھڑت نقطہ نظر اب ان سے شکایت کر رہا ہے کہ حضرت آپ نے یہ کیا گل کھلا دیا اپنے ہی ہاتھوں اپنی تمام کتاب کا ستیاناس کر دیا اگر یہ غالی لوگ تعصب چھوڑ کر اپنے بیان گریبان میں جھانک لیتے تو ہمارے تحقیقی نقطہ نظر پر اعتراض کرنے سے باز رہتے

بھنور میں ڈوبتی غلو کی نیّا: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۱۳ پر لکھتے ہیں امام شعرانیؒ شیخ ابوبکر ھوارؒ کے متعلق لکھتے ہیں انعقد اجماع المشائخ من اهل عصره علىٰ جلالته وعلو مقامه نہ جانے یہاں ممتاز محرف صاحب حضرت ابوبکر ھوارؒ کے لئے من اہل عصرہ کے الفاظ سے کیا مراد لیتے ہیں کیا یہاں بھی وہ جمیع از منہ مراد لینگے اگر یہاں جمیع اعصار مراد نہیں تو تخصیص کی کیا وجہ ہوگی وما هو جوابكم فهو جوابنا

ممتاز محرف کا اپنے نقطہ نظر سے انحراف اور تحریفی کاروائی

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۱۴ پر لکھتے ہیں امام ابو یعقوب یوسف ھمدانی نے شیخ ابو احمد سے سنا وہ فرماتے تھے انه سيولد بارض العجم مولود له ظهور عظيم بالكرامات وقبول تام عند كافة الاولياء يقول قدمى هذه على رقبة كل ولى الله وتندرج الاولياء تحت قدمه ذالک الذى يشرف به اهل زمانه وينتفع به من رآه(بھجۃ الاسرار ص۴)

Marfat.com

تبصرہ: جوبات دل میں ہووہ زبان پرآہی جاتی ہے ممتازمحرف صاحب چونکہ وقت کی قید سے کتراتے ہیں لہذا اس روایت کے اندراج میں بھی تندرج الاولیاء کے الفاظ درج کردیئے فی وقتہ کے الفاظ کاٹ دیئے مکمل عبارت یہ ہے تندرج الاولیاء فی وقته تحت قدمه اس روایت میں بھی صراحت موجود ہے کہ ہم عصر اولیاء انکے قدم کے نیچے مندرج ہونگے جس کیوجہ سے انہیں اپنے ہم عصر اولیاء پر فضیلت ہوگی

؎ کچھ علاج اسکا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں

عموم وشمول کے نظریہ سے ممتازمحرف کی بے وفائی

ممتازمحرف ص۱۱۴ پرابوالوفا کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایالهذا الشاب وقت اذا جاء افتقر اليه الخاص والعام وكانى اراه قائلا ببغداد على رؤس الا شهاد وهو محق قدمى هذه على رقبة كل ولى الله فتواضع له رقاب الاولياء فى عصره اذ هو قطبهم فى وقته فمن ادرک منكم فليلزم خدمته (بهجۃ ص۴)

تبصرہ: اس روایت میں بھی لهذا الشاب وقت کے الفاظ کا مطلب یہی ہے کہ اس نوجوان کا ایک خاص وقت اورزمانہ ہے جب وہ وقت آئے گا تو خاص وعام اسکے محتاج ہونگے مطلب واضح ہے ابوالوفاء کا زمانہ شیخ کا زمانہ نہ تھا نیز فتواضع له رقاب الاولياء فى عصره اذ هو قطبهم فى وقته کے الفاظ نے ممتازمحرف کی کمر توڑدی اس لئے کہ شیخ ابوالوفاء نے یہ نہ فرمایا کہ هو قطبنا بلکہ فرمایا هو قطبهم وہ انکے قطب ہیں

Marfat.com

اورفرمایا حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کے لئے اس وقت کے اولیاء کی گردنیں جھک جائیں گی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

ممتاز محرف اپنے نقطہ نظر سے منحرف

قدم الشیخ کے ص ۱۱۶ پر حضرت الشیخ عقیل منجیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں سیظهر ههنا اشار الی العراق فتی عجمی شریف یتکلم علی الناس ببغداد ویعرف کرامته الخاص والعام وهو قطب وقته یقول قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه وتضع الاولیاء له رقابهم ولو کنت فی زمانه لو ضعت له راسی ذلک الذی ینفع اللّٰه به من صدق بکرامته (بھجہ ص ۵)

تبصرہ: اس روایت میں یہ صراحت موجود ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ اپنے وقت کے قطب ہیں حضرت شیخ عقیل منجی نے واضع فرمادیا کہ آپکے اس فرمان پر اسوقت کے اولیاء گردنیں خم کرلیں گے اس لئے کہ وہ اپنے وقت کے قطب ہیں آپ نے واضع فرمادیا کہ اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو انکے لئے گردن جھکاتا شیخ عقیلؒ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی انکے زمانہ میں انکے لئے گردن جھکاؤنگا ہمارا مدعی اصلی کہ حضرت شیخ قدس سرہ کا قدم آپکے زمانہ کے اولیاء پر ہے اس روایت کی رو سے ثابت ہوگیا اور ممتاز محرف کا اپنے نقطۂ نظر سے انحراف بھی اظہر من الشمس ہوگیا

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

افضلیت غوث اعظم بر اولیاء ھمہ اعصار کی نفی ممتاز محرف کی زبانی

قدم الشیخ کے ص ۱۱۶ پر شیخ علی بن وھب السنجاری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپنے فرمایا

Marfat.com

ان اللّٰہ تعالیٰ نور الوجود برجل یظھر منکم قریب من اللّٰہ تعالیٰ اسمہ عبدالقادر مظھرہ فی العراق یقول ببغداد قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ وتقر اولیاء عصرہ بفضلہ (بھجہ ص۵)

تبصرہ: تقر اولیاء عصرہ بفضلہ کا مطلب ہے کہ آپکے زمانہ کے اولیاء آپکی فضیلت کا اقرار واعتراف کرینگے یعنی آپ اپنے وقت کے اولیاء سے افضل ہیں اس لئے کہ آپ اس وقت کے قطب ہیں اور باقی اولیاء قطب وقت کے ماتحت ہوتے ہیں ماسوائے افراد کے جو دائرہ قطب سے خارج ہوتے ہیں اس روایت کی رو سے افضلیت غوث پاک بر اولیاء ھمہ اعصار کی صراحتاً نفی ہوتی ہے

قدمی کا بامر الھامی ھونا ضمنی بحث ھے

<u>اولیاء ہمہ اعصار پر قدم کی نفی اس روایت سے بھی ثابت ہوتی ہے</u>

ممتاز محرف صاحب ص ۱۱۷ پر شیخ حماد بن مسلم الدباسؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لھذا العجمی قدم تعلو فی وقتھا علیٰ رقاب الاولیاء فی ذالک الوقت ولیؤمرن ان یقول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ ولیقولن ولتوضعن رقاب الاولیاء فی زمانہ

تبصرہ: فی ذالک الوقت اور فی زمانہ کی صریح قیود کی موجودگی میں متقدمین ومتاخرین اولیاء کا زیر قدم نہ ہونا اس روایت کی رو سے ثابت ہوتا ہے اور یہی ہمارا اصل دعوی ہے نیز وقتھا ضمیر کا مرجع قدم ہے اور قدم کا حدوث اس حکم کا مخصص قرینہ ہے بعض

Marfat.com

حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت شیخ قدس سرہ قدمی الخ کے کہنے پر مامور ہوئے

ہم اس معاملے میں اکابرین مشائخ

کی پیروی کرتے ہیں یعنی حضرت شیخ الشیوخ سہروردیؒ حضرت ابن عربیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ وغیرہم اولیاء کاملین کی جوفرماتے ہیں حضرت شیخ قدس سرہ مامور من اللہ نہیں تھے

ہم اس میں احتیاط کے قائل نہیں رہے: ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۱۸ پر غوث بغداد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا یا عبدالقادر

لقد ارضیت الله ورسوله بادبک کانی اراک ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملاء وقلت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله وکانی اری الاولیاء فی وقتک قد حنوا رقابهم اجلالا لک (بھجۃ ص ۶)

تبصرہ: فی وقتک کی قید نے ممتاز محرف اور اسکے موقف کی اہمیت بھی کم کردی اور واضح کردیا کہ آپ کے وقت میں جو اولیاء تھے انہوں نے آپ کی تعظیم کے لئے اپنی گردنیں خم کیں نہ کہ متقدمین ومتاخرین نے

افضلیت بر اولیاء ھمہ اعصار کی نفی ممتاز محرف کی زبانی

قدم الشیخ کے ص ۱۳۵ پر شیخ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے حضرت شیخ کے فضائل ومناقب بیان کرنے کے بعد فرمایا من ههنا قال الشیخ قدمی هذه **علی رقبة کل ولی الله قال لانه لایعرف فی عصره من کان یساویه فی الجمع بین هذه الکمالات** (قلائد الجواہر ص ۲۹)

Marfat.com

تبصرہ: اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے زمانہ مبارک میں خاص کمالات کا جامع آپکے ہم پلہ کوئی ولی نہ تھا فضیلت شیخ قدس سرہ براولیاء ہمہ اعصار ثابت نہیں ہوتی ممتاز محرف صاحب اب اس شعر کے مصداق بن چکے ہیں

؎ یہ سچ ہے جو گرجتے ہیں وہ بادل کم برستے ہیں

اس روایت کی رو سے اولیاء ہمہ اعصار کا زیر قدم ہونا ثابت نہیں ہوتا قدمی کا امر الھامی سے ہونا ضمنی بحث ہے

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۱۳۷ پر شیخ حماد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے حضرت شیخ قدس سرہ کے بارے میں فرمایا ایں عجمی راقدمے است کہ در وقت وے بر گردن ہمہ اولیاء خواہد بود و ہر آئینہ مامور شود بہ آنکہ بگوید قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ و ہر آئینہ آں را بگوید و ہمہ اولیاء گردن نہند (نفحات الانس فارسی ص ۳۵۳)

تبصرہ: مامور بامر الھامی ہونے سے متقدمین و متاخرین اولیاء کا زیر قدم ہونا ثابت نہیں ہوتا اس روایت میں بھی یہ صراحت موجود ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کا قدم اس وقت کے اولیاء کی گردنوں پر ہے یہی ہمارا اصل دعویٰ ہے جو اس روایت سے بھی ثابت ہو گیا

آپکے وقت کے اولیاء نے گردنیں جھکائیں

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۱۳۷ پر مولانا جامیؒ کے حوالے سے غوث وقت کا واقعہ درج کیا حضرت مولانا جامیؒ فرماتے ہیں غوث وقت نے فرمایا می بینم ترا در بغداد بر منبر آمدہ و میگوئی قدمی الخ مے بینم کہ اولیائے وقت ہمہ گردن ہائے خود را پست کردہ اند اجلال

Marfat.com

واکرام ترا نفحات الانس ص ۳۵۴

تبصرہ: آپکے وقت کے اولیاء نے گردنیں جھکائیں متقدمین ومتاخرین کے سر جھکانے کا ذکر اس روایت میں بھی نہیں

فرمان غوثیہ کون کر دنیا میں زندہ موجود اولیاء نے سر جھکایا

ممتاز محرف صاحب ص ۱۳۸ پر امام ابن حجر الہیتمی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے فتاوٰی حدیثیہ میں تحریر فرمایا کہ کبھی اولیائے کرام کو حکم دیا جاتا ہے تا کہ جو انکے مقام سے ناواقف ہے اسے پہچان ہو جائے اور تحدیث نعمت، اور شکر کا اظہار ہو جائے جس طرح کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے اس طرح واقع ہوا کہ آپ نے مجلس وعظ میں ارشاد فرمایا قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه فاجابه فی تلک الساعة اولیاء الدنیا پس آپکے فرمان کو دنیا بھر کے اولیائے کرام نے قبول کیا

تبصرہ: اس روایت کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں زندہ موجود اولیائے کرام نے سر جھکایا جو وصال فرما گئے تھے یا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے ان اولیاء نے سر نہیں جھکایا یہی ہمارا اصل دعوی ہے جو اس روایت سے بھی ثابت ہو گیا
اس قول کا بامر الٰہی یا از قبیل تحدیث نعمت ہونا متمنی بحث ہے حضرت شیخ قدس سرہ کا یہ قول چونکہ مقام سکر وفناء میں صادر ہوا اس لئے بعض حضرات مشائخ نے اسے تحدیث نعمت کے باب سے شمار کیا ہے

حضرت حماد دباسؒ کی روایت میں وقت کی قید

Marfat.com

ممتاز محرف صاحب ص ۱۴۰ پر ملا علی قاری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے تحریر فرمایا کہ حضرت حماد دباس نے فرمایا یصیر مامورا من عند مولاه بان یقول قدمی الخ ویتواضع له جمیع اولیاء اللّٰه فی زمانه ویعظمو نه لظهور شانه

تبصرہ: یہ روایت حضرت حماد دباس سے ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت غوث پاکؓ کے زمانہ کے اولیاء انکے حکم کی تعمیل کرینگے اور ان کے ظہور شان کی وجہ سے انکی تعظیم کرینگے اس روایت میں فی زمانہ کے الفاظ سے نظریہ عموم وشمول ختم ہو کر رہ گیا اور تخصیص کا قول درست ثابت ہوا یہی ہمارا دعوی ہے

قلائد الجواہر کی روایت میں وقت کی قید: ممتاز محرف ص ۱۴۱ پر لکھتے ہیں کہ شیخ محمد بن یحیی التاذفی تحریر فرماتے ہیں کہ اولیاء آپ کو ان الفاظ سے پکارتے تھے

یا ملك الزمان یا من اهل وقته کلهم عائلته (قلائد الجواہر ص ۳۲)

تبصرہ: اس روایت سے ظاہر ہے کہ مشائخ آپکو آپکے زمانہ کا بادشاہ کہتے تھے اور یہ کہہ کر پکارتے تھے کہ اے وہ ذات گرامی کہ جنکے ہم زمانہ لوگ انکے محتاج ہیں ناظرین گرامی قدر آپ نے وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن سے نظریہ عموم وشمول فرمان غوثیہ کی نفی ہوتی ہے ان روایات کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ممتاز محرف لمحہ بہ لمحہ اپنا مؤقف بدلتے رہتے ہیں یا شاید وہ یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے سابقہ مؤقف سے دستبردار ہو چکے ہیں اور اپنے غلط نظریہ سے توبہ کر چکے ہیں

ے ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

Marfat.com

خواجہ گل محمد چشتیؒ کا ارشاد: ممتاز محرف صاحب ص ۱۷۶ پر لکھتے ہیں خواجہ گل محمد چشتی احمد پوریؒ خلیفہ حضرت قاضی محمد عاقل صاحبؒ کوٹ مٹھن شریف نے حضرت غوث پاک کو غوث اعظم محبوب سبحانی سلطان سلاطین وقت قطب اقطاب ہدایت کے القاب سے یاد کیا ہے (تکملہ سیر الاولیاء)

تبصرہ: افسوس کہ خواجہ گل محمدؒ کے کلام سے بھی ممتاز محرف نے رہنمائی حاصل نہ کی اگر وہ سلطان سلاطین وقت کے الفاظ میں وقت کی قید کو دیکھ کر حق کو قبول کرنے کی روش اپناتے تو حضرت غوث پاک کے قدم کو آپکے زمانہ تک محدود رکھتے سچ ہے

؎ کہ جنکو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

؎ گلیم بخت کسے کہ بافند سیاہ بآب کوثر و تسنیم سفید نتواں کرد

بعض اولیاء کبار سے منسوب اشعار سے افضلیت غوث پاک قدس سرہ پر استدلال

ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۴۲۹ پر لکھتے ہیں حضرت خواجہ غریب نواز سے حضرت غوث پاکؓ کی منقبت کے اشعار بھی منقول ہیں یہ منقبت بریلی شریف سے ماہنامہ اعلیٰ حضرت شمارہ نومبر ۱۹۹۸ء قومی ڈائجسٹ پیران پیر نمبر میں بھی شائع ہوئی علامہ محمد علی مصطفوی صاحب تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی کے ص ۱۳۹ پر ان اشعار کے متعلق تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں شمس الفقہاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد احمد چشتی مدظلہ العالی کی تحقیق حقیقت پر مبنی ہے عقیدہ قدم غوث بر گردن اولیاء اولین و آخرین کے ایک مبلغ ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی اسکا اعتراف یوں کرتے

Marfat.com

ہیں ''صرف بعض اقوال کا مضبوط حوالہ مجھے نہیں مل سکا بعض اشعار کے سلسلے میں اختلاف ہے کوئی ثابت کرتا ہے کوئی انکار کرتا ہے اس اختلاف سے ان اشعار کی نسبت قطعی نہیں رہتی اور ظنی بن جاتی ہے (افضلیت غوث اعظم ص ۶۳) جب ان اشعار کی اکابر اولیاء کرام کی طرف نسبت قطعی نہیں بلکہ ظنی ہے تو ان اشعار پر عقیدہ کی بنیاد رکھنا درست نہیں ہے انتھی ممتاز محرف کے پیشوا نصیر گولڑوی نام ونسب کے ص ۳۹۲ پر لکھتے ہیں ماضی قریب کے عظیم نقاد اور محقق حافظ محمود شیرانی (م ۱۴۴۶ھ) اور بعض دیگر ناقدین کے نزدیک دیوان معین یا دیوان خواجہ جنہیں حضرت غریب نواز اجمیریؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے خود محل نظر ہیں ان کی تحقیق کے مطابق یہ کلام مولانا جامیؒ کے ایک ہم عصر مولانا معین الدین بن مولانا شرف الدین حاجی محمد الفراہی صاحب معارج النبوت کا ہے اور ان کے نزدیک ملا معینی اور مولانا معین الدین ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں انتھی نصیر گولڑوی نے نام ونسب میں بارگاہ غوثیت میں کئی حضرات مشائخ کی طرف منسوب نذرانہ ہائے عقیدت درج کئے لیکن حضرت خواجہ اجمیریؒ کی طرف منسوب یہ نظم درج نہیں کی اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ خواجہ غریب نوازؒ کی طرف اس کلام کی نسبت کو درست نہیں سمجھتے

شمس العارفین سیالویؒ نے تفریح الخاطر کی تصدیق نہیں فرمائی

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۱۷۷ پر یہ ملفوظ درج کیا کہ خواجہ شمس الاسلام سے سوال کیا گیا کہ حضور وضاحت فرمائیں شب معراج حضور غوث اعظمؒ کی روح مقدس نے حاضر ہو کر بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ حضور آپ مجھ پر سواری فرمائیں ممتاز محرف صاحب اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت شمس العارفین سیالویؒ نے اس روایت کے متعلق سکوت فرما کر تصدیق فرمادی جسے عبدالقادر اربلی نے تفریح الخاطر میں

Marfat.com

نقل کیا ہے سلسلہ چشتیہ کے ایک جلیل القدر شیخ طریقت سے اس کتاب کی روایت کی تصدیق قابل غور ہے

تبصرہ: روایت معراج کا اعلیٰ حضرت سیالویؒ نے انکار کیا نہ اقرار سکوت اختیار فرمایا اس سکوت کو تصدیق قرار دینا ممتاز محرف کی تلبیسی کاروائی ہے تفریح الخاطر کی اکثر روایات کو علماء و مشائخ عظام نے گمراہ کن قرار دیا ہے لہذا حضرت سیالویؒ پر اس کتاب کی تصدیق کا الزام تحریف و تلبیس سے بڑھ کر بہت بڑی جسارت اور گستاخی ہے

کہیں یہ حال کہ تنکوں کے بھی سہارے لیئے: ممتاز محرف کی شان تحقیق ملاحظہ فرمائیں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی طرف منسوب منقبت غوثیہ

؎ یاغوث معظم نورھدی مختار نبی مختار خدا

لکھنے کے بعد اسکا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت غوث پاکؒ کی شان میں یہ منقبت بریلی شریف سے ماہنامہ اعلیٰ حضرت، غریب نواز نمبر شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء میں شائع ہو چکی ہے اسی طرح قومی ڈائجسٹ پیران پیر نمبر میں بھی شائع ہوئی

؎ یہ لیڈر گا رہا ہے قوم کے گیت مگر آواز بالکل بے سری ہے

حضرت شمس الفقہاء کی تحقیقی کاوش کے بارے میں زبان کھولنے سے پہلے کاش یہ غالی لوگ اپنا چہرہ بھی آئینہ میں دیکھ لیتے

؎ لگایا آئینہ یہ کہہ کے اس نے روزن در سے
کہ اپنا منہ تو دیکھیں میری صورت دیکھنے والے

تفریح الخاطر کا اصل ماخذ مناقب غوثیہ ہے: تفریح الخاطر کا مصنف

Marfat.com

عبدالقادر بن محی الدین الاربلی لکھتا ہے رائیت رسالة مشتملة علی مناقبه بالفارسية للشيخ محمد صادق القادری الشهابی السعدی علیه الرحمة الملک المعید المبدی جمعها بامر شیخه ومرشده وقدوته الی اللّٰه المظهر لآثار الغوث الاعظم وانفرد الا فخم السید عبدالقادر غریب اللّٰه ابن السید عبد الجلیل الحسنی الحسینی فی بلدة احمد آباد رضی الله عنه وعنهم الی یوم التناد آمین اردت ان اترجمها باللغة العربیة مع قلة بضاعتی وعدم استطاعتی شرعت فی ترجمتها لعل اللّٰه ان یجعلنی بها من جملة المقبولین لدی سدته السنیة وسمیتها تفریح الخاطر فی مناقب عبدالقادر (تفریح الخاطر ص ۳ طبع مصر) میں نے ایک رسالہ دیکھا جو آپ کے مناقب پر مشتمل ہے فارسی زبان کے اندر شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی کا لکھا ہوا جس کو اس نے اپنے پیرومرشد عبدالقادر غریب اللہ احمد آبادی کے کہنے سے لکھا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کا عربی زبان میں ترجمہ کردوں تو میں اس کے ترجمے میں شروع ہوگیا اور میں نے اسکا نام تفریح الخاطر فی مناقب عبدالقادر رکھا ملخصاً

مناقب غوثیہ اور تفریح الخاطر جھوٹ کے پلندے ہیں

مولانا احمد رضا بریلوی نے بھی مجبوراً ان حکایات کی تردید کی اور ان کا بے ثبوت ہونا تسلیم کیا اس لئے کہ ان جھوٹی حکایات کا کہیں ثبوت نہ پایا جب کئی روایات کا جھوٹا ہونا تسلیم کرلیا گیا تو باقی روایات بھی معتبر نہ رہیں

تفریح الخاطر کا رد مولانا احمد رضا بریلویؒ کی زبانی

Marfat.com

زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعۂ جہال سے ہے (تا) مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم ص ۴۷ فتاوی کرامات غوثیہ

مناقب غوثیہ کا رد مولانا احمد رضا بریلویؒ کی زبانی

ام المومنین حضرت عائشہؓ کے حضرت غوث اعظم کو دودھ پلانے کے واقعہ کی تردید ان الفاظ میں فرمائی قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف و بے اصل ہے [۲]

([۱] مناقب غوثیہ ۱۴۲ [۲] فتاوی کرامات غوثیہ مصنفہ مولانا احمد رضا بریلویؒ ص ۴۶)

ایک شخص نے منکر نکیر کو یہ جواب دیا کہ میں اپنا رب رسول دین حضرت شیخ قدس سرہ کو جانتا ہوں حضرت شیخ ظاہر ہوئے منکر نکیر نے حضرت غوث پاک کو ھیبت دکھائی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا اس آدمی کو عذاب کرو حضرت غوث پاکؒ نے ھر دو گرزیں منکر نکیر کے ہاتھ سے چھین لیں اور فرمایا میں جنت دوزخ کو جلا دوں گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ یہ ہمارا دیوانہ ہمارا محبوب اور ہمارا مجذوب عبدالقادر ہے تم اس آدمی کو چھوڑ دو فرشتوں نے آپ سے گرزیں مانگیں اور آداب بجالائے مناقب غوثیہ ص ۱۷۹

مناقب غوثیہ کی دیگر روایات مبنی بر خرافات: اللہ تعالیٰ نے غوث پاک سے فرمایا اے میرے محبوب تمام درجات جو ولایت سے اوپر اور نبوت کے نیچے ہیں تجھے میں نے عطا کر دیئے سوائے نبوت کے اگر آرزو رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دے دیتے ہیں (مناقب غوثیہ مصنفہ صادق شہابی قادری ص ۱۱۲) حضرت غوث پاکؒ نے وہ تمام کمالات جمع کر لیئے جو تمام کے تمام ائمہ معصومین میں موجود تھے (مناقب غوثیہ ص ۹۱)

شب معراج حضور علیہ السلام کے دل مبارک میں آیا کہ عرش سخت بلند ہے کس طرح اوپر

Marfat.com

جاؤں تو حضرت غوث پاکؓ ظاہر ہوئے آپ نے حضور علیہ السلام کو عرش تک پہنچایا (مناقب غوثیہ ص ۲۲) حضرت خضر علیہ السلام کو بھی اسم اعظم حضرت محبوب سبحانی سے پہنچا (مناقب غوثیہ ص ۱۰۶) من ربک ومن نبیک وما دینک کے جواب میں صرف عبدالقادر کہہ دینے والا بخشا گیا (مناقب غوثیہ ص ۱۲۳) حضرت خضر علیہ السلام نے آپ (غوث پاکؓ) کے ساتھ مکالمہ کیا اور پھر میدان چھوڑ کر فرار ہو گئے (مناقب غوثیہ ص ۱۴۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث پاک سے فرمایا اے غوث اعظم اپنی صفت قدرت کا مرتبہ میں تجھے دیتا ہوں اور میں تجھے قادر بناتا ہوں (مناقب غوثیہ ص ۱۶۰) حضرت غوث پاک نے محبوبیت کی قوت سے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے روحوں کی زنبیل چھین لی (مناقب غوثیہ ص ۶۲) قدمی کا قول اولیاء اولین وآخرین کے لئے ہے سوائے صحابہ کرام اور اہل بیت کے (مناقب غوثیہ ص ۱۳۱) مولانا احمد رضا بریلویؒ بھی اس نقطہ نظر کے خلاف ہیں اس لئے کہ وہ تابعین میں سے اکابر اولیاء کو مستثنیٰ مانتے ہیں دیکھئے فتاوی رضویہ

ممتاز محرف کے جھوٹے دعاوی: قدم الشیخ کے ص ۲۳۶ پر لکھتے ہیں ہمیں ان بعض حضرات سے جو اس ارشاد کو وقت کے ساتھ مختص کرتے ہیں ایسا اختلاف نہیں جس کی بناء پر ہم ان پر جہالت گمراہی اور تعصب کا فتوی لگائیں اور نہ ہی ایسے مسائل میں اتنی شدت اور تنگ نظری سے کام لینا چاہیے قدم الشیخ ۲۳۶

ممتاز محرف نے اپنے دعوی کی نفی کر دی

قدم الشیخ کے ص ۲۴۷ پر لکھتے ہیں

Marfat.com

؎ گر جدا بینی زحق تو خواجہ را گم کنی ہم متن وہم دیباجہ را

اگر تو اپنی عقل وفہم کی بناء پر مشائخ کرام کو حق سے دور خیال کرے گا تو پھر کتاب ہدایت کا متن بلکہ دیباچہ بھی گم کر بیٹھے گا چنانچہ معترض صاحب بھی مشائخ کی مخالفت اور مناقشت کی وجہ سے اسی صورت حال تک پہنچ چکے ہیں۔قدم الشیخ کے ص ۳۸۵ پر کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

تبصرہ: لاحول ولاقوۃ الا باللہ ممتاز محرف صاحب کتنے تنگ نظر ہیں اس طرح کے فروعی مسائل میں ایسے فتوے داغتے ہیں اور پھر پاک دامنی کے دعوے بھی جاری ہیں اور شرافت کا لبادہ بھی اوڑھے ہوئے ہیں

؎ ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

<u>ممتاز محرف کا جھوٹا دعوی:</u> ہم کسی قیمت پر حوالوں میں ردوبدل اور غلط حوالے کا اندراج نہیں کریں گے ہماری کوشش اور کاوش کے باوجود وہ ہمارے نقطہ نظر سے اختلاف کریں یا اپنے آپ کو حق کے زیادہ قریب قرار دیں تو بھی ہم انہیں گمراہ اور جاہل نہیں کہیں گے قدم الشیخ ص ۶۲، ۶۳ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ وہ ہماری نقل کردہ عبارت وحوالہ جات میں کسی قسم کی تحریف اور قطع وبرید ثابت نہیں کر سکتے قدم الشیخ ۲۴۵

تبصرہ: ناظرین کرام قطع وبرید اور تحریف وتلبیس تو ممتاز محرف کی تحریفی کتاب کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے جیسا کہ آپ جا بجا ملاحظہ فرما چکے ہیں

Marfat.com

لہذا اس پر مزید گفتگو کی ضرورت ہی نہیں ہم فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ کیا وہ واقعی ممتاز محرف ہیں یا نہیں نیز ممتاز محرف کے پیشوا نصیر شاہ نے قدمی اخ سے متعلق خواجہ غلام فریدؒ کے موقف کا نصف حصہ حذف کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ بھی ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں

دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

ممتاز محرف لکھتے ہیں مشائخ چشت کے واضح ارشادات اور تصریحات کا سرمایہ ہمارے پاس موجود ہے اگر اس تاریخی تحقیقی اور روحانی مواد کو تحریف وقطع وبرید کے بغیر ارباب طریقت کے سامنے پیش کیا جائے تو کوئی الجھن باقی نہ رہے ہر سلسلے کے مشائخ کے ارشادات ومعمولات وہدایات کو اگر ان سے منسلک لوگ لائحہ عمل بنالیں تو پھر کوئی اختلاف پیدا نہ ہو اور اگر متعلقین یہ طے کرلیں کہ ہمارے مشائخ خواہ کچھ فرماتے رہیں یا لکھتے رہیں مگر ہم ان کی عقیدت ومحبت کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے انکی روش سے انحراف کر کے رہیں گے تو پھر اسکا کوئی علاج نہیں قدم الشیخ ص ۶۲

؎ میں خود کو تو بدل سکتا نہیں ہوں زمانے کو بدلنا چاہتا ہوں

؎ یا ایها الرجل المعلم غیره

هلالنفسك كان ذا التعليم

قال اللّٰه تعالٰی لما تقولون مالا تفعلون

Marfat.com

باب یازدہم

☆مشائخ چشت اہل بہشتؒ کی عظمت شان کے بیان میں☆

خواجگان چشت ماازہردوعالم بہتراند۔ ازعنایت حق تعالیٰ پیرومیرومہتراند

ہرکہ راجاوید بایدجنۃ المأوی بہشت۔ ہرزماں باصدق خواندشجرہ پیران چشت

چشت اہل بہشت عشق سرشت

حضرت فخر الاولیاء قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک شخص فوت ہوگیا حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کا معمول تھا کہ ہر جنازہ پر تشریف لے جاتے تو آپ اس جنازہ کے لئے بھی تشریف لے گئے اور تدفین تک بیٹھے رہے بلکہ لوگوں کے جانے کے بعد بھی کچھ وقت ٹھہرے رہے اس وقت آپ نے دیکھا کہ عذاب کے فرشتے آگئے اور اسے عذاب دینا چاہا کیا دیکھتے ہیں کہ فی الفور حضرت خواجہ عثمان ھرونیؒ تشریف لائے اور فرشتوں کو عذاب دینے سے روکا اور فرمایا کہ یہ ہمارا مرید ہے پس فرشتوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی ندا آئی کہ عثمان کو کہو کہ یہ تمہاری پیروی پر نہ تھا حضرت خواجہ عثمان ھرونیؒ نے کہا کہ اگر ہماری پیروی پر ہوتا تم خود بخود چھوڑ دیتے اب اس کے بخشانے کے لیے ہم آئے ہیں کہ وہ ہمارا مرید ہے ہم ہرگز اسے عذاب نہ کرنے دیں گے جناب رب الارباب سے ندا آئی کہ اے فرشتو اسے چھوڑ دو ہم نے اس کے بسبب بخش دیا ہے بلکہ وعدہ ہوگیا کہ عثمان کے تمام مریدوں بلکہ مریدوں کے مریدوں کو ہم نے بخش دیا حضرت خواجہ بزرگ اجمیریؒ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ ہمارے پیر کا مرید ہے اتفاقاً معلوم ہوا سبحان اللہ اپنے

Marfat.com

آپ کو کسی کے پلہ میں باندھنا موجب رستگاری دو جہان ہے اسکے بعد حضرت فخر الاولیاء تونسوی نے فرمایا خاص طور پر ہمارے خاندان کا لقب چشت اہل بہشت اسی وجہ سے ہے بعض اولیاء کرام نے فرمایا کہ میں اس وقت مرید کرتا ہوں جب لوح محفوظ پر اسے مغفور لکھا ہوا دیکھ لیتا ہوں حضرت فخر الاولیاء تونسوی قدس سرہ نے فرمایا ان بزرگوں کا لوح محفوظ پر مغفور ہونا دیکھ کر مرید کرنا بڑی افضل بات ہے مگر خاندان چشت میں اس سے بہت زیادہ فضیلت موجود ہے اس لئے کہ ہر مرید جو آتا ہے اور اس سلسلہ شریفہ میں بیعت کرتا ہے اور سلسلہ شریفہ میں داخل ہو جاتا ہے صرف داخل ہونے سے ہی بخشے جاتے ہیں اور اس خاندان کے مریدوں کی بخشش کیلئے سلسلہ شریفہ کا پڑھ لینا ہی کافی ہے (انتخاب مناقب سلیمانیہ ص ۱۰۱) ص ۱۱۹ پر لکھتے ہیں جان کہ مدح عشق وعاشقاں انجام پذیر نہیں ہے جس کو فیض سے عشق کا حصہ نصیب ہوا وہ ہر وقت اور ہر آن اسکا ثنا خوان ہوتا ہے اور چونکہ عشق ہی راہ حق کا وسیلہ اعظم ہے اسی وجہ سے طالبان حق بلکہ واصلان حق بھی ان سے شفقت رکھتے ہیں اور اسکے وسیلہ عظمی ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہر ریاضت جو اس راہ میں درکار ہے جیسے قلت طعام قلت منام قلت کلام وعدم خلط با نام وترک دنیا تمام بلکہ ترک ہر دو عالم عشق کی وجہ سے آسان کام ہے کہ ان امور کے ترک کر دینے سے عاشق کو کوئی حرج نہیں بلکہ بوجہ غلبہ عشق یہ خود بخود حاصل ہو جاتے ہیں واین نعمت غالبًا خاص با خواجگان چشت عشق سرشت است اور یہ نعمت غالبًا خواجگان چشت عشق سرشت کے ساتھ خاص ہے کہ ایشاں اکثر بایں راہ عشق طے مقامات عالیہ باندک زمان بلکہ در یک آن نمودہ باشند کہ ان میں سے اکثر اس راہ عشق سے تھوڑے سے زمانہ میں بلکہ ایک آن میں مقامات عالیہ طے کر جاتے ہیں وازیں جہت اکثر اہل سلاسل بفضیلت ایشاں قائل اند اور اسی وجہ سے اکثر اہل سلاسل ان کی فضیلت کے قائل ہیں

Marfat.com

مزید لکھتے ہیں حضرت فخر الاولیاء نے فرمایا نام ایں سلسلہ شریفہ ما از قدیم عشقیہ است زیرا کہ اصل کار ایں سلسلہ شریفہ عشق است کہ اس سلسلہ شریفہ کا قدیم نام عشقیہ ہے اس لئے کہ اس سلسلہ شریفہ کا اصل کام عشق ہے چشتی نام حضرت ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہ سے مشہور ہوا اور شہرت کی وجہ یہ تھی کہ حضرت شیخ کے محلّہ سے چاشت کی روشنی کی طرح نور نکلتا تھا اور دن رات ایسا ہی ہوتا ہے اس وجہ سے لقب چشتی اور سلسلہ شریفہ کا نام چشتیہ ہو گیا چنانچہ سابق نام خواص کے سوا کوئی نہیں جانتا پس یہ جماعت عشق حق میں اس طرح مشہور تھے کہ سیادت قریشیت وغیرہ سب نام عشق میں گم ہو گئے اور اسی نام سے معروف و مشہور ہوئے ایک دن حضرت فخر الاولیاء قدس سرہ نے فرمایا اگر کوئی کسی دوسرے سلسلے میں مرید ہو تو اسے بھی چاہیے کہ سلسلہ چشتیہ ضرور پڑھے اور پہلے تھوڑی سی کلام اللہ پڑھ کر ان کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کرے انشاء اللہ تعالیٰ ان حضرات کے نام لینے سے بہشت میں جگہ پائے گا اور آپ نے یہ اشعار پڑھے

ہر کہ خواند شجرہ پیران چشت　　او بماند جاوداں اندر بہشت

بود ہر یک پیر چشتی اے فتا　　بر قدم گاہِ محمد مصطفٰے ﷺ

ہم بتفسیر و حدیث و ہم اصول　　عالمے بودند ہر یک از رسول

گر بخوانی فاتحہ بار واح شاں　　روئے دوزخ را نہ بینی بے گماں

الحق و برحق اگر از ایشاں باشیم از یشاں گیر ند وا گر بد باشیم بایشاں بخشند

جو بھی شجرہ پیران چشت پڑھے گا ہمیشہ بہشت میں رہے گا اے جوان سب چشتی پیر محمد ﷺ کے قدم پر تھے۔ یہ سارے کے سارے تفسیر حدیث اور اصول کے علما تھے۔ اگر ان کی ارواح طیبہ کے لئے فاتحہ پڑھو گے تو بلا شبہ دوزخ کا منہ نہ دیکھو گے یہ بات حق اور

Marfat.com

برحق ہے اگر ہم ان سے ہونگے تو ان سے شمار کرینگے۔ اور اگر برے ہونگے تو ان کی وجہ سے بخش دینگے۔

ھمہ چشتیاں قوی تر در طریق ملامت بودند

نفحات الانس مطبوعہ تہران کے ص ۴۴۵ پر حضرت مولانا جامیؒ تحریر فرماتے ہیں شیخ الاسلام گفت ,,من ہیچ کس ندیدہ ام قوی تر در طریق ملامت وتمام تر از احمد چشتی و چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بیباک در باطن سادات جہان شیخ احمد چشتی جوابو احمد ابدال اور خواجہ احمد مودود کے علاوہ ہیں انکے بارے میں شیخ الاسلام نے فرمایا میں نے کسی شخص کو طریق ملامت میں احمد چشتی سے قوی تر اور تمام تر نہیں دیکھا اور تمام چشتی حضرات اسی طرح تھے مخلوق سے بے باک اور باطن میں سادات جہان

فیضان میں خواجہ غریب نوازؒ کی رفعت شان کا بیان بزبان شاہ جیلانؒ

شاہ جیلانؒ: صاحب القول المستحسن خواجہ غریب نواز کے القابات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں سید السادة سند القادة امام الائمة کرامة الامة مرکز دوائر الملك و الملکوت المتصرف فی العوا لم باذن الله ذی العزة والجبروت غوث الاغواث قطب الاقطاب فرد الافراد حب الاحباب معین الحق و الحقیقة والشرع والطریقة والمعرفة والملقو الدین حسن بن السید غیاث الدین حسین الحسینی الکاظمی السجزی (الی ان قال)ومن رفعة شانه فی فیضانه قد اشارالیه ودل علیه الغوث الاعظم القطب الافخم السید محی الدین عبدالقادر الجیلی فقال یا موتی الطبیعةسافر واالی بلا دھند

Marfat.com

الهداية يو مى الى قيام الهداية البالغة فيها بتصر فه رضى الله تعالى عنهما فيامر بالمسافرة اليه وطلب الهدايةمن لديه وصح انه لما توفى الى رحمة الله تعالى ظهر منطبعا بخط اخضرفى جبينه المبين حبيب الله مات فى حب الله كمافى سير الاولياء (القول المستحسن فى فخر الحسن ص ٥٢٠

غوث اعظم قطب الحرم السید محی الدین عبدالقادر الجیلی نے فیضان میں آپکی رفعت شان کی طرف اشارہ اور دلالت فرمائی آپ نے فرمایا اے طبیعت کے مردو ملک ہند کی طرف سفر کرو جو ہدایت ہی ہدایت ہے آپ حضرت غریب نوازؒ کے تصرف سے ہند میں کامل ہدایت کے قیام کی طرف اشارہ فرماتے اور آپکی طرف سفر کرنے اور آپ سے ہدایت طلب کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ بات درست ہوئی ہے کہ جب آپ اللہ تعالی کی رحمت میں فوت ہوئے آپکی جبین مبین میں سبز خط سے لکھا ہوا ظاہر ہوا کہ اللہ کے حبیب اللہ کی محبت میں فوت ہوئے جیسے کہ سیر الاولیاء میں ہے۔

نائب رسول اللہ فی الہند حبیب اللہ مظہر رحمۃ للعالمین خواجہ بزرگ سیدنا معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری غریب نوازؒ کی رفعت شان

عزیز بارگاہ کبریا غریب نواز　　رفیق حلقہ خیر الوریٰ غریب نواز
اسیر گیسوے مشکل کشا غریب نواز　　شہید حسن شہ کربلا غریب نواز
جدہر اٹھی کوئی میخانہ کر گئی آباد　　خدا رکھے تری چشم عطا غریب نواز
کوئی ہوا ہے نہ ہوگا جہان میں اعظم　　ہمارے خواجہ اجمیر سا غریب نواز

حضرت خواجہء خواجگان نائب رسول اللہ عطائے رسول اللہ فی الھند حبیب اللہ خواجہ بزرگ ہند الولی امام عاشقین امام محبوبین سیدنا حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کا بیان

Marfat.com

☆ الحمدللہ ہمیں ناز ہے کہ ہم حضور خواجہ کے غلام ہیں وہ غریب نواز ہیں غریبوں کونوازنے والے ہیں اوران کے فیض عام اور کرم عام کا یہ عالم ہے کہ خود سیدنا غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے لوگوں کو صدائے عام دی کہ جس نے فیض عام حاصل کرنا ہے رحمت کاملہ اور تامہ سے حصہ حاصل کرنا ہے تو وہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے دروازے پر جائے حضور خواجہ غریب نوازؒ ایسی مقدس ہستی ہیں کہ جن کی عظمت شان اور رفعت مقام کو میں تو کیا بڑے بڑے کاملین عارفین اقطاب اور اغواث بھی بیان نہیں کر سکتے اور انکی بارگاہ میں دم بخود رہ جاتے ہیں ان کی شان یہ ہے

؎ سیدالاولیاء نائب مصطفیٰ رشک پیغمبراں خواجہ ہندالولی

حدیث پاک میں موجود ہے کہ میرے اور آپکے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان من عباد الله لاناس ماهم بانبياء ولا شهداء يغبطهم الانبياء والشهداء بمكانهم من الله اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو وہ نبی ہیں اور نہ وہ شہید ہیں لیکن جب قیامت کا دن ہوگا تو نبی اور شہید اللہ کے حضور انکا مقام اور مرتبہ دیکھ کر رشک کریں گے وہ کون ہوں گے وہ داتا گنج بخش علی ہجویری ہوں گے وہ محبوب الٰہی سلطان الاولیاء والمشائخ نظام الدین اولیاء ہوں گے وہ زہدالانبیاء بابا فریدالدین گنج شکر ہوں گے وہ قطب الاقطاب بختیار کاکی ہوں گے اور ہمارے پیشوا ہمارے رہبر ورہنما تمام چشتیوں کے تاجور بلکہ تمام اہل دل کے پیشوا تمام محبان خدا کے رہنما اور آقا ہمارے خواجہ بزرگ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنھم

ہونگے بعض لوگ اس پر ناز کرتے ہیں کہ جو بزرگ اسم قاہر یا قھار کا مظہر ہے اسکی بڑی شان ہے اور حضرت محی الدین ابن عربی کا ایک قول اس معاملے میں پیش کرتے ہیں کہ

Marfat.com

فلان بزرگ هو القاهر فوق عباده کے مظہر تھے اور جو اس آیت کا مظہر ہوتا ہے

له الاستطالة علی کل شیءٍ ماسوی اللّٰہ اسکو ماسوی اللہ ہر شئی پر غلبہ ہوتا ہے ہم کہتے ہیں یہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں کچھ بزرگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے اسم قاہر کا مظہر ہوتے ہیں اسم قہار کا مظہر ہوتے ہیں هو القاهر فوق عباده کا مظہر ہوتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ جو اللہ کے اسم قاہر یا قہار کا مظہر ہے وہ سارے کے سارے اولیاء سے افضل ہو یہ بات درست نہیں درست بات یہ ہے کہ جو اللہ کے اسم رحمان کا مظہر ہوتا ہے اللہ کے اسم رحیم کا مظہر ہوتا ہے جو وما ارسلنک الا رحمة للعلمین کا مظہر ہوتا ہے اس کی شان هو القاهر فوق عباده کے مظہر سے بلند تر ہوتی ہے۔ اور ہمارے خواجہ غریب نواز سراپا رحمت تھے سرکار کی صفت رحمۃ للعلمینی کا مظہر تھے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خواجہ بزرگ کا لقب غریب نواز ہے غریبوں کو نواز دینے والے آپ سراپا رحمت تھے سراپا کرم تھے سراپا اخلاق تھے اور یہی وجہ ہے کہ جب آپ برصغیر پاک و ہند میں آئے تو یہ صورت بنی کہ آپ کی جاذب اور مقناطیسی شخصیت آپ کے اخلاق کریمانہ اور آپکی بے پناہ محبت کی وجہ سے اپنے تو اپنے رہے غیر بھی پیچھے نہ رہے اور میرے خواجہ نے نگاہ کرم فرمائی تو ننانوے لاکھ انسانوں کو دولت اسلام سے مالا مال کر دیا۔ حضور خواجہ غریب نواز سلطان الہندؒ نبی پاک ﷺ کے جگمگائے ہوئے آفتابوں میں سے ایک عظیم الشان آفتاب ہیں کسی کی شان کا انکار نہیں ہے لیکن آپکا کسی کے پاس جواب نہیں ہے خواجہ غریب نواز اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتے کہ میں یہ ہوں یہ تو اپنا دعوی ہے جب وصال کا وقت قریب آتا ہے آپ اکیلے خدا کو یاد کر رہے ہیں جب صبح دروازہ کھولا جاتا ہے آپ کا وصال ہو چکا ہے اور سبز نور کی قلم کے ساتھ خواجہ بزرگ کی

Marfat.com

پیشانی کے اوپر لکھا ہوا ہے سارے لوگ پڑھتے ہیں سب لوگ دیکھتے ہیں ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یہ اللہ کا حبیب ہے جسکا وصال اللہ کی محبت میں ہوا۔ یہ اعلان کس کی جانب سے ہو رہا ہے۔ خواجہ بزرگ کو خود اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے

مشک آں باشد کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کسی عطار کے پاس اگر کستوری موجود ہے تو کستوری وہ ہے جو اپنے آپ خوشبو دے آنے والوں کو پتہ چلے یہ کستوری ہے اس ڈبے کے اندر خوشبودار چیز موجود ہے سب کے دل و دماغ کو معطر کر کے رکھ دے وہ تو کستوری ہے اگر کستوری والے کو بتانا پڑے کہ یہ کستوری ہے، تو اس کی ضرورت نہیں ہے

بات یہ ہے کہ محبت وہ ہے محبوبیت وہ ہے حبیب اللہ ہونا ایسا ہے کہ خود خدائے برتر اعلان فرما رہا ہے اے دنیا والو سمجھ لو اس کی شان کو اس کی شان یہ ہے کوئی محبوب سبحانی ہے کوئی محبوب الٰہی ہے کوئی سلطان العارفین ہے کوئی سید الطائفہ ہے کسی کی کوئی شان ہے کسی کی کوئی شان لیکن جو آج دنیا سے گیا ہے یہ میرے محبوب کا لخت جگر ہے، یہ فاطمہ کا نور نظر ہے علی کا لاڈلا ہے اسکی شان یہ ہے کہ یہ حبیب اللہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا مجھے انبیائے کرام دکھائے گئے میں نے دیکھا کہ کوئی اللہ کا نبی ایسا ہے جو تن تنہا ہی آ رہا ہے۔ اسکا کوئی بھی ماننے والا اسکا کوئی بھی کلمہ پڑھنے والا کوئی بھی اسکا مقتدی نہیں ہے اور میں نے کسی کو اس طرح دیکھا کہ اس کے ساتھ دو آدمی کسی کے ساتھ چند آدمی ہیں نبی گزر رہے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک نبی گزر رہے ہیں اور انکے جو متبعین ہیں ماننے والے ہیں ان سے آسمان کا افق پر ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ میری امت ہو گی، میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی یہ کس رسول کی امت ہے۔ تو ارشاد ہوتا ہے کہ یہ موسیٰ کلیم اللہ کے امتی ہیں۔ میں خاموش ہو گیا تھوڑی دیر کے

Marfat.com

بعد ایک اور امت گزری جس نے سارے کے سارے آسمان کو پر کرلیا۔ بڑا ہجوم تھا پہلے کوئی بھی امت اس کثرت سے نہیں گزری تھی، میں نے کہا یا اللہ یہ کس کی امت ہے اللہ پاک نے فرمایا میرے حبیب یہ تیری امت ہے۔ اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کی شان سب سے بلند تر ہے۔ اب آپ دیکھیں خواجہ غریب نواز معین الحق والملۃ والدین حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کس قدر مؤثر تھی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے سرکار خواجہ غریب نواز کا یہ عالم تھا کہ اکثر آنکھ بند رکھتے تھے محویت و مراقبہ میں رہتے تھے اور جب نگاہ اٹھتی تھی تو جس طرف نگاہ جاتی تھی دل کی دنیا روشن ہوتی چلی جاتی تھی اور جس کی نگاہ خواجہ غریب نوازؒ کے چہرہ اقدس پر پڑ جاتی تھی وہ بھی بے ساختہ پڑھ لیتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حقیقت یہ ہے کہ خواجہ غریب نواز کے چہرہ اقدس سے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے انوار و تجلیات چمکتے تھے۔ حضور خواجہ غریب نواز کی نگاہ عنایت جس طرف اٹھتی تھی لوگ کلمہ پڑھتے جاتے تھے۔ جب حضور خواجہ غریب نواز اپنے شیخ کامل حبیب رحمان سیدنا عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں بیعت کرتے ہیں تو حضرت خواجہ عثمان ھارونیؒ بارگاہ خداوندی میں آپکو پیش کرتے ہیں آپکا ہاتھ پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے خداوند باری تعالیٰ میں نے معین الدین کو تیری بارگاہ میں پیش کر دیا ہے، تو اسکو قبول فرما۔ عالم غیب سے آواز آتی ہے میں نے معین الدین کو قبول کیا و نام او در دفتر محبوبان خود ثبت کردہ ام اور اسکا نام اپنے محبوبوں کے دفتر میں لکھ لیا ہے۔ بیعت ہوتے ہی اللہ کے محبوب بن گئے۔ آپ محبوب ہی نہیں بلکہ حبیب ہیں حبیب بھی ایسے کہ کسی صفاتی نام کی طرف نسبت نہیں ہے بلکہ کلمہ اللہ کی طرف نسبت ہے۔ آپ حبیب اللہ ہیں ایک دفعہ

Marfat.com

سرکار دو عالم ﷺ صحابہ کرامؓ کی بات سنتے ہوئے تشریف لا رہے تھے کوئی صحابی کہنے لگے آدم صفی اللہ ہیں کوئی کہنے لگے موسیٰ کلیم اللہ ہیں کوئی کہنے لگے ابراہیم خلیل اللہ ہیں کوئی کہنے لگے اسماعیل ذبیح اللہ ہیں علی ہذا القیاس سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے فرمایا تمہاری بات درست ہے واقعی آدم صفی اللہ ہیں واقعی ابراہیم خلیل اللہ ہیں واقعی اسماعیل ذبیح اللہ ہیں موسیٰ کلیم اللہ ہیں۔ یہ ساری باتیں درست ہیں لیکن خبردار الا و انا حبیب اللہ آگاہ اور خبردار ہو جاؤ سارے نبیوں اور رسولوں کی شانیں بلند تر ہیں لیکن میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اب ذرا غور فرمایئے خواجہ غریب نواز کی شان پر کہ سارے نبیوں رسولوں میں سے یہ لقب سرکار دو عالم ﷺ کو ملا سرکار کی تجلی خاص اور انعکاس خاص کے طور پر یہی لقب حضور کے لخت جگر حضرت مولیٰ علیؓ کے پیارے بیٹے سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیریؒ کو اللہ کی طرف سے ملا۔ کچھ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جو اپنی خاص کیفیت اور حالت کے اندر اپنا کوئی مقام ظاہر کر دیتے ہیں کہ میرا یہ مقام ہے مجھے اللہ کی محبوبیت حاصل ہے مجھے ولایت حاصل ہے مجھے یہ مقام حاصل ہے وہ اعلان کر دیتے ہیں یہ تو انکا اعلان ہے ہم وہ بھی مانتے ہیں، کیونکہ چشتی انکار کرنے والے تو ہیں ہی نہیں ہم سب کی شانیں مانتے ہیں قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شان بھی مانتے ہیں داتا گنج بخش علی الہجویریؒ کی شان بھی مانتے ہیں سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کی شان بھی مانتے ہیں سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کی شان بھی مانتے ہیں جو کسی کا مقام ہے وہ ہم مانتے ہیں ہم کب انکار کرتے ہیں انکار تو وہ کرتے ہیں کہ ہم اس کی شان کو نہیں مانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اپنا اپنا مقام ہے وہ اپنی زبان سے بیان کر رہے ہیں میرا یہ مقام ہے ایک محبّ اور عاشق ہے وہ اپنے محبوب سے کہتا ہے میں تیرے ساتھ

Marfat.com

محبت کرنے والا ہوں میں تیرے ساتھ عشق کرنے والا ہوں لیکن محبوب نہ مانے تو ایسا ہو سکتا ہے لطف اس وقت آتا ہے سماں اُس وقت بنتا ہے کہ خود محبوب کہے کہ فلاں میرا عاشق صادق بھی ہے محبِ مخلص بھی ہے اور صرف محبِ مخلص ہی نہیں بلکہ اب تو وہ اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ میں اس کو خود اپنا محبوب بنا رہا ہوں یہ شان ظاہر ہوئی حضور خواجہ اجمیری غریب نوازؒ کی پہلے تو حضور خواجہ عثمان ھرونیؒ نے پیش کیا تو بارگاہ خداوندی سے اعلان ہوا کہ میں نے معین الدین کا نام اپنے محبوبوں میں لکھ لیا ہے اب یہ شان ظاہر ہوئی کہ حضور خواجہ غریب نواز حرم شریف کے اندر بیٹھے ہیں نصف رات کا وقت گزر گیا ہے۔ بارگاہ خدا وندی سے خصوصی لطف وکرم ہوتا ہے ہاتف غیبی آواز دیتا ہے اے معین الدین میں تیرے ساتھ راضی ہو گیا ہوں مانگو جو مانگنا ہے اب دیکھو دینے والا خدائے برتر ہو جس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے اور لینے والا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ہو تو دینے والا کیا دے گا اور لینے والا کیا لے گا یہ وہ جانیں یہاں کوئی کمی باقی ہی نہیں رہتی پتہ نہیں لوگ کیا کمی تلاش کرتے پھرتے ہیں جو کمی تلاش کرتے ہیں خود ان بدبختوں میں کمی ہے حضور خواجہ اجمیر میں کمی نہیں ہے جناب رسول اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں السلام علیک یا سید المرسلین تو روضہ انور سے جواب آتا ہے وعلیک السلام یا قطب مشائخ البر والبحر یہ شہنشاہ اولیاء بھی ہیں یہ حبیب اللہ بھی ہیں یہ غوثِ اعظم بھی ہیں یہ قطبِ اعظم بھی ہیں یہ سرتاجِ اولیاء بھی ہیں یہ پیرانِ پیر بھی ہیں یہ خواجہ خواجگان بھی ہیں یہ خواجہ بزرگ بھی ہیں یہ سلطان الہند بھی ہیں یہ ہندالولی بھی ہیں یہ عطائے رسول بھی ہیں یہ نائبِ رسول بھی ہیں کون سی بات ہے جو خواجۂ بزرگ میں موجود نہیں ہے تم نقص تلاش کرتے پھرتے ہو اللہ کے حبیب جناب نبی اکرم ﷺ

Marfat.com

کسی نقص اور کمزوری والے کو ہندوستان میں نہ بھیجتے عرب کے علاقوں میں تو خود سرکار دو عالم ﷺ نے تبلیغ فرمائی سیدنا ابوبکر صدیق سیدنا عمر فاروق سیدنا عثمان غنی سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہم نے تبلیغ فرمائی لیکن ہندوستان کے اندر نہ تو خود نبی پاک ﷺ ظاہری طور پر تشریف لائے نہ حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے نہ فاروقِ اعظمؓ آئے نہ عثمانِ غنیؓ آئے نہ مولا ئے کائنات علی المرتضیٰؓ آئے نہ سیدین کریمین حسنؓ و حسینؓ آئے نہ خالد بن ولیدؓ آئے نہ حضرت بلالؓ آئے کوئی نہیں آیا یہاں بھیجا گیا تو حضور ﷺ نے اپنے لاڈلے بیٹے حضور خواجہ بزرگؒ کو بھیجا کہ جاؤ تم میرے نائب ہو میرے بیٹے ہو ہندستان کفر و ظلمت کدہ بنا ہوا ہے جاؤ میرا نور تیری پیشانی سے چمکے گا سب کو کلمہ پڑھا کر دلوں کو روشن کر دو۔

؎ وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

آپ نے نائب رسول ہونے کا حق ادا کر دیا ننانوے لاکھ کو تو خود کلمہ پڑھایا پھر ہمیں قطب الاقطاب بختیار کاکیؒ عطا فرمائے زہد الانبیاء بابا فریدؒ دے دیئے سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہیؒ عطا کر دیئے کیسے کیسے چاند سورج اور ستارے ہمیں عطا فرمائے اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے وسراجاً منیرا میرا محبوب جگمگا دینے والا آفتاب ہے وہ ایسا آفتاب ہے اور یوں جگمگاتا ہے کہ اس نے کیسے کیسے آفتاب بنا کر ہمارے لیے روشنی پھیلانے کے لیے مقرر فرمائے۔

خواجہ غریب نواز کی عالمگیر محبوبیت و

Marfat.com

مقبولیت

بعشقش ہر کسے سرشار دیدم ؎ بااجمیر آمدم دلدار دیدم

معین الدین حسن شاہ دوعالم مجسم رحمت غفار دیدم

وہ خدا کی مجسم رحمت ہیں وہاں اجمیر شریف جا کر تو دیکھو حضور خواجہ غریب نوازؒ تشریف فرما ہیں۔ وہاں اپنے بھی آتے ہیں پرائے بھی آتے ہیں اپنوں کی مرادیں بھی پوری ہوتی ہیں اور غیروں کی مرادیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ علماء و مفسرین یہ لکھتے ہیں کہ سیدنا ابراہیمؑ کو حکم دیا گیا کہ آپ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ حج کے لیے آؤ۔ **اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وّ علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق** آپ اعلان کریں لوگ آئیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی یا اللہ یہاں صحرا کے اندر جنگل بیابان کے اندر پہاڑوں کے اندر کھڑا ہو کر اعلان کروں کون سنے گا فرمایا ابراہیم اعلان کرنا تیرا کام ہے سنا دینا میرا کام ہے اعلان کرو جو پشتوں میں ہوں گے پشت در پشت ہونگے جو قیامت تک آنے والے ہیں جنکے نصیب میں خانہ کعبہ کی حاضری اور طواف ہوگا وہ تیری آواز کو سن کر لبیک اللھم لبیک کہیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ پہاڑی پر چڑھ گئے اعلان کر دیا لوگو آؤ اور حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا کی یا اللہ لوگوں میں سے کچھ لوگ تیرے گھر کے طواف اور حاضری کے لیے آئیں **فاجعل افئدۃً من الناس تھوی الیھم** یہاں من الناس کا لفظ قرآن کریم ہے۔ لوگوں میں سے کچھ لوگوں کے دلوں کو انکی طرف مائل کر دے۔ علماء و مفسرین لکھتے ہیں کہ اگر وہ من الناس نہ کہتے یوں کہہ دیتے یا اللہ سارے لوگ آئیں تو پھر ساری دنیا ہی وہاں آتی نہ کوئی اپنا پیچھے رہتا نہ

Marfat.com

کوئی پرایا پیچھے رہتا اگر اذن عام ہو جاتا ابراہیم خلیل اللہ تخصیص نہ فرماتے کہ لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو خانہ کعبہ کے طواف اور حاضری کے لیے بھیج دے، تو ساری دنیا آتی میں کہتا ہوں اللہ نے یہ نقشہ بھی خواجہ اجمیری غریب نوازؒ کے رنگ اور روپ کے اندر دکھا دیا کہ اگر میں چاہوں تو میرے بندے کے اندر یوں مقناطیسی کیفیت اور کشش پیدا ہو سکتی ہے کہ اپنے تو اپنے رہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تو ایک طرف رہے جو نہیں پڑھتے اور نہ ماننے والے ہیں وہ بھی پروانوں کی طرح حضور خواجہ غریب نواز کے اوپر نثار ہو رہے ہیں ہم نے وہاں دیکھا کہ غیر بھی یہ نعرہ لگا رہے تھے ہندو بھی یہ نعرہ لگا رہے تھے کہ خواجہ ہمارا سب کا راجہ۔ خواجہ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ دوسرے بھی مان رہے تھے، پتہ نہیں انکو کیا مصیبت پڑی ہے کہ مسلمان ہو کر نہیں مانتے وہاں تو ہندو بھی مان رہے تھے سکھ بھی مان رہے تھے اپنے بھی مان رہے تھے پرائے بھی مان رہے تھے اور تم ہو کہ پاکستان کے اندر بیٹھ کر کہتے ہو کہ ہم خواجہ غریب نوازؒ کی شان نہیں مانتے۔ نہیں مانتے تو نہ مانو اس سے خواجہ غریب نوازؒ کی شان میں کوئی کمی نہیں آسکتی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اور وہ اللہ کے محبوب ہیں (از افادات قبلہ شمس الفقہاء مدظلہ العالی)

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے ارشادات

(۲۶ مئی ۱۹۸۱ء کو جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور میں حضرت خواجہ بزرگ اجمیری غریب نوازؒ کے عرس شریف کے موقع پر خطاب سے اقتباس) خواجہ غریب نواز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

امت کے بخشوانے کے لیے وہ مساعی جمیلہ کئے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ دوزخ کا فرشتہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے گا اور کہے گا کہ اس کو کیوں بنایا تھا ظاہری واقعہ تو یہ ہے کہ ننانوے لاکھ آدمی حضور کے اپنے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے۔ پھر حضور کے خلیفے ان کے روحانی فیوض و برکات کے متعلق آپ سنیں حضرت بابا فرید الدینؒ نے قوموں کی قوموں کو مسلمان کیا یہ ٹوانے یہ بھیلے یہ سیال اور خدا جانے کیا کیا قومیں تھیں جو حضرت باباصاحب غریب نواز نے مسلمان فرمائیں اپنے ایک خلیفے کو چین میں بھیجا جس نے سات لاکھ آدمی بیک وقت مسلمان کئے ایک اپنے خلیفے جن کا نام حضرت جمال الدین تھا ترکستان میں بھیجا کہ جاؤ ترکوں کو مسلمان کرو یہ آپ کے ذہن میں بات مشکل سے آئے گی کہ ترکوں کو مسلمان کیسے کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ترکی حکومت کا یہ قانون تھا (اس میں کہا گیا تھا) کہ اگر کوئی بھی مسلمان ملے تو اس کے گلے میں گرم آگ کا سکہ ڈالا جائے چنانچہ کئی مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ حضرت کے خلیفے وہاں پہنچے تو اس وقت ہلاکو خان کا زمانہ آیا ہلاکو خان کا لڑکا جس کا نام طغرل خان تھا طغرل خان اسوقت شکار کے لیے نکلا تھا جب حضور ترکستان کی حکومت میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، تو وہ نزدیک آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ پوچھنے لگا کیا تم مسلمان ہو؟ تو آپ نے فرمایا ہاں ہاں مسلمان ہوں آج کل کے مولوی صاحب ہوتے تو کہتے کہ مسلمان کس کو کہتے ہیں توبہ توبہ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس نے کہا یہ وہی کلام ہے کہ جس کو تم قرآن کہتے ہو انہوں نے کہا یہ وہی کلام ہے یہ اللہ کی کلام ہے اس نے کہا کہ اس نے مجھ پر بہت اثر کیا ہے میں ولی عہد ہوں ہلاکو کے مرنے کے بعد میں بادشاہ بنوں گا تم مجھے آکر یہ کلام سناؤ میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ ہلاکو ابھی بادشاہ تھا کہ حضرت خواجہ جمال الدین وفات پا

Marfat.com

گئے آپ کا مزار مبارک وہیں ہے آپ نے وفات کے وقت اپنے خلیفہ کو وصیت فرمائی کہ بادشاہ کافر بھی ہو تو ان کی بات سچی ہوتی ہے جاؤ اور ان کو جا کر قرآن شریف سناؤ اور یاد دلاؤ کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ میں مسلمان ہو جاؤں گا، چنانچہ ھلاکو جب مراطغرل خان اسوقت بادشاہ بن گیا تو حضرت جمال الدینؒ کے خلیفے وہاں گئے تو بادشاہ نے کہا کہ تو وہی شخص ہے جو جنگل میں نماز پڑھا رہا تھا خود پڑھ رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ مجھے آ کر سنانا انہوں نے کہا کہ میں انکا مرید ہوں انکا شاگرد ہوں اس نے کہا کہ نہیں تم وہی ہو پیر مرید کی شکل ایک جیسی لگتی ہے ناں! اچھا تمہیں کلام یاد ہے کہا ہاں یاد ہے تو انہوں نے کلام سنائی طغرل خان نے کہا ہو نہیں سکتا کہ یہ کلام بندے کی ہو یہ بندے کو بنانے والے کی کلام ہے یہ خدا کی کلام ہے۔ میں مسلمان ہوتا ہوں اس وقت نصیر طوسی وزیر تھا سخت بے ایمان تھا۔ اس نے کہا کہ بادشاہ یہ ٹھیک نہیں ہے وہی سکہ اس کے منہ میں ڈالا جائے اگر پی جائے گا تو ہم سمجھیں گے کہ سچا ہے یعنی وہی سزا دینا چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وعدہ نہیں تھا وعدہ یہی تھا کہ میں کلام سناؤں گا اور یہ مسلمان ہو جائیں گے، اس نے کہا نہیں یہ تو ہوگا چنانچہ سکہ آگ کی طرح گرم کر کے ان کے منہ میں ڈالا گیا تو حضرت اس طرح پی گئے جس طرح گرمی کے موسم میں روح افزاء ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے، تو بادشاہ نے کہا کہ دیکھو اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہو سکتی ہے۔ کیا صداقت ہو سکتی ہے کتاب میں اس نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارا ایک تہوار ہے جس میں کشتی دیکھنے کے لیے دور دور سے لوگ آتے ہیں اس میں ہمارا مشہور پہلوان آئے گا اس کے ساتھ کشتی کا اعلان کیا جائے اور ان کو کہا جائے کہ یہ اس کے ساتھ کشتی لڑیں جب اس کے ساتھ کشتی لڑیں گے لوگ آئیں گے اس وقت بادشاہ مسلمان ہوگا۔ اس نے کہا جی میں کشتی نہیں لڑا کرتا میں تو روزے رکھا

Marfat.com

کرتا ہوں میری ہڈیاں ہیں اس نے کہا کہ نہیں یہ تو ہوگا۔ چنانچہ اعلان کیا گیا اسی طوسی نے اعلان کیا کہ لوگ جمع ہوں پہلوان آیا ترکی پہلوان تھا بہت ہاتھی بنا ہوا وہ آیا اور ادھر سے ایک درویش ہلکا پھلکا آرہا ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ تمہیں میرے ہاتھ سے مروانا چاہتا ہے میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا، جب ہاتھ ملایا تو ہاتھ ملانے کے ساتھ ہی اس پہلوان کی چیخ نکلی اس نے کہا کوئی آہنی پنجہ ہے جو میرے سینے میں گڑ رہا ہے۔ تو وہ اڑ کر پیچھے گرا تو بادشاہ نے طوسی سے کہا کہ تو ہمیشہ مجھے دھوکا دیتا رہا ہے اس سے زیادہ بھی کوئی کرامت ہوتی ہے۔ طغرل خان اسوقت مسلمان ہوا یعنی اسوقت مسلمانوں کی ترکی حکومت حضرت باباصاحب کے ایک خلیفے کی برکت سے قائم ہوئی۔ اور بھی آپ دیکھیں اس سے زیادہ اور کیا خدمت حضور کی امت کی ہوسکتی ہے کہ جو دروازے سے گزرے بہشتی بشرطیکہ اس کا عقیدہ یہ ہو

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

یعنی بزرگان دین کا بھی معتقد ہو اور چار یار کو بھی ماننے والا ہو اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر بھی ایمان رکھتا ہو۔

انتہی کلام قمر الاسلام رضؓ

ہوائے کوچہ محبوب شکریہ تیرا تیرے کرم سے بیاباں بھی گلستاں ٹھہرے

Marfat.com

ارشاد حضرت خواجہ غریب نوازؒ

حضرت خواجہ ھند غریب نواز رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ہمارے نزدیک بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں جہان کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان نہ دیکھے یہ عام کامل کی بات فرمارہے ہیں تو جو کامل گر ہے جو لوگوں کو کامل بنانے والی ہستی ہے پھر اسکی اپنی شان کیا ہوگی انگلیوں کے درمیان ہونے کا یا تو یہ مطلب ہے کہ دو انگلیوں کے درمیان جو سوراخ بنتا ہے اتنی باریکی سے دونوں جہان کو نہ دیکھے تو وہ کامل نہیں ہے یہ تو وسعت نگاہ کی بات ہوگئی اور اس میں کوئی تعجب والی بات نہیں ہے کیوں کہ جو مقام محبوبیت پر پہنچتا ہے تو وبصرہ الذی یبصر بہ اللہ رب العزت اسکی آنکھ بنتا ہے جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے تو جب اسکی آنکھ اللہ رب العزت کا نور ہو تو پھر کائنات کی کونسی چیز ہے جو اس سے مخفی رہ سکتی ہے لیکن کوئی دلیل ہمارے پاس نہیں ہوتی کہ وہ اللہ کے محبوب ہیں یا نہیں اللہ نے انکو شرف محبوبیت عطا کیا یا نہیں کیا لیکن یہ وہ ہستی ہے کہ اللہ رب العزت نے محبوبیت کی مھر انکے ماتھے پہ لگا کر بتلا دیا کہ لوگ دعوے کرتے ہیں مگر یہ دعوی آپ نہیں کر رہے انکی طرف سے دعوی ہم کر رہے ہیں کہ یہ ہمارا محبوب ہے کوئی دعوی کرے میں لیلی کا مجنوں ہوں اگر لیلیٰ اقرار نہ کرے تو دعوی بے کار ہے لیلیٰ کہے یہ جھوٹا ہے یہ چوری کھانے والا مجنوں ہے لیلیٰ نہ مانے تو دعوی بے کار ہے دعوی سچا اسکا ہے کہ لیلیٰ بھی اقرار کرے کہ یہ میرا مجنوں ہے

وکل یدعی وصلا للیلیٰ ولکن لیلیٰ لا تقر لھم بذاک

دعوے تو بہت لوگ کر سکتے ہیں مگر دعوی قابل قبول اسکا ہے جس کے بارے میں محبوب

Marfat.com

حقیقی بھی مانے واقعی یہ میرا محبّ ہے میرا دوست ہے یہ میرا محبوب ہے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے جب دفن ہوئے فرشتے سوال وجواب کے لئے آئے وہ پوچھتے ہیں من ربک تیرا رب کون ہے انہوں نے کہا یار مجھ سے پوچھتے ہو تیرا رب کون ہے میں تو ساری زندگی کہتا رہا میرا رب کون ہے میرا رب کون ہے اب اس سے بھی تو پوچھو کہ میرا اسکے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں میں کہوں میرا رب اللہ ہے وہ نہ مانے تو فائدہ کیا ہے جاؤ اس سے پوچھو کہ میرا اسکے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں تو اسی طرح کسی کا اپنا دعوی قابل سماعت نہیں ہوتا جب تک کہ دوسرا بھی اسکو نہ مانے لہذا حضور خواجۂ ھند غریب نوازؒ کی شان یہ ہے کہ اپنی طرف سے دعوی نہیں ہے بلکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے حبیب الله مات فی حب الله یہ میرا محبوب ہے جو میری محبت کے اندر انتقال فرما گیا دوسرا مطلب اس فرمان کا یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ دونوں جہان کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان نہ دیکھے اسکا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں میں جو چیز ہو اسے جس طرح چاہو الٹ پلٹ دو انگلیوں کے درمیان اگر ایک پتہ لے لیتے ہو اسے دائیں پھیرو بائیں پھیرو تمہاری مرضی جس طرح چاہو کرلو مطلب یہ ہوا کہ ہمارے نزدیک بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں جہان اس کے زیر تصرف اس طرح نہ ہو جائیں جس طرح پتہ کسی کی دو انگلیوں کے درمیان ہو جب دونوں جہان اسکے زیر اثر اور زیر تصرف ہوں اس وقت وہ کامل ہوتا ہے یہ بات بھی حقیقت ہے جب بندہ مقام محبوبیت پر فائز ہو جاتا ہے تو اللہ رب العزت اپنا مُلک اپنا مِلک اسکے حوالے کرتا ہے اور اسکو اجازت ہوتی ہے مُلک اور مِلک کے اندر جو چاہے تصرف کرے اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی (شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی خطاب برموقع عرس حضرت خواجہ اجمیری غریب نوازؒ)

Marfat.com

حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی عظمت شان

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے فرمایا کہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے جس قدر ظاہری و باطنی کمالات اور عظمت عطا کی تھی شاید کسی کو نصیب ہوئی ہو۔

(مقابیس المجالس ص ۲۵۲)

شیخ المشرق والمغرب غوث الثقلین حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

: مولف مناقب المحبوبین کے پیر بھائی حاجی غلام محمد سفرجح و زیارت مدینہ منورہ سے واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن میں جنت المعلی میں زیارات کے لئے گیا تو ایک برہنہ مجذوب کو وہاں پایا وہ کسی سے بات نہ کرتا تھا اور جو قریب جاتا اسے پتھر مارتا جب اس مجذوب نے مجھے دیکھا تو ہاتھ کے اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب میں نزدیک گیا تو کہنے لگا کیا تو مشائخ میں سے ہے میں نے کہا ہاں اس نے پوچھا تمہارا شیخ کہاں ہے میں نے کہا ملتان کے نواحی میں اس مجذوب نے کہا سلیمان میں نے کہا ہاں اسنے سلام کیا اور کہا هو شیخنا هو تاجناهو شیخ المغرب والمشرق ولی اللّٰه کثیر خلیفةالله واحد وهو خلیفةالله وہ ہمارا شیخ اور ہمارا تاج ہے وہ مشرق و مغرب کا شیخ ہے اللہ کے ولی بہت ہیں مگر خلیفہ ایک ہی ہے اور وہ اللہ کا خلیفہ ہے (مناقب المحبوبین ص ۱۹۵)

تبصرہ: محبوبیت نظامیہ کی وسعت و عالمگیری پر اعتراض کرنے والوں کو اس روایت پر غور کرنا چاہئے اور محبوب سبحان حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کی عالمگیر محبوبیت کا

Marfat.com

نظارہ کرنا چاہئے تا کہ انہیں آئینہ سلیمانی میں محبوب الہیؒ کی محبوبیت نظر آسکے

سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانیؒ جیسے بے شمار محبوب ہیں

ایک شخص بیعت کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرلیں آپ نے فرمایا سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہو جاؤ اس نے بار بار یہی عرض کیا کہ آپ مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرلیں آخر جب دیکھا کہ اس کے خیال میں چشتیہ سلسلہ قادریہ سلسلہ سے کم تر ہے تو فرمایا کہ تو اس لئے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے کہ اس سلسلہ میں محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں کہنے لگا ہاں مسکرا کر فرمایا سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی جیسے بے شمار محبوب ہیں آخر اسے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کرلیا مولف مناقب لکھتے ہیں کہ حضرت غوث زماں چاروں سلسلوں میں مخلوق کو بیعت کرتے تھے اور اپنے خلفاء کو بھی چاروں سلاسل کی اجازت عطا فرماتے تھے مگر چونکہ سائل سلسلہ چشتیہ کو سلسلہ قادریہ سے حقیر خیال کرتا تھا اس لیے آپ نے اُسے یہ جواب دیا اور سلسلہ چشتیہ میں ہی بیعت کیا (مناقب المحبوبین ص ۱۸۰)

ملفوظ سلیمانی کے بارے میں ممتاز محرف کی غلط بیانی

ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرت تونسویؒ کا مقصد یہ ہے کہ حضرت محبوب سبحانیؒ کے مقام محبوبیت پر فائز ہونے کا یہ مفہوم نہیں کہ دوسرے مشائخ سلاسل اللہ تعالیٰ کے محبوب نہیں چنانچہ ہمارے سلسلہ چشتیہ میں بھی بہت سے محبوبان حق ہیں حضرت خواجہؒ حضرت محبوب سبحانی کی شان محبوبیت کے امتیاز کے قائل تھے مگر بیان کردہ مصلحت کے پیش نظر اس طرح فرمایا اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے مناقب المحبوبین کے مولف

Marfat.com

مولانا نجم الدین سلیمانیؒ لکھ رہے ہیں کہ حضرت تونسوی نے اس شخص سے پہلے ایک شخص کو فرمایا کہ سلسلہ قادریہ اور چشتیہ برابر ہیں اور ایک ہیں پھر یہ کہ اس شخص کے بار بار سلسلہ چشتیہ میں بیعت کے انکار سے اس سلسلہ عالیہ کی تحقیر اور کم تر ہونے کا شائبہ پایا جاتا تھا اس لیے حضرت تونسوی نے اس طرح فرمایا اور وہ بھی تبسم کرتے ہوئے وگرنہ آپ اسے سلسلہ قادریہ میں بیعت فرما لیتے کیونکہ آپ سلسلہ قادریہ میں مجاز تھے اور بیعت فرمایا کرتے تھے (قدم الشیخ ص ۴۵۴)

سلسلہ چشتیہ کے حقیر اور کمتر ہونے کا شائبہ بھی حضرت پیر پٹھانؒ کو گوارا نہ ہوا:

حضرت تونسویؒ نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ کوئی سلسلہ عالیہ چشتیہ کو قادریہ سے کم سمجھے جبکہ قادریوں کا سارا زور ہی سلسلہ قادریہ کی افضلیت ثابت کرنے پر ہے نیز سلسلہ کی افضلیت کی بنیاد حضرت شیخ قدس سرہ کی افضلیت پر تھی تو جب یہ بنیاد ہی نہ رہی تو قادریہ سلسلہ کی افضلیت بھی ثابت نہ ہو سکی اس لئے کہ حضرت غوث زماں خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے صراحت فرما دی کہ ہمارے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں محبوب سبحانی جیسے بے شمار محبوب ہیں ممتاز محرف لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ حضرت محبوب سبحانی کی شان محبوبیت کے امتیاز کے قائل تھے حضرت خواجہ تونسویؒ تو اس بات کے قائل تھے کہ مشائخ چشت میں سے بعض حضرات شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے بھی افضل ہیں کما صرح بہ فی غذاء المحبین۔ ہم نے مناقب المحبوبین سے مکمل روایت پیش کر دی جس سے ممتاز محرف کی کئی مقامات پر کی گئی ترمیمی کاوش بھی قارئین کرام پر مخفی نہ رہے گی

Marfat.com

حضرت غوث زمانؓ نے مرید کے عقیدہ کی اصلاح فرمائی

حضور پیر پٹھان تونسویؒ نے یہ بیان فرما کر کہ در سلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچو حضرت محبوب سبحانی اند مرید کے عقیدہ کی اصلاح فرمائی اور اس وہم کو دور کر دیا کہ چشتیہ سلسلہ قادریہ سے کم تر ہے تو کیا آپ نے اس کو غلط عقیدہ پر مجبور کر دیا تھا العیاذ باللہ

حضرت غوث زمان سیدنا خواجہ شاہ سلیمانؒ کے فرمان سے امتیاز ثابت کرنے کی ممتاز کاوش:

ممتاز محرف لکھتے ہیں حضرت تونسویؒ حضرت خضر علیہ السلام کی تصدیق سے باخبر تھے اور ہر دو بزرگوں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی امتیازی شان محبوبیت کے یقیناً قائل تھے (قدم الشیخ ص ۴۵۵) حضرت خضر علیہ السلام نے بھی ہر دو حضرات کی امتیازی شان بیان فرمائی اس سے افضلیت شیخ قدس سرہ ثابت نہیں ہوتی لہذا ممتاز محرف کا مدعا اصلی ثابت نہ ہو سکا اب ممتاز محرف کو سوچنا چاہیے کہ وہ کس دلیل سے افضلیت ثابت کرتے ہیں نیز ممتاز محرف اور انکے پیشواء کا یہ قول کہ محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے محبوبیت نظامیہ عالمگیر نہیں کس قدر وزن رکھتا ہے حضرت خضر علیہ السلام کے مذکورہ فرمان نے اس کی حیثیت بھی آشکار کر دی

ممتاز محرف کے لئے ملفوظ پیر پٹھان در آئینہ علم بیان بھی سراسر باعث خسران وحرمان ثابت ہوا:

ممتاز محرف نے ملفوظ شریف کو علم بیان کے آئینہ میں رکھ کر اپنے درد کا درماں ڈھونڈنے کی سعی لا حاصل کی مگر سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہ آیا لکھتے ہیں تشبیہ مقبول کے اغراض ومقاصد میں غور کرنے کے بعد حضرت تونسوی کے ملفوظ سے از روئے علم بیان حضور غوث پاکؓ کی شان محبوبیت کا امتیاز نمایاں ہوتا ہے

Marfat.com

تشبیہ مقبول جو اصل میں مقصد تشبیہ کو پورا کرتی ہے وہ یہی ہے کہ مثلاً مشبہ بہ وجہ شبہ کے بیان حال میں زیادہ مشہور و معروف ہو یا مشبہ بہ وجہ شبہ میں اتم و اکمل ہو یا مشبہ بہ اس وصف میں مخاطب کے نزدیک مسلم الحکم اور مشہور و معروف ہو یہی مضمون مطول میں بھی ہے

بسیار محبوبان حق ہمچوں محبوب سبحانی فرما کر افضلیت کی نفی فرمادی

افضلیت غوث پاک کے اثبات کی خاطر علم بیان کے حصار میں پناہ لینا ممتاز محرف کے کسی کام نہیں آسکتا

پہلی بات یہ ہے کہ مشبہ بہ کا وجہ شبہ کے بیان حال میں عندالمخاطب زیادہ مشہور و معروف ہونا حضرت غوث الاعظمؓ کا دیگر اغوات العالمین سے عندالمخاطب مشہور ہونا اس کلام سے واضح ہو رہا ہے اور یہی یہاں وجہ شبہ ہے نہ کہ اتم و اکمل ہونا

دوسری بات یہ ہے کہ مشبہ بہ وجہ شبہ کے بیان حال میں اتم و اکمل ہو حضور غوث الاعظم کے سلسلہ چشتیہ کے محبوبان ذی شان سے ممتاز و افضل اور اتم و اکمل ہونے کی نفی اور سلسلہ قادریہ کی چشتیہ پر افضلیت کی نفی حضور پیر پٹھان خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے خود یہ کہہ کر فرمادی کہ در سلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچو محبوب سبحانی اند

نیز افضلیت کی نفی پر صراحت بھی آپ سے منقول ہے دیکھئے غذا المحبین ص ۲۴۰

الغرض حضور غوث پاکؓ کا افضل و اتم و اکمل ہونا اس کلام سے ثابت نہیں ہوتا

ضروری نہیں کہ مشبہ بہ مشبہ سے اتم و اکمل ہو

حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں

؎ کالزھر فی ترفٍ والبدر فی شرف والبحر فی کرم والدھر فی ھمم

Marfat.com

حضور ﷺ کی ذات گرامی تازگی اور لطافت میں مثل شگوفہ بلندی اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند بخشش میں دریا کی مانند اور اپنی ہمت عالیہ میں زمانہ کی مثل ہے

تبصرہ: حضور علیہ السلام کی ذات گرامی کی نظافت ولطافت شگوفوں اور گلاب کی کلیوں سے کم نہ تھی چودھویں کا چاند تو آپ کے رخ انور سے نور کی خیرات لیکر منور ہے آپ کے فیض عمیم اور سخاء عظیم سے دریا کو کیا نسبت اور آپ کی ہمت عالیہ کا بیان تو حضرت حسانؓ نے بایں الفاظ فرمایا

؎ له همم لامنتهى لكبارها وهمته الصغرىٰ اجل من الدهر

الغرض تشبیہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے مشہور ومعلوم چیز کے ساتھ دی جاتی ہے چونکہ حضرۃ شیخ قدس سرہ کی وصف غوثیت سائل کو معلوم تھی اس لئے حضرت خواجہ شاہ سلیمانؒ نے اپنے ملفوظ (در سلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچو محبوب سبحانیؒ اند مناقب المحبوبین فارسی ص ۲۷۰) میں مشائخ چشت کو محبوب سبحانیؒ کے ساتھ تشبیہ دی ورنہ برابری بیان فرما کر اکمل وافضل ہونے کی تو خود نفی فرمادی

حضرت شیخ الاسلام سیالویؒ نے فرمایا ضروری نہیں کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہو:

جناب شیخ الاسلام کے حقیقی برادر خواجہ فخر الدین صاحب نے آپ سے دریافت فرمایا کہ عربی قانون میں مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے آپ نے فرمایا ضروری نہیں بلکہ کبھی مشبہ بہ کسی ایک صفت میں مشبہ سے افضل ہوتا ہے جزوی فضلیت کے ماتحت بھی تشبیہ دی جاتی ہے جس طرح درود شریف ہے اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد

Marfat.com

مجید۔ اس میں شک نہیں کہ سیدنا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور یہاں مشبہ بہ ہونے کی حیثیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا ہے تو مشبہ سے صرف بعض صفات میں فضلیت ہوگی مثلاً سرکار مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت اقدس میں سنن ابراہیمی جو حج کے موقع پر ادا کی جاتی ہیں اور بعض دیگر سنتیں حجامت وقربانی وغیرہ کی بدستور قائم ہیں اسی وجہ سے سرکار دوعالم ﷺ کا مذہب مہذب ملت ابراہیمی سے مشہور ہے (انوار قمریہ ص ۱۴۶ ملفوظات حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ)

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ کے ملفوظ کی وضاحت بحوالہ غذاء المحبین

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ نے فرمایا شخصے بخدمت حضرت صاحبؒ آمدہ عرض نمود کہ غریب نواز ادر سلسلہ قادریہ بیعت فرمائید پس حضرت صاحبؒ فرمودند کہ آرے یار مارا حکم چہار سلسلہ است دریں میاں حضرت غریب نواز قدس سرہ بر زبان مبارک راندند کہ حضرت صاحبؒ بارہا ایں کلمہ میفرمودند کہ مارا حکم چہار سلسلہ است الغرض پس حضرت صاحبؒ اورا بیعت فرمودند وورد نیز ارشاد فرمودند بعدہ فرمودند کہ ایشاں کہ در سلسلہ قادریہ بیعت میکنند ازاں می کنند تا بہ پیر صاحبؒ پیوستہ شوند ایں نمی دانند کہ در سلسلہ ما یعنی در سلسلہ چشتیہ پیر صاحبؒ جہے کئی ہن حضور غریب نواز قدس سرہ ایں حکایت تمام فرمودہ بعدہ بر زبان مبارک راندند کہ گاہے گاہے حضرت صاحبؒ بعضے را از مشائخ خویش نام مبارک گرفتہ میفرمودند کہ فلاں وفلاں از مشائخ ما رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کئی درجے پیر صاحبؒ تی وڈے ہن ودھ کے ہن (غذاء المحبین ص ۳۴۰) ملفوظات حبیب ذی العرش حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی قدس اللہ سرہ مرتبہ حضرت مولانا سعد اللہ صاحب چشتی نظامی علیہ الرحمۃ ساکن شیخ فاضل ضلع ساہیوال۔

Marfat.com

تبصرہ: اس ملفوظ سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ بعض مشائخ حضرت غوث پاکؓ سے افضل ہیں جن حضرات کے نام مبارک لے لے کر حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ افضلیت بیان کیا کرتے تھے اور برابر تو بہت سے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہاں تشبیہ صرف عندالمخاطب معلوم ہونے کی وجہ سے دی گئی ہے

ممتاز محرف کی تحریف کا ایک اور سینمپل: ممتاز محرف صاحب اعلیٰحضرت سیالویؒ کے ملفوظ میں قطع و برید کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کلام الاولیاء الاکابر کے ص ۲۰۴ پر یہ ملفوظ درج کیا گیا کہ حضرت غوث پاکؓ چار دن مقام محبوبیت میں رہے جبکہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ سترہ دن مقام محبوبیت میں رہے۔ اس کے ابتدائی حصے کو حذف کر دیا گیا ملفوظ میں ہے کہ حضرت سید جنڈوڈا شاہ عیسیٰ خیلویؒ نے حضرت سیالویؒ کی خدمت میں عرض کیا شمارا بجائے محبوب سبحانی میدانم مراجام وصال او بنوشانید ایں بیت در جوابش خواندند۔

؎ کملے لوک میں توں پچھدے ماہی دی جھوک میں تاں آپ ماہی نوں ڈھونڈنی آں

میں جناب کو حضرت محبوب سبحانی کی جگہ پر سمجھتا ہوں مجھے انکے وصال کا جام پلا دیں حضرت سیالوی نے جواب میں علاقائی زبان کا یہ شعر پڑھ کر تواضع اور انکسار کا اظہار فرمایا کہ شاہ صاحب جس محبوب کے مقام کی خبر آپ مجھ سے پوچھتے ہیں میں خود انکی تلاش میں ہوں چونکہ اس مضمون سے حضرت سیالویؒ کی بارگاہ غوثیت سے وابستگی اور عقیدت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے اس لئے مصنف نے اس کا نقل کرنا گوارا نہ کیا ۔

(قدم الشیخ ص ۴۴۴ مصنفہ ممتاز محرف مولوی ممتاز احمد گولڑوی)

Marfat.com

حضرت شمس العارفین سیالویؒ کے ملفوظات عالیہ

ناظرین کرام پہلے مکمل ملفوظات ملاحظہ فرمائیں بعدازاں جنڈوڈا شاہ نے عرض کیا دعا فرمائیں کہ خدا اپنی محبت عطا فرمائے اور اس ہستی موہوم سے چھٹکارا ملے فرمایا یہ محض عطیہ خداوندی ہے خدا جسے چاہے عنایت کرتا ہے سائل نے پھر عرض کیا کہ میں آپکو محبوب سبحانی سمجھتا ہوں مجھے اس کا جام وصال پلا دیجئے آپ نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

؎ کملے لوک میتھوں ماہی دی پچھدے جھوک

میں تاں آپ ماہی نوں ڈھونڈنی آں

بعدازاں سید عرب شاہ نے عرض کیا کہ سلسلہ قادریہ دوسرے سلسلوں پر فوقیت رکھتا ہے اس لئے کہ حضرت غوث الاعظم محبوبیت کے درجے کو پہنچے ہیں فرمایا اگرچہ تمام سلسلوں کے مشاغل جدا جدا ہیں لیکن مقصود ایک ہی ہے اور وہ معرفت الٰہی ہے پھر فرمایا تمام اولیاء اللہ نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقام محبوبیت حاصل کیا ہے پھر یہ شعر پڑھا

؎ تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس

ہر کہ واصل شد بجاناں بایزیدے دیگر است

ترجمہ:۔ یہ مت کہہ کہ قدرت کا سانچہ ایک ہی بایزید نکال کر ٹھس ہو گیا بلکہ بلا تخصیص جو بھی واصل باللہ ہو گیا مرتبے کے لحاظ سے وہ بھی گویا بایزید ہی ہے بعدازاں فرمایا مقام محبوبیت کا مدار توحید پر ہے اور توحید کا مدار فنا پر ہے اور مدار فنا سوائے پیر کی امداد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ تمام سلسلوں میں ہے بعدازاں فرمایا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ چہار روز در مقام محبوبیت ماندند و حضرت خواجہ نظام الدین بداؤنیؒ ہفدہ روز (مرآت العاشقین فارسی ص ۱۹۶) حضرت غوث الاعظم چار دن محبوبیت کے مقام میں رہے اور

Marfat.com

خواجہ نظام الدین اولیاء سترہ دن محبوبیت کے مقام میں رہے۔ مرآت العاشقین اردو ص ۲۵۳

تبصرہ: ناظرین غور فرمائیں تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس کے الفاظ سے اعلیٰ حضرت سیالویؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ تو یہ نہ سمجھ کہ سلسلہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظمؒ مقام محبوبیت پر پہنچے ہیں اس لئے یہ سلسلہ عالیہ دوسرے تمام سلاسل پر فوقیت رکھتا ہے بلکہ یہ بات تمام سلاسل میں ہے تمام سلاسل کے اولیاء اللہ نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقام محبوبیت حاصل کیا ہے اور پھر آپ نے یہ فرما کر کہ حضرت غوث پاکؓ چار دن مقام محبوبیت میں رہے جبکہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی سترہ دن مقام محبوبیت میں رہے مقام محبوبیت میں حضرت محبوب الٰہی کی افضلیت آفتاب تاباں کی طرح نمایاں فرمادی یہاں سوال کرنے والے دو شخص ہیں اور دونوں کے سوال بھی الگ الگ ہیں پہلا سوال کرنے والے جنڈوڈا شاہ ہیں انکا سوال یہ ہے کہ آپ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمائے اور ہستی موہوم سے چھٹکارا ملے میں آپکو محبوب سبحانی سمجھتا ہوں مجھے اس خدائے پاک کا جام وصال پلا دیجئے بات واضح ہے کہ محبوب سبحانی تو وہ آپ کو تسلیم کر رہے ہیں ان کی عرض یہ تھی کہ مجھے جام وصال خداوندی پلا دیں اسکے جواب میں حضرت شمس الاسلام نے شعر مذکور پڑھا جس کا مفہوم اس قدر واضح اور روشن ہے کہ کوئی کند ذہن سے کند ذہن ہی سمجھنے سے محروم رہ سکتا ہے یعنی میں تو خود طالب و متلاشی خدا تعالیٰ ہوں لوگ مجھ سے آکر منزل خداوندی پوچھتے ہیں اسی مفہوم کو حافظ شیرازیؒ نے اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے

؎ کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجا است

Marfat.com

این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

دوسرا سوال عرب شاہ نے کیا کہ سلسلہ قادریہ دوسرے سلاسل سے افضل ہے بوجہ افضلیت غوث پاکؓ تو آپ نے اسکی نفی فرمادی اور حضرت محبوب الہیٰ کی افضلیت اور محبوبیت کو آفتاب نیم روز کی طرح روشن فرمادیا

ملفوظات عالیہ میں ممتاز محرف کی تحریفات

تحریف لفظی۔ ممتاز محرف نے تحریف کی انتہا کردی کہ سید عرب شاہ کے جواب میں ارشاد فرمائے گئے ملفوظ کو پہلے ملفوظ کے ساتھ جوڑ دیا جو سید جنڈ وڈا شاہ کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا تھا اور سید جنڈ وڈا کے جواب پر مشتمل ملفوظ میں قطع و برید کا الزام لگادیا لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

تحریف معنوی۔ مراجام وصال او بنوشانید میں ضمیر کا مرجع حضرت محبوب سبحانی کو قرار دے دیا حالانکہ سید جنڈ وڈا شاہ نے ملفوظ کی ابتداء میں ہی اپنی طلب کا اظہار کرتے ہوئے حضرت سیالویؒ سے عرض کیا کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمائے اور اس ہستی موہوم سے چھٹکارا ملے پھر عرض کیا کہ میں آپ کو محبوب سبحانی سمجھتا ہوں مجھے اس کا جام وصال پلا دیجئے آپ نے جواب میں یہ شعر پڑھا

کملے لوک میتھوں ماہی دی پچھدے جھوک
میں تاں آپ ماہی نوں ڈھونڈنی آں

اعلیٰ حضرت سیالویؒ نے اپنے طالب عرفان الٰہی ہونے کا بیان فرمایا

Marfat.com

حضرت غوث پاکؓ اعلیٰ حضرت سیالویؒ کی نظروں سے اوجھل نہیں تھے کہ ان کی معرفت اورانکے مقام کی خبر کے آپ طالب ہوں اور نہ ہی آپ نے انکی تلاش میں ہونے کا ذکر کیا بلکہ آپ ذات خداوندی کے کامل عرفان کے آرزومند تھے جس طرح ہر عارف عاشق اور طالب صادق کی خواہش اور تمنا ہوتی ہے اور آپ نے اس مصرع سے

؎ میں تاں آپ ماہی نوں ڈھونڈنی آں اسی طلب وتمنا کا اظہار فرمایا کہ میں تو خود اس محبوب حقیقی کی تلاش میں ہوں عرفان الٰہی کی کوئی انتہا ہی نہیں جس کمال پر بھی کوئی ہو اس نے یہی کہنا ہے رسول خدا ﷺ نے فرمایا **ما عبدناک حق عبادتک وماعرفناک حق معرفتک** ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسے تیری عبادت کرنے کا حق تھا اور ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ حق تیرے پہچاننے کا تھا چنانچہ حضرت سیالوی نے اس مصرع کے ساتھ اپنے فنافی اللہ یا بقاباللہ اور سیر الی اللہ یا سیر فی اللہ عروج یا نزول میں ہونے کا ذکر کیا اور ذات الٰہی کے کامل عرفان کے آرزومند ہونے کا بیان فرمایا حضرت سیالویؒ کو غوث پاکؓ کی مانند سمجھنے کا مطلب یہ تھا کہ آپ حضرت شیخ قدس سرہ کی طرح ناقص کو کامل اور محروم وصال الٰہی کو جام وصال پلا دیتے ہیں جب سائل آپ کو محبوب سبحانی سمجھتا تھا تو آپ کا دیدار ہی اسکے لئے کافی تھا آپ سے محبوب سبحانی کے دیدار کا سوال چہ معنی دارد

حضرت شمس العارفینؒ کے ملفوظ پر ممتاز محرف کا اعتراض

ممتاز محرف وملبس اعلیٰ حضرت سیالویؒ کے ملفوظ پر اعتراض قائم کرتے ہوئے گل افشانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ومقبول بندوں کو دائمی مقام محبوبیت عطا فرماتا ہے چار دن یا سترہ دن کے بعد انہیں محبوبیت سے معزول نہیں کر دیا جاتا (قدم الشیخ

Marfat.com

ص۴۴۴) سبحان اللہ ممتاز گولڑوی صاحب کو صرف شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے ملفوظات پر ہی اعتراض نہیں بلکہ اب وہ حضور شمس العارفینؒ کے ارشادات کو بھی تسلیم کرنے سے انکاری ہیں

؎ بے ادب باش وہر چہ خواہی گو　　بے حیا باش وھر چہ خواہی کن

جن کی مریدی کا دعویٰ ممتاز محرف گولڑوی کو ہے انہوں نے اسی شمس سیال کی نورانی وروحانی کرنوں سے اقتباس نور کیا تھا اور انکے قدموں میں پائمال ہو کر فیض روحانی حاصل کیا تھا ممتاز محرف صاحب کم از کم اس تعلق نیاز مندی کا تو پاس کرتے

مقام محبوبیت پر قیام کا وقت

مقام محبوبیت میں قیام کے بیان سے حضرت شمس الاسلام سیالویؒ کی مراد محبوبیت کے آثار وعلامات کا ظہور ہے اس خاص وقت میں مقام محبوبیت پر فائز ہونے والے بندہ محبوب ومقبول کے مبارک بدن میں تجلیات ربانی اور انوار محبوبیت سرایت کر جاتے ہیں وہ بندہ کامل اس خاص وقت میں مھبط انوار ومخزن اسرار منبع خیر وبرکات اور مرکز تجلیات بن جاتا ہے بشری آلائشوں سے پاک ہو کر ان تجلیات کی وجہ سے اس کا مبارک بدن مکمل نور بن جاتا ہے اس مدت کے طویل ومختصر ہونے کا مدار اس کریم کے الطاف کریمانہ پر ہے یہ ثمرہ ونتیجہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہت مختلف واقع ہوتا ہے

؎ ہر گدارا بر درت ناز دگر

ذات خداوندی کے انوار وتجلیات جب تک اس بندۂ محبوب ومقبول کو مرکز ومحور بنائے رکھتے ہیں اسکا بدن سراسر نور رہتا ہے اسکا جسد اطہر سرتاپا عطریات غیبی سے معطر ہو کر مظہر ذات الٰہی بن جاتا ہے اور اسکا ارادہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارادہ بن جاتا ہے جسطرح نبوت

Marfat.com

سلب نہیں ہوتی مقام محبوبیت کا سلب ہو جانا بھی متصور نہیں ہوسکتا وصال کے بعد انبیاء ورسل علیہم السلام نبوت ورسالت سے معزول نہیں ہو جاتے بلکہ عنداللہ انکو یہ مقام ومرتبہ حاصل رہتا ہے لیکن تبلیغ احکام کی ذمہ داری اٹھالی جاتی ہے اسطرح محبوبیت میں بھی کچھ وقت کے لئے خاص تجلیات ذاتی وصفاتی کی وجہ سے مقام محبوبیت پر فائز ولی اللہ کا بدن مکمل نورانی ہوتا ہے اور یہ بات ہمیشہ قائم نہیں رہتی ورنہ جن اولیاء کاملین کی ولایت ومحبوبیت متفق علیہ ہے ان سے مقام محبوبیت کا سلب ہو جانا تو متصور نہیں ہوتا شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے عوارف المعارف شریف میں اس بات کی وضاحت فرمائی نیز علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے حاشیہ بیضاوی میں اس بات کی صراحت فرمائی ہے ثابت ہوا کہ حضرت شمس الاسلام سیالویؒ کا یہ فرمان کہ حضرت غوث اعظمؓ چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سترہ دن مقام محبوبیت میں رہے بالکل برحق بجا ودرست ہے اور اس ملفوظ مبارک پر اعتراض کر کے ممتاز محرف نے اپنے مبلغ علم کی ہنڈیا عین چوراہے میں پھوڑی ہے اور یہ بات واضح کر دی کہ ہم تو صرف اپنی خواہش نفس کے بندے ہیں اور اس معاملہ میں کسی بڑے سے بڑے ولی اللہ کے ارشادات کی پرواہ بھی نہیں کرتے علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ حاشیہ تفسیر بیضاویؒ کے ص ۶۹ پر عوارف المعارف شریف کے حوالہ سے مراتب وصول کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں ومنهم من ترقى الى مقام الفناء مشتملة على باطنه انوار اليقين والمشاهدة مغيبا فى شهوده عن وجوده وهذا ضرب من التجلى الذات لخواص المقربين وهذا رتبة فى الوصول اعلى من الرتبتين التين سبقتا وفوق هذه رتبة حق اليقين ويكون من ذالك فى الدنيا للخوص لمح يسير وهو

Marfat.com

سریان نور المشاهدة فی کلیة العبد حتی یحظ به روحه وقلبه ونفسه حتی قالبه وهذا من اعلی رتب الوصول انتهیٰ

اوران میں سے وہ ہے جس نے مقام فناء تک ترقی کی اسکا باطن یقین ومشاہدہ کے انوار پر مشتمل اوراپنے شہود میں اپنے وجود سے غائب ہے یہ خواص مقربین کے لیے تجلئ ذات کی ایک قسم ہے اور وصول کا یہ رتبہ پہلے دو رتبوں سے اعلیٰ ہے اوراس رتبے کے اوپر حق الیقین ہے اور دنیا کے اندر اس میں سے خواص کو ایک معمولی سا لمحہ ملتا ہے اور یہ انسان کے اندر نورِ مشاہدہ کا سریان ہے حتّٰی کہ اس کی روح اور دل اور طبیعت اور جسم اس سے لذت حاصل کرتا ہے اور یہ وصول کے اعلیٰ رتبوں میں سے ہے

عوارف المعارف شریف سے مراتب وصول کا بیان

مراتب وصول: یہ ذہن نشین رہے کہ اتصال اور مواصلہ کی مشائخ نے یہ وضاحت کی ہے کہ جو کوئی ذوق اور وجدان کی راہ سے یقین کامل کے درجے پر پہنچ جائے تو اس کا مرتبہ وصول سے تعلق ہے پھر اس میں بھی فرق مراتب ہے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کو اعمال کے ذریعے حاصل کرتے ہیں یہ تجلی کا ایک درجہ ہے چونکہ اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کے فعل سے واقف ہوتے ہیں اس لئے اپنے اور غیر کے فعل کو فنا کر دیتے ہیں اور اسی حالت میں وہ تدبیر واختیار سے خارج ہوتے ہیں یہ وصول کا ایک درجہ ہے

تجلی صفات: کچھ لوگ ہیبت اور انس کے مقام میں توقف کرتے ہیں کیونکہ ان کے قلوب پر مشاہدہ جمال وجلال کا انکشاف ہوتا۔ ہے اسے طریق صفات کی تجلی کہتے ہیں اور وصول کا دوسرا درجہ ہے

Marfat.com

تجلی ذات: کچھ لوگ مقام فناء کی طرف ترقی کرتے ہیں اور انکے باطن پر یقین ومشاہدہ کے انوار وتجلیات نازل ہوتے ہیں وہ اسکے مشاہدہ میں محو ہو کر اپنی ہستی سے غائب ہو جاتے ہیں یہ خواص اور مقربین کی تجلی ذات اور وصول کا تیسرا درجہ ہے

حق الیقین: اس درجہ سے بلند تر حق الیقین کا درجہ ہے دنیا میں صرف خاصان خدا کو اس کی ایک جھلک دکھائی جاتی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بندہ حق کے سراپا میں نور مشاہدہ سرایت کر جاتا ہے جس سے اسکی روح قلب نفس بلکہ جسم تک محظوظ ہو جاتا ہے یہ وصول کا اعلیٰ درجہ ہے جب کوئی ان تمام روحانی احوال کے ساتھ علم حقیقت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت بھی وہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ پہلی منزل میں بہت دور پڑا ہے اس لیئے منزل مقصود تک پہنچنا (وصول) تو بہت ہی مشکل ہے بلکہ راہ وصول کی منزلیں اس قدر زیادہ ہیں کہ آخرت کی لافانی عمر میں بھی انہیں طے نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ انہیں دنیا کی مختصر عمر میں طے کیا جائے (عوارف المعارف شریف اردو ص ۵۸۵, ۵۸۶)

افضلیت مطلقہ حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کی ثابت نہیں ہوتی

حضرت خواجہ شمس العارفین سیالویؒ فرماتے تھے کہ پیران پیر کے مرتبہ کے مطابق مساوی کسی کے مرتبہ کا وہم بھی نہیں ہوا کرتا تھا لیکن جب بیعت کر لی تو معلوم ہوا کہ شاید یہ مرتبہ پیران پیر کو بھی نصیب نہ ہوا ہو جو پیر پٹھان کا ہے آپ شاہباز طریقت تھے (انوار قمریہ ص ۲۳۴)

قدمی الخ کے بارے میں اولیائے عظام کے ارشادات

Marfat.com

محبّ النبی محبوب رب العالمین حضرت خواجہ محمد فخر الدین دھلوی متوفی ۱۱۹۹ھ کا ارشاد گرامی: پس مخصوص برگردن ہائے اولیاء زمانہ ایشاں بود آنکہ مریدان وخلفاء وتلامذہ بودند فخریۃ النظام مؤلفہ حضرۃ نواب غازی الدین نظام علیہ الرحمۃ

انکے زمانہ کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ آپکے مرید خلفاء اور تلامذہ تھے

خاتم العاشقین قطب وحید حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ متوفی ۱۳۱۹ھ کا ارشاد: چوں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بحالت استغراق قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله ے فرمودند اولیاء عصر یعنی مریدان وخلفاء وشاگردان ایں جملہ اش شنیدند وسر خود خم کردند بدیں معلوم شد کہ فرمان عالی برائے معاصرین مختص بود

جب سیدنا شیخ عبدالقادر نے حالت استغراق میں قدمی فرمایا تو آپکے زمانے کے اولیاء یعنی مریدین وخلفاء اور شاگردوں نے آپ کا یہ جملہ سنا تو اپنے سر خم کر دیئے اس سے معلوم ہو گیا کہ فرمان عالی معاصرین کے لئے خاص تھا مقابیس المجالس

حضرت شمس الاسلام خواجہ شمس الدین سیالوی متوفی ۱۳۰۰ھ کا ارشاد گرامی: چوں حضرت غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ در یکے مجلس وعظ قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله ارشادی فرمودہ ہمہ حاضرین محفل گردنش می نہاد ایں ارشاد برائے حاضرین محفل می بود نہ کہ برائے متقدمین ومتاخرین ملفوظات چشتیہ مرتبہ حضرۃ مولانا احمد علیہ الرحمہ جب حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر

Marfat.com

جیلانی قدس سرہ نے وعظ کی ایک مجلس میں قدمی الخ ارشاد فرمایا حاضرین محفل نے اپنی گردن جھکادی یہ ارشاد حاضرین محفل کے لئے تھا نہ کہ متقدمین ومتاخرین کے لئے

علامہ عبدالعزیز پرھاروی قدس سرہ متوفی ۱۲۳۹ھ مرید وخلیفہ حضرۃ مخدوم حافظ محمد جمال اللہ ملتانی قدس سرہ متوفی ۱۲۲۶ھ کا مکتوب مبارک

اطلاق قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ بر معاصرین تلامذہ ومریدان مے شود از حکم قدمی متقدمین ومتاخرین خارج اند قدمی الخ کا اطلاق معاصرین تلامذہ ومریدین پر ہوتا ہے قدمی کے حکم سے متقدمین ومتاخرین خارج ہیں (ارشادات اولیاء ماخوذ از مقدمہ انیس الارواح مرتبہ علامہ اسد نظامی)

خواجہ شمس العارفین سیالویؒ کے ملفوظ میں ممتاز تحریف

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۱۷۷ پر لکھتے ہیں حضرۃ ثانی خواجہ محمد دین سیالویؒ نے سوال کیا کہ کہتے ہیں کہ شیخ صنعان نے فرمان غوث کا انکار کیا تھا تو شمس العارفینؒ نے فرمایا ذکر شیخ صنعان در کتب معتبرہ ندیدہ باوجود تسلیم کردن چندھزار عالم ربانی واولیائے صمدانی ابا کردن شیخ صنعان ثابت نگردیدہ (مرآۃ العاشقین فارسی ص ۳۶)

ممتاز محرف کی تحریفی کاروائی: حضرت خواجہ شمس العارفین سیالویؒ نے شیخ صنعان کے انکار سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا ایں چنیں ذکر شیخ صنعان در کتب معتبرہ ندیدہ (مرآت العاشقین فارسی ص ۳۶) اسطرح شیخ صنعان کا ذکر معتبر کتابوں میں نہیں دیکھا ممتاز محرف نے ابتدائی الفاظ حذف کرنے کے بعد عبارت یہاں سے شروع کی ذکر شیخ صنعان در کتب معتبرہ ندیدہ اور مطلب یہ بیان کیا کہ حضرت

Marfat.com

سیالویؒ نے شیخ صنعان کے انکار کی نفی نہیں کی بلکہ انکار کے ذکر پر تعجب کا اظہار فرمایا

الغرض ممتاز گولڑوی نے یہاں بھی حضرت سیالویؒ کے ملفوظ میں لفظی و معنوی تحریف کی

اللہ ان کے حال پر رحم فرمائے

ممتاز محرف کی ہٹ دھرمی: لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت سیالویؒ نے شیخ صنعان کے انکار پر تعجب فرمایا کاملین کی یہی شان ہوتی ہے کہ حتی الوسع دوسروں کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہیں شیخ صنعان کے انکار کی بات خواجہ قمر الدین سیالویؒ کے ملفوظ میں ہے

تبصرہ: شمس العارفین سیالویؒ نے صراحتاً شیخ صنعان کے انکار کو رد کر دیا تو ممتاز محرف نے فاسد تاویلات کا جال بچھانا شروع کر دیا اور پھر شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے ملفوظات کی طرف رخ کیا ملفوظ کو توڑ مروڑ کر مطلب برآری کی بے سود کوشش کی حالانکہ ملفوظ کے آخر میں مذکور شعر پر ہی کامل تامل فرما لیتے تو بات واضح ہو جاتی کہ فرمان غوثیہ کے انکار کی وجہ سے شیخ صنعان کا حال تبدیل نہ ہوا تھا بلکہ لڑکی کے عشق کی وجہ سے یہ حال ہوا تھا حضرت خواجہ سیالویؒ نے ملفوظ کے آخر میں یہ شعر ارشاد فرمایا

؎ عشق را ناز م کہ یوسف را بہ بازار آورد شیخ صنعان زاہدے را زیر زنار آورد

الٰہی منسوب الی اللہ ہے: ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص ۴۸۴ پر لفظ الٰہ اور سبحان کے بارے میں بحث کرتے ہیں تا کہ محبوب الٰہی اور محبوب سبحانی کے القابات کا فرق بلحاظ مراتب بیان کریں اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ کلام الاولیاء کے ص ۲۹۰ پر اسکی وضاحت موجود ہے حضرت شمس الفقہاء مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں لفظ سبحان کو مقام جذب سے تناسب ہے اور لفظ الٰہ کو مقام عبدیت سے اور یہ بات مسلم ہے کہ مقام

Marfat.com

عبدیت سب مقامات سے اعلیٰ تر ہے۔ نیز آپکے بقول سبحان کو جذب سے تناسب ہے تو ہم نے بھی یہی کہا تھا کہ غوث پاک نے قدمی الخ عالم جذب وسکر میں کہا ہے تو ہمارے خلاف توپوں کے دہانے کیوں کھل گئے۔ کلمہ اللہ علم ذات جامع لجمیع صفات الکمال ہے مہر منیر ص ۴۷۲ پر ہے لفظ الٰہیہ اللہ کی طرف منسوب ہے جو ذات کے مراتب ثلاثہ میں مرتبہ ثانیہ کا نام ہے پہلا مرتبہ ہے ذات بحت جسے ہویہ صرفہ بھی کہتے ہیں دوسرا مرتبہ ہے ذات بحیثیت اسماء وصفات اجمالا جسے احدیت الجمع بھی کہتے ہیں تیسرا مرتبہ ہے ذات بحیثیت اسماء وصفات تفصیلاً جسے واحدیت سے بھی تعبیر کرتے ہیں ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں لفظ سبحان صفاتی نام نہیں (قدم الشیخ ص ۴۸۴) ممتاز محرف صاحب فرمائیں سبحان نہ صفاتی نام ہے اور نہ ذاتی نام ہے نہ سبحانی کلمہ اللہ کی طرف منسوب ہے لفظ سبحان تنزیہ بلیغ پر دلالت کرتا ہے تو جناب کیا کلمہ اللہ تنزیہ بلیغ پر دلالت نہیں کرتا کلمہ اللہ تو جامع لجمیع صفات الکمال ہے علم ذات بھی ہے اور صفات پر بھی دلالت کرتا ہے سبحان نہ علم ذات ہے نہ علم صفات ہے تو پھر لفظ سبحان کو کلمہ اللہ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا حضرت خواجہ اعظم اجمیری غریب نوازؒ کا لقب حبیب اللہ ہے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا لقب محبوب الٰہی ہے اور الٰہی منسوب ہے کلمہ اللہ کی طرف دیکھئے (شرح فصوص الحکم للقیصری جلد دوم مطبوعہ انوار الھدی ص ۴۸۲) (فمن حیث انہ الٰہی) ای۔ فمن حیث ان النفس منسوب الی اللہ کلمہ اللہ کی طرف نسبت کرنی ہو تو الٰہی کہا جاتا ہے محبوب الٰہی بھی اصل میں کلمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اسلیئے کہ عجمی زبان میں الف لام نہیں آتا ناظرین مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں والالٰھیۃ اسم مرتبۃ جامعۃ لمراتب الاسماء والصفات کلھا (شرح فصوص للجامی برحاشیہ شرح عبدالغنی نابلسی قادری ص ۱۴) الٰھیہ ایسے مرتبہ کا نام ہے جو تمام اسماء وصفات کا جامع ہے

الا عن تجلّی الٰھی ای من تجلّی حضرۃ الاسم الجامع
مگر الٰہی تجلی سے یعنی حضرت اسم جامع کی تجلی سے (شرح فصوص للجامی ص ۶۴)

والالٰھیۃ اسم مرتبۃ جامعۃ لجمیع مراتب الاسماء والصفات
(شرح فصوص خطبہ ابن مبارک) اور الٰہیہ ایسے مرتبے کا نام ہے جو تمام اسماء وصفات کا جامع ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ فتوحات مکیہ یا شروح فصوص میں یہ کس مقام پر لکھا ہے کہ سبحان مرتبہ ذات کا نام ہے مطبع اور صفحہ کا آپ تعین کریں ہمارے سامنے شرح فصوص سید مبارک دہلوی شرح فصوص شیخ

Marfat.com

عبدالرزاق قاشانی، تعلیقات علی الفصوص لابی العلاء عفیفی، شرح فصوص للجامی، شرح فصوص للقیصری، شرح فصوص علامہ عبدالغنی نابلسی قادری شرح فصوص علامہ مصطفٰی بن سلیمان بالی زادہ الحنفی موجود ہیں فتوحات مکیہ بھی پیش نظر ہے۔ یہ بات کہ سبحان رتبہ ذات کا نام ہے فتوحات مکیہ یا فصوص کی شروح میں سے کسی میں بھی موجود نہیں ہے فاتو ا برھانکم ان کنتم صادقین لفظ سبحان علم تسبیح ہے اللہ جلّ مجدہ کا نہ علم ذاتی ہے نہ صفاتی علامہ عبدالغنی نابلسی قادری شرح فصوص میں لکھتے ہیں کلمة سبحان التی ھی علم علی التسبیح (شرح فصوص للنابلسی ص ۲۳۳ ج ۲) نیز کیا محبوبِ سبحانی کا لقب آپ کو من جانب اللہ عطا کیا گیا اسکی کوئی سند یا حوالہ موجود نہیں ہے ظاہر ہے کہ یہ عقیدت مندوں نے اپنی طرف سے ہی دیا ہے۔ بہر حال جس نے بھی یہ لقب دیا ہے بالکل فٹ اور برمحل دیا ہے اس لیے کہ لفظ سبحان مفتاح التوبہ ہے جیسا کہ اھل علم سے مخفی نہیں ہے۔ علامہ بیضاوی لکھتے ہیں ولذالك جعل مفتاح التوبه وقال موسی علیه السلام سبحانك تبت الیك وقال یونس علیه السلام سبحانك انی کنت من الظالمین اور غوث پاک نے بھی قدمی الخ سے رجوع فرمایا تھا۔ لہذا یہ لقب آپ کے لیے بالکل مناسب ہے

عالمگیر محبوبیت نظامیہ: بعض گولڑوی حضرات نے محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کا مرتبہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ سے کم تر قرار دیا اور کہا کہ محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی۔ افسوس صد افسوس یہ نام نہاد چشتی حضرت محبوب الٰہیؒ کی محبوبیت کو کم تر ثابت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ محبوب الٰہیؒ وہ مقدس ھستی ہیں جنہیں رسول پاک ﷺ کی نیابت کاملہ تامہ کے بسبب جناب الٰہی سے رحمۃ للعلمین کا لقب عطا فرمایا گیا۔ البتہ بعض منحوس علاقے اور لوگ ایسے ہو سکتے ہیں جہاں محبوبان خدا کی محبوبیت کے اثرات نہ پہنچیں۔ سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے عیر جبل یبغضنا و نبغضه لیکن ایسے منحوسوں کی موجودگی سے ان محبوبوں کی محبوبیت میں کیا کمی واقع ہو سکتی ہے ؎ گر نبیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان لوگوں کے نزدیک تو رسول پاک ﷺ کی رسالت کی صرف زمین تک محدود ہے آسمانوں تک نہیں پہنچ پائی تو حضرت محبوب الٰہی کے بارے میں ان کے عقیدہ بد پر کیا تعجب اس مسئلہ میں اکابر مشائخ چشت کے ارشادات فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں ہم سب سے پہلے اکابر اولیاء کرام کے ارشادات پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

چشت کے ارشادات فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں ہم سب سے پہلے اکابر اولیاء کرام کے ارشادات پیش کرتے ہیں

حضرت غوث زمان خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کے

ارشادات عالیہ: درسلسلہ چشتیہ بسیار محبوبان حق ہمچو محبوب سبحانیؒ اند (مناقب المحبوبین ص ۲۷۰) محبوب سبحان حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ کے جن مشائخ عظام کو مقام محبوبیت میں حضرت غوث الاعظمؒ کے برابر اور مماثل ٹھہرایا انکی محبوبیت بھی عالمگیر ہے آپ نام لے کر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مشائخ میں سے فلاں فلاں پیر صاحبؒ سے کئی درجے بڑے ہیں بڑھ کر ہیں (غذاء المحبین ص ۳۴۰)

جب حضرت محبوب سبحانیؒ کی محبوبیت عالمگیر ہے تو جو بڑے ہیں بڑھکر ہیں انکی محبوبیت کیوں عالمگیر نہیں ہوگی

حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے دادا پیر حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کے فرمانات کے سامنے کوئی گولڑوی دم نہیں مار سکتا

حضرت شمس العارفین سیالویؒ کے ارشادات

حضرت غوث الاعظم چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین اولیاء سترہ دن محبوبیت کے مقام میں رہے (مرآت العاشقین اردو ص ۲۵۳) حضرت شمس العارفینؒ کے اس ارشاد میں حضرت محبوب الٰہی کو مقام محبوبیت میں افضل قرار دیا گیا آپ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے شیخ طریقت ہیں اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مقام محبوبیت پر فائز اکابر مشائخ میں سے ہیں مقام محبوبیت کے مدارج و مراتب افضلیت اور فوقیت اور عالمگیریت کے

Marfat.com

بارے میں آپ کا یہ ارشاد قول فیصل کی حیثیت رکھتا ہے

حضرت سید محمد بن جعفر مکیؒ کے ارشادات

حضرت سید محمد بن جعفرؒ حضرت محبوب الٰہی کے بارے میں فرماتے ہیں اے محبوب تمام اولیاء میں سے دو حضرات نے مقام قطبیت سے مقام معشوقیت تک رسائی حاصل کی ہے اور ان کی مثل کوئی دوسرا اس مقام تک نہیں پہنچا اے محبوب ان دو میں سے ایک شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ ہیں اور دوسرے حضرت شیخ نظام الدین بدایونیؒ ہیں اور یہ دونوں روح محمدی سے فیض یاب ہیں (اخبار الاخیار ص ۱۳۷) نیز حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور شیخ نظام الدین اولیاء بدایونیؒ مقام معشوقی تک پہنچے ہوئے تھے (اخبار الاخیار ص ۱۳۷)

ان ارشادات کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ دونوں حضرات اپنے اپنے وقت میں یکتائے روزگار ہوئے ہیں اور مقامِ محبوبیت تک پہنچے ہیں۔ سید محمد بن جعفر المکی الحسینی حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ کے بڑے خلفاء میں سے تھے توحید و تفرید میں بلند مقام رکھتے تھے اور اولیاء افراد میں سے تھے (اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۳۶)

تبصرہ۔ حضرت سید محمد بن جعفرؒ اور حضرت خضر علیہ السلام کے بیانات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت محبوب الٰہی کا مرتبہ کم نہیں لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ محبوبیت نظامیہ عالمگیر نہیں حضرت سید محمد بن جعفرؒ نے اس مقام کی وضاحت فرمادی آپ کا مرتبہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے بلند و بالا ہے لہذا آپ کا فرمان حجت قاطعہ کا درجہ رکھتا ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

Marfat.com

ناظرین گرامی قدر حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے معتمد مرید علامہ عطاء محمد بندیالویؒ نے اپنی تصنیف سیف العطاء میں ملفوظات مہریہ اور فتاوٰی مہریہ میں جامع سے سرزد لغزشوں قطع وبرید خیانت وظلم اور جعلی عبارات کے اندراج سے متعلق اپنے یقین کا اظہار کیا اس صورت حال میں مکتوبات مہریہ میں بھی تحریف وتبدیل ہونے کا قوی احتمال ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ممتاز محرف کا مسلمہ قاعدہ ہے نیز انوار قادریہ پر پیر صاحبؒ کی تقریظ کا قلمی عکس جو مہر منیر کے ص ۴۵ پر شائع ہوا ۱۳۳۱ھ کا ہے اور پیر صاحبؒ کے دستخط سے مزین ہے اس میں یہ متنازعہ عبارت نہیں کہ محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی نیز یہ عبارت انکے عظیم مشائخ تونسہ وسیال شریف کے صریح ارشادات کے بھی خلاف ہے اس پس منظر میں متنازعہ عبارت کے الحاقی ہونے کا احتمال مزید قوی ہو جاتا ہے طرفہ تماشہ یہ ہے کہ غوث پاکؒ کی شان میں ہر مبالغہ آمیز بات لکھنے والے نصیر گولڑوی نے نام ونسب ص ۶۶۶ پر حضرت پیر گولڑوی صاحبؒ کی طرف منسوب جو تصریحات درشان غوث پاک درج کی ہیں ان میں بھی مذکورہ عبارت موجود نہیں نصیر شاہ نام ونسب اور لطمہ میں اور ممتاز محرف قدم الشیخ میں جس عبارت کے درج کرنے سے کنی کتراتے رہے اور دانستہ روگردانی کرتے رہے اسے حضرت پیر صاحبؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اور اس نسبت پر اتنا اصرار کرتے ہوئے انہیں شرم آنی چاہیے فتاوٰی مہریہ اور ملفوظات مہریہ بھی تو عرصہ سے شائع ہوتے چلے آئے ہیں جب ان میں تحریف وتبدیل قطع وبرید خیانت وظلم اور حضرت پیر صاحب کو بدنام کرنے کیلئے فعل شنیع کا ارتکاب ثابت ہو گیا تو ممتاز محرف کا یہ کہنا کہ مکتوبات عرصہ دراز سے شائع ہوتے چلے آرہے ہیں کوئی اہمیت وحیثیت نہیں رکھتا

؎ باتیں اس کی سب ہوائی ہیں

Marfat.com

کسی مسئلہ میں کسی بزرگ سے بھی تسامح ہوسکتا ہے

ممکن ہے جامع مکتوبات مہر یہ نے محبوبیت نظامیہ سے متعلق عبارت لکھ کر حضرت پیر صاحب کی طرف منسوب کردی ہو یا پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت پیر صاحب کو اس مسئلہ میں تسامح واقع ہوا ہے اس لیئے کہ حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ قدس سرہ کے مقام ومرتبہ کے بارے میں انکی رائے اپنے اکابر مشائخ کی رائے کے بھی خلاف ہے ہم اس ضمن میں حضرت سید محمد بن جعفر مکیؒ حضرت غوث زمان تونسویؒ حضرت شمس العارفین سیالویؒ کے ارشادات پیش کر چکے ہیں حضرۃ علامہ اسد نظامیؒ لکھتے ہیں بعض دوسرے لوگوں کی طرح حضرت گولڑوی کو بھی قدمی الخ کے بارے میں تسامح واقع ہوا ہے کہ خواجگان چشت کو حضرت سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کے قدم کے تابع قرار دیا حضرت گولڑویؒ سلسلہ روحانی کے اعتبار سے چشتی نظامی تھے انہیں حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کا حضرت سیدنا غوث اعظم قدس سرہ سے موازنہ نہیں کرنا چاہیئے تھا جو بذات خود نسبت کے اعتبار سے درست نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ صاحب مہرِ منیر نے یہ تمام عبارات لکھ کر حضرت گولڑوی کی طرف منسوب کردی ہوں (مقدمہ انیس الارواح ص ۳۳۶) علامہ محمد علی مصطفوئی صاحب لکھتے ہیں حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی علیہ الرحمۃ اگرچہ ایک انتہائی قابل احترام اور بلند پایہ بزرگ ہیں مگر اس مسئلہ میں انہیں تسامح واقع ہوا ہے کسی مسئلہ میں کسی بزرگ سے بھی تسامح ہوسکتا ہے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ التصفیۃ مابین سنی وشیعہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو حضرت علیؓ کا شاگرد بتایا ہے جو سہو پر مبنی ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جو کبار صحابہ میں سے تھے کا حضرت علیؓ کا شاگرد ہونا ثابت نہیں حضرت محبوب الٰہی سیدنا نظام الدین اولیاء قدس

Marfat.com

سرہ کے مقام ومرتبہ کے بارے میں حضرت گولڑوی کی رائے اکابر مشائخ چشتیہ کی رائے کے بھی خلاف ہے (تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی ص ۲۳۵)

تبصرہ: حضرت پیر صاحب کو اس مسئلہ میں تسامح بھی واقع ہوا ہو تو پھر بھی پیر صاحب کی طرف نسبت پر اصرار کرنا کسی طرح مناسب نہیں

سامعین ملفوظات پر اعتراض: ممتاز محرف صاحب حضرت غوث الاعظمؒ

کے چار دن اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے سترہ دن مقام محبوبیت میں رہنے والے ملفوظ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''حضرت سیالویؒ کی کلام کو کما حقہ سمجھنا بہت مشکل ہے سامعین ملفوظات حضرت کے اصل الفاظ کو ضبط نہیں کر سکے اس لئے ان سے اس قسم کی فروگزاشتیں ہوئیں اور مفہوم ہی بدل گیا (قدم الشیخ ص ۴۴۵)

تبصرہ: ؎ قدر کیا ان کو چھلکتے ہوئے پیمانوں کی
بھیک بھی جنکو میسر نہیں میخانوں کی

حضرت شمس العارفین سیالویؒ کے منظور نظر اور مرید خاص حضرت مولانا محمد سعیدؒ عالم وفاضل تھے انکی فہم ودانش پر اعتراض کرنے والا خود عقل وخرد سے کورا اور فہم وفراست سے عاری ہے اس سراپا تعصب وجہالت اور منبع غلو نے انکی کتاب کے کئی دیگر حصوں کو خود بطور حجت ودلیل پیش کیا ہے لیکن جب بات اپنے مطلب کے خلاف نکلی تو اپنی کم عقلی اور بے سمجھی کا علاج کرانے کی بجائے انکی فروگزاشتیں گنوانا شروع کر دیں اور ان پر بے سمجھی اور مفہوم بدلنے کا الزام عائد کر دیا کاش یہ لوگ تعصب چھوڑ کر حق شناسی کا طریقہ اپنا تے

Marfat.com

اس لئے کہ

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

عظیم مسامحت:

حضور غوث پاکؓ کے فرمان خضنا بحرا لم یقف علی ساحله الانبیاء کی تشریح کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ہم نے شریعت وطریقت کا اتباع کر کے فناء فی الرسول کے بحر میں غوطے لگائے ہیں چونکہ انبیاء کرامؑ اپنی شرائع وادیان لے کر آئے اس لئے وہ اتباع نبوی کی سعادت سے مشرف نہ ہو سکے

(مکتوبات مھریہ ص۱۰۹ ملفوظات مھریہ ص۱۰۶ قدم الشیخ ص۴۶۳)

تبصرہ: پیر صاحب گولڑہ شریف کی طرف منسوب اس تشریح سے انبیاء علیہم السلام پر امتیوں کی فضیلت لازم آتی ہے بلکہ ان کو محروم سعادت مانا گیا ہے العیاذ باللہ حالانکہ غوث پاک کے زمانہ سے قبل بھی تمام انبیاء کرام حضور کی امت میں داخل ہیں اور چار نبی تو زندہ اس دار دنیا میں موجود ہیں فلک چہارم بھی اس دنیائے فانی کا ایک حصہ ہے تو کیا حضرت شیخ سے قبل یا زمانہ میں یہ انبیاء کرام سرکار دو عالم ﷺ کے امتی نہیں ہیں تو صغیہ حمد کی بحث بالکل بے معنی اور لغو ہے اللہ جلّ مجدہ کا ارشاد ہے کافة للناس اور للعالمین نذیراً

مھروی تصریحات یا مجموعہ مسامحات

ممتاز محرف قدم الشیخ کے ص۳۲۹ پر قدمی اغ کے متعلق تصریحات مھروی درج کرتے ہیں

له الا ستطالة علیٰ کل شیئی سوی اللّٰه

Marfat.com

حضرت شیخ اکبرؒ کی تصریح ہذا سے یہ نتیجہ ثابت ہوا کہ آپ (حضرت غوث پاکؒ) ہر شئے پر سوائے خدائے عزوجل کے غالب و متصرف تھے۔

لو جی اب تو مکمل صفایا ہو گیا جناب رسول اکرم ﷺ کو بھی مغلوب اور زیرِ تصرف ثابت کر دیا دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام کا تو ذکر ہی کیا افسوس ہے یہاں ممتاز محرف کے ایمان کی بنیادیں نہیں لرزیں اگر یہ تاویل کی جائے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا زمانہ حضور غوث پاکؒ کا زمانہ نہ تھا تو اولیائے متقدمین میں بھی استثناء ثابت ہو جائے گا اور نظریہ عموم و شمول فرمان غوثیہ کا بیڑا غرق ہو جائے گا نیز سوی اللہ کے استثناء کے بھی یہ تاویل خلاف ہے ممتاز محرف کو چاہئے کہ یہاں بھی کل کو اپنے عموم پر رکھیں ہو سکتا ہے ان کے ایمان کی لرزتی بنیادیں تھم جائیں حضرت پیر صاحب گولڑویؒ کی طرف منسوب اس جواب میں بھی مسامحت موجود ہے کہ عالیجنابؒ کا زمانہ انبیاء کا زمانہ نہ تھا جبکہ حسب تصریح شیخ اکبرؒ و دیگر علماء اعلام بعد آنحضرت ﷺ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ادریس علیہ السلام آسمانوں پر اور حضرۃ سیدنا الیاس علیہ السلام اور سیدنا خضر علیہ السلام زمین پر باجسامھم زندہ موجود ہیں حضرت پیر صاحب گولڑویؒ کی طرف منسوب اس جواب میں بھی مسامحت ہے کہ حضرت غوث پاک کا تصرف انبیاء علیہم السلام پر اسطرح ہے جیسے مفضول کا تصرف فاضل پر مثل تصرف جبرائیل بر آنحضرت ﷺ سید الملائکہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا تصرف آنحضرت ﷺ پر نزول وحی و اعلان نبوت سے قبل تھا نہ کہ بعد میں جبکہ حضرت غوث پاکؒ کا تصرف انبیاء علیہم السلام پر نبوت کے بعد لازم آ رہا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ حامل وحی رسول ملائکہ علیہ السلام پر قیاس امتی کا درست نہیں ممتاز محرف نے پیر صاحب گولڑوی کی طرف منسوب یہ جواب بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت غوث پاکؒ کا قدم صحابہ کرامؓ کی گردن پر نہیں اسلیئے کہ متاخرین

Marfat.com

کے عرف ومحاورے میں ولی اللہ ماسوائے صحابی پر بولا جاتا ہے یہ کیسا انصاف ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عموم سے نکال کر انبیاء کرام علیہم السلام کو عموم میں داخل کر دیا ممتاز محرف صاحب اب فرمائیں کیا پیر صاحب گولڑوی کی طرف منسوب اس تحریر میں مسامحتیں موجود نہیں

؎ مدعی تم ہو تو انصاف کرو

کیا محبوبیت قطعات ارض سے ماپی جاتی ہے؟

کلام الاولیاء کی عبارت:

س: محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی ؟

ج: کیا محبوبیت قطعات ارض کے ساتھ ماپی جاتی ہے اگر آپ کا یہ معیار تسلیم کر لیا جائے تو آپ انبیاء کرام کے بارے میں کیا فرمائیں گے جن کا نام بھی کسی کو معلوم نہیں کیا وہ محبوبیت خدا سے بالکل فارغ ہیں نبی تو کجا وہ تو ولیوں سے بھی بہت پیچھے رہ گئے نیز جناب متعین تو فرمائیں کہ محبوبیت نظامیہ کس قطعہ ارض میں نہیں پہنچی جہاں محبوبیت قادریہ لنگر انداز ہے۔ کلام الاولیاء ص ۲۹۰

ممتاز محرف کا اعتراض: انہیں معلوم نہیں کہ محبوبیت کے سب سے بڑے مقام نبوت ورسالت میں قطعات ارض کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ بعض انبیاء کرام کی بعثت خاص قوم خاص علاقے اور خاص قطعات ارض کے لئے ہوئی ہے ان کا یہ سوال وہاں بھی ہوسکتا ہے کہ نبوت ماپی جارہی ہے ہاں جناب رسول پاک خاتم الانبیاء علیہ السلام کی

Marfat.com

نبوت ورسالت پوری کائنات کیلئے ہے۔ (قدم الشیخ ص ۴۴۸)

ممتازمحرف کے بیان سے انبیاء علیہم السلام پرغوث پاکؓ کی فضیلت لازم آگئی:

ممتازمحرف نے یہ دعوٰی کیا کہ محبوبیت کے سب سے بڑے مقام نبوت ورسالت میں قطعات ارض کو مدنظر رکھا گیا ہے سید عالم ﷺ کی محبوبیت تمام کائنات کیلئے ہے جبکہ باقی تمام انبیاء علیہم السلام کی محبوبیت خاص قوم خاص علاقے اور خاص قطعات ارض کیلئے تھی دوسری طرف ان کا یہ دعوٰی ہے کہ جناب غوث پاکؓ کی محبوبیت عالمگیر ہے نتیجہ کیا نکلا کہ حضرت غوث پاکؓ کو علاوہ سید عالم ﷺ کے مقام محبوبیت میں تمام انبیاء علیہم السلام پر فوقیت حاصل ہے (العیاذ باللہ)

؎ اللہ تیری شان کے قربان جایئے

ممتازمحرف کے اعتراض نے ہمارے سوال کو مزید قوی کردیا

ہمارا سوال یہ تھا کہ آپ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کیا فرمائیں گے جن کا نام بھی کسی کو معلوم نہیں کیا وہ محبوبیت سے بالکل فارغ ہیں نبی تو کجا وہ تو ولیوں سے بھی بہت پیچھے رہ گئے ممتازمحرف نے تسلیم کیا کہ واقعی معاملہ تو ایسے ہی ہے ممتازمحرف یہ موقف آخر کیوں نہ اختیار کرتے کہ انکے پیشوا نصیر گولڑوی نے نام ونسب میں میاں محمد بخش کے ان اشعار کے ذریعے انہیں یہی سبق اور پیغام تو دیا تھا کہ

؎ نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ھر صفتوں ھر وسبوں

پیر نے کہا کہ نبیوں سے کم نہیں تھے بلکہ برابر تھے مرید نے سوچا ایک قدم اور آگے جاتا ہوں کہ غوث پاکؓ کو علاوہ سید عالم ﷺ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر مقام محبوبیت

Marfat.com

میں فوقیت حاصل ہے

؎ یہ احوال جب ایسے لوگوں کا ہو رکھوں پاک دامن میں کب اور کو

ناظرین کرام دیکھا آپ نے محبوبیت نظامیہ کو کم تر بیان کرنے کا انجام کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی محبوبیت کو ہی کم تر قرار دے دیا

؎ پھرتے ہو یوں چھپے چھپے ہم سے تم کو اے شوخ ہم نے دیکھ لیا

ہمارا دوسرا سوال یہ تھا کہ جناب متعین تو فرمائیں کہ محبوبیت نظامیہ کس قطعہ ارض میں نہیں پہنچی جہاں محبوبیت قادریہ لنگر انداز ہے ہمارے اس سوال کا جواب ممتاز محرف نے نہیں دیا حقیقت یہ ہے کہ اس سوال کا جواب ممتاز محرف اور اسکا پیشوا کیا قیامت تک کوئی غالی نہیں دے سکتا

؎ چاہتا ہے کہ کہے عشق کی باتیں یک رنگ
کیا کرے ہائے اسے طاقت گفتار نہیں

انبیاء کرام کی تبلیغ کیلئے علاقہ متعین ہوا

ہمارا نظریہ یہ ہے کہ محبوبیت قطعات ارض سے نہیں، ماپی جاتی انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغ کیلئے علاقہ متعین ہوا محبوبیت کیلئے نہیں محبوبیت تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عالمگیر تھی خاص قوم خاص علاقے اور خاص قطعات ارض تک محدود نہ تھی ورنہ اولیاء کی انبیاء کرامؑ پر فضیلت لازم آتی ہے دور حاضر کے مشائخ چشت میں سے حضرت صاحبزادہ محی الدین محمد صالح مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت مولانا شاہ محمد علی چشتی مکھڈیؒ نے گولڑہ کے مفتی کو اس معاملہ میں تنبیہ کی اس مفتی نے اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنے کی بجائے جواباً مزید فتوے داغے اور برا بھلا کہہ کر دل خوش کیا صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے اسکے

Marfat.com

جواب میں ''محبوب الٰہی کی شان محبوبیت'' ''محبوب الٰہی اور قطعات ارض'' کے نام سے مختصر مدلل مضامین لکھے اور اس کے فتاوٰی کا منہ توڑ جواب دیا

؎ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

قارئین کی ضیافت طبع کیلئے ہم کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

محبوب الٰہیؒ کی شان محبوبیت : سلسلہ عالیہ چشتیہ سب سلاسل سے اول اور اسکا فیضان پورے عالم میں جاری وساری ہے خصوصاً پورے ہندوستان میں والئ ہند خواجہ خواجگان فخر کون ومکان محبوب اللہ معین الدین حسن چشتی اجمیریؒ کے پاک اقدام سے لوگوں کے قلوب نور ایمان سے چمکے آج بھی اگر یہاں ایمان کی کہیں روشنی نظر آتی ہے تو اسی آفتاب ولایت کی ضیا پاشیوں سے اس سلسلہ عالیہ کی اشاعت کرنے والے سب کے سب گوہر تاباں تھے مگر بعض کو وہ رفعت شان ملی کہ رفعت بھی ان پر ناز کرتی ہے انہیں میں سے ہیں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ

؎ بدنیا در بدین اوصاف بے حد نیامد جز نظام الدینؒ محمد
ہم از درگاہ حق آن نیک مشرب بسلطان المشائخ شد ملقب

(مطلوب الطالبین) اور یہ مقام محبوبیت قطبیت سے بالاتر ہے۔ مقام قطبیت کے بارے بحر المعانی سے صاحب مطلوب الطالبین نقل فرماتے ہیں قطب عالم ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے اور دونوں جہان کا نظام اسی کے وجود سے قائم ہوتا ہے اور وہ 'اللہ تعالیٰ سے بے واسطہ فیض لیتا ہے اور اس قطب عالم کو قطب مدار اور قطب ارشاد بھی کہتے ہیں کیونکہ دونوں جہانوں کا مدار وارشاد اسی پر ہے آگے چل کر فرماتے ہیں چوں قطب مدار ترقی کند بمقام فردانیت رسد یعنی افراد شود وچوں افراد ترقی کند بقطب حقیقی رسد واز مقام قطب

Marfat.com

حقیقی معشوقی است یعنی قطب وحدت یعنی قطب مدار ترقی کر کے افراد بنتا ہے پھر افراد سے ترقی کر کے قطب حقیقی کے درجہ پر پہنچتا ہے اور اسی قطب حقیقی کے مقام سے ہے معشوقی یعنی قطب وحدت اسی طرح صاحب سیر الاولیاء فرماتے ہیں

چوں ولی کامل مراتب قطبیت وفردانیت وغیرہ طے نمودہ بمرتبہ محبوبیت یعنی مرتبہء معشوقی رسد ذات پاک او مظہر الٰہی گردد وارادہ او ارادہ آں سبحانہ وجسم مبارک او از سر تا پا از عطریات غیبی معطر شود وھر چہ بدو رسد آں بوئے خوش در واثر کند یعنی او را خوشبو ناک سازد وہم بمسکن وے بوئے عبیر وعنبر می آید وچوں بگور رود گور را معطر نماید چنانچہ امروز آں علامت آئینہ محبوبی بر مزار پاک سلطان المشائخ پیدا و ہویدا است طالب باید تا ملاحظہ نماید

یعنی جب ولی کامل مراتب قطبیت وفردانیت وغیرہ طے کر کے مرتبہ محبوبیت ومعشوقیت پر پہنچتا ہے تو اسکی ذات پاک اسرار الٰہی کا مظہر بن جاتی ہے اور اس کا ارادہ اللہ سبحانہ کا ارادہ ہوتا ہے اور اس کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک عطریات غیبی سے معطر ہوتا ہے اور جو چیز بھی اس سے ملتی ہے خوشبو ناک ہو جاتی ہے اور اسکی جائے رہائش سے بھی عبیر وعنبر جیسی خوشبوئیں آتی ہیں اور جب وہ اپنی مرقد میں جاتا ہے تو وہ مرقد بھی معطر ہو جاتی ہے چنانچہ آج بھی سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہیؒ کے مزار مبارک سے یہ علامت آئینہ محبوبی کی ظاہر وروشن ہے لیکن طالب کو چاہیئے کہ ملاحظہ کر سکے اور اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن چشتی مرآۃ الاسرار میں در افشاں ہیں آں امام ارباب مشاہدہ آں سلطان اصحاب مجاہدہ آں بیدار در عالم عشق واذواق آں محبوب حق باستحقاق آں وارث الانبیاء والمرسلین سلطان المشائخ شیخ نظام الدین محمد قدس سرہ بن احمد بن علی بدایونی بخاریؒ محبوب خدا اور سر حلقہ اولیاء اہل صفاء تھے آپ عشق کامل شوق وافر وجسد صادق حال قوی اور ہمت بلند

Marfat.com

رکھتے تھے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد اصحاب طریقت میں سے کسی بزرگ سے اس قدر تصرفات ظاھری و باطنی سرزد نہیں ہوئے جتنے آپ سے ہوئے آپ تمام غوثی، قطبی اور فردانیت کے مقام سے گزر کر مرتبہء محبوبی تک پہنچ گئے آپ کے اقوال و افعال تمام مشائخ کیلئے حجت قاطع ہیں اور سب آپکی طرف دیکھ رہے ہیں اور قیامت تک دیکھتے رہیں گے آپ نے نور ہدایت سے سارے ہندوستان کو منور فرمایا اور ایک جہان کو ہدایت بخشی حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو سلطان المشائخ کے خطاب سے ممتاز فرمایا آپ کے اور آپکے مریدین کے سر پر تاج کرامت رکھا چنانچہ آپکی ولایت کے تصرفات اظہر من الشمس ہیں اور کسی بشر کو انکار کی جرأت نہیں ہوئی۔ ان بالا بیانات سے روز روشن کیطرح واضح ہوا کہ حضرت سلطان المشائخ کا مرتبہ قطبیت و فردانیت سے بڑھ کر معشوقیت تھا جو کہ ولایت کا درجہ انتہا ہے (تا) ایک صاحب جو چشتی ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں رقم طراز ہیں چنانچہ سیدنا عبدالقادرؒ و سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاءؒ ھر دو مقام محبوبیت میں شریک ہیں مگر حسب تصریح حضرۃ خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ حضرۃ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ سیدنا عبدالقادرؒ سے مستفید ہیں نظام القلوب ملاحظہ ہو

اور نیز محبوبیت قادریہ عالم گیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی ان الفاظ پر غور فرمائیں کہ اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی مقام محبوبیت کے بارے جو بحر المعانی سیر الاولیاء مرآۃ الاسرار والے فرمارہے ہیں اور ھر ذی علم اہل معرفت کی یہی تشریح ہے اور جو خراج عقیدت یہ صاحب فرمارہے ہیں کیا ان میں ذرا بھر مناسبت ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سراسر الٹ ھے

ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجاست

جب قطب عالم کا یہ حال ہے کہ اس کا تصرف دونوں جہانوں پر ہے تو جو قطب عالم سے

Marfat.com

بھی بڑھ کر ہوا فراد سے بھی آگے ہوتو اسکی ہمہ گیری برتری علوشان کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔(تا)

صاحب سیر الاولیاء اپنی عقیدت ومحبت کے پھول بارگاہ محبوب الٰہیؒ میں اس طرح نچھاور کر رہے ہیں خواجگان چشت قدس اللہ اسرارھم یوں تو ان میں ھر ایک شیخ خدا تعالی کی محبت وعشق میں نہایت تاباں ودرخشاں آفتاب تھا اور جناب نبی کریم ﷺ کی اتباع کیوجہ سے مقام محبت سے ترقی کر کے محبوبیت کے درجے میں پہنچ گیا تھا فاتبعونی یحببکم اللہ اور ھر شخص اپنے اپنے عہد میں خدا تعالیٰ کی عبادت وبندگی میں اور دنیائے غدار کے ترک کر دینے میں بڑے بڑے عظیم الشان مشائخ کے ہم پلہ تھا لیکن عالم محبت میں سب سے مستثنیٰ اور ممتاز تھا

؎ درعبادات یافتہ توفیق　　با دشا ہا ن عا لم تحقیق

ھر یکے درزمان خود ممتاز　　درمحبت میان اہل نیاز

خاص کر خواجہ بندہ نواز سلطان المشائخ نظام الحق والشرع والدین خداوندی محبت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ بندہ ضعیف عرض کرتا ہے

؎ زعشق حق مجسم بود ذاتش　　جہانے بندہ آں ذات پاکش

مطلوب الطالبین میں تذکرۃ الاتقیاء سے منقول ہے کہ ایک دن شیخ الشیوخ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ نے اپنے سر مبارک سے دستار کھولکر سلطان المشائخؒ کے سر مبارک پر باندھی اور اس دستار مبارک کے سات پیچ تھے باندھتے وقت فرمایا کہ اے نظام آج سات اقلیم کا انتظام اس دستار سات پیچ سے تمہیں سونپا ہے اور ان سات اقلیم کی پریشانی بے انتظامی اسکے کھلنے پر ہے۔ امیر خسرو محبّ محبوب الٰہی تو سات آسمانوں اور سات زمینوں

Marfat.com

پر آپ کا راج مانتے ہیں اور یوں نغمہ سرا ہوتے ہیں۔

؎ غوث عالم نظام ملت و دین　　قطب ہفت آسمان و ہفت زمین

(تا) محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شان محبوبیت مسلم ہے مگر یہ اسکے ہرگز متقاضی نہیں کہ شان محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی تحقیر و تنقیص کی جائے رہا نظام القلوب کا حوالہ تو وہ مدعی کے دعوٰی کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اسمیں کہیں بھی ذکر نہیں کہ محبوبیت قادریہ محیط ہے اور محبوبیت نظامیہ محدود ہے افادہ واستفادہ کا ذکر ہے اور وہ بھی ایک ذکر کے متعلق جس سے رتبہ کی کمی اور زیادتی معلوم نہیں ہوتی کما لا یخفٰی علی من لہٗ ادنیٰ بصیرۃ (تا) ہمارے لیئے شہباز لامکاں دستگیر بے کساں غوث زمان خواجہ خواجگان شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کا فرمان باعث فخر و اطمینان ہے کہ جب ایک شخص سلسلہ قادریہ میں بیعت ہونے کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تو اس لیئے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوتا ہے کہ اس میں محبوب سبحانیؒ ہیں اس نے عرض کیا ہاں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہمارے سلسلہ چشتیہ میں کئی محبوب سبحانی جیسے ہیں سبحان اللہ (مناقب المحبوبین) واضح رہے کہ آپ چاروں سلاسل میں بیعت فرماتے تھے۔ الحمدللہ کہ ہم خالص چشتی ہیں ہمیں اپنے چشتی ہونے پر ناز ہے ہمیں کسی پیوند کاری کی ضرورت نہیں اور جنہیں یہ سلسلہ اتنا کمزور و حقیر نظر آتا ہے کہ وہ چشتی ہونا بغیر قادریت کے پسند نہیں کرتے تو وہ یہ لیبل اتار دیں کیونکہ یہ دورنگی اچھی نہیں سلسلہ چشتیہ ان کا محتاج نہیں۔ محبوب الٰہیؒ کے غلام حضرت پیر پٹھانؒ اور قبلہ عالمؒ جیسے ہیں اور یہ سلسلہ عالیہ قیامت تک تابندہ و درخشاں رہے گا

؎ الٰہی تا بود خورشید و ماہی　　چراغ چشتیاں را روشنائی

Marfat.com

محبوب الٰہی اور قطعات ارض: حضرۃ صاحبزادہ محی الدین محمد صالح

مدظلہ العالی فرماتے ہیں اس تحریر کا باعث ایک دل آزار فتوی تھا ایک مفتی صاحب نے محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی اور محبوب الٰہی نظام الدین چشتی رحمہما اللہ کا تقابل کرتے ہوئے فتوٰی صادر کیا کہ محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی فتوٰی نویس خود کو چشتی کہلواتا تھا (تا) اس فتوٰی کے خلاف ایک مختصر سا کتابچہ سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی کی شان میں شان محبوبیت تحریر کیا لیکن بمصداق اسکے چور کوتوال کو ڈانٹے الٹا مجھے گستاخ گردانا گیا اور شان محبوبیت کے خلاف کتابچے لکھے گئے اور بزعم خود علم وحکمت کے دعویداروں نے اسکے جواب میں اپنی قلم سے جہالت وگندگی کا اظہار کیا اور مجھے گالیاں دیکر خوش ہوگئے کہ اپنے فتوٰی کا ثبوت فراہم کر لیا کہ سلطان المشائخ کی محبوبیت کائنات کو محیط نہیں اور ان کا علم تمام کائنات کو محیط ہے اور یہی حق نمک ہے کہ غلام اپنے آقا کو کم دکھا سکے شاید خالق کائنات نے جب آپ کو محبوب بنایا تو حد بندی ان سے کرائی تھی لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (تا) کیا یہ محبوب کل کیلئے ضروری ہے کہ تمام قطعات ارض اسے محبوب مانیں اگر یہ مفروضہ درست مان لیا جائے تو پھر محبوب کل محبوب مطلق رحمت کائنات کی محبوبیت بھی تمہارے فتوٰی کے مطابق عالم گیر نہیں رہتی کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی حبیب اللہ محبوب الہ ﷺ جن کے صدقے ان کی امت میں محبوب چنے گئے بنائے گئے ان کا ارشاد گرامی ہے احد جبل یحبنا و نحبہ وعیر جبل یبغضنا و نبغضہ اور قطعات ارض چھوڑ دیں یہ مدینہ منورہ میں بھی ایک قطعہ ارض آپ سے محبت کرتا ہے اور ایک قطعہ ارض آپ سے دشمنی رکھتا ہے محبوب نہیں جانتا' محبوب نہیں مانتا تو اب فتوی صادر فرمادیں کہ آپکی محبوبیت کم ہوگئی آپ محبوب

Marfat.com

کل نہ رہے العیاذ باللہ تو جو قطعات ارض سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی محبت سے فارغ ہیں فارغ رہیں اس سے آپ کی شان میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہیں ہوگی بلکہ بعض قطعات ارض کا آپ کو محبوب نہ ماننا آپکی عظمت کی دلیل ہے آپکی کمال محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ بعض قطعات ارض ہم سے بغض رکھتے ہیں تو یہ وہی قطعات ارض ہیں جن پر محبوبیت نظامیہ نہیں پہنچی اور اب یہ مفتی صاحب کا نصیب ہے کہ ان کا کس قطعہ ارض سے گٹھ جوڑ ہے ۔ فللناس فیما یعشقون مذاہب انتھی

پیر مہر علی شاہؒ شمس العارفین کے حضور

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں سیال شریف میں حضرت صاحب سے مناظرہ کے لیئے حاضر ہوا میں نے مسئلہ وحدۃ الوجود کی بحث کے لیئے دلائل پیش کیئے وحدۃ الوجود کہنا غلط ہے وحدۃ الشہود کہہ سکتے ہیں چنانچہ امور عامہ اور دوسری الٰہیات کی بحثیں جہاں جہاں تھیں اور محققین کے اقوال اتنے بیان کیئے کہ مجھے یقین تھا اب اتنے دلائل کا انکار ناممکن ہے اور حضور تائید ہی فرمائیں گے جب دلائل ختم کیئے تو آپ نے فرمایا کہ واہ واہ جس طرح ایک بچے کی تقریر و بیان سن کر جواب دیا جاتا ہے فرمایا کہ تیری پہلی مثال و دلیل کا جواب یہ ہے دوسری کا یہ ہے علی ھذا القیاس ترتیب وار تمام اعتراضات کا جواب اس طرح دیا جس طرح روشن اور واضح چیز ہو جاتی ہے فوراً سمجھ میں آ گئے میں اس وقت سمجھا کہ ایک علم کے پہاڑ کے سامنے ایک پتھر کنکری یا مٹی پڑی ہے اور دل میں کہا میں نے تو دنیا بھر میں دوسرے علماء کے پاس ویسے ہی وقت ضائع کیا ہے جن اساتذہ کو میں بحر اور بڑے علماء سمجھتا تھا وہ تو آپ کے طفل مکتب ہونے کی حیثیت ہیں۔

(انوار قمریہ ص ۲۴۹)

Marfat.com

غوث الثقلین حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کا ارشاد گرامی

؎ ھست ہر یک پیر چشتی اے فتی برقدم گاہ محمد مصطفیٰ ﷺ

محبوب ذی العرش حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ سے پیر مہر علی شاہ کی ملاقات: ممتاز محرف صاحب قدم الشیخ کے ص ۳۲۵ پر لکھتے

ہیں حضرت تونسویؒ نے پیر مہر علی شاہؒ کے حصول علم معرکہء قادیانیت اور مکہ مکرمہ کے علماء ومشائخ سے بعض مسائل پر تفصیلی گفتگو سنی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا شاہ صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے دوران گفتگو فرمان غوثیہ **قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ** کا تذکرہ ہوا حضرت تونسوی نے فرمایا ہم تو اپنے مشائخ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے آپ نے حضرت شیخ ابن عربی حضرت مولانا جامی،، حضرت مجدد الف ثانی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دوسرے علماء ومشائخ کے حوالے سے ثابت کیا کہ آپ نے مامور من اللہ ہو کر یہ اعلان فرمایا یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور دوسرے اکابر اولیاء کرام نے تعمیل کی حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ پانچ روزہ قیام میں آپ کی محققانہ گفتگو سے متاثر ہوئے انتھی

حبیب ذی العرش حضرۃ خواجہ اللہ بخش تونسویؒ قدمی الخ کے عموم کے قائل نہ تھے: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی حضرت خواجہ

اللہ بخش تونسویؒ سے ملاقات کی تفصیل غذاء المحبین میں موجود ہے قدمی الخ کا موضوع زیر

Marfat.com

بحث نہیں آیا ممتاز محرف اور انکے پیش رو فیض احمد گولڑوی مؤلف مہر منیر نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی حضرت خواجہ تونسویؒ قدمی کے موضوع پر بحث میں خاموش ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ جو باہمی گفتگو ہوئی وہ حضور علیہ السلام کے وصال اور عرس شریف کے متعلق تھی جس میں حضرت گولڑوی صحیح جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو گئے دیکھئے غذاء المحبین ص ۱۶۷ ملفوظات خواجہ اللہ بخش تونسویؒ مرتبہ مولانا سعد اللہ ساکن شیخ فاضل

غذاء المحبین سے اقتباس: روز جمعہ دویم ربیع الاول سنہ مذکور بعد از ظہر در بنگلہ دریں یعنی بنگلہ کہ بالائے سرد خانہ است دولت صحبت حاصل بود و مہر شاہ گولڑیوالہ ہمان روز آمدہ حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ را ملاقی شدہ بود پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ از شاہ مذکور پرسیدند کہ شاہ جیو شما علم کجا خواندید پس مہر شاہ عرض نمود کہ غریب نوازا از نظم تا عقائد و خیالی دریں ملک خواندم و باقی کتب در ہندوستان خواندہ ام درین میان حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ بر زبان مبارک راندند پس وہابی یعنی غیر مقلد شدہ نیامدید پس مہر شاہ خاموش شد بعدہ حضرت غریب نواز قدس اللہ سرہ از وی پرسیدند کہ در کدام شہر ہندوستان و نزد کدام کس خواندید پس مہر شاہ عرض نمود کہ در سہارنپور نزد مولانا احمد علی صاحب خواندہ ام پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ از وی پرسیدند کہ او بر کدام مذہب بود پس مہر شاہ عرض نمود کہ غریب نوازا حنفی المذہب بود پس حضور غریب نواز قدس سرہ بازا زوے پرسیدند کہ چہ نام بردہ اید پس مہر شاہ عرض نمود کہ مولانا احمد علی صاحب پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ بر زبان مبارک راندند کہ او سخت وہابی بود یعنی غیر مقلد (غذاء المحبین ص ۱۶۵)

بروز جمعہ دو ربیع الاول سند مذکور میں بعد از ظہر دریں بنگلہ میں یعنی جو کہ سرد خانہ کے اوپر

Marfat.com

ہے دولت صحبت حاصل ہوئی اور مہر شاہ گولڑے والا اس روز آ کر حضور غریب نواز قدس سرہ سے ملا تھا پس حضور غریب نواز قدس سرہ نے شاہ مذکور سے پوچھا کہ شاہ جی تم نے علم کہاں پڑھا ہے تو مہر شاہ نے عرض کی کہ غریب نواز نظم سے عقائد و خیالی تک اسی ملک میں پڑھا ہے باقی کتب ہندوستان میں پڑھی ہیں دریں میان حضور غریب نواز نے زبان مبارک سے فرمایا پس وہابی یعنی غیر مقلد ہو کر نہیں آیا مہر شاہ خاموش ہو گئے بعدہ حضور غریب نواز نے اس سے پوچھا کہ ہندوستان کے کون سے شہر میں کس کے پاس پڑھتا رہا پس مہر شاہ نے عرض کی کہ سہارنپور میں مولانا احمد علی کے پاس پڑھتا رہا ہوں پس حضور غریب نواز قدس سرہ نے اس سے پوچھا کہ وہ کس مذہب پر تھا پس مہر شاہ نے عرض کی کہ غریب نواز حنفی المذہب تھا پھر حضور غریب نواز قدس سرہ نے اس سے پوچھا کہ کیا نام لیا ہے پس مہر شاہ نے عرض کی کہ مولانا احمد علی صاحب پس حضور غریب نواز قدس سرہ نے زبان مبارک سے فرمایا او سخت وہابی بود یعنی غیر مقلد روز جمعہ دویم ربیع الاول سنہ مذکور میاں گل محمد خیمہ دوز مہر شاہ را گفت کہ شما را تاریخ وصال حضرت ﷺ صحیح معلوم است پس مہر شاہ گفت کہ در روح البیان بتاریخ دویم تصریح نمودہ است پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ ایں سخن شنیدہ از وی پرسیدند کہ پس دوازدہم چگونہ مشہور شد مہر شاہ عرض نمود کہ در مردماں چنیں مشہور است کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالےٰ علیہن نہ روز عرس شریف حضرت ﷺ کردند از تاریخ دویم تا یازدہم و روز دوازدہم حضرت ابوبکر صدیقؓ عرس کردند ازیں سبب دوازدہم مشہور شد پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ بطریق سوال کہ در کتابی کہ دیدۂ ایداین نقل پس مہر شاہ عرض نمود کہ نے غریب نواز در کتابی ندیدہ ام

Marfat.com

پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ خشمناک شدہ بر زبان مبارک راندند کہ از کتاب سند بدہ
(غذاء المحبین ص ۱۶۷)

روز جمعہ دوربیع الاول سن مذکور میاں گل محمد نے مہر شاہ کو کہا کہ تمہیں حضور علیہ السلام کی تاریخ وصال صحیح معلوم ہے پس مہر شاہ نے کہا کہ روح البیان میں دو تاریخ کی تصریح ہے پس حضور غریب نواز قدس سرہ نے یہ بات سنی تو اس سے پوچھا پھر بارہ کیسے مشہور ہوئی مہر شاہ نے عرض کیا کہ لوگوں میں اسی طرح مشہور ہے کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن نے نو دن حضور علیہ السلام کا عرس کیا دو تاریخ سے گیارہ تاریخ تک اور بارہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرس کیا اسوجہ سے بارہ مشہور ہوئی پس حضور غریب نواز قدس سرہ نے بطور سوال فرمایا کہ تو نے یہ نقل کس کتاب میں دیکھی ہے مہر شاہ نے عرض کی نہیں غریب نواز کسی کتاب میں نہیں دیکھی پس حضور غریب نواز نے ناراض ہو کر زبان مبارک سے فرمایا کتاب سے سند لا

روز شنبہ سیوم ربیع الاول سنہ مذکور بعد از ظہر دولت صحبت حاصل بود حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ در بنگلہء کہ بالائی سر دخانہ است رونق افروز بودند و مولوی صاحب غلام محی الدین صاحب مکھڈی حاضر خدمت بودند کہ حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ خطاب بمولوی صاحب مذکور فرمودہ فرمودند کہ مولوی صاحب مہر شاہ را دعوای علمیت بیش است و لیکن چنداں علم ندارد بعدہ بر زبان مبارک راندند کہ خصوصاً اکنوں کہ بزرگی آمد و بزرگی و علم مخالف یگدیگر است بعدہ فرمودند کہ بر شما محض فضل الہیٰ است کہ ہم بزرگی است و ہم تدریس علم پس مولوی صاحب عرض نمود کہ جملہ کرم حضور است دریں میاں مہر شاہ نیز حاضر خدمت شد پس حضور غریب نواز قدس اللہ سرہ باوی ملاقی فرمودند (غذاء المحبین ص ۱۶۷) روز شنبہ تین ربیع الاول سنہ مذکور بعد از ظہر دولت صحبت حاصل تھی حضور غریب

Marfat.com

نوازقدس سرہ اللہ کے ساتھ سردخانہ کے اوپر بنگلہ میں رونق افروز تھے اور مولوی صاحب غلام محی الدین صاحب مکھڈی حاضر خدمت تھے کہ حضور غریب نواز نے مولوی صاحب مذکور سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب مہر شاہ کو علمیت کا دعوی بہت ہے لیکن کچھ علم نہیں رکھتا بعدہ زبان مبارک سے فرمایا کہ خاص طور پر اب جبکہ بزرگی آ گئی ہے اور بزرگی اور علم ایک دوسرے کے مخالف ہیں بعدہ فرمایا کہ تم پر محض فضل الٰہی ہے کہ بزرگی بھی ہے اور تدریس علم بھی پس مولوی صاحب نے عرض کیا کہ سب حضور کا کرم ہے اسی موقعہ پر مہر شاہ بھی حاضر خدمت ہوا اور آپ سے ملاقات کی۔

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ممتاز محرف نے حضرت گنجشکرؒ کی ولایت وتصرف کو محدود ثابت کرنے کی سعی کی:

ممتاز محرف نے قدم الشیخ کے ص ۴۵۰ پر بغرض اعتراض فوائد الفواد شریف سے یہ ملفوظ درج کیا کہ حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا یہاں سے فلاں مقام تک جو اتنے کوس ہے اور وہاں ایک حوض ہے اس جگہ تک ہماری حد ہے اس ملفوظ کو لکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ یہاں بھی ولایت وتصرف میں قطعات ارض کا حوالہ دیا جا رہا ہے حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی ولایت ومحبوبیت کا حلقہ اثر بیان کرتے ہوئے فرمایا ؎ بلاد اللہ ملکی تحت حکمی

تبصرہ: ناظرین غور فرمائیں اس تقابل میں ممتاز محرف ملفوظ شریف ذکر کر کے حضور گنج

Marfat.com

شکر کی ولایت اور تصرف کو کم ثابت کرنا چاہتے ہیں حضرت غوث پاکؓ کا فرمان ؎

بلا دالله ملکی تحت حکمی تو قطبیت کا اعلان اور انکی حکومت اور تصرف کے قائم ہو جانے کا نشان ہے جب مقام قطبیت پر فائز ہستی کی ولایت ومحبوبیت بقول ممتاز محرف عالم گیر ہے تو جو قطب عالم سے بھی بلند و بالا مراتب مقام فردانیت ومحبوبیت پر فائز ہستیاں ہیں انکی محبوبیت کیوں عالم گیر نہیں حضرت شیخ شیوخ العالم اور حضرت سیدنا محبوب الٰہیؒ قطب الاقطاب سے بھی بلند و بالا مرتبہ مقام محبوبیت پر فائز ہوئے قطب الاقطاب سے فرد افضل ہوتا ہے اور حضور گنجشکرؒ کا فرد الافراد فرد عالم شیخ شیوخ العالم اور محبوب ومقبول خدا ہونا عالمگیر شہرت کا حامل ہے اقتباس الانوار ص ۴۵۰ پر ہے حضرت گنجشکر قطب اکبر تھے اور قطبیت کبریٰ کے تمام مراتب کا حضرت کی ذات اقدس میں مشاہدہ کیا گیا انتھی حضرت گنج شکر قطب الرحمٰن تھے (قدم الشیخ عبدالقادر ص ۴۳۵)

مقام عروج مقام تصرف ہے اسی مقام پر فائز ہو کر حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ نے فرمایا بلا دالله ملکی تحت حکمی اسکے بعد مقام نزول آتا ہے جہاں تصرف محو ہو جاتا ہے نزول جس قدر تام ہوتا ہے اتنی قدر تصرف ترک ہوتا چلا جاتا ہے حسب تصریح اولیاء کرامؒ مقام عروج سے مقام نزول افضل واعلیٰ ہے قطبیت سے آگے مقام فردانیت اور مقام نزول ومقام ترک تصرف پر منتقل ہو جانے کی وجہ سے حضرت گنج شکرؒ نے یہ ارشاد فرمایا وللہ در القائل ؎

تفرّد بالله الفرید فرید فظل وحیدا والمشوق وحید

متفرد ہوئے اللہ یکتا کے ساتھ فرید پس یکتا ہو گئے حالانکہ آپ کا محبوب بھی یکتا ہے

مقام تسلیم و رضا: حبیب ذی العرش حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش تونسویؒ نے حضرت بابا صاحبؒ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا دریں زماں حضرت بابا

Marfat.com

صاحبؒ در تسلیم و رضا بودند کہ آخر مقامات اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین است کہ بالا تر ازاں مرتبہ اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نباشد۔ (غذا المحبین ص ۳۴۸)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ نے اس سوال کے جواب میں کہ عادت افراد کیا ہے فرمایا کہ تسلیم بالرضاء (غذا المحبین ص ۲۱۴)

مجھ کو تو بخشتے تھے وہ نعمت کونین میرے غرور زہد نے انکار کر دیا

قدم الشیخ کے ص ۴۹۹ پر ممتاز محرف صاحب لکھتے ہیں قطب پورے زمانے میں ایک ہوتا ہے جسے غوث بھی کہتے ہیں اس غوث کے علاوہ شہر گاؤں اور اقلیم کے قطب بھی ہوتے ہیں سیاق وسباق کو دیکھا جائے تو ممتاز محرف کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت گنجشکرؒ صرف ایک گاؤں کے قطب تھے جن کے غلاموں میں محبوب الٰہی قطب عالم جمال ہانسوی اور حضرت صابر پیا جیسی مقدس ہستیاں ہوں ان کے بارے میں یہ سوچ اور پھر چشتی بھی کہلائیں تعجب ہے حضرت گنجشکرؒ فرماتے ہیں

من نیم واللہ یارا من نیم سر سرم جان جانم تن نیم
نور پاک احمدم در مشت خاک کور چشماں را و لے روشن نیم
نور نور رم نور نور رم نور نور من چراغ و پنبہ و روغن نیم
اوست اندر سر من ظاہر شدہ من نیم مسعود واللہ من نیم

بلا واللہ ملکی تحت حکمی تو مقام قطبیت کا بیان ہے اس مقام کو طے کر کے ہی حضرت محبوب الٰہیؒ حضرت محبوب سبحانیؒ اور محبوب رب العالمین شیخ الاسلام والمسلمین مظہر رحمۃ للعالمین

Marfat.com

حضور سیدنا بابا فرید الدین گنجشکرؒ مقام محبوبیت پر فائز ہوئے للہ درُّ القائل

؎ جہاں کو ناز ہے ہستی پہ اپنی میں اپنی نیستی پر مر رہا ہوں
ملا ہے جب سے لطف خاکساری تنزل میں ترقی کر رہا ہوں

حضرت گنجشکرؒ کی شان تو یہ ہے کہ آپ نے خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کو ہفت اقلیم کا وارث بنا دیا (مخزن چشت ص ۲۵۴)

تمام روئے زمین حضور گنجشکرؒ کی ملکیت ہے

ایک قطعہ زمین شیخ شیوخ العالم حضرت گنجشکرؒ سے متعلق تھا ایک شخص نے اس پر ناحق دعوی کر دیا اور حاکم شہر کے پاس معاملہ لے گیا حاکم شہر نے جب اسکی بات سنی تو حضرت کی خدمت میں پیغام بھیجا حضرت مخدوم نے اسکے جواب میں فرمایا قصبہ والوں سے اسکی تحقیق کر لیں جس کی ملکیت ہوگی بتا دیں گے حاکم نے جب سنا تو اس نے توجہ نہ کی اور دوبارہ کہلا بھیجا کہ یہ ماجرا توکل اور بے پروائی سے طے نہ ہوگا یا وکیل حاضر ہو اور سند خرید لائے یا معتبر گواہ آئیں تا کہ تحقیق کی جا سکے اس بات سے حضرت آزردہ دل ہوئے اور فورا فرمایا اس گردن شکستہ کو کہو کہ نہ ہمارے پاس سند ہے نہ گواہ اگر تو نے تحقیق کرنی ہے تو اسی قطعہ زمین پر جا اور اس سے پوچھ لے کہ تو کس کے ملک میں ہے جس کے ملک میں ہو گا خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے بتا دے گا حاکم نے جب یہ سنا تو حیران ہوا اور آزمائش کی خاطر اسی لمحہ کھڑا ہوا اور سوار ہو کر اس قطعہ زمین پر آیا کثیر مخلوق جمع تھی اس جھوٹے مدعی کو اشارہ کیا کہ پوچھے اس نے آواز دی اے زمین سچ بتا تو کس کی ملک ہے کوئی جواب نہ آیا دوبارہ کہا اسکے بعد حضرت کا ایک خادم وہاں موجود تھا خاموش نہ رہ سکا اور با آواز بلند کہا اے زمین ہمارے پیر دستگیر کا حکم ہے کہ حق سبحانہ تعالی کے حکم سے سچ بتا اور جواب

Marfat.com

دے اچانک ایک آواز آئی کہ اے نادان کیا پوچھتا ہے میں خود بوجہ احسن حضرت شکر گنجؒ کی ملک ہوں اور ایک مدت سے آنجناب سے متعلق ہوں اور اگر مزید سچ پوچھتا ہے تو میرے سوا تمام روئے زمین حضرت گنج شکرؒ کی ملک ہے اس بات سے حاکم اور تمام لوگ حیران ہوئے اور اپنے اپنے گھر لوٹ گئے بہر حال حضرت کا فرمان ظاہر ہوا جب وہ حاکم بدنصیب گھر پہنچا گھوڑے سے نیچے اترنا چاہا تو اسکا پاؤں پھسل گیا زمین پر گرا اور اسکی گردن ٹوٹ گئی سیر الاقطاب ص ۱۷۲

للہ در القائل ؎ میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

؎ اے فرید الدین بابا اے میرے گنجشکر عالم الحاد تیرے خوف سے زیر و زبر
تو نے بخشا اک جہاں کو بادۂ عرفاں کا نور زہد کا اخلاص کا تسلیم کا ایماں کا نور
ٹوٹ سکتا ہے نظام انجم و شمس و قمر اور مٹ سکتے ہیں دنیا سے یہ دشت و بحر و بر
لیکن اے گنج شکر تو زندہ و تابندہ ہے کل بھی تابندہ رہے گا آج بھی تابندہ ہے

حضرت گنج شکرؒ کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہے

حضور گنج شکرؒ کی عظمت شان یہ ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری غریب نوازؒ اور قطب الاقطابؒ ہر دو شیخین کریمین نے بیک وقت نوازا

؎ بخشش کونین از شیخین شد در باب تو بادشاہی یافتی از بادشاہان جہان
مملکت دنیا و دیں گشتہ مسلم مرترا عالم کن گشت اقطاع تو اے شاہ جہاں

Marfat.com

مخزن چشت ص ۲۲۶

خواجہ بزرگؒ نے فرمایا بابا بختیار شہباز عظیم بقید آوردہ کہ بجز سدرۃ المنتھٰی آشیانہ نمی گیرد فرید شمعیست کہ خانوادۂ درویشاں را منور سازد

ے از کمال انوار فیض حق فرید الدین شدی صد ہزاراں تلخ کاماں را شکر بار آمدی

ے مالک این وآں معین الدینؒ

بے نشاں را نشاں قطب الدینؒ

اولیاء بے گماں فرید الدینؒ

زینت دو جہاں نظام الدینؒ

ے اعمال پسندیدہ کہاں سے لاؤں بس ہے اگر اتنا بھی سہارا پاؤں

جب اپنے نسب سے سب پکارے جائیں میں تیرے غلاموں میں پکارا جاؤں

تمت بالخیر بتوفیق اللہ تعالیٰ

Marfat.com

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے ارشادات کا عکس

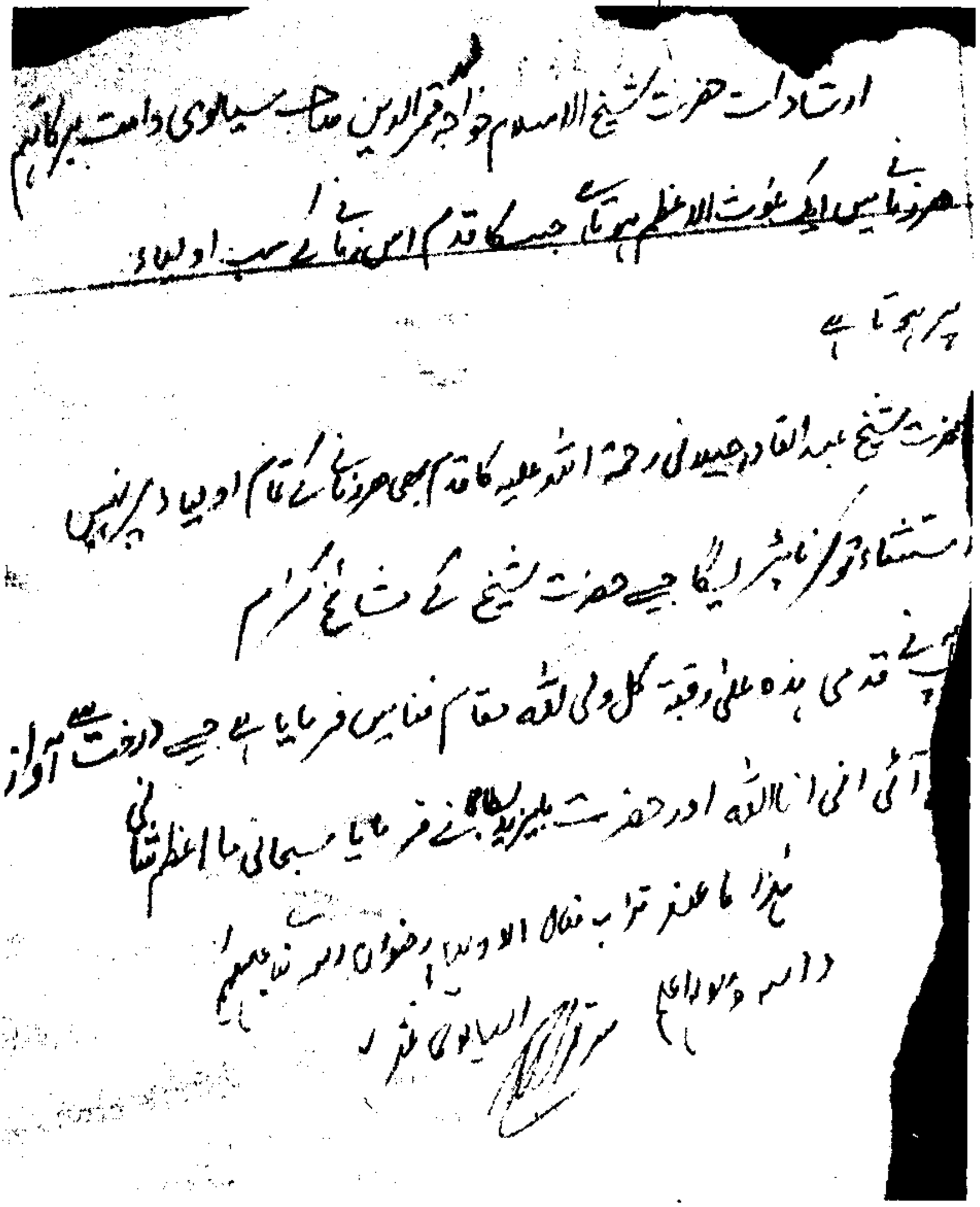

ارشادات حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم

ہر زمانے میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے جس کا قدم اس زمانے کے سب اولیاء

پر ہوتا ہے

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قدم بھی ہر زمانے کے تمام اولیاء پر ہے

استفادہ کرنا چاہیں حضرت شیخ کے مشائخ کرام

اپنے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مقام فنا میں فرمایا ہے جس سے درخت سے آواز

آئی انی انا اللہ اور حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی

سبحانی ما اعظم شانی تحت قدمی ہذا کل الاولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

(اسم و دستخط)

Marfat.com

Marfat.com

جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

☆ جامعہ ہذا کا قیام بحکم حضرت میاں صاحب بسی شریف علیہ الرحمتہ عمل میں آیا۔

☆ جامعہ میں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

☆ جید علماء وفضلا وماہرین علوم عصریہ کا 21 افراد پر مشتمل عملہ شب وروز تعلیم وتدریس میں مصروف ہے۔

☆ طلباء کو کمپیوٹر سائنس کی تعلم سے آراستہ کرنے کیلئے جامعہ کی کمپیوٹر لیب جدید ترین کمپیوٹرز پر مشتمل ہے۔

☆ جامعہ ایک ایکٹر اراضی پر محیط ہے طلباء کرام کی رہائش کیلئے 63 کمرہ جات تعمیر ہو چکے ہیں جبکہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید کمرہ جات کی شدید ضرورت ہے۔

☆ جامعہ میں طالبات کیلئے بھی مذکورہ تعلیمات کا باقاعدہ باپردہ الگ انتظام کیا گیا ہے۔

☆ جامعہ کے عین وسط میں عظیم الشان ڈبل سٹوری جامعہ مسجد گنبد خضریٰ کا نظارہ پیش کرتے ہوئے جامعہ کے حسین منظر کو حسین تر بنا دیتی ہے۔

☆ جامعہ میں خوبصورت اور وسیع لائبریری قائم کی گئی ہے جو تشنگان علم کیلئے علمی سیرابی کا سامان مہیا کرتی ہے۔

☆ جامعہ نبی اکرم ﷺ ومشائخ کرام کی تعلیمات ونظریات کی تبلیغ اور پیران عظام کی عزۃ وعظمت کے تحفظ کا اہم فریضہ بلاخوف لومۃ لائم بحسن وخوبی ادا کر رہا ہے۔

☆ طلباء سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی طعام وقیام وکتب اور دیگر ضروریات جامعہ کی طرف سے بالکل مفت مہیا کی جاتی ہے پانچ صد طلبہ اس وقت زیر تعلیم جبکہ اس تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضرت قبلہ پیر علامہ ابوالحامد **محمد احمد فریدی** چشتی نظامی مدظلہ العالی

بانی ومہتمم دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور (ضلع اوکاڑہ)

Marfat.com